سیرت راہنمائے اولیاء
(کلام عرفان)
دربار عالیہ
رحمان پور شریف، رحیم یار خان

سیرت راہنمائے اولیاء

(کلام عرفان)

قطب عالم، خواجہ خواجگان
سیدنا حضرت پیر احمد میاں شاہ
قدس سرہ العزیز

فانی فی اللہ، باقی باللہ۔ مظہر رمز الست
حق پسندو حق نما حق شناس وحق پرست

زیب آستانہ

حضرت میاں خلیل الرحمٰن المعروف سوہنے میاں مدظلہ العالیٰ۔
آستانہ عالیہ رحمٰن پور شریف، ڈاک خانہ چک 99/P رحیم یار خان

نام کتاب ———— سیرت طیبہ راہنمائے اولیاء (کلام عرفان)

بار اول ———— 1996ء

تعداد اشاعت ———— 1000

انتباہ ———— سیرت راہنمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں مظہر نور خدا کسی ایک موئف کی طرف سے نہیں لکھی گئی بلکہ دربار اقدس میں جو پیر بھائی اہل تعلیم حاضر موقع آیا اسکو کلام پاک فراہم کرکے لکھنے کا کہہ دیاان میں زیادہ تر لکھنے والے ماسٹر عبدالمجید تونسوی' طاہر علی صدیقی' ماسٹر محمد بوٹا' ماسٹر بشیر احمد و دیگر برادران اہل سلسلہ شامل ہیں

از ———— پیر سوہنے میاں سجادہ نشین دربار عالیہ

خوردہ قیمت ———— -/90

ناشر ———— دربار عالیہ رحمٰن پور شریف رحیم یارخان

تاریخ اشاعت ———— ۹ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ

بمطابق 26 جون 1996ء

U

حصہ اوّل

فہرست مضامین

دیباچہ اجمالی تعارف

سیدی مرشدی نائب النبی مظہر نور خدا راہ نمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز رحمان پور شریف ضلع رحیم یار خان

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اہل اسلام کی ظاہری و باطنی تربیت کیلئے اقوال صوفیاء اکرام رحمتہ اللہ مشعل راہ اور موجب خیر و برکت رہے ہین اور سالکین راہ طریقت کے ذوق و شوق میں نمایاں اضافے کا باعث بنے ہیں۔ قرآن و حدیث کے بعد اگر کسی کلام کو عظمت اور فضیلت حاصل رہی ہے تو وہ صرف اولیاء اللہ کا کلام بابر کاتھی ہے چونکہ اللہ تبارک و تعالی نے اس طائفہ کو اپنے خاص لطف و کرم سے نوازا ہے اور اس گروہ کو وارث انبیاء قرار فرمایا اور علم الدنی سے سرفراز فرمایا ان کی زبان مبارک کو قرآن ناطق بنادیا۔ ان کا کلام افضل ترین کلام قرار پایا اور ان کی محبت افضل ترین قرار پائی یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے انکار کی قطعی گنجائش نہیں۔
حضرت مولانا روم صاحب رحمت اللہ فرماتے ہیں
ہرکہ خواہد ھم نشینی باخدا او شیند باحضور اولیاء
ترجمہ ۔ جو انسان خدا کی محبت میں بیٹھنا پسند کرے وہ اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرے ۔ ان مقبولان خداوندی کی صحبت اختیار کرنے سے قلوب کی سیاہی دور ہوجاتی ہے انسان کے دل سے حب دنیا نکل جاتی ہے۔ حب دنیا ہی تمام فتنوں کی جڑ ہے اللہ تعالی نے اپنے کلام میں فرمایا مجھے وہ دل پسند ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہے یعنی قلب سلیم "پاک دل کو پسند فرمایا ہے" ان نفوس قدسیہ کی برکت سے بدکار اور خطاکار انسان "صراط مستقیم" پر گامزن ہوجاتے ہیں ۔ قساوت قلبی دور ہوجاتی ہے دل ذکر الہی سے جگمگا اٹھتے ہیں چونکہ ان کی صحبت اور ان کا کلام معرفت الہی کا گہوارہ اور تصنع سے پاک ہوتا ہے ان کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے والا اگر بدبخت ہو تو وہ شخص خوش بخت ہوجاتا ہے ان کی محبت ان کی صحبت اکسیر اعظم ہے۔

جس طرح مہکتے ہوئے پھولوں کی قربت "ناچیز مٹی" کو مشک و عنبر کی طرح خوشبودار کردیتی ہے ۔ بالکل اسی طرح ان کاملین حضرات کی پاکیزہ محبت سالکین راہ طریقت کے قلب و نظر کو روشن و منور کردیتی ہے۔ انسان صحیح معنوں میں انسان بن جاتا ہے روح انسانی جو عصیاں کی

کثافتوں سے حیوانیت اختیار کئے ہوئے ہوتی ہے ان نفوس قدسیہ کی بدولت اپنے اصل روپ یعنی جبلت انسان کی طرف لوٹ آتی ہے اور صفات ملکوتی کی آئینہ دار ہوجاتی ہے یہی راز سعادت ہے اور یہی کیمائے سعادت ہے۔

تو مگوئی درجہاں یک بایزیدے بود بس
ہر کہ واصل شد بجاناں بایزید دیگر است

دین اسلام وہ صداقت ہے جو ازل سے ابد تک قائم رہے گی اور اس صداقت کو قائم کرنے کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ توحید خداوندی اور صراط مستقیم کو مستحکم اور اجاگر کرنے کیلئے سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبین ہیں آپ ﷺ کے بعد رشد و ہدایت کیلئے نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا۔ اب قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اب طریقت رسول اور شریعت محمدی ﷺ قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔

اب مخلوق خدا جن و انس کی راہنمائی' ولیوں یعنی خداوند قدس کے دوستوں کی جانب منتقل ہوگئی اور اب رشد و ہدایت کا فریضہ بر مقبولان بارگاہ ایزدی مجدد دین جو منصب خلافت نائب نبی کے مقام پر فائز ہوئے۔ قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

کہے دیتی ہے شوخی نقش پاء کی
حسیں اس راہ سے گزرا ہے کوئی

الحمد للہ اس دور پرفتن میں ہمارے آقو مولا سیدی و مرشدی راہ نمائے اولیا پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز آسمان ولایت پر آفتاب بن کر رخشندہ ہوئے۔ آپ کے فیضان نور معرفت سے تاریک دل جگمگا اٹھے کور باطن افراد کے قلوب تجلی الہٰی سے منور ہوگئے ۔ جہالت اور ضلالت سے اکڑے ہوئے سر بارگاہ ایزدی میں جھک گئے۔ ذکر و فکر کی محافل سجائی گئیں کیف و مستی کا غلغلہ ہوا۔ اکناف عالم میں سماع کی محافل ہونے لگیں روح پرور کیف و مستی کا چرچا ہوا۔ تشنہ کامان حق حقیقت و معرفت کی سرمدی دولت سے گوہر بار ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ عارفانہ سے

ہزاروں خانہ خراب بے دین گم کردہ راہ لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے اللہ اوراسکے رسول کی محبت کی صدائیں ہر سمت سنی جانے لگیں۔ آج بھی آپ کے آستانہ عالیہ سے فیض بلا مشقت اسی طرح جاری ہے لوگوں کی بگڑی ہوئی تقدیریں بن رہی ہیں۔ مرادوں کی جھولیاں بھری جارہی ہیں۔ شمع طریقت کے پروانے اسی طرح رقصاں و محو کیف ہیں۔

سید و مرشدی کا خطاب غیبی راہ نمائے اولیاء ہے اور مادہ تاریخ ارتحال "شہنشاہ خواجہ بندہ نواز سے آپ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ آپؒ دور حاضرہ کے رشد و ہدایت کے آفتاب ہیں اور محبوب خدا ہیں

ناظرین و قارئین کرام ! معظم و محترم مخدومی جناب صاحبزادہ خلیل الرحمان عرف سوہنے میاں سلطان الاولیاء قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری شکوری رحمانی سجادہ نشیں دامت برکاتہم عالیہ نے تالیف قلوب وابستگان دربار عالیہ رحمان پور شریف متلاشیان حق عوام الناس پر خاص و عام کی روحوں کی تسکین اور خاطر طبع کے لئے سید و مرشدی راہ نمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کی سیرت پاک کا اجمالی تعارف کتاب ہذا کی صورت شائع فرمانے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ کے فرمان عالی شان کے مطابق ھادی برحق حضرت روحی فداہ کی حیات طیبہ کے مختصر حالات اور ملفوظات کتاب ھذا کی صورت میں طبع کئے جارہے ہیں۔ یہ کتاب حضرت قبلہ کی آواز مبارک جو کہ اہل سلسلہ نے کیسٹوں کی صورت میں محفوظ کرادی ہے کہ مدد سے لکھی گئی ہے

برادران اہل سلسلہ سے بھی جو سنا درج کیا گیا ہے برادران خلفائے کرام و دیگر برادران اہل سلسلہ کے تعاون اور کوشش سے کی گئی ہے کہ ہوبہو حضرت قبلہ رہنمائے اولیاء کے ملفوظات شریف یا ان کا مفہوم بیان ہوسکے۔

اللہ تعالی مخدومی حضرت صاحبزادہ صاحب کی مساعی جمیلہ کو مقبول فرمائے جنکی دلچسپی سے یہ کتاب منظرعام پر آرہی ہے۔ اللہ تعالی آپ کا سایہ ہم بندگان درگاہ پر دائم و قائم رکھے۔

تیرے نور جبیں سے ہے طلوع صبح نورانی
گریزاں ہے سیاہ بختوں کی جس سے شام ظلمانی

قطب الاقطاب ، حسن ماب ، گنج عرفاں ، الفانی فی ذات سبحان ، شمس الہدیٰ ، مظہر نور خدا ، تاجدار عاشقاں ، رازدار کن فکاں ، راہنمائے اولیاء حضرت سیدنا پیر احمد میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز قبلہ عالم روحی فداہ کا نام نامی اسم گرامی "احمد" ہے آپ کا پورا نام احمد میاں شاہ صاحب ہے۔ اسی نام پاک سے آپ کو یاد کیا جاتا ہے شجرہ عالیہ ولایت میں بھی آپ روحی فداہ کا اسم گرامی "احمد میاں" لکھا ہوا ہے آپ بذات خود اسی نام کو اپنے دستخط میں استعمال فرمایا کرتے تھے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات پر کاربند تھے اسی نسبت سے آپ سیدنا راہنمائے اولیاء روحی فداہ کا تعلق سنی حنفی مسلک سے تھا بیعتاً" قادری ، مشرباً" چشتی تھے قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری سلسلہ عالیہ کی تعلیمات فرماتے تھے۔

آبائی وطن حضرت قبلہ روحی فداہ کا آبائی گاؤں پسوال شریف نزد ہری پور ضلع ایبٹ آباد (ہزارہ) میں ہے جو پاکستان کے صوبہ سرحد میں واقع ہے آپ کی ولادت باسعادت اسی پسوال شریف گاؤں میں حضرت غلام محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے ہاں ہوئی آپ روحی فداہ کا سن پیدائش 1904ء ہے۔ حضرت غلام محمد صاحب پسوال شریف کے ایک نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

وطن میرے حضور کا جنت نشان ہے
سندر سا وہ قریہ کیا ہے ! رشک بہشت ہے
نقش پائے یار کی شوخی تو دیکھیے
ہے سر زمین شوق میں کعبہ بنا ہوا

آپ کا خاندان حضرت قبلہ روحی فداہ کے والدین متقی ، پرہیز گار ، پابند صوم و صلوٰۃ اور خدا ترس انسان تھے صدیوں سے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا خاندان اس علاقے میں آباد ہے آپ روحی فداہ کے والد ماجد پاکباز ، نیک سیرت انسان تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے نہایت پابند تھے سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے آپ کا آبائی

پیشہ کاشتکاری (زمینداری) تھا۔ گھریلو زندگی نہایت پاکیزہ اور سادہ تھی جب قبلہ عالم کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی ہوئی تو آپ روحی فداہ کے والد ماجد حضرت غلام محمد صاحب دار فنا سے عالم بقا کو روانہ ہوئے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ جانے کا حضرت قبلہ عالم کو سخت صدمہ ہوا مگر مشیت ایزدی دیکھ کر سانحہ ارتحال کو نہایت صبر و رضا سے برداشت کر کے "الحمد اللہ علی کل حال" کا خندہ روئی سے ثبوت پیش کیا۔ والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد آپ روحی فداہ کی والدہ ماجدہ حضرت کرم جان بی بی صاحبہ ' جو ایک نیک سیرت ' سراپا عصمت و عفت خاتون تھیں اور جن کو حق تعالیٰ نے صبر و شکر ' فکر و عمل ' عمدہ صلاحیتوں اور مومنانہ صفات سے مزین فرمایا تھا ' نے اپنے لخت جگر کی بہترین پرورش کی حضرت قبلہ عالم کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا ' آپ قدس اللہ سرہ کی چالیس سال عمر تک حیات رہیں اس کے بعد پردہ فرمایا۔ آپ روحی فداہ کے آباؤ اجداد ' والدین کریمین کے مزارات آپ قدس اللہ سرہ کے آبائی وطن پسوال شریف کے قبرستان میں مرجع خلائق ہیں۔

ابتدائی تعلیم

دیکھو کتنا حسین لگتا ہے چاند بن گہنے
نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

ظاہری تعلیم کہیں سے حاصل نہیں کی۔ روحانی تعلیم کا منبع آپ روحی فداہ کے مرشد ہیں ان ہی سے روحانی تعلیمات اور فیض حاصل کیا۔ آپ قدس اللہ سرہ کامل ترین بزرگ تھے معرفت الٰہی اور علم الدنی آپ کو حاصل تھا علم لدنی سینہ کا علم ہے اور سینہ بسینہ حاصل ہوتا ہے انہی لوگوں کو وارث علوم النبین کہا گیا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے "العلماء ورثۃ العلوم الانبیاء" علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے علوم کے وارث ہیں۔ یہ آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) قدس اللہ سرہ کی کرامت تھی کہ نور بصیرت سے لکھ اور پڑھ لیتے تھے (حالانکہ آپ امی تھے)۔

شمالی ہند کی طرف مراجعت

والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ بسلسلہ روزگار بطرف ہند وارد ہوئے اس دوران میں مختلف علاقوں میں آمدورفت کا موقع ملا جس میں مشرقی پنجاب (یو۔پی۔سی۔پی) مدھیہ پردیش ' اترپردیش دہلی کا

علاقہ شامل ہے۔

واقعہ بیعت حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء نے فرمایا کہ ہم ۱۹۳۰ء میں (کاٹھ گودام) قصبہ رانی کھیت ضلع نینی تال (انڈیا) میں تھے۔ وہاں پر ہمارے ایک دوست رفیع اللہ صاحب رہتے تھے ایک ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے پیرومرشد امام الاولیاء سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے ہیں اگر آپ ان کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو ہمارے گھر تشریف لائیں آپ نے شاہ صاحب سے ان کے گھر آنے کا وعدہ فرمایا اور اگلے روز صبح زیارت امام الاولیاء سے مشرف ہوئے اور شام کو آنے کا کہہ کر واپس کام پر چلے گئے۔ اسی شام آپ رفیع اللہ شاہ صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے اور سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کی درخواست کی۔ امام الاولیاء سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) قدس اللہ سرہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ منعمیہ شکوریہ میں دست بیعت فرمایا اسی رات محفل سماع کا انتظام بھی گیا گیا تھا رات کو بعد نماز عشاء محفل سماع منعقد ہوئی خوب کیف و حال ہوا۔ فرمایا اس دن کے بعد ہم شیخ کریم کی بارگاہ میں دس سال کے بعد حاضر ہوئے بیعت ہونے کے بعد حضرت سیدنا راہنمائے اولیا قدس اللہ سرہ واپس وطن چلے آئے۔ مرید ہونے کے وقت آپ کی عمر تقریباً" بیس بائیس تھی۔ وطن واپس آکر روحی فداہ اپنی معاشی ضروریات کی تکمیل میں مصروف رہے۔

راہ سلوک کئی بار فرمایا کہ ہم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستے میں اتنا ریاضت و مجاہدہ نہیں کیا جس طرح کہ حضرات کرام قدس اللہ اسرار ہم کرتے رہے ہیں۔ ہم بچپن سے صوم و صلواۃ کے پابند تھے اور ہمارا گھرانہ بھی پابند صوم و صلواۃ تھا اسی وجہ سے ہم شریعت مطہرہ پر ہمیشہ کاربند رہے اور پیرومرشد کی خدمت میں مرید ہونے کے دس سال تک بھی حاضری کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔

دوسری بار امام الاولیاء کی بارگاہ میں حضور قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس سرہ نے فرمایا کہ میں لنڈی کوتل میں پلٹن میں بیکری کا سامان بناتا تھا اور ہماری ملازمت تھی اچانک پلٹن کا کان پور شریف میں تبادلہ ہوگیا ہمیں بھی پلٹن کے ساتھ کان پور شریف جانا تھا کان پور

شریف پہنچ کر ہمیں یاد آیا کہ ہمارے حضرت بھی یہیں مقیم ہیں ایک صبح میں حضرت امام اولیاء کی بارگاہ کی تلاش میں نکل گیا۔ لوگوں سے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے بارے پوچھتا رہا کیا اس نام کے کوئی بزرگ ہیں؟ وہ کہتے نام کا علم نہیں فلاں جگہ ایک پیر صاحب رہتے ہیں میں وہاں چل دیتا اور اس صاحب کی زیارت کرتا۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نہ ہوتے اس طرح تمام دن پیروں کے آستانوں پر گھومتا رہا۔ میرے حضرت قدس اللہ سرہ نہ ملے۔ آخر شام کو میں نے اپنے حضرت قدس اللہ سرہ العزیز کے آستانہ پاک کو پا ہی لیا۔ جوئیندہ یابندہ ڈھونڈنے والا پا ہی لیتا ہے۔ دیکھتے ہی حضرت کے قدموں میں گر گیا۔ عرض کی حضرت کیا آپ نے مجھے پہچانا۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "احمد میاں! ہم نے لنڈی کوتل سے آپ کی یونٹ کا تبادلہ کرایا ہے" آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) روحی فداہ یہ سن کر حیران ہو گئے۔ تعظیم بجالائے۔ حضرت راہنمائے اولیاء نے فرمایا اب ہمیں دس سال ضائع ہونے کا بہت افسوس ہوا۔ دل میں خیال آیا کہ اتنا طویل عرصہ 10 سال ہم نے ذکر نہیں کیا اتنا وقت ضائع کر دیا۔ صرف نماز روزہ ہی کرتے رہے اور ذکر و فکر نہیں کیا۔ اس پر امام الاولیاء نے فرمایا "احمد میاں! تم نے مرید ہونے کے بعد سلسلہ عالیہ کا ذکر فکر نہیں کیا۔ اب وقت ایسا ہے کہ تمہارا یہ کام ہم خود ہی کرتے ہیں۔ حضرت راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہم چھ ماہ کان پور شریف ہی میں مقیم رہے اور روزانہ بارگاہ مرشد میں حاضر ہوتے رہے۔ ان چھ ماہ میں طریقت کے تمام اسرار و رموز ہم پر کھلے۔ میرے مرشد کریم نے ایک بھرپور توجہ دی۔ اس توجہ کا کرشمہ ہے کہ راہ سلوک میں ہم نے عظیم منازل طے کیں۔

گر تو ذات پیر را کردی قبول۔ ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء روحی فداہ نے فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے رہے۔ ایک رات میرے دماغ کا اپریشن کیا اور نور میں دھو کر سی دیا۔ پھر ایک رات میرا شق صدر کر کے دل کو منور فرمایا اور تمام قرآن کریم کی تعلیم مع شان نزول و اسرار و رموز سکھا دیئے حضرت قبلہ روحی فداہ (سیدنا راہنمائے اولیاء) نے فرمایا کہ ہمارے حضرت سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز ہمیں اپنے ہاتھوں میں بچے کی مانند اٹھا کر سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور وہاں پہنچ کر ہمیں عرش معلی کی طرف اچھال دیا فرمایا کہ آگے خود چلے جاؤ۔ اس سفر کے دوران

تمام نظام کا ہم نے بڑے غور سے مشاہدہ کیا کہ پہلے آسمان کا دروازہ کھلا ' پھر یکے بعد دیگرے سب کے سب ساتوں آسمانوں کے دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے ۔ عرش پر پہنچ کر میرا دل گھبرایا میں نے پہاڑی جیسی جگہ کا مشاہدہ کیا عرش خلاء میں ہے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ احمد میاں کیا ہم سے عشق کرو گے ۔ میں سجدہ میں گر گیا اور اقرار کیا ۔ پھر آواز آئی "لاؤ سر دے دو" غیب سے چھری اور تھالی میرے سامنے آ گئی ۔ میں نے اپنا سر خود ہی کاٹ کر تھالی میں رکھ دیا ۔ حضرت قبلہ (سیدنا راہنمائے اولیاء) روحی فداہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کی سیدھ میں بیت المعمور ہے اور بیت المعمور کی سیدھ میں عرش کے اوپر لاہوت (لامکان) ہے ۔ لاہوت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں ایک خاص جگہ کی زیارت کروائی جس پر تالا لگا ہوا تھا اور اس میں چابی بھی تھی ۔ چابی کے ساتھ سونے کی ایک لمبی زنجیر لٹک رہی تھی ۔ ہم نے اسے کھولا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "احمد میاں ! ہم نے یہ مقام اولوالعزم پیغمبروں سے بھی چھپا رکھا ہے جو تم دیکھ رہے ہو" ۔ نیز فرمایا "ایک قلعہ ہے میں اس کی چھت پر چڑھنا چاہتا ہوں اور میں چڑھ نہیں پاتا ۔ بہت کوشش کے باوجود مجھ سے چڑھا نہیں جاتا ۔ اتنے میں ' میں نے دیکھا دو شخص آئے اور دونوں کے ہاتھ میں جھنڈے ہیں ایک نے جھنڈا میرے دائیں ہاتھ میں دیا اور فرمایا یہ شریعت کا جھنڈا ہے اور میں عمر ابن خطاب ہوں ۔ دوسرے نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا دیکر فرمایا کہ یہ طریقت کا جھنڈا ہے اور میں علی ابن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں ۔ اور دونوں نے مجھے سہارا دیتے ہوئے فرمایا "اب چڑھیئے" میں قلعہ کی چھت پر چڑھ گیا ۔ ان بزرگوں نے فرمایا ہم نے آپ کو چڑھایا ہے زمانہ دیکھے گا ۔ آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) قدس اللہ سرہ نے فرمایا "ہم نے روحانیت کے عالم میں ایک بہت بڑے ہجوم کو دیکھا جس میں سبھی لوگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (شمع محفل) کی زیارت کر رہے ہیں ۔ میں (سیدنا راہنمائے اولیاء قدس سرہ) نے بھی قدم بوسی کی ۔ آپ (معین الدین چشتی) نے مجھے (حضرت راہنمائے اولیاء کو) فرمایا "جاؤ ایک ٹوکرا لڈو کا خرید لاؤ" میں لڈوؤں کا ٹوکرا بازار سے خرید لایا ۔ فرمایا "اب اس ہجوم کو تقسیم کرو" میں حسب الحکم ہجوم کو دو دو لڈو تقسیم کئے ۔ لیکن ٹوکرا خالی نہیں ہوتا تھا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایسی ایسی خاص عنایات کے بعض واقعات آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے بیان فرمائے ۔

این سعادت بزور بازو نیست ۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ میں ایک بار اپنے سیدنا پیرومرشد قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ آپ اکیلے تشریف فرما تھے ۔ میں تعظیم کے بعد بیٹھ گیا ۔ (مرشد کریم) آپ نے یہ شعر پڑھا ۔

جو مستی تیرے مستوں میں ہے ' وہ میکدہ میں کہاں
جو حسن تیرے حسینوں میں ہے وہ حسن حوروں میں کہاں

مجھ پر اتنا وجد طاری ہوا کہ کوئی ہوش نہ رہا حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے فرمایا "مجھ پر ایک سال محویت کا عالم طاری رہا مجھے کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا کررہا ہوں ۔ ایک سال بعد صحو (ہوش کی حالت) کی طرف آیا ۔ نیز کسی کو میرے حال کی خبر نہ ہوئی کہ میں کس حال میں ہوں ۔ اس دوران میں اپنے دادا پیر سیدنا شاہ عبدالشکور قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ قدس اللہ سرہ نے دیکھ کر فرمایا "خان صاحب ! تمہارے پیر نے ایک ہی نگاہ میں تمہارے نفس کو جلا کر راکھ کردیا ۔ اور انکی نگاہ کیمیا اثر کی ایک ہی توجہ سے آپ نے سلوک کی تمام منزلیں طے کرلی ہیں یہ ہر پیر کا کام نہیں ۔ ایسا ہو بھی جائے تو اس مرید کو سنبھالنا مشکل ہے اور یہ نعمت تمہارے پیر ہی کو حاصل ہے" اور یہ بھی فرمایا سلسلہ عالیہ کی نسبت آپ ہی سے چلے گی ۔ حضرت قبلہ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ عالم روحانیت میں ہمیں ایک سرخ جلد کی کتاب عطا ہوئی جسمیں نام ہی نام درج تھے ۔ آپ کو غیب سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے نام اس کتاب میں درج ہیں وہ ہم سے مرید ہوں گے اور فرمایا کہ اس دوران (عالم روحانیت میں) سیدنا مخلص الرحمٰن قدس اللہ سرہ نے میرے سر کا بوسہ لیا اور دستار بندی کی ۔ گفتہ او گفتہ اللہ ود ۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود (ترجمہ) "اللہ تعالٰی نے جسکا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا ہو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے" (القرآن)

خلافت کان پور شریف میں چھ ماہ رہنے کے بعد آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء قدس سرہ) کو آپ کے مرشد سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ نے کوئٹہ جانے کا حکم دیا ۔ آپ حسب الحکم کوئٹہ تشریف لائے ۔ آپ روحی فداہ نے کوئٹہ میں اپنے ایک دوست صوفی محمد اسماعیل صاحب کے ہاں

چلتن مارکیٹ میں چھاؤنی میں بیکری کا کام شروع کیا۔ کچھ عرصہ بعد جب آپ کی عمر تیس / بتیس سال ہوئی تو آپ کے مرشد حضرت سیدنا امام اولیاء قدس اللہ سرہ نے آپ کو بذریعہ خط مرید کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور حکم دیا تصور میرا دیا کریں۔ کچھ عرصہ بعد سیدنا قدس اللہ سرہ نے کوئٹہ کا عزم سفر فرمایا اور مریدین کو فرمایا کہ ہم احمد میاں کو خلافت دینے جا رہے ہیں۔ آپ (حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء) روحی فداہ کے ایک پیر بھائی جو صاحب علم بھی تھے، نے اعتراض کیا "ان کو خلافت کیوں دے رہے ہو؟ وہ ایک امی آدمی ہے؟ سیدنا قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا "بارگاہ ایزدی سے ایسے ہی حکم ہوا ہے۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے ان کو الہام ہوا کرے گا" پھر مریدین نے عرض کی کہ "اتنے دور سفر کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ احمد میاں کو یہیں بلا لیں" آپ قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا "ایسا ہی کرنے کا مجھے حکم ہے" اس کے بعد سیدنا قدس اللہ سرہ 1941ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے۔ سیدنا قدس اللہ کا شایان شان استقبال کیا گیا اور سیدنا سرکار قدس اللہ سرہ نے چلتن مارکیٹ میں قیام فرمایا۔ ٹوپی، رومال، قمیض اور تہ بند پر مشتمل تبرکات عطا فرما کر خلافت جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا۔ خلافت دینے کے بعد پیر بھائیوں نے حضرت سیدنا تاج الاولیاء شاہ عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز سے شکایت کی کہ آپ کے ہوتے ہوئے ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ نے اپنے ایک امی مرید کو خلافت دے دی اور آپ سے اجازت تک نہ لی۔ سیدنا تاج الاولیاء قدس اللہ سرہ نے فرمایا (سیدنا) ہادی علی شاہ (روحی فداہ) جو کچھ کرتے ہیں اللہ کی مرضی کے مطابق کرتے ہیں۔

خلافت ملنے سے پہلے اہل معرفت، روشن ضمیر، قیافہ شناس لوگوں نے آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کو پہچان لیا۔ آپ روحی فداہ کے دوست محمد اسماعیل صاحب جو اہل معرفت اور درویش شناس تھے، انہوں نے ایک دن آپ (حضرت راہنمائے اولیاء) قدس اللہ سرہ کو دیکھ کر فرمایا "احمد میاں! تو تو بادشاہ ہے۔ آپ کو عنقریب ایک بڑا خزانہ ملنے والا ہے۔ وعدہ کر مجھے بھی حصہ دے گا۔ آپ مزاحاً" فرماتے آپ کا بھی حصہ ہو گا۔ واقعی صوفی محمد اسماعیل صاحب اور ان کے خاندان نے حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ سے دین و دنیا کا بہت فیض حاصل کیا۔ صوفی صاحب کے خاندان میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہ (حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء) کے چار خلفاء ہوئے۔ ان کے خاندان نے دنیاوی ترقی بھی بہت کی۔ جب سیدنا امام

الاولیاء قدس اللہ سرہ کوئٹہ تشریف لائے تو صوفی محمد اسماعیل صاحب بھی حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے پیر بھائی بن گئے ۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ ان سے بہت محبت کرتے تھے اور وہ بھی قبلہ عالم حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء روحی فداہ کو بہت چاہتے تھے ۔ صوفی محمد اسماعیل صاحب کوئٹہ میں فوت ہوئے آپ کا مزار کوئٹہ کانسی قبرستان میں ہے ۔

تبلیغی مقامات قبلہ عالم حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء روحی فداہ خلافت اجازت ملنے کے بعد کافی عرصہ دنیاوی کاروبار کرتے رہے ۔ باقاعدہ تبلیغ کا کام سرانجام نہ دیا کام کرنا پیغمبروں کی روش ہے تبھی اس روش پر چلے کچھ عرصہ بعد آپ کا کاروبار بالکل بند ہو گیا ہر چند آپ نے کوشش کی کہ کاروبار چلے مگر دوسرے شہر میں بھی منتقل کرنے پر کاروبار ہرگز نہ چلا ۔ بہت زیادہ نقصان ہوتا رہا اور آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ مقروض سے مقروض تر ہوتے گئے اسی پریشانی میں آپ روحی فداہ اپنے دادا مرشد حضرت سیدنا تاج الاولیاء عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز کے حضور حاضر ہوئے ' عرض کی کاروبار بالکل نہیں چلتا ہر چند کوشش کرتا ہوں نقصان ہی ہوتا ہے ۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے یہ بات سن کر اتنا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) روحی فداہ سے دنیا کا کام نہیں لینا چاہتا ہو گا ۔ کوئی دوسرا کام لینا چاہتا ہو گا ۔ آپ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ اب دنیا کا کام نہیں چلے گا ۔ اس کے بعد آپ روحی فداہ نے دنیاوی کاروبار بالکل ترک کر دیا اور تبلیغ کا کام باقاعدہ شروع کر دیا جس کی خاطر آپ روحی فداہ کو کافی مشکلات کا سامنا رہا جن کا بیان اپنے مقام پر کیا جائے گا ۔ ابتداء میں آپ کے تبلیغی مراکز ایبٹ آباد ' وطن مالوف (گاؤں پسوال شریف) اور کوئٹہ ہی رہے ۔ چھ ماہ سردیوں میں گاؤں مبارک پسوال شریف ' ایبٹ آباد وغیرہ گزارتے باقاعدہ محافل کا انعقاد ہوتا اور چھ ماہ گرمیوں میں چلتن مارکیٹ کوئٹہ میں گزارتے ۔ باقاعدہ محفلیں ہوتیں اور تبلیغ کے لئے روزانہ نشست لگاتے ۔ سترہ سال کا عرصہ اس طرح گزارا ۔ ان سترہ سالوں میں ہزاروں انسانوں نے آپ سے فیض حاصل کیا ۔ دین و دنیا کی مرادیں حاصل کیں ۔ دریں اثناء سکھر کے کچھ لوگوں نے بیعت کی ۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے ۔ ایک دفعہ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "ہمیں یہ جگہ پسند ہے" پسندیدہ جگہ سکھر میں مختصر آبادی کے علاوہ باقی پہاڑیاں ویران تھیں اسی گوشہ تنہائی کو پسند فرمایا ۔ سکھر نواں پنڈ میں جہاں آپ کے مرید حاجی عبدالرشید صاحب

اپنے خاندان سمیت آباد تھے آپ روحی فداہ نے 1958ء میں ان کے نزدیک تقریباً "دو کنال جگہ خرید کی، کچی اینٹوں کا مکان بنا کر اسی میں اقامت اختیار فرمائی۔ اس جگہ کا نام نواں پنڈ ہے۔ اب یہ شہر کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ مستقل پندرہ سال اسی جگہ باقاعدہ تبلیغ کا کام سرانجام دیا اسی دوران آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے مہمان خانہ بھی بنوایا۔ دربار عالیہ کے بالمقابل ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرائی جسکا نام "کوثر مسجد" ہے۔ اسی نام سے مشہور ہے۔ مسجد کا نام خود ہی تجویز فرمایا۔ یہ چھوٹی سی مسجد خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے کوثر مسجد کا پورا نقشہ حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے خود تیار فرمایا۔ اسی عرصہ میں سکھر کے مقامی لوگوں کے علاوہ ملک کے چاروں صوبوں، خصوصاً" پنجاب کے لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ ہزاروں لوگوں نے آپ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہدایت پائی۔ مخلوق کے بھیڑ اور پانی کی قلت کے باعث مہمانوں کو بہت تکلیف ہونے لگی لیکن منشائے ایزدی کی وجہ سے کافی عرصہ (پندرہ سال) وہیں قیام فرمایا۔

آخری مسکن حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "مجھے بارگاہ ایزدی سے حکم ہوا کہ پنجاب یا افغانستان کو ہجرت کرو میں نے پنجاب کو پسند کیا"۔ اس کے بعد آپ قبلہ عالم روحی فداہ کو آپ کا آخری مسکن دکھایا گیا۔ آپ قدس اللہ سرہ نے رحیم یار خان، شجاع آباد اور پنجاب کے مختلف علاقوں کے دورے فرمائے۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید چوہدری جلال الدین مرحوم غفراللہ لہ سکنہ چک نمبر 99 پی تحصیل و ضلع رحیم یار خان نے عرض کی کہ میری جگہ تقریباً" ۱۲ کنال ویرانہ سڑک کے کنارے موجود ہے آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے جگہ ملاحظہ فرما کر پسند فرمائی۔ حسب شرح رقم دی۔ انہوں نے رقم لینے سے انکار کیا اور جگہ آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے نام ہبہ کر دی۔ اس کے بعد آپ قدس اللہ نے اس جگہ ایک نلکا لگوایا اور ایک حجرہ تعمیر کرایا۔ آپ روحی فداہ کبھی کبھی یہاں تشریف لا کر محفل سماع کرواتے۔ اس جگہ کا نام رحمان پور شریف رکھا جو رحیم یار خان شہر سے چار کلومیٹر مشرق کی جانب خان پور روڈ پر واقع ہے۔ آخر 1973ء میں مستقل طور پر اپنی آخری آرام گاہ رشک ارم کو مسکن و مستقر بنایا۔ قبلہ نماء کعبہ عقیدہ تمندان کو شرف قیام بخشنے کا ارادہ فرمایا۔ حافظ محمد اکرم صاحب بہاولپوری کو رقم دی۔ بنیادیں کھدوائیں۔ نیم پختہ مکان کی تیاری ان کی ذمہ داری ٹھہری۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ واپس سکھر تشریف لے گئے۔ مکان تعمیر ہونے کے بعد اگست

1973ء کو اہل و عیال سمیت رحمان پور شریف میں رونق افروز ہوئے۔ اس وقت ضلع رحیم یار خان کی کیفیت یہ تھی کہ پنجند سے زبردست سیلاب تحصیل خانپور میں آچکا تھا۔ رحمان پور شریف سے سیلاب صرف چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر رک گیا۔ حکومت نے رحیم یار خان شہر اور دیہات خالی کرنے کا حکم دیا جس سے اکثر لوگ رحیم یار خان سے نکل گئے۔ کچھ کمزور عقیدہ مریدوں نے آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز سے بھی رحیم یار خان سے واپس سکھر تشریف لے جانے کا عرض کیا۔ کیونکہ سیلاب بالکل قریب آچکا تھا۔ آپ قبلہ عالم روحی فداہ نے فرمایا ہم یہاں سے نہیں جائیں گے۔ اگرچہ سیلاب ہمارے اوپر ہی آ جائے۔ ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے خود ہی حفاظت فرمائے گا۔ اس کے بعد فرمایا "سیلاب یہاں نہیں آئے گا ہم نے عالم روحانیت میں ایک بلا کا رخ جنوب کی طرف پھیر دیا ہے"۔

آپ قبلہ عالم روحی فداہ کا آستان پاک اور شہر رحیم یار خان سیلاب کے مغرب کی طرف تھے۔ سیلاب کا رخ بھی اسی طرف تھا۔ اس دوران سیلاب آستانہ عالیہ سے صرف ساڑھے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ اچانک سیلاب میں تبدیلی آئی۔ اس نے جنوب کی طرف ریگستان کا رخ کرلیا۔ جو ریتیلے ٹیلوں کا علاقہ تھا کچھ لوگوں نے ٹیلوں پر پناہ لے رکھی تھی کہ اونچی جگہ کی وجہ سے سیلاب یہاں نہیں آئے گا۔ لوگوں کو کیا معلوم کہ سیلاب قطب العالم قدس اللہ سرہ العزیز کے حکم کی تعمیل کررہا ہے جس سے شہر کے بہت سے غریب اور نادار لوگوں کی املاک (جھونپڑیاں) اور جائیں محفوظ ہوگئیں تاکہ ان پر کھلے۔ (ترجمہ) "بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"

آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے مرشد کریم حضرت سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کا سالانہ عرس پاک 25' 26' 27 رجب کو دوران سیلاب ہی نہایت تزک و احتشام سے منایا۔ خوب محافل سماع وجد آور 'جاں گداز کا روح پرور منظر دیکھ کر عالم پریشان نے اسے تسکین جان پایا۔

صدائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے

لنگر عام ' حیران و سرگردان ' فاقہ مست و پریشان خاطر لوگوں کیلئے راحت جان بن کر متلاشیان حق کو دعوت فکر دے رہا تھا لوگ حیران تھے سب کو اپنی اپنی جانوں کی پڑی ہوئی ہے اور یہ لوگ اپنی

سرمستیوں میں پڑے ہیں ۔ آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کی اس کرامت پر سکون کو دیکھ کر سینکڑوں کو راہ ہدایت ملی جنھوں نے دل و جان سے حلقہ مریدین میں شامل ہونا قبول کیا ۔ اور انھیں اس بیعت ید الٰہی پر لاکھ لاکھ فخر ہے ۔ آٹھ سال قطب عالم روحی فداہ نے اس جگہ قیام فرمایا ۔ اس دوران ہزاروں لوگ ملک کے کونے کونے سے آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کی پاک صحبت سے دین و دنیا کے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے ۔ جو شخص جس نیت سے آتا اپنی مراد پا کر جاتا ' جنت میں مومن کو شان کن فیکون بخشی جائے گی یعنی جو کچھ وہ چاہے گا وہی کچھ اس کو میسر ہو گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سچا فرمان (ترجمہ) جو اللہ کا ہو گیا' اللہ تعالیٰ بھی اس کے ہو گئے ۔ کے مطابق گویا آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات پاک دنیا کیلئے اکسیر اعظم کا درجہ رکھتی تھی ۔ گویا کہ آپ علاج ہیں کل کائنات کے جان جاناں آپ ہیں جان جہاں ہیں ۔ یہیں رحمان پور شریف میں آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے وفات پائی ۔ اسی جگہ پر آپ روحی فداہ کا روضہ اطہر مرجع خلائق ہے

سانحہ عظیم (وصال پر ملال) آپ قبلہ عالم روحی فداہ کی تمام حیات طیبہ طالبان حق کیلئے وقف تھی پو پھٹنے سے رات گئے تک شب و روز سالکان و طالبان حق کی سیرابی میں گزر جاتے ۔ آپ قدس اللہ سرہ کا نصب العین (مقصد مبارکہ) یہی تھا کہ عاقبت ان کی سنورے ۔ انجام بخیر ہو ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیگانہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامیاب و بامراد ہو جائیں ۔ نامراد ' مراد کو پالیں اور مخلوق کے دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی یاد سے زندہ و تابندہ ہو جائیں ۔

تن مردہ سے بیزار ہے حق ۔ کہ خدائے زندہ ' زندوں کا خدا ہے

شوگر جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ قدس اللہ سرہ نے اپنے لئے آرام و آسائش نہ آنے دیا ۔ زندگی بھر راہ حق میں کبھی بھی ذاتی مفاد کو پیش نظر نہ رکھا ۔ خدمت دین متین کی خاطر ہر لحظہ کمربستہ رہے ۔ بندگان خدا دور دور سے روحانی تسکین حاصل کرنے کی خاطر آتے اور رشد و ہدایت سے بہرہ ور ہوتے ۔ لاکھوں متلاشیان حق و معرفت کو اپنے فیض عام سے مستفیض و سیراب فرمایا ۔ تبلیغ دین میں پوری پوری سرگرمی ' جوش ' جذبے اور جانفشانی سے کام

لیا۔ فرانس ' انڈیا اور پاکستان کے چاروں صوبوں کے لاکھوں انسانوں نے آپ قبلہ عالم روحی فداہ کی وساطت سے ایمان و عرفان کی دولت پائی۔ مطابق حدیث مبارک "موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے" حضور قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز آخری لمحات میں بیمار رہنے لگے۔ حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے اپنی وفات کے خبر' فوت ہونے سے چالیس سال قبل اپنے مریدوں کو دے دی تھی کہ جب ہمارا کوئی لڑکا جوان ہوگیا تو ہم اس دنیا سے چلے جائیں گے۔ ایسا ہی ہوا کہ جب صاحبزادہ حضرت خلیل الرحمان شاہ عرف سوہنا میاں مدظلہ العالی جوان ہوئے تو آپ نے فوراً" ان کی شادی کی۔ ان کی شادی کے چار ماہ بعد آپ روحی فداہ نے وصال فرمایا۔

سیرت پاک حضرت فخرالعارفین میں تحریر ہے کہ "ہر درویش کو موت کی اطلاع نہیں ہوتی۔ جس درویش کو موت کی اطلاع ہو وہ عظیم مرتبہ کے (نادر الوجود افراد) خال خال درویش ہوتے ہیں۔ یہ حضرت والا کی شان اقدس ہے کہ چالیس سال قبل اپنے وصال مبارک کی اطلاع فرما دی۔ ماہ رمضان 1977ء کو سول ہسپتال رحیم یار خان میں آپ قبلہ عالم کی حالت انتہائی ناساز ہونے پر اپریشن بھی کرایا گیا۔ یہ حالت دیکھ کر سلسلہ عالیہ کے لوگ نہایت پریشان ہوئے اور مایوس ہو گئے۔ لیکن آپ نور اللہ مرقدہ نے اپنی وفات کا کوئی ذکر نہ فرمایا بلکہ فرمایا "ہماری عمر بڑھا دی گئی ہے" اس کے بعد آپ قدس اللہ سرہ رو بصحت ہونے لگے۔ 1981ء میں اپنے حضرت سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کا عرس مبارک کروانے کے بعد شعبان المعظم میں اچانک آپ روحی فداہ کو گنٹھیا کا مرض ہوگیا جس سے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے اوقات نشست و برخواست ،چلنے پھرنے اور معمولات شریفات میں کافی فرق ہوگیا۔ اس مرض کے بعد اپنے وصال پر ملال کے خبر اشارۃً" اور کنایۃً" دینے لگے۔ اس دوران آپ قدس اللہ سرہ العزیز مجلس شریف میں تشریف فرما تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب (جھگی والا جتوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ) نے عرض کی اگر مرید کا وصال ہو جائے تو مرید کا کیا بنے گا؟ آپ زاد اللہ شرفہ و مجدہ نے فرمایا مرید کے درجات قبر میں بھی طے ہو جائیں گے پھر اس نے عرض کی اگر پیر کا وصال ہوجائے تو مریدوں کا کیا بنے گا؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے توقف فرمایا پھر مسکراتے ہوئے فرمایا بعض باتیں اللہ تعالیٰ مریدوں سے کراتا ہے ہم سمجھ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا "پیر کے وصال کے بعد مریدوں کو پیر و مرشد

قدس سرہ العزیز کے مزار اقدس پر حاضری دینے سے فیض زندگی کی طرح ہی ملتا ہے۔ بلکہ بزرگوں کو وصال کے بعد زیادہ تصرفات حاصل ہوتے ہیں۔ وصال سے چند روز قبل فرمایا کہ اب زندہ رہنے کا مزہ نہیں ہے۔ مخلوق کے حالات خراب ہو چکے ہیں۔

ایک بار ارشاد فرمایا رمضان شریف میں تراویح کے بعد محفل سماع ہو سکتی ہے۔ اہل خانہ میں یہ فرمایا ہم چلتے پھرتے دنیا سے چلے جائیں گے یعنی بستر مرگ ہمارا دراز نہیں ہو گا۔ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز سے انتہائی محبت کی بناء پر لوگوں کے اذہان اس طرف نہیں جاتے تھے کہ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ پردہ فرما جائیں گے۔ تمام اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے حالات کسی نہ کسی نبی علیہ السلام پر جاتے ہیں اور ہمارے حضور حضرت قبلہ عالم جناب راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز کے حالات طیبہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے نقش قدم پر ہیں۔ تردد نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول جان آفریں اس امر پر شاہد عادل ہے

"علماء ہی نبیوں کے وارث ہیں حقیقت میں یہی حضرات ہیں جن کا قول و حالات انبیاء کی طرح ہے"

آپ قبلہ عالم روحی فداہ کے وصال مبارک کی خبر مریدوں کو عالم رویا (خوابوں) میں رویائے صادقہ (سچے خوابوں) کی صورت میں بھی ہونے لگی۔ خلیفہ مجاز جناب محبوب الٰہی مرحوم سہ سٹہ والے بیان کرتے ہیں کہ میں روزہ رکھ کر نماز ادا کرنے کے بعد سو گیا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ آسمان کے ستارے دو جگہ اکٹھے ہو گئے اور مل کر آسمانوں پر ایک جگہ لفظ اللہ بنا رہے ہیں اور دوسری جگہ لفظ محمد (صلی اللہ وآلہ وسلم) پھر لفظ محمد (صلی اللہ وآلہ وسلم) لفظ اللہ (جل جلالہ واعظم شانہ) کے قریب ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ لفظ محمد (صلی اللہ وآلہ وسلم) لفظ اللہ (تبارک و تعالیٰ) میں ضم ہو گیا۔ پھر اس خواب کی ہیبت سے میں (جناب محبوب الٰہی قدس سرہ) اٹھا آٹھ بجنے کو تھے۔ ڈیوٹی پر چلا گیا۔ پھر دو گھنٹے کے بعد ایک شخص نے اطلاع دی کہ رحیم یار خان سے ٹیلی فون آیا ہے کہ حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس سرہ پردہ فرما گئے ہیں۔ آہ یہ آفتاب رشد و ہدایت اپنی پوری آب و تاب سے جگمگا کر یکم رمضان ۱۴۰۱ھ بمطابق ۴ جولائی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے ہماری نظروں سے روپوش ہو گیا اور "فی مقعد صدق عند ملیک

مقتدر" میں دائمی قیام فرمایا (انا اللہ وانا الیہ راجعون)

جس وقت آپ قدس اللہ نے وصال فرمایا آسمان پر ہلکی ہلکی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں ۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے محبوبوں کے وصل کے مژدہ ہائے جانفزا سنا رہے تھے ۔ نزع کا عالم کہ سوئے دوست روانگی کا وقت ہے ۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی زبان فیض ترجمان (نام و پیام دوست کے کلمات طیبات کی لذت آشنائی کو بار بار ظاہر کرتے ہوئے) اللہ اللہ ! پکار کر اس رمز کی پردہ کشائی فرما رہی ہے

میان عاشق و معشوق رمزے ست' کراما" کاتبین راہم خبر نیست

من تو شدم تو من شدی ' من تن شدم تو جاں شدی

تاکس نگوید بعد ازیں ' من دیگرم تو دیگری

آپ قدس اللہ کی نماز جنازہ رحمان پور شریف میں ادا کی گئی ۔ کچھ دیر بعد اژدہام کثیر نے دوبارہ آپ نور اللہ مرقدہ کا نماز جنازہ ادا کیا ۔ حضرت قبلہ عالم رحمتہ علیہ کی تدفین صحن خانہ میں ہوئی جہاں آپ رحمتہ علیہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے ۔ اس بستی رحمان پور شریف (ضلع رحیم یار خان) میں آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا روضہ اطہر مرجع خلائق (خاص و عام) ہے ۔

میں آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا روضہ اطہر مرجع خلائق (خاص و عام) ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے وصال سے چند ہفتے پہلے فرمایا کہ ہم اجمیر شریف گئے تو حضرت خواجہ اجمیری " اپنی قبر انور سے نکلے اور ہمیں گلے لگالیا۔

تعمیرات حضرت قبلہ روحی فداہ نے رحیم یار خان آمد کے بعد مہمانوں کے لئے چار کمرے تعمیر کروائے یکے بعد دیگرے ۔ جن میں سے ایک کمرہ ۱۹۷۳ء میں تعمیر ہو چکا تھا پھر آپ کا منشاء مبارک یہ ہوا کہ پرانہ مکان مہمانوں کے لئے خالی ہو گا اور نیا مکان رہائش کے لئے تجویز کیا وہاں آپ نے ایک بڑا کمرہ تعمیر کروایا اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا بعد میں مکان کی تعمیر سوہنے میاں مدظلہ کی نگرانی میں ہوئی ۔ ۱۹۹۳ء میں آپ کے قبر انور پر روضہ اطہر تعمیر کیا گیا جو آپ کے شایان شان ہے اس تعمیر کے بعد ۱۹۹۵ء میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی جس مسجد کا نام " راہنمائے اولیاء " رکھا گیا۔ روضہ اطہر اور مسجد شریف بھی حضرت سوہنے میاں مدظلہ العالیٰ کی زیر نگرانی میں تعمیر ہوئی۔

عرس مبارک آپ رحمتہ اللہ علیہ کا چھوٹا عرس مبارک یکم رمضان المبارک کو منعقد ہوتا ہے۔ صرف مقامی لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ مغرب کے بعد فاتحہ و لنگر کا انتظام ہوتا ہے۔ بعد نماز تراویح محفل سماع ہوتی ہے۔ ہرماہ یکم چاند کو محفل سماع اور لنگر شریف ہوتا ہے۔ آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کا بڑا عرس مبارک آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چالیسویں کی تاریخ کو منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں تمام پاکستان کے سلسلہ عالیہ کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ عرس مبارک کی تاریخ ۱۰، ۱۱، ۱۲ شوال المکرم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رمضان شریف کے تقدس اور مسافروں کی دقت کے پیش نظر بڑے عرس پاک کی تاریخ شوال المکرم میں رکھی گئی ہے بارہ شوال المکرم کو قبل نماز فجر (روضہ اقدس) مزار پاک کو عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے۔ دوران غسل مریدان، عقیدت مندان باواز بلند ورد درود پاک کرتے ہیں۔ عجیب نورانی لمحات اور سماں ہوتا ہے دوران عرس پاک ہزاروں پرستار، معتقدین دور دراز کے علاقوں سے فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں اور حضرت قدس اللہ سرہ العزیز کی نورانیت سے دلوں کو منور کرتے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد دربار پاک پر صلوۃ وسلام اور فاتحہ، دعائے خیر ہوتی ہے۔ چائے بالکل تیار ہوتی ہے۔ صبح ناشتہ کرتے ہی قاری حضرات، حفاظ کرام، ناظرہ خواں صاحبان حسب توفیق قرآن خوانی کرتے ہیں۔ دیگر زائرین خدام حضرات حسب منشاء اظہار عقیدت و خدمت کرکے رونق محافل میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ترتیب کے لحاظ سے بعد غسل اولاً ادائیگی نماز فجر پھر ناشتہ چائے، بعد اذاں محفل سماع پھر تقسیم لنگر قبل ظہر تا عصر لنگر شریف کی تقسیم میں قدرے توقف کیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز ادا کرکے محفل سماع دو اڑھائی گھنٹے ہوا کرتی ہے۔ دو روز ایسا ہی پروگرام رہتا ہے۔ البتہ صبح محفل سماع کا آغاز چادر مبارک اٹھانے سے کیا جاتا ہے اور یہ روح پرور منظر دیکھنے پر بھی اپنے، بیگانوں کی روحیں صد بار رشک دید کا شکار بنتی ہیں۔ تیسرے روز بعد غسل مبارک، ادائیگی نماز فجر کے بعد حسب پروگرام چائے نوشی، ناشتہ کے بعد قرآن خوانی اور رسم چادر پوشی کے رشک دید، روح پرور مناظر جو دراصل محبوبان و مقربان بارگاہ الٰہی کی ادائیں ہیں۔ ڈیڑھ سو کے لگ بھگ قرآن پاک کے ختم کے علاوہ جملہ کلام پاک کا ایصال ثواب کیونکر دل کشی کا سبب نہ ہوں گے؟ اس کے بعد محفل سماع ہوتی ہے۔ عرس شریف کے دوران پانچ محافل سماع منعقد ہوتی ہیں۔ آخری دن فاتحہ کے بعد محفل سماع میں قوال

لوگ حمد و نعت کے بعد مناقب اور عشقیہ کلام پڑھتے ہیں ۔ قوال آخر میں عموماً" حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ کا رنگ پڑھتے ہیں ۔ سینکڑوں لوگ صاحب کیف و حال ہوتے ہیں ۔ ہر طرف مستی الستی نظر آتی ہے ۔ بچے ' بوڑھے ' جوان ' زائرین و عقیدتمند رقص و کیفیت میں مدہوش ہوتے ہیں ۔ الست بربکم کی مستی ہر آن ہر ایک کو دیوانہ و سرشار کئے رکھتی ہے ۔

تیسرے روز عرس شریف اختتام کو پہنچتا ہے ۔ دربار عالیہ میں عقیدتمندان سرفروشانہ گل ہائے عقیدت بکھیرتے ہوئے اور قدم قدم پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے پرنم آنکھوں سے پیر بھائیوں سے مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے بادل نخواستہ اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوتے ہیں ۔ نگاہوں کا مرکز روضہ پاک ہوتا ہے اور صاحب روضہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اور تصور میں سرزمین رحمان پور شریف

مرکز تجلیات ' سرزمین رحمان پور ۔ سجدہ گاہ عاشقاں ' سرزمین رحمان پور

آپ کے مزار انور پر ۱۹۹۲ء میں ایک خوبصورت اپنی مثال آپ گنبد شریف تیار کیا گیا ہے ۔

حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جہاں اولیاء کرام قیام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مقام کو مثل کوہ طور کردیتے ہیں اور عرس کا ثواب مثل ثواب حج عطا فرماتے ہیں"

حضرت قبلہ عالم مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی ۔ آپ کا لباس صاف ستھرا اور سادہ ہوا کرتا تھا ۔ سادگی کو پسند فرماتے ۔ آپ روحی فداہ اخلاق محمدی کا اعلےٰ نمونہ تھے ۔ تحمل و بردباری آپ قدس اللہ سرہ کی عادت مبارک تھی ۔ خطا کاروں کی خطا پر غصہ نہ کرتے غرباء اور محتاجوں کی ہر طرح اعانت فرماتے ۔ جناب والا نور اللہ مرقدہ کے لنگر پاک سے ہر خاص و عام کو یکساں کھانا دیا جاتا اور یہی کھانا آپ کی اولاد امجاد تناول فرماتی ۔ آپ قدس اللہ سرہ کی خوراک بہت کم تھی ۔ حسب ضرورت نوش جان فرماتے ۔ لنگر میں صبح چائے ناشتہ ' ظہر کے بعد پھر چائے ' دوپہر اور شام دونوں وقت کا کھانا ہر خاص و عام کو یکساں نصیب ہوتا ۔ آپ قدس اللہ سرہ کو شہرت قطعی طور پر پسند نہ تھی ۔ آپ اس جگہ جانے سے بھی گریز فرماتے جہاں شہرت کا امکان ہو ۔ غریب لوگوں کو پسند فرماتے ۔ امراء کے دروازے پر کبھی تشریف نہیں لے گئے ۔

فرمان مبارک ہے "خوش نصیب ہے وہ امیر جو درویش کے دروازے پر جھکتا ہے اور بڑا بدنصیب ہے وہ درویش جو کسی امیر کے دروازے پر جائے" آپ قدس اللہ سرہ نے ہمیشہ اپنے آپ کو دنیا داری کے پردے میں رکھا اور دنیا داری کے پردے میں دینداری کو اختیار فرمائے رکھا۔ اسی بات کو آپ پسند فرماتے تھے۔ دین داری کے پردے میں دنیا داری کی روش کو کبھی پسند نہ فرمایا۔ احکام خداوندی کی تعمیل، دنیا داری کے تحت بہت مرغوب اور پسندیدہ تھی۔ آپ قدس اللہ کی تمام حیات مبارکہ مجسمہ تسلیم و رضا ہے۔ آپ قدس اللہ ہر حال میں راضی برضا رہنے کے خوگر تھے۔ یہی آپ کا مقصد حیات رہا۔

توکل علی اللہ حضرت قدس اللہ کا اللہ تبارک و تعالیٰ پر توکل اتنا مضبوط تھا کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ابوظہبی کے امیر کا ایک منیجر آیا اور صحبت مبارک سے بہت متاثر ہوا (امیر ابو ظہبی نے رحیم یار خان میں رفاہ عامہ کے لئے بہت سے ہسپتال و شفاء خانے، مساجد اور مدارس بنوائے) منیجر عرض گزار ہوا جناب والا کا آستانہ پاک ابھی نامکمل ہے اور مسجد بھی ابھی نہیں بنی۔ اگر آپ فرمائیں تو ابوظہبی کے امیر سے کہہ کر آپ کا آستانہ پاک، مسجد اور مدرسہ بنوا دوں۔ حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ نے اسے سختی سے منع فرما دیا۔ ہم بادشاہوں کے خزانوں سے نہیں لیتے۔ جس نے امیر ابوظہبی کو دیا ہے، ہمیں بھی وہی دے گا۔ جیسے جیسے ہمارے پاس گنجائش ہوتی ہے، ہم بنوا لیتے ہیں۔ اللہ کے گھر کا بھی کام ہو جائے گا۔ نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے اس زمانے کے علماء اور امیر لوگ ایسی پیش کش کہاں ٹھکراتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ایسے (امیر) لوگوں کی تلاش میں ہی رہتے ہیں۔ یہ حضور والا کا بلند درجہ توکل تھا جو بزرگان عظیم کو نصیب ہوتا ہے۔ آپ قدس اللہ سرہ کا ارشاد گرامی ہے "اللہ تعالیٰ نے ولایت و نبوت کو اپنے سوا کسی کا محتاج نہیں بنایا۔ نہ کسی کے روپے پیسے کا نہ کسی کے علم کا۔

تحمل و بردباری حضرت قبلہ و کعبہ قدس اللہ نے سختی و فاقہ کے عالم میں بھی کبھی کسی سے کچھ طلب نہیں کیا۔ پیغمبروں کی طرح آپ قدس اللہ سرہ پر ابتداء میں بڑی آزمائشوں کا عالم تھا۔

واقعہ عبدالرحمان صاحب سکنہ پسوال شریف (ایبٹ آباد) بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ میں اپنے کھیتوں میں مکئی کے بھٹے بھون کر کھا رہا تھا عین اسی وقت حضرت قبلہ روحی فداہ جو میرے

بچپن کے گہرے دوست تھے" ایک کمزور بکری چراتے ہوئے ادھر سے گزرے۔ میں نے محبت سے آپ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کو مکئی کے بھونے ہوئے بٹے پیش کئے۔ آپ قدس اللہ سرہ نے تناول فرمانے کے بعد کہا "عبدالرحمان! تین دن سے ہم نے کچھ نہیں کھایا۔ تیسرے دن کے بعد آج اللہ کا دیا یہ مکئی کا سٹہ کھا رہا ہوں اللہ حضرات جس حال میں رکھیں، وہی بہتر ہے۔ "الحمداللہ علےٰ کل حال" آپ قدس اللہ تحمل و بردباری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر تھے۔

واقعہ ایک بار آپ قدس اللہ کا ایک ہمسایہ جو ایک کسان اور محض معمولی زمیندار تھا مگر طبعاً" نہایت بدمزاج اور سخت جھگڑالو تھا۔ (گمان غالب ہے کہ "ایک کریلہ، دوسرا نیم چڑھا" ضرب المثل اس کی طبیعت ہی کی عکاس ہے) ایک بار اس نے حضور قبلہ عالم کے پاس آکر آپ روحی فداہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ آپ قدس اللہ حقہ کشی فرماتے رہے اور اسے کچھ بھی نہ کہا۔ وہ نازیبا باتیں کرتا ہوا چلا گیا۔ آپ حضور قبلہ کعبہ قدس اللہ نے کسی مرید سے بھی نہیں فرمایا کہ اس سے نمٹو۔ ورنہ ایسے میں خون کے گھونٹ پی، رضائے مولیٰ، کے تحت خاموش بیٹھے مریدوں کیلئے آپ قدس اللہ سرہ کا ایک اشارہ ہی کافی تھا، تو جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔

ایک بار اسی کسان کا ہزاروں روپے کی مالیت کا گنا سوکھ رہا تھا اور پرمٹ نہیں ملتا تھا۔ کسی نے اس کسان کو بتایا کہ پیر صاحب مدظلہ العالی کے ایک مرید چوہدری برکت علی صاحب شوگر ملز ماچھی گوٹھ میں کین منیجر ہیں۔ پیر صاحب مدظلہ العالی سے عرض کرو حضرت قبلہ و کعبہ کی سفارش سے بات بنے لیکن وہ اپنی غلطی (بدزبانی، ناروا گوئی) کی وجہ سے عرض و معروض سے ہچکچاتا رہا۔ لیکن جب قیمتی گنا ضائع ہونے کے قریب ہو گیا "مرتا کیا نہ کرتا" تو مجبوراً" حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا غلطی کا اقرار کیا اور ندامت کا اظہار کیا۔ تلافی مافات چاہی اور اپنے گنے کے نقصان اور پریشانی کے بارے میں عرض کیا۔ آپ قبلہ عالم مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ نے نہ صرف معذرت قبول فرمائی بلکہ خندہ پیشانی سے پیش آکر فوراً" اس کی سفارش فرمائی جبکہ بالعموم حضرت والا روحی فداہ سفارش نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ روحی فداہ فرماتے "ہم حکومت کے کاموں میں مداخلت نہیں کرتے" آپ قدس اللہ سرہ کی سفارش سے وہ ہزاروں روپے کے نقصان سے بچ گیا۔

واقعہ ایک بار صبح صبح ایک قریبی ہمسایہ حقہ ہاتھ میں لیکر پیتے پیتے حاضر خدمت ہوا۔ آپ قدس اللہ کے کندھے مبارک کے رومال کو اس نے آپ قدس اللہ کے گلے میں ڈال کر سختی سے پکڑا اور کھینچنے لگا۔ اس نے کہنا شروع کیا "آپ قدس اللہ کو اللہ نے بہت دیا ہے اور آپ نے جو مہمان خانہ بنایا ہے اس میں سے ایک کمرہ مجھ کو دے دیں" وہ اپنی بات بار بار دھراتا رہا اور اسطرح آپ کی گردن مبارک کے رومال کو سختی سے پکڑ کر کھینچتا ہی رہا۔ آپ قدس اللہ نے نہ تو غصہ کیا اور نہ رنج کا اظہار کیا اور نہ ہی اس سے رومال چھڑایا بلکہ آپ قدس اللہ خاموشی سے سنتے اور مسکراتے رہے۔

بدمزاجوں، دریدہ دہنوں، مخالفوں حتیٰ کہ دشمنوں پر مہربانی فرمانے کے ایسے بہت سے واقعات ہیں کہ انہوں نے انسان بن کر جینا اور زندگی کا قرینہ سیکھا۔

سخاوت آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ روحی فداہ نے زندگی بھر جائیداد نہیں بنائی۔ بہت سے نذرانے پیش ہوتے۔ آپ قدس اللہ سرہ تمام پیسہ بندگان خدا کیلئے صرف کرتے۔

واقعہ آپ حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز کے ایک مرید جناب حاجی گلاب احمد شاہ مرحوم نور اللہ مرقدہ سکنہ بانڈہ منیر خان (ضلع ایبٹ آباد) متحدہ عرب امارت کی ایک ولایت میں ایک بہت بڑا کام کرتے تھے۔ وہ ہزاروں روپیہ اپنے مرشد کریم (حضرت سیدنا رہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ) کی نذر کرتے۔ آپ قدس اللہ نے جائیداد کی بجائے (پیر محلہ شریف نواں پنڈ) سکھر میں مسجد کوثر کی تعمیر شروع کردی۔ ارزانی کے زمانے میں مسجد شریف کا بنیادی ڈھانچہ کھڑا کرنے پر ڈیڑھ لاکھ روپے صرف ہوئے۔ مسجد کی تعمیر کیلئے چندہ نہ کرایا۔ پھر جیسے جیسے رقم اکٹھی ہوتی آپ روحی فداہ اس پر لگا دیتے۔

واقعہ شروع شروع میں تنگدستی تھی۔ مفلس مرید نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی "میرے پاس کچھ نہیں، گھر پر فاقہ ہے" آپ قدس اللہ سرہ گھر تشریف لے گئے واپس آکر مطلع فرمایا" اپنا بھی یہی حال ہے جیبی گھڑی عطا کرتے ہوئے فرمایا "یہ لے جاؤ۔ اسے بیچ کر کام نکالو" صوفی محمد اکرم سکنہ کراچی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضور قبلہ سے عرض کی کہ کام نہیں چلتا۔

آپ قدس اللہ سرہ نے بیس روپے نکالے فرمایا ہمارے پاس یہی کچھ ہے ۔ دس تم رکھ لو ۔ تم اپنے گھر کا خرچہ چلاؤ ۔ دس ہم خرچہ چلانے کو رکھتے ہیں ۔

واقعہ آپ قدس اللہ ہر ایک کی امداد فرماتے ۔ آپ نے سکھر شریف میں کچھ مکانات بنوائے ۔ ایک بار ایک مکان اپنے مرید عبدالغفور بھٹی صاحب کو رہنے کیلئے دیا اور فرمایا "تم ملازم آدمی ہو ۔ تم سے مکان نہیں بن سکتا ۔ تنخواہ میں سے جیسے جیسے سہولت ہو تھوڑی تھوڑی رقم دیتے رہنا" اس نے فرمان مبارک پر عمل کیا اور تھوڑے تھوڑے پیسے ادا کرتا رہا ۔ اس طرح پانچ چھ سال میں رقم ادا ہو گئی ۔

واقعہ ایک دفعہ سکھر میں دو اجنبی قدس اللہ کے پاس آئے اور عرض کی "ہم پنڈی سے مال ٹرک پر لاد کر کراچی لے جا رہے ہیں ۔ ہمارے ٹرک کا ٹائر پھٹ چکا ہے ۔ ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے کہ ہم ٹائر خرید لیں ۔ ہم نے ٹرک ورکشاپ میں کھڑا کر دیا ہے ۔ کسی نے ہمیں بتایا یہاں پر ایک پیر صاحب ہیں ان سے تمہارا کام بنے گا اللہ کیلئے ہمیں پانچ سو روپیہ دیں ۔ ہم کراچی سے واپسی پر رقم واپس کر دیں گے" آپ قدس اللہ نے گھر سے پانچ سو روپے لا کر ان کے حوالہ کئے ۔ ان کی روانگی کے بعد صاحبزادگان حضرات اللہ سرھم کے ماموں جناب میاں زور داد مدظلہ العالی نے عرض کی "یاحضرت ! یہ تو فراڈ کر رہے ہیں ، آپ نے ان کا پتہ ہی نہیں لیا" آپ قدس اللہ نے فرمایا "ہاں ! جانتے ہم بھی ہیں ' انہوں نے اللہ کے لئے مانگا ۔ ہم نے دے دیا" ایسے ہی اگر آپ قدس اللہ کی سخاوت کی حکایات لکھی جائیں تو ضخیم کتاب بن جائے ۔ آپ قدس اللہ کے آستانہ پاک پر کئی لوگ (لاوارث) پڑے رہتے اور لنگر شریف سے مستفید ہوتے ۔ آپ قدس اللہ کئی بیماروں کا علاج بھی اپنی طرف سے کراتے اور خود ان کی کفالت فرماتے ۔

فہمائش (سمجھانا) آپ قدس اللہ اخلاق محمدی (جس کا قرآن شاہد ہے) ترجمہ = "بے شک آپ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے ۔ آپ حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ شجرہ طیبہ رسالت کے پاک و شیریں پھل ہیں کسی کی دل آزاری نہ فرماتے بلکہ شیریں سخنی سے دل جیتتے ۔ کسی سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو آپ ہرگز اسے شرمندہ نہ کرتے بلکہ دوسروں سے مخاطب ہو کر ایسا ارشاد فرماتے جو دل نشیں اور سبق آموز ہو تاکہ غلطی کرنے والا سمجھ جاتا اور اپنی اصلاح

کرنا بہت ضروری سمجھتا اور سامعین کو یہ راز معلوم بھی نہ ہوتا یہ کیا معاملہ ہے۔ یا آپ عالم خواب میں سب معاملہ درست کر کے سمجھایا کرتے۔ حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ کسی مرید کو حکماً" بات نہ کرتے، فرمان مبارک میں گنجائش رکھتے یعنی اگر ہو سکے تو ایسا کر لینا۔ آپ ارشاد فرماتے "اگر پیر مرید کو حکم دے اور وہ عمل نہ کر سکے تو بے ادبوں میں ہو جائے گا"

ادائے دلبرانہ ہر شخص یہی سمجھتا کہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سرہ مجھ سے ہی بہت زیادہ پیار کرتے ہیں، اتنا تو کسی اور سے پیار شاید ہی کرتے ہوں۔

عاجزی عاجزی میں آپ اعلےٰ نمونہ تھے۔ جو لوگ دنیاوی معاملہ میں آپ قدس اللہ سے دعا کراتے اور مرادیں بر آنے پر آپ روحی فداہ کا شکریہ ادا کرتے کہ "آپ کی دعا کی برکت سے یہ کام ہو گیا ہے" تو آپ ارشاد فرماتے "ہاں! اللہ حضرات نے یہ کام کر دیا ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ آپ رفیع الدرجات نے کبھی دعویٰ و فخر نہیں کیا۔ آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے حالات معلوم ہوتے تو یوں پیش گوئی فرماتے "ہمیں یہ معلوم ہوا ہے اور آخر میں ارشاد ہوتا "اللہ بہتر جانتا ہے" جو کچھ فرماتے ویسا ہی ہوتا ارشاد گرامی ہے "انبیاء کرام دعویٰ کر سکتے ہیں ولایت نہیں"

ترجیح آپ قدس اللہ سرہ العزیز بندگان خدا کی ہدایت کو اپنی تمام پیاری چیزوں پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کوئٹہ کے قیام کے زمانے میں آپ قدس اللہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ جو بہت ہی حسین تھا اور آپ قدس اللہ کو بے حد پیارا تھا۔ اس کے فوت ہونے کے وقت کچھ لوگ تصوف پر بات کرنے آگئے آپ روحی فداہ نے ان سے تصوف پر گفتگو فرمائی اسی اثناء میں مریدوں نے صاحبزادہ حضرت کو غسل دے کر عرض کی تشریف لا کر جنازہ پڑھیئے آپ قدس اللہ نے فرمایا جنازہ گاہ میں بچے کو لے جاؤ ہو سکا تو ہم آئیں گے۔ تصوف پر گفتگو فرماتے رہے دیر ہونے کی وجہ سے لوگوں نے بچے کا جنازہ پڑھوا دیا۔ پھر اطلاع دی جنازہ تو پڑھا دیا گیا ہے۔ دفنانے کیلئے قبرستان چلیئے۔ آپ قدس اللہ نے انہیں قبرستان بھیج دیا اور خود پھر بھی ان (فرستادہ خدا) لوگوں سے ہدایت کی باتیں فرماتے رہے۔ قبرستان میں بھی کافی انتظار کے باوجود آپ روحی فداہ نہ پہنچ پائے۔ دیر ہونے کی وجہ سے آپ کے نور نظر لخت جگر کو دفن کرنے کے بعد مریدوں نے

اطلاع دی تو ارشاد ہوا "میرا نظام اپنے بس میں نہیں ۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔ اندازہ کیجئے اگر کسی شخص کی سوائے ایک ہی بچے کے اور کوئی اولاد نہ ہو اور اسکا وہی اکلوتا بچہ بھی فوت ہو جائے ' اس کو تو کوئی ہوش ہی نہیں ہوتا۔ لیکن آپ قبلہ عالم قدس اللہ صرف مالک حقیقی کی رضا چاہتے تھے۔ آپ پیکر صبر و رضا تھے اور مخلوق خدا کی ہدایت آپ کو عزیز تھی۔
حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز توکل' قناعت' تقویٰ' توحید' ایثار' صبر و شکر' تسلیم و رضا' حلیم و بردباری' عفو و درگزر غرض جملہ حسن اخلاق میں انبیاء علیہم السلام اجمعین اور صدیقین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مکمل سنت پر تھے۔

حلیہ مبارک حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ بہت خوبصورت ملیح و وجیہ' دل کشی حسن و جمال' دلبری و دلربائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ نکلتا ہوا قد ' جسم کی مناسبت کے ساتھ نہ طویل نہ کوتاہ' قد و قامت زیبا' مجلس مبارک میں ممتاز و نمایاں نظر آتے۔ گفتار و کردار میں لاثانی' مہتابی چہرہ' جبین اقدس فراخ و نورانی' جبین بینی مبارک لمبی اور ابھری ہوئی' سر مبارک بزرگ' سرداری کی شان والا' رنگ گندمی سرخی مائل' صبیح ملیح چشمان مبارک دیدہ زیب' ابروئے مبارک حسین و خمدار' لب ہائے مبارک میانہ' موئے ریش مبارک سفید' سیدھے اور خوبصورت جن سے نورانی شعاعوں کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ تمام اعضاء مبارک سر تا قدم نہایت موزوں' نہ افراط نہ تفریط۔ یکتائے روزگار۔ آواز مبارک باوقار اور شریں' رفتار و گفتار شاہانہ' وضع میں سادگی' دلفریب تبسم' خاموش طبع' مزاج اقدس میں تواضع ' انکساری اور فروتنی' مہربان و شفیق لاکھوں میں ایک مجسم رحمت خداوندی کا نمونہ۔

لباس مبارک موسم گرما میں تاج جہانگیری (پنج گوشیہ ٹوپی مبارک) پہنتے۔ سفید رنگ کا کرتہ اور لنگی (جسکے دونوں سرے سلے ہوتے) تہ بند کے نمونہ پر اکثر وہی استعمال فرمایا کرتے موسم سرما میں شلوکا' سفید یا ہلکے (صوفیانہ موتیا) رنگ کا' اکثر سفید رنگ کا کرتہ استعمال کرتے۔ سردی زیادہ ہوتی تو گرم اونی ٹوپی بھی استعمال میں لاتے اور لنگی کی بجائے شلوار پہنتے اور کرتہ مبارک پر واسکٹ کا بھی استعمال کیا جاتا۔ کبھی کبھی سیاہ رنگ شیروانی اور گرم لوکار بوقت شب استعمال کرتے۔ سردیوں میں اکثر اون کی لوئی استعمال کرتے تھے۔ دوران سفر براؤن رنگ کی

گرگابی (پاؤں میں) پہنا کرتے ۔ عید الفطر کے موقع پر یا کبھی کبھی سلیم شاہی تلے دار جوتا (جسے پنجابی میں کھسہ کہتے ہیں) زیب پا رہتا ۔ عام دنوں میں نائیلون یا سنچ کی سوتی پازیب رہی ہے

غیبی خطاب حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے غیبی خطاب "راہنمائے اولیاء" اور "مظہر نور خدا" ہیں گنج عرفان ' قاسم رحمت ' مظہر نور خدا ' شمع طریقت ' راہنمائے اولیاء (قدس سرہ) ۔ بلبل مشرق ۔ سراج معرفت ۔ احمد سخی ۔ مجمع احسان ۔ ہادی ذیشان امام اولیاء (قدس سرہ)

خانہ نشینی حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے فرمایا "اب بستی رحمان پور شریف رحیم یار خان نے مرکز کی شکل اختیار کر لی ہے ۔ ملک کے چاروں صوبوں سے آمدورفت میں آسانی ہو گئی ہے ۔ یہاں لوگ دور دور سے آتے ہیں ۔ اگر ہم اپنی جگہ (آستانہ عالیہ) پر نہ ہوں تو زائرین کو تکلیف ہو گی ۔ اس لئے اب باہر آمدورفت نہ ہو سکے گی اب ہمارا ادھر موجود رہنا بہت ضروری ہے ۔ ویسے بھی اب سلسلہ (عالیہ) بہت وسیع ہو گیا ہے "لاکھوں لوگ سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ۔ ملک کے ہر گوشہ سے لوگوں کی آمدورفت جاری رہتی ہے ۔ اب دربار عالیہ سے حضور قبلہ و کعبہ قدس اللہ سرہ کا کہیں جانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے قرب و جوار کے مریدین کے اصرار پر اب روحی فداہ ان کے گھر دعوت پر جانا قبول فرما لیتے تھے ۔ وہ بھی صرف چند گھنٹوں کیلئے محض مریدوں کی دل جوئی کی خاطر ' ظہر یا زیادہ سے زیادہ عصر تک ' ورنہ منشاء مبارک ہمہ وقت دربار پر موجود رہ کر ہی پریشان انسانوں کی تسکین کرنا تھا ۔ عموماً" باہر سے تشریف لا کر عصر کی نماز آستانہ پاک پر ہی ادا ہوتی ۔ رحمان پور میں تشریف آوری کے بعد صرف جتوئی (مظفر گڑھ) کوئٹہ (بلوچستان) اور کراچی (سندھ) کے علاقے میں تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے ۔ ان دوروں کے علاوہ اور کہیں تشریف نہیں لے گئے ۔

عرائس حضرت قبلہ روحی فداہ کی حیات مبارک میں سال میں دو عرس مبارک کرائے جاتے تھے جو آپ قدس اللہ کے دم وصال تک نہایت نظم و ضبط اور تزک و احتشام کے ساتھ ہوتے رہے ۔ پہلا عرس شریف ۱۰ ' ۹ صفر المظفر کو ' سلطان العارفین حضرت سیدنا میر ابو العلاء قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کا منعقد کیا جاتا تھا ۔ دوسرا عرس شریف اپنے پیرو مرشد حضرت سیدنا امام الاولیاء محمد ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کان پور شریف والوں کا منعقد فرمایا کرتے ۔ دونوں عرسوں میں

ملک کے گوشہ گوشہ سے ہزاروں لوگ شرکت کرتے ۔ حضرت امام الاولیاء سیدنا محمد ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ کانپوری کا سہ روزہ عرس مبارک ۲۵ ' ۲۶ ' ۲۷ رجب کو ہوتا ۔ عرس شریف کا انتظام قبلہ حاجی عبدالمجید خلیفہ معظم قدس اللہ سرہ اور ان کے بھائی میاں عبدالرحمان قدس اللہ سرہ کوئٹہ والوں کے سپرد تھا۔ حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے فرمایا "میں نے سوچا عرس کا انتظام کون کرے گا؟" بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا "حاجی کے سپرد کردو" فرمایا "یہ اللہ کی طرف سے دیئے گئے ہیں ۔ ان کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا ' سوائے ہمارے" آپ دونوں بھائی (حاجی عبدالمجید میاں عبدالرحمان قدس اللہ) حضرت قبلہ کے اولین خلفاء میں ہیں اور دونوں حضرات کانسی قبرستان (کوئٹہ) میں مدفون ہیں ۔

معمولات حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ فجر کی نماز باجماعت دربار شریف میں مریدوں کے ساتھ ادا فرماتے ۔ اسکے بعد حرم شریف کے اندر تشریف لے جاتے ناشتہ کے بعد باہر تشریف لا کر تقریباً ۱۱ بجے تک اجلاس فرماتے ۔ پھر دوپہر کے کھانے اور قیلولہ کے لئے اندرون خانہ تشریف لے جاتے ۔ اذان پر آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ غسل فرما کر ادائگی ظہر کیلئے برآمد ہوتے ۔ بعد ظہر مریدین ' مہمان ' زائرین اور جملہ اہل دربار کو چائے ملتی ۔ آپ قدس اللہ سرہ حرم شریف میں چائے نوشی فرماتے ۔ پہلی نشست کی طرح اب بھی تازہ شدہ حقہ مبارک ساتھ لاکر حقہ نوشی فرماتے رہتے یہ نشست محض عصر تک ہی نہ ہوئی بلکہ مغرب تک آپ قدس اللہ سرہ رونق افروز محفل رہ کر بادہ عرفان الٰہی کے ساغر پہ ساغر لٹا ' اللہ معطی وانا قاسم کی عملی تعبیر پیش فرماتے ۔ اسی بادہ الست کی لذت آشامی سے رنداں مست "معدن معرفت الٰہی ' نور نبوت کی سراپا اس شمع ولایت" پہ پروانہ وار نثار ہو ہو کر " ایک جام بیا ساقی زاں بادہ کہ در مستی ۔ از جملہ شوم غافل لیکن خبرت بادا ۔

زیر کف پائے تو بادا سرو چشم من

ایمان و دل جانم قربان سرت بادا

از چشم ہمہ عالم برگشتہ سود از من ۔ پردہ نمی دانم سویم نظرت بادا ۔ کی پکار پکارتے (ترجمہ) اور کٹ جا جیسا کہ کٹ جانا "عملاً" سمجھ آجاتا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نشست و برخاست اندرون حرم سرا رہتی تاکہ مہمان ' مریدین ' خورد و نوش ' چہل قدمی اور دیگر ضروریات

کیلئے وقت پائیں ۔ آپ قدس اللہ سرہ عشاء کی اذان کی بعد تشریف لاتے ۔ اس دوران مہمان اور مریدین کھا پی کر جملہ دیگر مشغولیات سے فارغ ہو لیتے اور بارگاہ رب غفور الرحیم کی حاضری کیلئے تیار ہو جاتے ۔ آپ قبلہ عالم قدس اللہ سرہ کی آخری نشست عشاء کے بعد ہوتی ۔ موسم گرما میں خانقاہ شریف کے صحن میں اور موسم سرما میں بیٹھک کے اندر جلوہ افروز ہوتے ۔ یہ نشست حسب موقع کبھی دیر سے کبھی جلد برخاست ہوتی ۔ حیات مبارکہ میں اکثر یہی معمول رہا۔ اکثر مریدین کی دلی آرزو پوری فرماتے ۔ صحبت درکار ہوتی تو یہ محفل دیر تک رہتی ۔ الغرض صبح سے دوپہر تک ' ظہر سے عصر اور عصر سے مغرب تک اور بعد عشاء مختلف محافل میں اگر کسی فرد کو لمحہ بھر کسی ضرورت سے کہیں جانا بھی پڑتا تو انھیں یہ خیال بار بار ستاتا خدا جانے کیسے کیسے راز و نیاز کے خزانوں کے پانے سے ہم محروم ہو جائیں گے ۔ **انداز نشست** صحن خانقاہ شریف میں فرش بچھایا جاتا جس پر گدی شریف لگائی جاتی گدی مبارک پر آپ تشریف فرما ہوتے تو گاؤ تکیہ کا سہارا نہ لیتے ' دایاں گھٹنا اٹھا کر بائیں زانو پر تشریف فرما ہوتے ۔ کبھی بایاں بازو بھی زمین پر رکھ لیتے تھے ۔ دایاں پاؤں مبارک گدی شریف سے باہر برابر کی جانب فرش پر رکھ لیا کرتے تھے ۔ عموماً" آپ قدس اللہ سرہ کی نشست دوزانو ہوا کرتی تھی اور آپ روحی فداہ کے مریدین بھی آپ قدس اللہ سرہ کے سامنے اسی نشست سے (دوزانو ہو کر) بیٹھتے تھے ۔

طرز کلام حضور قبلہ عالم راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اردو میں گفتگو فرماتے اگرچہ آپ کی مادری زبان "ہندکو" (سرحدی بولی) تھی ۔ لیکن کوئی یہ فرد سوچ ہی نہیں سکتا تھا کہ آپ کی زبان اردو کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتی ہے ۔ نہایت صاف شستہ اردو میں کلام فرماتے اور ہمیشہ اردو زبان ہی میں گفتگو فرماتے ۔ آپ قدس اللہ کی زبان فیض ترجمان میں قدرت نے کچھ ایسی تاثیر اور کشش و دیعت فرمائی تھی کہ سامعین ایسے گوش ہوش سے سنتے اور سر دھنتے ۔ لوگوں پر وجد و اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی ۔ آپ قدس اللہ کا طرز تکلم ' پندو نصائح ' اسرار و معارف اور نکات و رموز سب ' قرآن و حدیث ' روایات ' بزرگان پر مشتمل ہوتا تھا ۔ گویا کہ تجلیات معرفت اور رموز و حقائق کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ اس انداز میں کلام فرماتے کہ حاضرین پر سکتہ کا عالم طاری ہو جاتا ۔ جس موضوع پر کلام فرماتے اسکی حیثیت

مثل آئینہ واضح کردیتے اور موضوع کا کوئی پہلو بھی تشنہ تکمیل نہ رہنے دیتے تھے۔ کبھی جلال کا رنگ ہوتا اور کبھی جمال کا۔ سامعین تصویر حیرت بنے بیٹھے رہتے۔ آپ قدس اللہ کے کلام میں حکیمانہ شان ہوتی۔ پورا مجمع آپ روحی فداہ کی طرف متوجہ ہوتا گویہ تمام مخاطبین کے قلوب ارواح کا محور ہی آپ کی ذات پر الطاف ہے۔ آپ کی محفل پاک مسحور کن اور وجد آور ہوتی۔ نورنسبت و زور کلام سے سامعین اور حاضرین محفل کو ذوق ہو جاتا اور وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتے تھے۔

حضرت قبلہ عالم قدس اللہ کے برادران مکرم اللہ اسرار ہما

(۱) حضرت پیر غلام احمد شاہ قدس اللہ سرہ العزیز آپ سیدنا قبلہ عالم روحی فداہ کے بڑے بھائی تھے۔ آپ نہایت متقی اور مستجاب الدعوات تھے۔ ہروقت ذات حق میں مستغرق رہتے تھے۔ حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ نے انھیں اپنے پیرومرشد امام الاولیاء (سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ کانپور شریف والوں) سے بیعت کرایا تھا۔ سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ کی وفات کے بعد آپکے بڑے صاحبزادہ حضرت عثمان علی شاہ قدس اللہ نے حضرت پیر غلام احمد شاہ قدس اللہ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ آپ (غلام احمد قدس اللہ سے اپنے وطن میں سلسلہ عالیہ کی اشاعت ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہروقت اپنے ہاتھ میں ایک عصا مبارک رکھتے۔ ہمہ وقت محویت کے عالم میں رہتے تھے جب لوگ دنیاوی کاموں کیلئے عرض کرتے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ عالم محویت میں اپنا عصا مبارک زمین میں گاڑ دیتے اور زور زور سے فرماتے "ہو جائے گا' ہو جائے گا" پس وہ کام ہو جاتا اسطرح لوگ اپنے دنیاوی کام آپ قدس اللہ سے بہت کرواتے۔ حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ کی حیات مبارک میں ہی گاؤں پسوال شریف میں ۱۸ رمضان المبارک کو وصال فرمایا۔ اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ وصال مبارک کے بعد بھی آپ رحمتہ اللہ سے فیوضات جاری ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دفن ہونے کے بعد لوگوں نے آپکی قبر سے اکثر قوالی کی آواز سنی۔ جب کوئی قریب جاتا تو کچھ نہ ہوتا۔ یہ سلسلہ سماع عرصہ تک جاری رہا۔ آپ رحمتہ اللہ کی ایک صاحبزادی اور ایک ہی صاحبزادہ تھا۔ صاحبزادہ کا نام جناب سراج احمد عفہ اللہ لہ تھا۔ وہ بھی اسی آبائی قبرستان میں مدفون ہیں۔

(۲) حضرت پیر ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

آپ رحمتہ اللہ علیہ ' حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے چھوٹے بھائی تھے آپ قدس اللہ سرہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سے ۵ سال چھوٹے تھے۔ آپ قبلہ ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ ایک کامل بزرگ تھے۔ صورت و سیرت میں حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سے بالکل مشابہ تھے۔ آپ قدس اللہ نہایت حسین تھے۔ آپ قدس اللہ کے چہرہ اقدس سے جلال اور بزرگی کے آثار نمایاں تھے۔ جو شخص دیکھتا وہ آپکا گرویدہ ہو جاتا۔ حقیقت میں قبلہ حضرت پیر ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ "جلال الاولیاء" تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق حضرت قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "میری اور میرے بھائی (قبلہ ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ) کی نسبت ایک ہے"۔ ایک بار سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ نے فرمایا۔ "کچھ بزرگوں کو نور مشاہدہ ہوتا ہے اور کچھ بزرگوں کو نور مکاشفہ یعنی وہ کھلی آنکھوں سے اللہ کا نور دیکھتے ہیں" ایسے بزرگ جسکو نور مکاشفہ ہوتا ہے وہ اعلےٰ مقام رکھتے ہیں ' جیسے ہمارے بھائی ملک صاحب (حضرت قبلہ پیر فضل احمد شاہ قدس اللہ) آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے بہت برکات حاصل ہوئیں۔ آپ قدس اللہ نے عالم روحانیت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی بہت زیارات کیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے آپ قدس اللہ کو عالم روحانیت میں تلوار عطا فرمائی۔ آپ قدس اللہ اکثر خاموش رہتے تھے۔ مریدوں کی اصلاح روحانی تصرف سے کرتے تھے۔ جس محفل کی آپ صدارت فرماتے اسکا رنگ ہی کچھ اور ہو جاتا تھا۔ ہر طرف کیف و مستی چھا جاتی تھی۔ آپ اکثر فرماتے بزرگ تو دو کو ملانے والا ہوتا ہے آپ قدس اللہ سے بکثرت کشف و کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لعاب دہن مبارک میں شفائے کاملہ تھی۔ لعاب مبارک لگتے ہی پھوڑے اور زخم ٹھیک ہو جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پنجاب ' ہزارہ اور افغانستان کے لوگ بکثرت مرید ہوئے۔

خلافت حضرت قبلہ فضل احمد شاہ روحی فداہ ' حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز کے سب سے پہلے مرید اور خلیفہ اول ہیں۔ جس وقت پردادا حضرت سیدنا شاہ عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز نے حضور قبلہ عالم روحی فداہ سے فرمایا "تمہارے آدمیوں میں کوئی خلافت کے اہل ہے تو دکھاؤ میں اسکو خلافت کے شرف سے نوازدوں" حضرت قبلہ عالم

قدس اللہ نے اپنے بھائی (حضرت قبلہ شاہ فضل احمد) قدس اللہ کو حضرت سیدنا شاہ عبدالشکور قدس اللہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے حضرت شاہ نبی رضا قدس اللہ سرہ العزیز کے عرس شریف بمقام گارڈن ٹاؤن لاہور میں ان کو خلافت عطا فرمائی۔

ادب شیخ حضرت پیر فضل احمد شاہ قدس اللہ اپنے پیر و مرشد کا بہت ہی ادب کرتے تھے کبھی آپ روحی فداہ نے اپنے پیرو مرشد کو "بھائی صاحب" نہیں فرمایا حالانکہ سگے بھائی تھے۔ جب بھی مرشد کریم کا ذکر کرتے تو "حضرت قبلہ" روحی فداہ ہی فرماتے۔

وصال حضرت قبلہ پیر ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ عرصہ دراز سے ذیابطیس (شوگر) کے مریض تھے ۔ پاؤں مبارک پر زخم تھے ۔ آپ قدس اللہ نے ایک حج بھی کیا ۔ اسکے علاوہ آپ قدس اللہ کو مزارات بزرگان دین کی زیارت کا بہت شوق تھا جمادی الاول ۱۴۰۰ھ کو انڈیا کے مزارات کا قصد فرمایا ۔ آپ قدس اللہ کے ہمراہ جناب خلیفہ معظم حاجی عبدالمجید شاہ قدس اللہ کوئٹہ والے ' جناب حاجی علی بھائی مدظلہ العالی سکھر والے اور چند دوسرے نیک بخت بھی ہمسفر تھے ۔ آپ قدس اللہ نے کان پور شریف ' دہلی ' لکھنؤ اور دیگر مزارات عالیہ پر حاضری دی ۔ جب اجمیر شریف میں حضرت سیدنا خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری چشتی نائب الرسول فی الہند قدس اللہ سرہ العزیز کے عرس پاک میں شامل ہوئے تو آپ قدس اللہ کی طبیعت مبارک نہایت ناساز ہوگئی ۔ اسکے بعد واپس وطن پاکستان روانہ ہوئے ۔ دربار عالیہ رحمان پور شریف (رحیم یار خان) میں حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضری نصیب ہوئی ۔ مشیت ایزدی سے پیرومرشد حضور قبلہ عالم روحی فداہ کی طرف سے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کو اپنے اصل مقام سکھر (نواں پنڈ) شریف پہنچایا گیا ۔ قاصد اجل نے پیام دوست سنایا ۔ آپ قدس اللہ ۲۹ رجب المرجب بوقت نماز جمعہ بروز جمعہ راہی عالم بقا ہوئے (موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے) بل رفیق الاعلےٰ کا مژدہ (خوشخبری) سنا کر ' اپنی جان پاک ' جاں آفریں کے سپرد کردی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ نے ارشاد فرمایا ۔ "ملک صاحب خاموشی سے آئے اور خاموشی سے چلے گئے ۔ ان کو کوئی نہ پہچان سکا" ۔

مزار پاک حضرت قبلہ سیدنا مظہر نور خدا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز نے جب سکھر سے رحیم یار خان کیلئے ہجرت کی تو آستانہ عالیہ سکھر شریف مسجد شریف اور حویلی مبارک حضرت سیدنا شاہ فضل احمد قدس اللہ سرہ کی تحویل میں دیدی ۔ اس سے پہلے حضرت شاہ فضل احمد شاہ قدس اللہ کوئٹہ میں قیام پذیر تھے ۔ اسکے بعد آپ قدس اللہ بحکم پیرو مرشد حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے آستانہ پاک سکھر شریف منتقل ہو گئے ۔ یہاں آستانہ عالیہ (نواں پنڈ) شریف سکھر میں آپ قدس اللہ کا روضہ اطہر مرجع خلائق خاص و عام ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ۲۹ ' ۳۰ رجب کو ہوتا ہے ۔ آپ قبلہ حضرت شاہ فضل احمد کے کچھ مریدین بھی خلافت و اجازت سے سرفراز ہیں ۔

ازواج و اولاد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یکے بعد دیگرے دو شادیاں کیں آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں ۔ ان کے علاوہ کچھ اولاد سن صغیر میں وصال فرما گئے ۔

صاحبزادگان ۱۔ سجادہ نشین جناب عبدالحمید صاحب ۲۔ جناب عبدالمجید صاحب ۳۔ جناب عبدالخالق صاحب ۴۔ جناب عبدالرشید صاحب ۵۔ جناب نذیر احمد صاحب رحمانی ۶۔ جناب بشیر احمد صاحب ۷۔ جناب غلام محی الدین صاحب مد ظلہم العالیہ

کرامات حضرت قبلہ ملک فضل احمد قدس اللہ سرہ العزیز کی کرامات تو بے شمار ہیں صرف چند واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں ۔

بھارتی فوج آپکو قتل نہ کرسکی جب بھارتی فوج نے حیدر آباد دکن پر قبضہ کیا تو آپ حیدر آباد دکن کی فوج میں تھے ۔ آپ کی یونٹ گرفتار ہو گئی ۔ انہوں نے حضرت قبلہ شاہ فضل احمد قدس اللہ سرہ کو بہت اذیت دی اور کہا اپنے مذہب کو گالیاں دو ۔ آپ نے فرمایا میں ایسا نہیں کہوں گا ۔ پھر انہوں نے آپکو قتل کرنے کیلئے گولی چلائی لیکن رائفل میں نقص پڑ گیا ۔ اسکے بعد بھارتی فوجیوں نے سنگین سے گردن پر ضرب لگائی سنگین بھی آپکو ضرب نہ لگا سکی ۔ صرف گردن میں معمولی نشان لگا جو بعد تک قائم رہا اور آپ کو سولی بھی دی گئی ، جسمیں وہ آپکو شہید کرنے میں کامیاب نہ ہوئے کچھ عرصہ بعد آپکو رہا کردیا ۔ بھارتی فوجیوں نے کہا کہ مسلمانوں کا قتل کرنا ہمارے لئے کوئی بڑی بات نہیں ۔ ہم حیران ہیں کہ یہ کیسا مسلمان ہے جو قتل نہیں ہوتا ۔

منکر غیب آپ کی مسجد میں ایک مولوی پیش امام تھا جو وہابی فرقے سے تعلق رکھتا تھا ، علم غیب پر بحث کرتا تھا ۔ ایک دن مولوی صاحب کو کچھ رقم کی سخت ضرورت پڑ گئی ۔ مولوی صاحب مسجد میں بیٹھے سوچ رہے تھے کہ اب کیا کیا جائے ؟ اتنے میں حضرت قبلہ ملک شاہ فضل احمد قدس اللہ نے مولوی صاحب کو آواز دی اور فرمایا کہ "ادھر آؤ اور رقم لے لو" رقم بھی اتنی دی جتنی مولوی صاحب کو ضرورت تھی ۔ مولوی صاحب کہنے لگے پیر صاحب کیا آپ دلوں کا حال بھی جانتے ہیں ؟ آپ قدس اللہ نے فرمایا "اپنا کام نکالو تمہیں کیا"

حاضری لگی ہوئی تھی حوالدار پولیس عبدالقادر صاحب سکنہ ہری پور (ہزارہ) بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت قبلہ ملک شاہ فضل احمد قدس اللہ سرہ العزیز سکھر عرس شریف سے فارغ ہو کر واپس کوئٹہ جانے کیلئے شام کو ٹرین میں سوار ہوگئے۔ صبح میری حاضری تھی اور ٹرین صبح سویرے کوئٹہ پہنچ جاتی تھی۔ ٹرین راستے میں ہی لیٹ ہوگئی اور حاضری سے دیر ہوگئی۔ مجھے بہت فکر لاحق ہوئی کہ اب کیا بنے گا۔ افسر بھی بہت سخت تھا۔ حضرت قبلہ ملک شاہ فضل احمد قدس اللہ مجھے دلاسا دیتے رہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ حضرات کرم فرمائیں گے۔ یوں کرتے کرتے دوپہر کو ٹرین کوئٹہ پہنچ گئی۔ جب میں وردی پہن کر گھبرایا ہوا دفتر پہنچا رجسٹر حاضری دیکھا تو حاضری لگی ہوئی تھی۔ ساتھیوں سے پوچھا۔ انہوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں اور کسی نے کوئی بات تک نہیں کی۔ میں نے حضرات کا شکریہ ادا کیا یہ سب حضرت ملک شاہ فضل احمد قدس اللہ کی بدولت ہوا۔

آپ کو علم رویاء عطا تھا حضرت قبلہ پیر فضل احمد شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کو علم رویاء حضرت یوسف علیہ السلام سے با روحانیت عطا تھا خوابات کی جو تعبیر آپ فرماتے درست ہوتی غلام فرید سکنہ علی پور بیان کرتے ہیں "میں نے خواب دیکھا کہ میں مٹی کا گارا بنا رہا ہوں" اپنا خواب حضرت قبلہ حضرت فضل احمد شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا "انسان کا خمیر مٹی سے ہے۔ تمہاری اولاد ہو جائے گی" غلام فرید کے ہاں بیس سال سے اولاد نہیں تھی۔ اس خواب کے بعد انکے ہاں اولاد ہونی شروع ہوگئی۔

آپ قدس اللہ کی یاد سے بلا ٹل گئی ماسٹر بشیر احمد علی پور سے بیان کرتے ہیں میری بیوی کو بچہ پیدا ہونے والا تھا دائی نے کہا کہ آپریشن ہو گا حضرت قبلہ ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ سکھر شریف تشریف فرما تھے میں نے آپ کو یاد کیا اسی وقت حضرت ملک (صاحب) قدس اللہ ظاہر ہوئے فرمایا "کہ تھوڑا علاج کرو ابھی ٹھیک ہو جائے گی" اسی وقت بچہ پیدا ہو گیا۔

حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ تبارک وتعالیٰ سرہ العزیز کی ازواج و اولاد

آپ حضرت قبلہ عالم حضور سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں

گئیں ۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی اولاد نہیں ۔ جلد ہی وفات پاگئیں ۔ ان کا مزار اقدس پسوال شریف کے قبرستان شریف میں ہے ۔ اسکے بعد آپ قدس اللہ کی دوسری شادی ہوئی ۔ ان سے متعدد صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہوئی ۔ ان میں سے ایک صاحبزادی محترمہ کے علاوہ تمام صاحبزادگان سن صغیر میں وفات پاگئے ۔ دوسری زوجہ محترمہ رحمتہ اللہ علیھا کا بھی انتقال ہو گیا ۔ ان کا مزار عالیہ ان ہی کے آبائی قبرستان ہزارہ میں ہے ۔ ان کے انتقال کے بعد آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے مجرد رہنا اختیار کیا ۔ لیکن آپ قدس اللہ کے پیران عظام حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین عالم رویا میں شادی کا حکم دیتے اس لئے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کی تیسری شادی ہوئی ۔ جس سے حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں متولد ہوئیں اور اسکے علاوہ متعدد سن صغیر میں وصال فرما گئے ۔ آپ قدس اللہ کی تینوں ازواج مطہرات پارسا خدا رسیدہ اور مستجاب الادعوات ہوئیں ۔

صاحبزادگان ۱۔ جناب حضرت خلیل الرحمان شاہ مدظلہ العالی عرف سوہنے میاں ۲۔ جناب عزیز الرحمان شاہ عرف کاکا میاں مدظلہ العالی ۳۔ جناب حبیب الرحمان شاہ مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت سیدنا قبلہ عالم راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ تبارک و تعالیٰ سرہ العزیز نے اپنا جانشین کسی صاحب حضرت زادہ کو نامزد نہیں کیا ۔ ایک دفعہ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "سجادہ نشینی سلسلہ عالیہ کی بہت بڑی خدمت ہے جسے اللہ چاہے گا' بنادے گا ۔ جناب حضرت خلیل الرحمان شاہ عرف سوہنے میاں مدظلہ العالی کے سجادہ نشین ہونے کے متعلق سلسلہ عالیہ کے لوگ خوابوں میں دیکھنے لگے ۔ جناب شیر علی خان صاحب سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ حضور قبلہ عالم قدس اللہ کی مسند پاک پر حضرت سوہنے مدظلہ العالی بیٹھے ہیں اور ایک شخص کو مرید کر رہے ہیں ۔ میں (شیر علی خانصاحب) نے یہ خواب حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض کی ۔ آپ قدس اللہ نے خواب توجہ سے سنا ۔ عبدالمجید صاحب تونسوی بیان کرتے ہیں کہ جس رمضان شریف میں حضور قبلہ و کعبہ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز نے وصال فرمایا' بندہ اس وقت اپنے آبائی وطن گھر میں تھا اور ظاہری طور پر بندہ (عبدالمجید) کو اس سانحہ ارتحال کی خبر

موصول نہیں ہوئی تھی خواب میں دیکھا کہ "حضور قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ ایک پالکی کو (آستانہ عالیہ میں) دوسرے لوگوں کے ہجوم کے ساتھ پالکی کی اگلی جانب سے کندھے دیکر مغرب کی طرف تشریف لارہے ہیں۔ بندہ کی عرض منظور ہوئی۔ بندہ نے حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کی جگہ پالکی کو کندھا دیا۔ پالکی مبارک (موجودہ مزار اقدس کے سرہانے والی) مغربی بیٹھک کے دروازے پر رکھ دی گئی۔ اس میں سوار جناب حضرت خلیل الرحمان شاہ عرف سوہنے میاں دامت برکاتہم العالی برآمد ہوئے اور بیٹھک میں تشریف فرما ہو کر مصروف نماز ہوگئے۔ اس خواب کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ پیرومرشد حضرت قدس اللہ کا وصال ہوگیا ہے۔ حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ کے صاحبزادے حضرت جناب خلیل الرحمان شاہ عرف سوہنے میاں مدظلہ العالی سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ آپ جناب حضرت سوہنے میاں مدظلہ العالی اپنے والد بزرگوار جناب قبلہ عالم حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ تبارک و تعالیٰ سرہ العزیز سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں۔ آپ مدظلہ العالی سلسلہ عالیہ کی خدمت اور اشاعت فرما رہے ہیں۔

رہے آستاں سلامت رہے برقرار شاہی
کہ تمہارے ناز پہ ہے یہ ہماری کج کلاہی

خلفائے کرام

اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا' جیسے ان سے پہلوں کو دی (پ ۱۷۔ النور ۵۵)۔

حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے فرمایا "بزرگان دین جب کسی مرید کو خلافت دیتے ہیں اپنے جسم کا لگا ہوا کوئی کپڑا پہناتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی تبلیغ کیلئے فیوض و برکات منتقل ہو جاتے ہیں"

حضرت قبلہ عالم حضور سید راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے کچھ مریدوں کو نعمت خلافت و اجازت سے نوازا ہے آپ کے وصال کے بعد صاحبزادگان نے بھی برادارن اہل طریقت کو خلافت و اجازت سے نوازا ہے۔

سوانح عمری

حضرت سید امام الاولیاء سید محمد ہادی علی شاہ ابوالعلائی عرف بھولے شاہ قدس اللہ سرہ العزیز امام الاولیاء' راحت العاشقین' امیرالسالکین' امام المتقین' زہدالانبیاء سیدنا محمد سیدہادی علی

شاہ
قدس اللہ سرہ العزیز ضلع کالپی (انڈیا) سید امتیاز علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے ۔

تعلیم و تربیت آپ قدس اللہ سرہ کے گھرانے کا مذہبی رجحان تھا۔ آپ رحمتہ اللہ کے اکابر اکثر مبلغ اسلام ہوئے ۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینی درس گاہ میں تعلیم کیلئے داخل کرا دیا گیا۔ آپ قدس اللہ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد درس و تدریس اور عطر سازی کا کام کیا۔ بہت سے عطر آپ قدس اللہ سرہ العزیز کی ایجاد ہیں ۔

خاندان آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا شجرہ نسب امام حسین علیہ السلام سے جا ملتا ہے ۔ آپ روحی فداہ ابوالعلائی خاندان سے ہیں بزم ابوالعلائی میں تحریر ہے کہ "امیر ابوالعلاء قدس اللہ سرہ العزیز کے آباؤ اجداد سمرقند سے ہجرت کر کے ہندوستان آکر آباد ہوگئے ۔ اس خاندان کی فضیلت سے پھر کون ناواقف ہے ۔ جس سے امت کی ایک کثیر تعداد نے معرفت الٰہی حاصل کی ۔ جن کے مقدس ہاتھوں پر لاکھوں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔

خطابات آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا غیبی خطاب "امام الاولیاء" ہے آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے پیرو مرشد سیدنا شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو "بھولے شاہ" کا خطاب دیا اور اسی نام سے یاد فرمایا کرتے تھے ۔ ایک خطاب آپ رحمتہ اللہ علیہ کا "اوس شاہ ہادی علی" بھی ہے ۔

بیعت آپ قدس اللہ کی خاندان میں پیری مریدی بھی تھی ۔ اس خاندانی اور رسمی پیری اور مریدی سے آپ قدس اللہ کا قلب مطمئن نہیں تھا۔ آپ روحی فداہ کا مقصد معرفت الٰہی حاصل کرنا تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ قدس اللہ سرہ اس جستجو میں لگ گئے کہ کہیں رہبر کامل مل جائے ۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت بزرگوں سے بیعت کی اور سخت ترین مجاہدے کئے ۔ چالیس چالیس روز تک آپ کچھ نہ کھاتے تھے اور رات دن عبادت ریاضت میں گزار دیتے تھے ۔ آپ قدس اللہ فرماتے "جب سے میں نے ہوش سنبھالا' بغیر وضو آسمان کو نہیں دیکھا ۔ کسی نماز کی سنتیں قضا نہیں کیں تہجد ہمیشہ ادا کی ۔ اس عبادت سے ہم سمندر کی تہہ تک کو دیکھ لیتے ہیں ۔ اور رات کو ہماری پیشانی سے ایک ایک میل تک روشنی جاتی تھی ۔ مخلوق ہماری طرف کھچی چلی آتی تھی۔ لیکن ہمارے قلب کو اطمینان نہ تھا کیونکہ معرفت خداوندی حاصل نہ

تھی ''آپ روحی فداہ فرماتے کہ میں اس بات سے پریشان تھا۔ عبادت سے میرا مقصد روحانی قوت حاصل نہ تھا۔ میں نے دل میں سوچ لیا کہ ہندوستان کے شہنشاہ ولائیت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری قدس اللہ سرہ ہیں۔ کیوں نہ ہم انکے دربار پاک پر ہی پڑے رہیں۔ کبھی تو راہنمائی ہو گی''

یہ سوچ کر آپ قدس اللہ خواجہ خواجگان قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار پاک پر چلے گئے اور وہیں قیام کیا وہیں جسمانی خدمت انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد ایک رات سیدنا رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے بشارت دی کی ''تم نصیر آباد چھاؤنی (نزد اجمیر شریف انڈیا) حضرت شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس چلے جاؤ۔ وہاں تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا'' آپ حضرت خواجہ خواجگان قدس اللہ سرہ العزیز نے شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ کو آگاہ فرمایا کہ ''ہم ایک بزرگ آدمی بھیج رہے ہیں انکا خیال رکھنا'' حضرت شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ اسٹیشن پر جاؤ۔ اس قسم کا آدمی اترے گا جسکا ایسا ایسا لباس اور شکل و صورت ہو گی۔ اسے میرے پاس لے آنا۔ مریدین بحکم پیرومرشد قدس اللہ اسٹیشن پہنچے گاڑی آئی۔ آپ (امام الاولیاء) رحمتہ اللہ علیہ کا ویسا لباس تھا شکل و صورت پہچان آپ کو حضرت سیدنا تاج الاولیاء شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر کردیا۔ آپ (حضرت امام الاولیاء سیدنا ہادی علی شاہ) قدس اللہ نے اسی روز سیدنا حضرت شاہ محمد عبدالشکور تاج الاولیاء قدس اللہ کی بیعت کر لی۔ اسی رات سیدنا ہادی علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

واقعہ یوں ہے کہ جناب سیدنا شاہ محمد عبدالشکور تاج الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز جناب سیدنا امام الاولیاء (حضرت ہادی علی شاہ) رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے پاس بیٹھا کر گفتگو فرماتے رہے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو سیدنا تاج الالیاء سرکار قدس اللہ سرہ العزیز کو فرمایا ''شاہ صاحب! دیر کافی ہو گئی ہے اور آدمی بھی نہیں ہیں کہ جماعت ہو جائے۔ آپ نماز پڑھ آیئے اور سنتیں رہنے دیجئے'' حضرت سیدنا امام الاولیاء ہادی علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد کے حکم سے مصلے پر کھڑے ہوئے۔ دل میں خیال آیا کہ میں نے سنتیں کبھی قضا نہیں کیں۔ پیرومرشد کا حکم ہے چلو آج ان پر عمل کرتے ہیں۔ پس آپ نے فرض نماز کی نیت باندھی۔ فرضوں کی ادائیگی کے بعد سلام

پھیرا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے تشریف فرما تھے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "شاہ صاحب ہماری سنتیں قضا کردیں 'کیا بات ہے ؟" یہ فرما کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غائب ہوگئے ۔ آپ (سیدنا ہادی علی شاہ امام الاولیاء) قدس اللہ نے یہ واقعہ پیرومرشد جناب سیدنا تاج الاولیاء حضرت شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض کیا ۔ سیدنا تاج الاولیاء قدس اللہ نے فرمایا "آج اگر آپ رحمتہ اللہ علیہ فرض چھوڑتے تو اللہ تبارک و تعالی بھی آپ سے پوچھتا اے میرے بندے ! فرض کیوں چھوڑ رہا ہے" ۔

آپ سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ اپنے مرشد پاک کے آستانہ عالیہ پر پیرو مرشد کی صحبت اقدس میں رہے ۔ آستانہ عالیہ پر جسمانی خدمت انجام دیتے رہے ۔ اس عرصہ میں آپ قدس اللہ کا قلب مبارک معرفت خداوندی سے لبریز ہوگیا۔

پیرومرشد قدس اللہ کے ادب آداب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مثال نہیں ملتی ۔ ایک مرتبہ سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ اپنے پیرومرشد قدس اللہ سرہ العزیز کے ہمراہ باہر دیہات میں ایک دعوت پر تھے ۔ دعوتی مرید نے حضرت سیدنا تاج الاولیاء قدس اللہ کی خدمت میں ایک گھوڑی پیش کی ۔ واپسی پر حضرت شاہ محمد عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا ہادی علی شاہ سے فرمایا۔ "یہ گھوڑی تم لے آنا" پیر سیدنا تاج الاولیاء ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ نے بڑے ادب سے گھوڑی کو راستہ پر ڈال دیا اور اسکے پیچھے پیچھے چلتے رہے ۔ جہاں گھوڑی رک جاتی آپ بھی رک جاتے ۔ جب گھوڑی چلتی آپ قدس اللہ سرہ ادب سے ہاتھ باندھے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جہاں گھوڑی رک جاتی آپ بھی رک جاتے ۔ جب گھوڑی چلتی آپ قدس اللہ سرہ ادب سے ہاتھ باندھے پیچھے پیچھے چلتے رہتے ۔ گھنٹوں کا یہ سفر بہت دیر میں طے کیا جب آستانہ عالیہ پر پہنچے تو پیرومرشد نے پوچھا "اتنی دیر کیوں لگائی؟" آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا' "حضور ! گھوڑی کو ادب سے لانے میں دیر ہوئی" ادب کے اس قرینے سے پیرومرشد حضرت سیدنا تاج الاولیاء قدس اللہ سرہ نے ' آپ (سیدنا امام الاولیاء) قدس اللہ سرہ کو "بھولے شاہ" کا خطاب دیا ۔ ایک مرتبہ پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "بھولے شاہ تمہارا مرتبہ دونوں جہان میں بلند رہے گا"

خلافت ذکر تاج الاولیاء (سیرت طیبہ حضرت شاہ محمد عبدالشکور) قدس اللہ سرہ میں (سیدناامام الاولیاء سیدہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ) کو ۱۹۲۴ء میں حضرت خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین حسن

سنجری چشتی اجمیری قدس اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے اپنے پیرومرشد سیدنا حضرت
شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ سرہ نے خلافت اوراجازت سے نوازا۔ خلافت ملنے کے بعد آپ قدس
اللہ سرہ کان پورشہر(یو۔پی) میں منتقل ہوگئے اور وہیں تبلیغ کاکام سرانجام دیتے رہے۔
حضرت قبلہ وکعبہ حضور سیدنا راہنمائے اولیاء مظہرنور خدا قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے
سیدنا حضرت امام الاولیاء (قدس اللہ سرہ) گفتگو بہت کم فرماتے اور اکثر خاموش رہتے تھے آپ
قدس اللہ سرہ تصرف باطنی سے تبلیغ فرماتے تھے۔ جو شخص آپ قدس اللہ سرہ کی صحبت مبارک
میں بیٹھتا اسکی کایا پلٹ جاتی تھی ۔ آپ قدس اللہ سرہ سے ہزاروں لوگوں نے بیعت کی اور کثیر
تعداد آپ قدس اللہ سرہ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔

کرامات حضرت قبلہ عالم الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے ایک دوست، ہم جماعت مولانا مختار
احمد صاحب کبھی کبھار آپ قدس اللہ سے مزاح فرماتے کہ یہ بھی فقیری ہے کہ چالیس (۴۰) دن
کچھ نہ کھائے اور ذکر کرتا رہے۔ یہ تو مخلوق کو فریب دینا ہے۔ آپ قدس اللہ سرہ انکی اس بات
پر مسکرا دیتے تھے۔ ایک بار وہ حسب معمول آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے اور یہی مذاق کیا
۔ آپ قدس اللہ سرہ جلال میں آگئے اور فرمایا "مولانا! ہر وقت ہم کو دوست ہی مت سمجھنا،
جب آئینہ (ذات حق) سامنے ہو تو چالیس دن تو کیا چالیس سال بھی بغیر کھائے گذر سکتے ہیں
"مولانا مختار احمد یہ سن کر تاب نہ لا سکے، بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو قدموں میں
گر گئے اور عرض کی مجھے مرید بنا لیجیے۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے انکے اصرار پر انہیں مرید
کر ہی لیا۔ بعد میں آپ صاحب خلافت بھی ہوئے۔
(۲) ایک انگریز مجسٹریٹ کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ بہت علاج کرایا، ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا
۔ آپ قدس اللہ سرہ کے ایک مرید جو مجسٹریٹ کے ہاں ملازم تھے، انہوں نے مشورہ دیا کہ
میرے حضرت قبلہ (امام الاولیاء) قدس اللہ سرہ مستجاب الدعوات ہیں ان کے ہاں حاضری سے کام
بن جائے گا۔ وہ مجسٹریٹ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اولاد کیلئے استدعا کی۔ آپ قدس اللہ سرہ
نے فرمایا، "آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا اس کا نام یوسف رکھنا" کچھ عرصہ بعد آپ روحی فداہ کے
فرمان پاک کے مطابق اس انگریز مجسٹریٹ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اپنے لڑکے کا نام انگلش
میں "جوزف" رکھا یعنی "یوسف"

(۳) سیدنا امام اولیاء ۱۹۴۲ء کو کوئٹہ میں تشریف لے گئے حضرت جناب میاں غلام احمد شاہ قدس اللہ سرہ (برادر حقیقی صاحب سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ) نے اپنے ایک دوست "نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ" سکنہ ضلع ایبٹ آباد کو سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کرایا جناب نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ پولیس میں ملازم تھے۔ رات کو ڈیوٹی دیتے وقت کسی کوئلہ کے گودام سے کوئلہ چوری کرکے لاتے ڈیوٹی کے دوران دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر آگ سینکتے تھے مرید ہونے کے بعد حسب عادت کوئلہ کے گودام میں کوئلہ چرانے گئے۔ آپ (نور محمد صاحب) نے مشاہدہ کیا کہ سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ کو کوئلہ کے ڈھیر پر کھڑے نہایت غصہ سے دیکھ رہے ہیں نور محمد صاحب دہشت سے بھاگ گئے۔ دوبارہ خیال آیا شائد وہم ہوا ہے کیونکہ حضرت پیر سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ اس علاقہ کے نہیں ہیں اور اس علاقہ میں بھی نہیں اتنی دور سے وہ یہاں کب کہاں آسکتے ہیں؟ دوسری رات پھر کوئلہ چوری کرنے گئے پھر اپنے پیرومرشد سیدنا امام الاولیاء ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ کو وہاں پہلے سے بھی زیادہ غصہ کی حالت میں اس کوئلہ کے گودام میں کھڑے پایا۔ نور محمد صاحب کو معاملہ سمجھ آگیا کہ مالک مجھے گناہوں سے بچا رہا ہے۔ اس عادت کو ترک کردیا بعد میں آپ بہت درویش صفت (نیک) انسان ہوئے۔

(۴) آقا و مولا قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا قدس اللہ سرہ تبارک و تعالیٰ سرہ العزیز فرماتے تھے "ایک بار میں اپنے پیرومرشد حضرت سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی صحبت مبارک میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک میری نظر اپنے پیرومرشد کے سینہ اطہر پر پڑی۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ قدس اللہ سرہ کا سینہ مثل آئینہ ہوگیا ہے۔ میں آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے پیچھے کی چیزیں دیکھنے لگا۔ آپ (حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء) قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے میرے حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "احمد میاں! قیامت تک ہونے والے حالات ہمیں معلوم ہیں"۔

آپ (سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز) نے پاکستان بننے اور دیگر معاملات کی پیش گوئی فرمائی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ "ہمارے مرشد پاک نے اتنی عبادت ریاضت کی ہے کہ آئندہ روحانی نسلوں تک اثر

رہے گا"

منقبت

مجسمہ جود و سخا ہادی علی - پیشوائے اولیاء ہادی علی
مظہر فیض رضا ہادی علی - چشمہ نور خدا ہادی علی
بحر فیضان انبیاء ہادی علی - ہے دل رب کبریا ہادی علی

وصال سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز آخری لمحات میں بیمار رہنے لگے صاحبزادہ حضرت جناب مصطفےٰ علی شاہ دامت برکاتہم العالی فرماتے تھے کہ میں ' ایک دن سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ کے علاج معالجہ کیلئے حکیم سکندر علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز (خلف الرشید سیدنا فخرالعارفین شاہ عبدالحیٰ قدس اللہ سرہ العزیز) کو لایا - آپ (حکیم صاحب) قدس اللہ نے نبض دیکھ کر سیدنا امام الاولیاء سید ہادی علی شاہ قدس اللہ سے فرمایا "بھائی صاحب ٹھیک ہونا ہے تو ٹھیک ہو جایئے - ورنہ چلے جانا چاہیئے - بچوں کو کیوں پریشان کر رکھا ہے ؟" سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ نے فرمایا "اچھا" صاحبزادہ حضرت میاں مصطفیٰ علی شاہ صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ میں جناب حکیم سکندر علیشاہ قدس اللہ سرہ العزیز کو سڑک تک چھوڑنے گیا واپس آیا تو سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اپنے خالق حقیقی سے واصل ہو چکے تھے - آپ قدس اللہ سرہ العزیز کا وصال مبارک ۲۶ رجب المرجب کو ہوا - سن عیسوی ۱۹۴۲ء تھا - مزار پاک کان پور شریف میں احاطہ خانقاہ مبارک میں ہے آپ قدس اللہ سرہ کے مزار عالیہ پر عجیب کیف و مستی ہے -

جناب صاحبزادہ مصطفےٰ علی شاہ دامت برکاتہم العالی فرماتے ہیں کہ میں آپ قدس اللہ سرہ العزیز کے وصال کے بعد آپ کے مزار عالیہ پر تعمیر کا کام کروا رہا تھا - مزدوروں نے دن کے بارہ بجے چھٹی کروی میں انکے جانے کے بعد بکھرا ہوا سامان اکٹھا کر رہا تھا - اچانک سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اپنے مزار انور سے باہر نکلے اور بلند آواز سے فرمایا "مصطفےٰ علی ! گرمی میں کیا کر رہے ہو - جاؤ آرام کرو" میں دہشت زدہ ہو کر گھر کی طرف بھاگا -

قیامت تک کا کام سیدنا امام الاولیاء حضرت ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کی وفات پر حضرت سیدنا تاج الاولیاء شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "بھولے شاہ صاحب

تھوڑا عرصہ رہے اور قیامت تک کا کام کر گئے"

خلفاء حضرت سیدنا امام الاولیاء ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی تمام حیات مبارک میں اپنے دست اقدس سے صرف حضرت قبلہ عالم حضور سیدنا راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا پیر احمد میاں شاہ کو خلافت و اجازت کے شرف سے نوازا۔ سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے وصال کے بعد آپکے کچھ مریدوں کو سیدنا اعلحضرت شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ اور صاحبزادہ عثمان علی قدس اللہ سرہ نے خلافت و اجازت سے نوازا۔

اولاد آپ (امام الاولیاء سیدنا ہادی علی شاہ) قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک شادی کی جن سے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں متولد ہوئیں۔

(۱) سید جناب اخلاص علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ آپ عشق خداوندی بہت رکھتے تھے جو دیوان حافظ شیرازی پڑھتے وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

(۲) جناب سید عثمان علیشاہ قدس اللہ سرہ العزیز مزار پاک کان پور شریف

(۳) جناب سید مصطفیٰ علی شاہ دامت برکاتہم العالی کان پور شریف

سجادہ نشینی اعلیٰ حضرت سیدنا امام الاولیاء محمد ہادی علی شاہ قدس اللہ تبارک و تعالیٰ سرہ العزیز کے وصال مبارک کے بعد حضرت سیدنا تاج الاولیاء محمد عبدالشکور شاہ قدس اللہ تبارک و تعالیٰ سرہ العزیز نے آپکے بڑے صاحبزادے حضرت جناب عثمان علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کو آپ (سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ) کا جانشین مقرر کیا۔ عثمان شاہ صاحب متقی اور صاحب کرامات تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ بعد وصال فرمایا اور منصب سجادہ خالی رہا۔ ۱۹۸۰ء میں سیدنا مصطفیٰ علی شاہ دامت برکاتہم العالی پاکستان تشریف لائے حضرت قبلہ راہنمائے اولیاء نے آپ کو کانپور دربار عالیہ کا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔ سنداً" و تحریراً" آپ سیدنا مصطفیٰ علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز سلسلہ عالیہ کی اشاعت فرما رہے ہیں۔

ملفوظات (حصہ دوئم)

علم ولایت کا ثبوت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ولایت کے علم کا ثبوت بھی قرآن کریم میں دیا ہے۔ ایک اولالعزم پیغمبر کو "ولی اللہ" کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے کہا قرآن میں آیا ہے (ترجمہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے کہا میں پیروی کروں تیری کہ سکھا دے تو مجھے علم جو خدا نے تجھے سکھایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو معتبر ترین صحابیوں (حضرت عمر رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ) کو حضرت اویس قرنی کے پاس بھیجا اور اپنی امت کی بخشش کیلئے دعا کرائی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان منکرین عالموں سے پوچھیں گے کہ میں نے تو ایک پیغمبر کو ولی اللہ کے پاس بھیجا تھا اور میرے محبوب نبی نے اپنے دو اصحاب کو "ولی اللہ" کے پاس بھیجا تھا۔ مگر تم لوگوں کو (اولیاء اللہ) کے پاس جانے سے منع کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان منکرین کی پہلے ہی ناکہ بندی کردی ہے۔ ان منکرین کا یہ فعل اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برعکس ہے۔ ہاں البتہ یہ بات ماننے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اجمعین اور اولیاء اکرام کا علم عطائی ہے۔

ولایت اور نبوت ایک منصب ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی حکومت میں تو مسلمان اور کفار یکساں شریک ہیں۔ مگر نبوت اور ولایت کو اللہ تعالیٰ نے غیب کے خزانوں پر اختیارات دیئے ہوئے ہیں ولایت اور نبوت ایک منصب ہے۔ جس منصب کو اختیارات نہیں وہ منصب ہی نہیں عطائی اختیارات کا استعمال نہ شرک ہے نہ بدعت۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کو استعمال کرنا نہ شرک ہے اور نہ ہی بدعت (بااختیار لوگوں سے) نہ تو مانگنے والا مجرم ہے اور نہ ہی دینے والا مجرم ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے غیب کے خزانوں پر جو اختیارات دیئے ہوئے ہیں صاحب منصب مانگنے والوں کو اپنی مرضی سے دینے کا اختیارات کا استعمال کرکے دے سکتا ہے) یہ بات قاعدہ اور قانون کی ہے۔ نہ ہی تو دینے والا مجرم ہے اور نہ ہی مانگنے والا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے انگلی کے اشارے سے کردیئے۔ حضورؐ نے دعا نہیں کی تھی صرف ارادہ کیا ہوگیا۔ ویسے ہی منکرین کی سمجھ خراب ہوگئی ہے اور انکی سمجھ میں کچھ نہیں آتا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ) میں نے آپکو نادار پایا سو مالدار فرمایا (ترجمہ) کیا میں نے آپکا سینہ کشادہ نہیں کردیا (ترجمہ) بے شک ہم نے آپکو خیر کثیر عطا فرمائی۔ یہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا (ترجمہ) یہ ہے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

اولیاء اللہ غیر اللہ نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بال بچے نہیں رکھتا۔ دوست رکھتا ہے اور جس کو دوست بناتا ہے اسکے ہاتھ پاؤں زبان خود بن جاتا ہے جیسے پیغمبروں کے ہاتھ پاؤں اور زبان اللہ تعالیٰ خود ہو گئے۔ جس کا ثبوت قرآن شریف میں ہے۔ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر بیعت کی حضور نبی کریم صلعم کے ہاتھ پاؤں زبان اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگئی یہ نظام خداوندی ہے کہ جس کے ساتھ میرا (اللہ) کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ تعلق کرنے سے اللہ کے ساتھ تعلق ہو گا۔ جس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے اسکے ساتھ تعلق کرنے سے اللہ کے ساتھ تعلق نہیں ہو گا۔ دور حاضرہ کے منکرین غیر غیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے دوستوں کو غیر نہیں ٹھرایا تم خود غیر ہو تمہیں سب ہی غیر نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء اور اولیاء کو غیر نہیں کہا اور فرمایا کہ یہ میرے غیر نہیں منکرین نے غیر ٹھہرایا۔ دوست تو غیر نہیں ہوتے یہ سب فضول بات ہے ایسی باتیں سنا کر مخلوق کو خراب کرنا ہے قرآن کریم میں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے جب میرا بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے قریب ہو جاتا ہوں حتیٰ کہ میں

اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے دیکھتا ہے (بی یبصر)

میں اس کا کان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے سنتا ہے (بی یسمع)

میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے پکڑتا ہے (بی یبطش)

میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے چلتا ہے (یمشی)

اور میں اسکی زبان بن جاتا ہوں مجھ سے بات کرتا ہے (بی ینطق)

اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو کچھ طلب کرتا ہے دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمر فاروق رضوان اللہ کی زبان مبارک پر اللہ تعالیٰ کلام فرماتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے (ترجمہ) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اولیاء اللہ کے قلب پر (علم) کی بارش ہوتی ہے اور قلب اس کلام کو زبان پر پھینکتا ہے۔ حضور نبی کریم نے ایک حدیث میں فرمایا (ترجمہ) مومن کا دل اللہ کا عرش ہے ایک اور حدیث کے ذریعے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو مطلع فرمایا ہے کہ (ترجمہ) نہ میں اپنے آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ اپنی زمینوں میں سما سکتا ہوں بلکہ اپنے بندہ مومن کے قلب میں سما سکتا ہوں۔

حضرت خواجہ حسن بصری جب حضرت علی کرم علی وجہ الکریم نے اپنے دور خلافت میں کچھ علماء کے منبر تڑوا دیئے اور انہیں فرمایا کہ تم تبلیغ کے اہل نہیں ہو لیکن خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ کا منبر نہ توڑا اور انہیں تبلیغ کی اجازت بھی دی

حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں اور آپ کا بہت بڑا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا آپ حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کے مریدوں میں سے ہیں آپ کی ولادت سے چالیس سال قبل حضرت بایزید بسطامی صاحب نے فرمایا کہ مجھے ملک خرقان سے خوشبو آرہی ہے آپ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے آپکا علم دیا فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ زمین پر جس قدر حضرات اولیاء اللہ ہوئے ہیں حضرت ابوالحسن خرقانی جیسی قربت خداوندی کسی کو نصیب نہ ہوئی ہے مراتب کے لحاظ سے بڑے بڑے بزرگ منفرد مقام رکھتے ہیں مگر اللہ کی بارگاہ میں کسی کو اس قدر مقبولیت میسر نہیں ہوئی جب بادشاہ محمود غزنوی کو آپکی شان کا علم نہ تھا تو اس نے آپ کو ایک عام درویش سمجھتے ہوئے اپنے دربار میں طلب کیا آپ نے دربار حاضر ہونے سے معزوری کا اظہار فرمایا اور کہا کہ بادشاہوں کے دربار میں درویش لوگوں کو آمدورفت سے کیا سروکار بادشاہ نے اپنے قاصد کو بتایا کہ تم ان کے سامنے قرآن کی یہ آیت رکھنا "اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حاکم وقت کی" قاصد نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا کہ ابھی تو ہم اللہ کی اطاعت سے فارغ نہیں ہوئے اس کے بعد رسول کی تابعداری کرنی ہے پھر حاکم وقت کے بارے میں کریں گے اس کے بعد محمود بادشاہ خود بھیس بدل کر حضرت خواجہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا خود غلام بن گیا اور اپنے غلام کو بادشاہ بنا کر پیش ہوا آپ نے محمود جو کہ غلام کے لباس میں تھا رجوع فرمایا محمود نے فرمایا کہ بادشاہ تو دوسرا ہے آپ نے فرمایا کہ میں بادشاہ ہی سے مخاطب ہوں یہ تو تھوڑی دیر کا بادشاہ ہے یہ پھر اپنی اصلی جگہ پر کھڑا ہو جائے گا۔

سومنات کی فتح حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب محمود غزنوی نے ہندوستان میں سومنات پر حملہ کیا تو بہت سخت مقابلہ ہوا تھا تمام کفار ہند متحد ہو گئے تھے اس وقت محمود آپ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب دعا ہوا آپ نے اسے اپنا پیراہن مبارک عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس پیراہن کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں طالب دعا ہونا' جو دعا مانگو گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے محمود غزنوی نے پیراہن کو سامنے رکھ کر اللہ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یارب العالمین اس پیراہن کے صدقے میں مجھے سومنات پر فتح دے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا سومنات کی فتح کے بعد ایک دن محمود غزنوی بادشاہ کو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ کی زیارت بحالت خواب ہوئی آپ نے فرمایا کہ اے محمود تو نے ہمارے خرقے کی قدر نہیں کی اگر تو ہمارے پیراہن کے وسیلے سے یہ دعا مانگتا کہ اے اللہ اس خرقے کی حرمت میں تمام لوگوں کو اسلام کی دولت سے مشرف فرما تو بھی اللہ تعالیٰ تیری اس دعا کو شرف قبولیت بخشتا۔

آپ کا اللہ کے ساتھ راز و نیاز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن اگر میں تیرا راز مخلوق پر ظاہر کردوں تو تجھے کوئی نہ پوچھے آپ نے عرض کی باری تعالیٰ اگر میں تیرا راز مخلوق پر ظاہر کردوں تو تجھے کوئی نہ پوچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرا راز نہ کھولوں گا تو میرا راز نہ کھول اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوالحسن خرقانی قدس اللہ سرہ العزیز سے فرمایا کہ اے دوست جس محفل میں تیرا نام لیا جائے گا میں تیرا نام سننے والوں کو بخش دوں گا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ آپ نے کہا کہ اے لوگو میری مسجد اور دوسری مسجدوں میں فرق ہے دوسری مساجد سے عبادت کا نور بن کر اوپر جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ اس پر اپنا غضب کرے یا رحمت لیکن ہماری مسجد میں عبادت کرنے والوں پر اوپر سے اللہ کا نور آتا ہے۔

(مہر منیر)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ عثمان ہارونی جنگل سے گزر رہے تھے آپ نے دیکھا کہ چند لوگ آگ کی پوجا کررہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اے لوگو تم اس کی پوجا کیوں کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو تم جس آگ کی پوجا کرتے ہو کیا وہ تمہیں جلانے میں مانع ہے انہوں نے کہا کہ آگ کا کام جلانا ہے آپ نے ایک آتش پرست کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے کر آگ میں ڈال دیا قدرت خداوندی سے دونوں ہاتھ آگ سے محفوظ رہے آپ نے عرض کی باری تعالیٰ کیا بات ہے کہ میرا ہاتھ بھی محفوظ رہا اور

اس آتش پرست کا بھی غیب سے آواز آئی کہ اے دوست میری آگ کو شرم آتی ہے جس شخص کا ہاتھ میرے دوست عثمان ہارونی کے ہاتھ میں ہو اور اسے آگ جلائے آپ کی اس کرامات سے وہ تمام آتش پرست آپکے دست اقدس پر مسلمان ہوئے اور حلقہ ارادت قبول کیا۔

حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ولادت سے قبل عالم اسلام میں برائی پھیلی ہوئی تھی لوگوں کے دل مردہ ہو چکے تھے اور اسلام سے لوگوں کے دل دور ہو رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب غوثیت عطا فرمایا آپ سے اسلام کو نئی زندگی ملی آپ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت غوث پاک کہیں جارہے تھے اثناء راہ میں آپ کو ایک ضعیف اور لاغر آدمی ملا جس میں نقاہت کی وجہ سے اٹھنے کی بھی طاقت نہ رہ گئی تھی اس نے نہایت منت سے آپکو اپنے پاس بلایا اور نہایت عاجزی سے استدعا کی کہ میں بہت کمزور اور ضعیف ہوں میری قوت جواب دے چکی ہے خدارا آپ اس بے بسی اور بے چارگی کی حالت میں میری مدد فرمائیں مجھے اپنی مسیحا نفسی سے اس قابل بنائیں کہ میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکوں آپ کو اس کی بے بسی پر بہت رحم آیا اسے کریمانہ نظر سے دیکھا کچھ پڑھ کر پھونکا جس سے یکایک اس کی حالت میں ایک انقلاب عظیم رونما ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس میں محیر العقول طاقت و توانائی پیدا ہو گئی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور عرض کی بندے میں کوئی انسان نہیں ہوں بلکہ وہ دین ہوں جس کو آپ کے حضرت محمد صلی اللہ و آلہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ جسے انہوں نے اور انکے صحابہ نے تمکین و قوت عطا فرما کر اقصائے عالم میں پھیلایا لیکن امت نے مجھے بھلا دیا جس کی وجہ سے میں کمزور ہو گیا لیکن آپ کی مسیحا نفسی نے مجھ میں از سر نو جان ڈال دی ہے اس وجہ سے آپ کالقب محی الدین ہے محی الدین کا مطلب دین کو زندہ کرنے والا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ معجزات کی طرح کرامات صادر ہوئیں ہمارا شجرہ طریقت بھی آپ سے ہے ہمارے سلسلہ عالیہ کا ذکر نفی اثبات حضرت غوث پاک کو الہام ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ لوگ نبوت کے زمانے سے دور ہو چکے ہیں اب لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں ان کو ذکر نفی اثبات کی تعلیم دیں اس سے دل نرم ہو جائیں گے تب میرے راستے میں کامیاب ہوں گے آپ قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ گیارہویں شریف بھی آپ کی طرف سے منسوب ہے کیونکہ سیدنا غوث اعظم گیارہویں

شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتح دلواتے تھے۔

نائب الرسول خواجہ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری نے نوے لاکھ کفار کو مشرف بہ اسلام کیا اتنی بڑی تبلیغ کسی نے نہیں کہ اتنی تعداد میں تو لوگ بیک وقت کسی پیغمبر کے ہاتھ پر بھی مسلمان نہیں ہوئے جبکہ پیغمبروں کی شان اور مراتب اولیاء اللہ سے بہت زیادہ ہے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری سے ارشاد فرمایا کہ میرے دوست تو نے میرے دین کی اتنی بڑی تبلیغ کی ہے کہ تیری رضا کے بغیر ہند میں کوئی ولی پیدا نہیں کروں گا کسی کو منصب ولایت دینے سے پہلے تیری رضامندی لازمی ہے حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چالیس قطبوں کی طاقت عطا فرمائی ایک مرتبہ پرتھوی راجہ (راجہ اجمیر) کے مشیروں نے اسے بھڑکایا کہ یہاں پر ایک مسلمان درویش آئے ہوئے ہیں جن کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں کہیں یہ حکومت کے خلاف بغاوت نہ کرویں پرتھوی راجہ نے کہا کہ ہم اس درویش کو یہاں سے نکال دیں گے اسوقت کافی لوگ مسلمان ہو چکے تھے اس وقت یہ عالم تھا کہ اگر باپ مسلمان تھا تو بیٹے کو علم نہ تھا بیٹا مسلمان تھا تو باپ لاعلم تھا حتیٰ کے پرتھوی راجہ کے درباری بھی دائرہ اسلام میں داخل تھے ان درباریوں میں سے جو مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے حضرت خواجہ سے عرض کی کہ پرتھوی راجہ آپ کو اس ملک سے نکالنا چاہتا ہے اس نے دربار میں کہا ہے کہ میں خواجہ صاحب کو ہند سے نکال دوں گا آپ نے مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر بعد ارشاد فرمایا کہ ہم نے پرتھوی راجہ کو ملک سے باہر نکال دیا اور اسے زندہ گرفتار کر کے مسلمان مجاہدوں کے حوالے کردیا ہے آپ نے شہاب الدین محمد غوری کو بشارت دی کہ تم ہندوستان پر حملہ کرو جس نے ہند پر حملہ کردیا اور اس جنگ میں پرتھوی راجہ زندہ گرفتار ہوا بادشاہ محمد غوری نے اسے غور میں لے جاکر قتل کردیا آپ راہنمائے اولیاء قدس اللہ نے فرمایا کہ ''حضرت خواجہ رحمتہ اللہ کا اللہ سے ایسا تعلق ہے کہ بازاروں میں بکنے والی کتابوں میں نہیں آسکتا'' آپ کا خطاب ''محبوب رب العالمین'' ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام ایک علاقہ سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک مقام پر فرشتوں کا نزول آسمان سے ہورہا ہے زمین پر فرشتے آرہے اور جارہے ہیں آپ یہ منظر دیکھ کر حیران ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کی یا اللہ مجھے بتا یہ کون سا مقام ہے جہاں فرشتوں کی آمدورفت ہورہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے نبی علیہ السلام یہ وہ جگہ ہے جہاں پر نبی آخر زمان کی امت سے میرے ایک دوست ہونگے جن کا نام قطب الدین بختیار ہوگا ان کی قبر کی مٹی کی زیارت کیلئے فرشتے آسمان سے نزول کررہے ہیں۔ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور کی امت کے ولیوں کی بہت بڑی شان ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے سیدنا مخلص الرحمٰن جہانگیری قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک دفعہ قحط سالی ہوئی لوگ بہت پریشان ہوگئے سب لوگوں نے ملکر مشورہ کیا کہ (نفل نماز) پڑھتے ہیں تاکہ بارش ہو اور اللہ سے دعا کی جائے وہاں پر ایک بزرگ تھے (انہوں نے کہا کہ تم چپ رہو ہم ملک شام میں جاتے ہیں وہاں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر جاتے ہیں اور انکی خدمت میں عرض کرتے ہیں) چنانچہ وہ بزرگ ملک شام چلے گئے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مزار شریف سے باہر نکل کر آپ سے بغلگیر ہوئے اور احوال پوچھا انہوں نے عرض کی مصر میں سخت قحط سالی ہے بارش نہیں ہوتی۔ آپ نے کہا کہ جاؤ ہم دعا کریں گے بارش ہو جائے گی قحط دور ہو گا چنانچہ آپ کی دعا سے خوب بارش ہوئی اور مصر کے لوگ خوشحال ہو گئے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بڑھیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے عیسیٰ میں قربان جاؤں اس ماں پر جس نے تمہیں جنم دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس عورت کی یہ بات سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ یوں کہو کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام قربان جائے ان ماؤں پر جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیں گی۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے زمانے مبارک میں ایک مولوی صاحب تھے انہیں اپنے علم پر بڑا ناز تھا کبھی کبھی بابا صاحب کے پاس آتا اور فقراء کو حقیر سمجھتا

ایک دفعہ وہ آیا اور بابا حضرت کے ساتھ بیٹھ گیا اور علمی باتیں بتانے لگا مولوی صاحب نے کہا کہ
اسلام کے پانچ رکن ہیں بابا فرید الدین گنج شکر نے اس سے کہا کہ دین کا ایک رکن اور بھی ہے
اور وہ ہے روٹی مولانا بیچ پا ہوئے کہنے لگے کہ سب فقیروں کے ڈھکوسلے ہیں روٹی وغیرہ کوئی رکن
نہیں عالموں کے نزدیک روٹی وغیرہ کوئی معنی نہیں رکھتی بابا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بھی عالم
لوگوں سے سنا ہے کہ روٹی بہت اہم چیز ہے اس بات پر مولوی صاحب کو بہت غصہ آیا اور اول
فول بکتے ہوئے وہاں سے دوڑ گئے اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب مکہ شریف روانہ
ہوئے اور وہاں کئی حج کئے اور خوب عبادت کی اور اللہ اللہ کرتے رہے اور کئی سال بعد وطن
روانہ ہوئے راستے میں طوفان آیا اور مولوی صاحب کا جہاز تباہ ہو گیا اور مولوی صاحب ایک تختے
پر بہتے ہوئے کنارے پر پہنچ گئے وہاں ایک بے آباد سنسان جزیرہ تھا کوئی آبادی نہیں تھی اب
مولوی صاحب ایک غار میں جا بیٹھے بھوک و پیاس کے مارے جان نکلی جارہی تھی اسی حالت میں
دو چار روز گزر گئے کئی دن بعد ایک آدمی نظر آیا اور وہ کھانا بیچ رہا تھا مولوی صاحب نے آواز سنی
تو غار سے باہر نکلے اور گرتے پڑتے اس کھانا بیچنے والے تک پہنچے کئی دن غذاء نہ ملنے سے بہت
کمزور ہو گئے تھے بس مولوی صاحب نے کہنا شروع کیا کہ میں عالم ہوں حاجی ہوں چھ سات حج
کر کے واپس آرہا تھا کہ جہاز تباہ ہو گیا کئی دن کا بھوکا پیاسا ہوں مسافر اور پریشان آدمی کو کھلانا بہت
ثواب ہے وہ شخص مولوی صاحب کی باتیں سنتا رہا جب مولوی صاحب خاموش ہو گئے تو اس آدمی
نے کہا کہ میں تو دکاندار ہوں قیمتاً" روٹی فروخت کرتا ہوں اگر کچھ پلے ہو تو لے لو ورنہ آرام کرو
مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیسا آدمی ہے کہ تجھے میرے حال پر رحم نہیں آتا میں تجھے کیا چیز دوں
میرے پاس تو کچھ نہیں ہے وہ بولا تمہارے پاس تمہاری عبادت کا ثواب تو ہے اپنی تمام عبادت کا
ثواب مجھے دے دو میں تمہیں روٹی کھلاؤں گا اور ٹھنڈا پانی بھی پلاؤں گا مولوی صاحب نے کہا کہ
اچھا میں اپنا ثواب تجھے دیتا ہوں وہ بولا کہ مجھے اپنا تمام ثواب لکھ دو قلم دوات بھی میرے پاس
موجود ہے مولوی صاحب نے لکھ دیا کہ میں نے اپنی زندگی کی عبادت کا ثواب ایک وقت کی روٹی
کے عوض فروخت کر دیا اب اس نے مولوی صاحب کو کھانا کھلا کر راستہ لیا مولوی صاحب بھی اس
کے پیچھے ہو لیا کچھ دور چلنے کے بعد وہ آدمی تو کہیں غائب ہو گیا لیکن مولوی صاحب کو دور ایک
بادبانی جہاز نظر آیا مولوی صاحب نے چیخ و پکار شروع کر دی اور اپنا پٹکا زور زور سے لہرانا شروع کیا

جہاز والوں کی نظر بھی مولوی صاحب پر پڑ گئی اور انہوں نے ایک چھوٹی کشتی کے ذریعہ مولوی صاحب کو بلایا یہ جہاز بھی حاجیوں کا تھا جو ہندوستان جارہے تھے۔ مولوی صاحب اس میں سوار ہو کر واپس آگئے کچھ دن بعد مولوی صاحب پھر بابا صاحب کے پاس آئے تو مولوی صاحب نے بتایا کہ میں مکہ شریف گیا ہوا تھا کئی حج کئے روزے رکھے خوب عبادت کی کئی رمضان شریف وہاں گزارے وغیرہ وغیرہ پھر وہی پرانی بات چل پڑی مولوی صاحب کہنے لگے کہ اس وقت آپ نے روٹی کو دین کا چھٹا رکن قرار دے دیا بس اس وجہ سے مجھے غصہ آگیا یہ بے علمی کی بات ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا تھا مولوی صاحب نے کہا کہ ہمیں بھی دکھاؤ وہ کون سے کتاب ہے آپ نے فورا" وہ کتاب منگوائی جب مولوی صاحب نے کتاب کو کھولا تو اس میں ایک کاغذ پر نظر پڑی اور اس پر انہیں اپنے ہاتھ کی تحریر نظر آئی فورا" انکے منہ سے چیخ نکل گئی اور بابا صاحب کے قدموں پر گر پڑے اور اس وقت آپ سے بیعت کی اور ہدایت پائی آپ نے فرمایا آپکا لقب زہد الانبیاء ہے یعنی انبیاء جیسا زاہد۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے بزرگوں میں ہماری سب سے زیادہ نسبت بابا فرید الدین گنج شکر سے ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ سلطان غوری بادشاہ دہلی پر کسی ملک کے بادشاہ نے حملہ کردیا دہلی کا محاصرہ کرلیا جب سلطان کو علم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں بھیجا اور دعا کیلئے درخواست کی آپ نے خیال فرمایا اور فورا" کھڑے ہوگئے اور پھر بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوگئے اور پھر تیسری بار بیٹھ کر پھر کھڑے ہو گئے اس کے بعد بادشاہ زادے سے فرمایا کہ جاؤ اپنے والد سے کہہ دو یہ کل واپس چلا جائے گا بادشاہ زادہ واپس ہوا ادھر سلطان بہت پریشان تھا فوج باہر گئی ہوئی تھی لڑا بھی نہیں جا سکتا۔ شہر کا محاصرہ ہو چکا تھا بادشاہ زادے نے خواجہ صاحب سے ملاقات کا احوال بیان کیا اور کہا کہ خواجہ صاحب سے دعا کیلئے درخواست کی اور اس کے بعد ایسا ایسا معاملہ پیش آیا خواجہ صاحب تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ بیٹھے اور پھر فرمایا کہ جاؤ بادشاہ سے کہہ دو یہ محاصرہ کل تک اٹھ جائے گا اسی شام حملہ آور بادشاہ کے پاس حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنے ایک مرید کو ایک رومال دیکر بھیجا اور حملہ آور بادشاہ کو ہدایت کی ہمارا یہ رومال اپنے منہ پر ڈال کر دیکھیں اس مرید نے بادشاہ کو وہ

رومال دیا اور آپ کا فرمان سنایا حملہ آور بادشاہ نے اپنے منہ پر وہ رومال ڈال کر دیکھا تو اسے اپنا ملک نظر آیا اور اسے نظر آیا کہ اس کے اپنے ملک پر کسی بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے اس نے خیال کیا کہ یہاں کامیابی ہو یا نہ ہو خیر نہیں مگر میرا اپنا ملک نہ چلا جائے اس لئے مجھے واپس چلا جانے چاہئے اس نے اپنے منہ سے رومال اتار کر کہا کہ اپنے پیرومرشد سے عرض کرو کہ میں آج رات ہی واپس چلا جاؤں گا آپ کی مہربانی کا بے حد مشکور ہوں اور وہ اسی رات واپس چلا گیا صبح کو جاسوسوں نے دھلی کے بادشاہ غوری کو اطلاع پہنچائی کہ حملہ آور بادشاہ محاصرہ اٹھا کر چلا گیا ہے بادشاہ دھلی فوراً" تحائف لیکر حضرت خواجہ محبوب الٰہی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ کی خصوصی مہربانی سے دھلی بچ گئی ہے اور شکر گزار ہوا بادشاہ نے عرض کی کہ اس روز آپ تین بار کھڑے ہوئے اور تین بار بیٹھے اس کی کیا وجہ تھی اگر مناسب سمجھے تو آپ یہ بات بتلادیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے لڑکے نے ہم سے دعا کیلئے کہا اس وقت ہم نے اپنے پیرو مرشد خواجہ فریدالدین گنج شکر کے دربار عالیہ کی جانب نگاہ کی ہمیں دربار پر ایک کتا نظر آیا جب وہ اٹھا تو ہم بھی اپنے پیرومرشد کے کتے کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے وہ ایک چکر کاٹ کر بیٹھ گیا ہم بھی بیٹھ گئے اس طرح وہ تین بار بیٹھا بس ہم نے سمجھ لیا کہ حملہ آور بادشاہ دینا کا کتا ہے خالی چکر کاٹ کر چلا جائے گا حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ دھلی کا ایک آدمی بہت بڑا تاجر تھا پے درپے نقصان کی وجہ سے کنگال ہوگیا اس کے پاس ایک لونڈی تھی فاقہ کشی سے مجبور ہو کر اس نے لونڈی کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تجھے فروخت کردوں لونڈی بولی تمہیں اختیار ہے کہ جہاں چاہو فروخت کرو لیکن میری ایک التجا ہے کہ مجھے کسی نیک اور صالح آدمی یا بزرگ کے پاس فروخت کردو تو مہربانی ہو گی تاجر نے لونڈی کی یہ بات تسلیم کرلی اس نے خیال کیا کیوں نہ اس لونڈی کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی بارگاہ میں چھوڑ دوں پس وہ اسی غرض سے خواجہ صاحب کے پاس آیا اور تین چار روز قیام کیا جب وہ وہاں سے رخصت ہو کر جانے لگا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم کس غرض سے آئے تھے تاجر نے اپنا تمام احوال سنایا اور پھر عرض کی میں نے آپ کے بارے میں سنا تھا کہ آپ بہت بڑے بزرگ ہیں مگر جو نشانیاں میرے ذہن میں تھیں وہ یہاں نظر نہ آئیں اس لئے واپس جارہا ہوں پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ تم رک جاؤ ہم تمہیں وہ نشانیاں بتا دیتے ہیں آپ نے اپنا پیراہن مبارک اوپر اٹھایا

اور اپنے سینہ مبارک پر ایک ناسور دکھایا اور فرمایا کہ مجھے تھوڑی دیر بعد ناسور میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ جان لبوں پر آجاتی ہے مگر میں نے آج تک اس تکلیف کا کسی سے اظہار نہیں کیا تمہیں اس لئے بتایا ہے کہ تمہارے ذہن میں یہ بات تھی کہ اولیاء اللہ کو جسمانی عارضہ ہوتا ہے مگر ان کو کوئی تکلیف نہیں ہم لوگ اپنی تکالیف کا شور نہیں کرتے دوسری نشانی تمہیں کل دکھائیں گے کیونکہ کل لکڑیاں فروخت کرنے کی میری باری ہے اور میرے ساتھی جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے ہیں اور اپنی اپنی باری کے مطابق فروخت کرتے ہیں دوسرے دن آپ لکڑیاں فروخت کرنے کیلئے بازار گئے وہ تاجر اور لونڈی بھی ساتھ تھی آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ٹھہر کر دوسری نشانی بھی دیکھ لو آپ لکڑیاں فروخت کرنے لگے تھوڑی دیر بعد چند آدمیوں کا گذر ہوا جنھوں نے آپ کا مذاق اڑایا کہا واہ بھئی واہ یہ پیر بنے پھرتے ہیں اور ساتھ میں لڑکی کھڑی کر رکھی ہے اور وہ بے ہودہ باتیں کرتے ہوئے چلے گئے لیکن آپ خاموش بیٹھے سنتے رہے آپ نے فرمایا کہ دوسری بات تمہارے ذہن میں یہ تھی کہ لوگ میری عزت تو بہت کرتے ہیں لیکن مخالف کوئی نہیں ہے جس ولی کا کوئی مخالف نہیں وہ ولی نہیں ہوتا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سن لیا ہمارے مخالف بھی بہت ہیں باقی تیری نشانی کہ اس کا تم خود اندازہ لگا لو کہ ہماری معاشی حالت کا دارومدار جنگل سے لکڑیاں لانے اور فروخت کرنے پر منحصر ہے یہ وسیع و عریض لنگر اللہ تعالیٰ کا اپنا ہے انہوں نے ہمیں یہ انتظام دے رکھا ہے وہ خود ہی بھیجتا ہے اور ہم اس نظام کو چلاتے ہیں وہ تاجر یہ تمام حالات دیکھ کر اور سن کر بہت شرمندہ ہوا اور معافی کا طلبگار ہوا اسکے بعد وہ لونڈی آپ کے دربار عالیہ میں چھوڑ کر واپس چلا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار ہم دربار محبوب الٰہی میں حاضر تھے حضرت خواجہ محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے ارشاد فرمایا کہ فلاں قبرستان میں چلے جاؤ اور فلاں قبر کی زیارت کرو کہ وہ خدا کے شیر ہیں اور مخلوق ان کو نہیں جانتی ہم حسب ارشاد اس قبر پر پہنچے تو بظاہر عام سی قبر تھی لیکن وہ قبر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا محور تھی ہم اس قبر پر اتنے مسحور ہوئے کہ واقعی وہ اللہ کے شیر تھے اور مخلوق ان کو نہیں جانتی تھی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم درگاہ محبوب الٰہی میں حاضر تھے ان دنوں دہلی میں ہندو مسلم فسادات تھے مسلمانوں کا کشت و خون ہو رہا تھا ہم نے خواجہ محبوب الٰہی سے عرض کی کہ مسلمانوں کا خون ہو رہا ہے آپکے شہر میں آپ مدد فرمائیں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کی قربانی رائیگاں نہیں جائیگی ایک وقت میں ہندوستان میں دوبارہ مسلمانوں کی حکومت ہو جائے گی۔

حضرت میر ابو العلاء قدس اللہ سرہ العزیز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا میر ابو العلاء شاہ جہان کی فوج کے جنرل تھے ایک دن خواب میں آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے پیدا کیا تم حضرت خواجہ غریب نواز کے پاس جاؤ اور اپنا حصہ لے آؤ آپ نے کوئی توجہ نہ دی اور اپنی ڈیوٹی کرتے رہے یہ خواب تین بار وقفہ وقفہ سے آتا رہا اس کے بعد آپ میں تبدیلی پیدا ہوئی اسی دوران شاہ جہان کی دربار میں نشانہ بازی کی تقریب تھی تقریب میں نشانہ بازی کا مقابلہ ہوا دربار میں بادشاہ سمیت سب ہار گئے آپ کا نشانہ صحیح لگتا رہا بادشاہ نے خوشی میں آکر دعوت کا پروگرام بنایا بادشاہ نے اپنی کرسی کے ساتھ آپ کی کرسی ڈلوائی اور خود شراب کا پیالہ پیش کیا یہ بہت بڑی فضیلت تھی جسے بادشاہ خود اپنے ہاتھوں سے پیالہ پیش کرے آپ نے نظر بچا کر شراب کا پیالہ انڈیل دیا تاکہ بادشاہ کو علم نہ ہو سکے بادشاہ نے دوسرا پیالہ پیش کیا وہ بھی آپ نے انڈیل دیا ایک درباری نے جاکر بادشاہ کے کان میں کہا کہ میر ابو العلاء انڈیل رہا ہے بادشاہ غصہ میں آگیا اور کہا کہ تم غضب سلطانی سے نہیں ڈرتے آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے اتنے میں آپکے پہلوؤں سے دو شیر نمودار ہوئے اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر غرائے بادشاہ نے یہ دیکھ کر معذرت کی مجھے علم نہیں تھا کہ آپ بزرگ ہیں اس کے بعد آپ شاہی دربار سے تشریف لے گئے اور خواب کے مطابق آپ اجمیر شریف چلے گئے وہاں کئی دن رہے لیکن آپ کو کچھ محسوس نہ ہوا جب آپ جانے لگے تو خواجہ نے دربار شریف سے باہر ہاتھ نکال کر انڈے کی طرح روشنی تھی آپ کے منہ میں ڈالی اس کے بعد خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ظاہری طور پر بیعت اپنے چچا سے کرلو وہ نقشبندی ہیں آپ ہماری طرف سے سماع بھی سنا کرو

آپ کا فرمان مبارک سیدنا میر ابو العلاء روحی فداہ نے فرمایا کہ ہمارے سلسلے کے لوگ ایسے ہیں جو ایک کشتی پر سوار ہوں جب کشتی کنارے لگتی ہے تب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔

کرامات آپ کا ایک دوست مولانا تھا انہوں نے ایک آدمی کو مسلمان کیا اور آپ کو بتانے آیا کہ میں نے بڑی منت سے ایک ہندو کو مسلمان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مولانا مسلمان کرنے کا

ایک اور بھی طریقہ ہے اس کے بعد آپ جوہریوں کی دکان پر تشریف لے گئے جب آپ بازار پہنچے تو آپ نے اللہ اللہ کیا تو ہندو دکانداروں کی زبانوں پر کلمہ جاری ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ مسلمان کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے

جوگی اور جوگن کا واقعہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک ہندو جوگی پنجرے میں مینا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مینا پر پھونک ماردی وہ مینا ایک خوبصورت عورت بن گئی آپ نے اس عورت سے سارا حال پوچھا عورت نے عرض کیا کہ رات کو مجھے عورت بنا دیتا ہے اور دن کو مینا آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے دونوں نے عرض کیا کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ نے اسی وقت دونوں کو کلمہ شریف پڑھایا اور مرید کیا ان کی قبریں بھی آپ کے مزار مبارک کے احاطے میں ہیں۔

مزار شریف آپ کا مزار مبارک آگرہ شہر میں ہے آپ کا وصال نو صفر کو ہوا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی دریائے گنگا کے کنارے ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک ہندو برہمن (پنڈت) وہاں آگیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے عبدالحق کیا پڑھتا ہے آپ نے فرمایا تلاوت قرآن شریف کررہا ہوں یہ کلام اللہ ہے ہندو برہمن نے کہا کہ اس میں تمہارے نبی کی تعریفیں ہیں ہمارے کرشن جی مہاراج کی اسی (۸۰) گوپیاں تھیں وہ ہر رات ایک وقت ہر گوپی کے پاس موجود رہتے تھے آپ کے نبی کی تو سات بیویاں تھیں جن کیلئے راتیں مقرر تھیں اور باقیوں کے پاس موجود نہیں رہتے تھے آپ کو غصہ آگیا اور آپ کھڑے ہو گئے آپ کے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے ہاتھ میں قرآن شریف تھا آپ نے فرمایا کہ اے ملعون تو نے کیا کہا ہمارے نبی کی شان و مقام کا کیا کہنا اس کے ادنیٰ غلام کی شان دیکھ برہمن نے دیکھا کہ اس پیپل کے درخت کے ہر پتے پر حضرت شاہ عبدالحق قرآن کریم اور عصا ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں برہمن نے جو یہ کرامت دیکھی تو فوراً سر قدموں پر رکھ دیا اور اسلام قبول کر لیا۔

شہباز لامکانی قطب ربانی غوث امام العارفین حضرت قبلہ مخصوص الرحمان عرف طٰہ

میاں شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حضرت سیدی و مولائی مخدوم کل شیخ العارفین قبلہ مولانا جہانگیر مخلص الرحمان مکیں مرزا کھیل شریف ضلع چاٹگام مشرقی پاکستان حال (بنگلہ دیش) کاملین وقت سے تھے ۔ سلسلہ عالیہ جہانگیریہ آپ ہی سے موسوم ہے آپ کے صاحبزادے "فخرا العارفین" سیدنا و مولانا شاہ عبدالحئی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز ہیں جن کی سوانح حیات "سیرت فخرالعارفین" منظر عام پر آچکی ہے آپ قطب عالم اور خاصاں خاص دربار خداوندی مقبولان وقت سے ہوئے ہیں آپ کا وصال ۱۳۲۹ھ ہجری میں ہوا ۔ موضع مرزا کھیل شریف ہی میں اپنے والد محترم شیخ العارفین کے ساتھ آسودہ ہیں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے اور قبلہ حاجات ہے ۔

آپ رحمتہ اللہ نے قبل از وصال فرمایا "اقتباس از سیرت فخرالعارفین" کہ اللہ تعالی ہمارے لڑکوں میں سے جانشینی کیلئے جسے پسند اور منظور فرمائے گا اس لڑکے کی عمر بیس سال کی جب ہو گی تو اس میں ہماری اور ہمارے پیرومرشد والد ماجد صاحب کی خو بو طور طریقہ چال چلن روش پیدا ہو گی ۔ لوگ ان کو دیکھ کر خود کہیں گے کہ یہ اپنے والد ماجد اور دادا صاحب کے نقش قدم پر ہیں بس وہی ہمارے سجادہ نشین ہونگے اور ان کی باطنی اور روحانی تعلیم منجانب اللہ (غیب) سے ہو گی ۔

تاخیر گدی نشینی آپ سیدنا و مولانا فخرالعارفین کے وصال کے بعد صاحبزادگان سلمہم کی تعلیم ظاہری پر توجہ دی گئی اور تمام اعزہ اور خلفاء حضرات کی مشورہ سے بالاتفاق یہ طے پایا کہ جانشینی کیلئے تاخیر اور توقف کرنا ضروری ہے اور واجب ہے کہ جب تک سب صاحبان کی عمر شریف بیس سال نہ ہو جائے تاکہ آپکی پیش گوئی کا اظہار اور حیثیت خداوندی کا انتخاب جو کہا بدیہی طور پر اوصاف مذکور سے متصف ایک فرزند ارجمند میں پایا جائے اور اس انتظار میں انیس سال گدی شریف خالی رہی ۔

خدائی انتخاب اللہ تعالی کی رحمت سے جب سب صاحبزادگان کی عمر بیس سال کی ہو گئی تو آسمانی اور خدائی فیصلے کا ظہور ہوا سب خاندانی حضرات اور خلفاء اور مریدین صاحبان کی نظر امتیاز و انتخاب حضرت مولانا مخصوص الرحمان صاحب عرف حضرت ظ میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم پر پڑی کیونکہ اس پیش گوئی اور وصیت کے اوصاف مصداق آپ میں پائے گئے اور غیب سے بشارتیں بھی ہوئیں کہ وقت گدی نشینی کا آیا ہے اب اس کا اعلان و اظہار کرویا جائے بموقع عرس

شریف مبارک ۱۷ ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ہجری کو بالاتفاق رائے سب حضرات مخدوم زادگان اور اعزہ اور خلفا اور سب حاضرین دربار عالی نے حضرت طہٰ میاں صاحب قبلہ کو گدی نشین اور صاحب سجادہ تسلیم کیا اور گدی شریف پر آپ جلوہ فگن ہوئے اور اس کا اعلان حاضرین و غائبین ملکی اور غیر ملکی لوگوں پر کیا گیا الحمدللہ

طریقہ اویسی تعلیم سیدنا عبدالحیؒ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا طریقہ اویسی تعلیم ہر شخص کا منصب نہیں فرمایا مرید ہر حال میں کیا جا سکتا ہے بزرگوں نے طفل خوار کو پنڈولے میں اور عالم ارواہ میں مرید کیا ہے بعد وفات بھی مرید کیا جا سکتا ہے مگر ان حالتوں میں پیر کا بہت کامل ہونا ضروری ہے ایک روز فرمایا تعلیم روحانی جسطرح ہمارے حضرت نے دی ہے (اپنے بعد) اس طریقہ کی تعلیم ہم بھی ایک شخص کو دیں گے پس ان ارشاد عالی سے خصوصیت حضرت طہٰ میاں صاحب قبلہ کی پائی جاتی ہیں کہ تعلیم غائبانہ اور روحانی بطرز سنت شیخ ہم بھی اپنے سجادہ نشین کی کریں گے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ مدظلہ ہمارے ممدوح عالم دین اور ذہین و فہیم و ذکی الطبع و صائب اسرائی عالی حوصلہ و متین بردباد حلیم و خلیق و عابد و زاہد و متقی و خوش منتظم ہر دلعزیز بزرگ ہیں آپ کی شان اعلیٰ و ارفع ہے اور آپ حضرت مولائی اور مرشدی فخرالعارفین قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کے مراد اور محبوب ہیں

مقام محبوبیت میرے قبلہ حضرت قطب عالم احمد میاں شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا مخصوص الرحمان عرف طہٰ میاں شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا معاملہ بارگاہ خداوندی میں مثل انبیاء کے ہے آپ قدس اللہ سرہ العزیز اپنے زمانے کے یکتائے زمانہ ہیں آپ کے معاملات کو کوئی سمجھ نہیں سکتا آپ مقام محبوبیت پر فائز ہیں

سیدنا مخصوص الرحمان عرف طہٰ میاں کی کراچی میں آمد اعلیٰ

حضرت سیدنا مخصوص الرحمان المعروف طہٰ میاں شاہ صاحب مشرقی پاکستان جو اس وقت بنگلہ دیش ہے زیارت حرمین شریفین ادائیگی حج کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر کراچی (مغربی پاکستان) ۱۹۶۳ء میں تشریف لائے۔ کراچی میں ڈاکٹر رحمت علی شاہ صاحب جو کہ خلیفہ مجاز سیدنا و مولانا فخرالدین حضرت شاہ عبدالحیؒ قدس اللہ سرہ العزیز ہیں انکی رہائش گاہ میں دوسری منزل پر قیام فرمایا اور

انہیں اس منزل پر ٹھرایا گیا

دو اہم بزرگوں کی ملاقات حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے پیر و مرشد سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ نے اپنی حیات مبارک میں فرمایا تھا کہ "تمہاری ملاقات حضرت سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہوگی وہ جو کچھ فرمائیں انکی بات تسلیم کرنا۔ حضرت قبلہ ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ والہ وسلم کو دیکھا اور ساتھ حضرت سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کھڑے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ شاہ فضل احمد (ملک صاحب) قدس اللہ سرہ العزیز کو فرمایا انہیں (حضرت سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کو) پہچان لو یہ آرہے ہیں۔ جب ۱۹۶۳ء کو حج سے واپسی پر سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کراچی تشریف لائے تو حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے قبلہ ملک صاحب (قدس اللہ سرہ) کو ہی پہچان اور ملاقات کی خاطر بھیجا۔ واپس آکر قبلہ حضرت ملک صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے تصدیق کی کہ واقعی وہی ہستی مبارک ہے۔ پھر خود قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "پہلے انکے بھائی صاحب بھی ملے۔ اب انکی ملاقات سے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ ہماری ظاہری ملاقات تو آج ہی ہورہی ہے لیکن ہم انہیں برسوں سے جانتے ہیں۔ آپ نے حضور قبلہ عالم کو فرمایا "مجھے جناب رسالت ماب سے حکم ملا ہے کہ ذکر دو ضربی کریں اور پنج گوشہ ٹوپی استعمال میں لائیں۔ جو اس پر عمل نہ کرے انکی نسبت ختم کردیں۔ حضرت سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ نے فرمایا "احمد میاں! آپ کی نسبت براہ راست اللہ سے ہے اپنے پیر کے وسیلہ سے' اور اسمیں کسی کا نسبتی دباؤ بھی آپ پر نہیں" حضرت سیدنا طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کے مریدوں کو دیکھ کر فرمایا "احمد میاں (قدس اللہ سرہ العزیز) نے پھول کم کھلائے لیکن خوشبو والے "حضرت طٰہ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے حضرت راہنمائے اولیاء کے مریدوں کو دیکھ کر فرمایا "سلسلہ عالیہ کا کام تم ہی لوگ کرو گے ہم تو بوڑھے ہو چکے ہیں" کچھ دیگر پیران عظام بھی سیدنا کی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ (سیدنا) نے انکی باطنی معاملات پر غور کر کے فرمایا کہ مرید کیا جاتا ہے۔ بہترین مسلمان بنانے کیلئے تم لوگ مرید کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیتے۔

سفر مرزا کھیل شریف چاٹگام حضرت قبلہ روحی زیارت پیران عظام سلسلہ آستانہ عالیہ جہانگیریہ مرزا کھیل شریف چاٹگام (مشرقی پاکستان) حال بنگلہ دیش بنفس نفیس تشریف لے گئے زیارت مزارات بزرگان سلسلہ جہانگیریہ کی زیارت و حاضری دربار سے مشرف ہوئے آپ نے قریباً ۱۵ دن قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا و مولانا طہٰ میاں شاہ صاحب نے آپ کا خصوصی انتظام رہائش فرمایا جب آپ مرزا کھیل شریف سے واپس عازم وطن ہوئے تو قبلہ و کعبہ سیدنا طہٰ میاں صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ جہانگیریہ نے باہر نکل کر لوگوں کو زیارت عام کا شرف بخشا۔ آپ سیدنا زیادہ تر حجرہ مبارک میں قیام رکھتے تھے۔ ذوق مجلس پسند نہ فرماتے تھے عام ملاقات سے گریز فرماتے تھے۔ اور اسوقت تک سلسلہ میں تعلیم کرنے کا کام نہیں فرماتے تھے اس عرس شریف کے موقع پر آپ نے فرمایا کہ احمد میاں شاہ صاحب کے طفیل آج سب لوگوں کو ملاقات و زیارت عام کی اجازت ہے آپ حضرت قبلہ روحی کو دربار عالیہ جہانگیریہ سے باہر تک الوداع فرمانے کیلئے تشریف لائے۔

فرمان امام اولیاء تیس سال قبل سیدنا امام اولیاء نے فرمایا احمد میاں تمہاری ملاقات طہٰ میاں شاہ صاحب سے ہوگی وہ جو کچھ تبدیل کرنے کا حکم فرمائیں تسلیم کرنا۔ آپکے سیدنا امام اولیاء کی پیش گوئی تیس سال بعد پوری ہوئی۔

نسبت سے قلبوں میں انقلاب پیدا ہوتا ہے حضرت قبلہ روحی نے فرمایا کہ یہ دور گمراہی کا ہے اس دور میں تو روئے زمین سے نسبت ختم ہو گئی ہے (یہ جتنے لوگ ہم مرید کرتے ہیں) اور یہ مرید ہونے والے لوگ مرید ہوئے بغیر اگر دس سال تک بھی عبادت ریاضت کرتے رہیں تو ان کا قلب زندہ نہیں ہوتا۔ نسبت کے بغیر قلب زندہ نہیں ہوتا۔ جب ہم مرید کرتے ہیں تو قلب زندہ ہو جاتا ہے یہ حضور کے زمانے کے موافق فیض ہے اور یہ نسبت حضور کے زمانہ سے ایک موافق آرہی ہے کہیں ختم نہیں ہوئی۔ اس دور میں جسے حضور صلعم کلمہ پڑھاتے تھے فوراً فیض قلبوں کو پہنچ جاتا تھا ایسے ہی جب ہم مرید کرتے ہیں تو فیض مرید ہونے والے لوگوں کے قلبوں میں پہنچ جاتا ہے اور کلمہ پڑھنے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے اب تو نسبت (دنیا میں) روئے زمین پر بھی نہیں ہے اس گمراہی کے دور میں یہ نبوت کی پوری نسبت

آ رہی ہے اور اگر یہ پوری نسبت استعمال نہیں ہو گی تو لوگ ہدایت پر نہیں آسکتے چونکہ سخت گمراہی کا دور ہے جب یہ نسبت لوگوں کے قلب میں پہنچ جاتی ہے تو قلب میں ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور دل زندہ ہو جاتا ہے (اس وقت کی روحانی تعلیم) میں چلے وغیرہ بھی نہیں ہیں اور بہت زیادہ عبادت و ریاضت بھی نہیں کرنی پڑتی ۔ بس یہ نسبت دینا ہے ۔ کوئی شخص آئے تو یہ نسبت دے دی جاتی ہے ۔ نسبت سے قلب مطمئن ہو جاتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریمؐ سے تمام فیض جتنا جاری ہوا ہے یہ سارے کا سارا ایک ایک کر کے سلسلہ جہانگیریہ میں جاری کیا گیا ہے جس سے ولایت کی پیدائش ہوئی ۔ یہ نسبت جو بزرگوں سے پھیلی ہے اس نسبت کو حضور صلعم نے ایک ایک کر کے پھر جمع کر کے جاری کیا ۔ حضور نبی کریم صلعم سے دو نسبتیں جاری ہوئی ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے سیدنا ابوبکر صدیق سے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت ہے اور حضرت مولیٰ علیؑ وجہہ سے قادریہ چشتیہ کی نسبت ہے یہ جو ہمارا شجرہ ہے جو لوگوں کو پڑھنے کیلئے دیا جاتا ہے مریدین کو یہ شجرہ ولایت ہے نسلی شجرہ نہیں ہے ولی سے ولی کا شجرہ ۔ مرید کو تو (وہ جس سے مرید ہے) اس کو تو اس سے ہی سے نسبت ملے گی نسلی شجرہ جیسے یہ سلسلہ چشتی بانسبت خواجہ ابو اسحاق چشتی رضی اللہ سے ہے یہ چشت ایک شہر کا نام ہے کیونکہ اس شہر میں حضرت ابو اسحاق چشتی رحمتہ اللہ رہتے تھے حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ کا نام عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہے سلسلہ قادریہ آپ کے نام سے ہے ۔ فرمایا کہ جیسے کے پہلے دور میں پیغمبر ہوئے ہیں ان کے نام پر انکی امتوں کے نام ہیں ایسے ہی حضور نبی کریم صلعم کی امت میں جو لوگ مثل انبیاء بنی اسرائیل ہونگے ۔ ان بزرگوں اور ولیوں کے نام سے یہ سلاسل کے نام ہیں ۔

دلوں میں انقلاب حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ (اولیاء اللہ) مرید کرتے ہیں کسی کو بلانے نہیں جاتے اللہ جن کو ہدایت دیتا ہے ہمارے پاس بھیج دیتا ہے ۔ ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت دینے والے (ہادی) کے پاس بھیج دیتا ہے ۔ دلوں میں انقلاب پیدا کیا جاتا ہے دلوں میں انقلاب پیدا نہ ہوتا آدمی راہ صراط مستقیم اختیار نہیں کرتا ۔ جیسے کہ حکومت کو تبدیل کرنے کیلئے انقلاب پیدا ہو گا تو حکومت تبدیل ہو جائے گی اگر انقلاب پیدا نہیں ہو گا تو حکومت تبدیل نہیں ہوگی ایسے ہی انسان کو تبدیل کرنے کیلئے قلبوں میں انقلاب لایا جاتا ہے زبانی کلامی

باتوں سے انسان میں تبدیلیاں واقع نہیں ہوتیں دلوں پر اللہ کا قبضہ ہو جاتا ہے تو دلوں سے شر نکل جاتا ہے یہ دو دن کا کام نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ جب آدمی مرنے سے پہلے مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کو ایک نئی زندگی عطا کرتے ہیں جہاد بالنفس سے انسان مرنے سے پہلے مرجاتا ہے۔ جہاد کے دو طریقے ہیں جہاد بالکفار اور جہاد بالنفس۔ کفار لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں ان شہداء کی روحوں کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے قبض نہیں کرتے (شہادت کے وقت) اس وقت ان کو (شہیدوں کو) اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو دکھاتے ہیں اور روح جسم چھوڑ دیتی ہے۔ اللہ کے جمال کی وجہ سے روح خود بخود جسم چھوڑ دیتی ہے اور اس وقت شہید کو ایک کیفیت ہوتی ہے اور روح جسم سے خود بخود علیحدہ ہو جاتی ہے اور شہید کو پتہ نہیں چلتا بالکل تکلیف نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت دوسری زندگی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس طرح جہاد بالنفس سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ایک نئی زندگی عطا ہوتی ہے جہاد بالنفس تکلیف وہ معاملہ ہے جہاد بالکفار آسان ہے چند روزہ ہے۔ لیکن جہاد بالنفس ابلیس کے ساتھ جہاد یہ سب سے بڑے کفار کا جہاد ہے تمام زندگی کا جہاد ہے تمام عمر کرنا پڑتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد بالکفار سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے ہیں یعنی جہاد بالنفس کی طرف۔

نسبت قانون قدرت ہے حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک نے قرآن شریف میں فرمایا ہے (ترجمہ) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نسبت کی جانب اشارہ ہے یہ نسبت ایک نوری کرن ہوتی ہے جو قلب ولایت سے قلب مرید میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ روح کی اندر نسبتی طریقے پر نور داخل کیا جاتا ہے جیسے کسی مکان میں بجلی دے دی جاتی ہے یہ ایک ترکیب ہے دوسرے کو فیض یاب کرنے کی دل کی زندگی نسبت سے ہے مردہ دل نسبت سے زندہ ہو جاتے ہیں نسبت ہی طریقت رسول (تصوف) ہے۔ نسبت سے ہماری منازل طے ہوجاتی ہیں اور انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے نسبت پیر کامل سے حاصل ہوتی ہے اور قربت الٰہی اور قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیر کامل کے وسیلہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا (ترجمہ) صادق لوگوں کیساتھ لگ جاؤ۔ بغیر وسیلہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ تک رسائی ممکن نہیں۔

[illegible]

مثال نسبت کی مثال یہ ہے کہ یہ ایسا طریقہ کار ہے جیسا کہ یہ پاور ہاؤس سے بجلی آرہی ہے کھمبوں کے ذریعے سے مکانوں کو بھی جاتی ہے کھمبوں کا تعلق پاور ھاؤس سے ہے ۔ بس اب مکان کو بجلی قریبی کھمبے سے ہی دی جائے گی یہی طریقہ نسبت کو دینے کا ہے یعنی ولایت کے ذریعے نسبت قلب کو دینا ہے ۔ ولائیت کی مثال تو کھمبے سے ہے نسبت تو پیچھے سے آرہی ہے اب منتقل کھمبے سے کرتا ہے اور جب نسبت کھمبے کو ہی نہیں آرہی لیکن سامنے کھمبا تو دکھائی دے رہا ہے اور اس میں بجلی نہیں ہے یہ نسبت پیچھے سے کٹ جاتی ہے اس طرح جب بزرگوں کی اولاد راہ راست سے ہٹ کر گمراہ ہو جاتی ہے تو پیچھے سے نسبت سلب کر لی جاتی ہے جیسے بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی اولاد گمراہ ہو گئی ۔ اس طرح ولیوں کی اولاد اپنے بزرگوں کے نقش قدم سے پیچھے ہٹ جاتی ہے تو ولیوں کی اولاد بھی گمراہ ہو جاتی ہے ۔ اب کھمبے رہ گئے بجلی تو ان میں نہیں ہے اب چپکتے پھرو ان سے (یعنی معلق ہونا بے فائدہ ہے) فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مرید تو میں بھی ہوں لیکن مجھے وجد و کیفیت نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ تو نے لکڑی کا ڈنڈا ہاتھ میں پکڑ لیا ہو گا ۔ نہ اس میں سردی نہ اس میں گرمی تجھے کیا ہوتا ۔ مقصد تو بجلی سے ہے نہ کہ کھمبے سے ہے کھمبا تو صرف دینے کا ذریعہ ہے جس کھمبے میں بجلی نہیں اور تعلق پیچھے ہی سے کٹ گیا ہو لائن بند ہو گئی تو اس کھمبے سے چمٹتے پھرو کیا بنے گا اس سے ۔ ~~تمہارے~~ لوگوں کو یہ علم نہیں کہ مرید کس لئے کیا جاتا ہے ۔ یہ بجلی کا پنکھا چل رہا ہے تم لوگوں کو تو پنکھا اور تاریں نظر آرہی ہے مگر اس کو چلانے کا کام کوئی اور قوت کر رہی ہے جسے بجلی کہتے ہیں ۔ لیکن بجلی تو نظر نہیں آرہی ۔ اسطرح اللہ تعالیٰ اولیاء کے جسم اور قلوب پر قبضہ فرما کر اپنی تبلیغ خود فرماتے ہیں ۔ بندہ تو نشانہ ہی ہے ۔ لوگ اولیاء اللہ کو اپنا ہم جنس سمجھ کر آتے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ ہی انکی زبان پر اپنی مخلوق سے ہم کلام ہوتا ہے ۔ یہ نظام ہے ۔ حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ جسم کثیف ہے اور روح لطیف ہے ۔ ہماری آنکھیں کثیف ہیں کثیف چیز کو دیکھ سکتی ہیں جب نور نسبت سے روح نور ہو جاتی ہے ۔ چونکہ روح لطیف ہے اسلئے لطیف چیز لطیف چیز کو دیکھتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نور ہے جب روح کی کثافت دور ہو جاتی ہے تو روح کی آنکھیں کھلتی ہیں اس وقت روح ذات حق کو دیکھتی ہے ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا (ترجمہ) اے میرے رب تو مجھے اپنا جلوہ دکھا ۔ جب جناب باری تعالیٰ سے حکم ملا

[illegible]

(ترجمہ) ہرگز تو مجھ کو نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا کہ اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تو سر کی ان آنکھوں سے مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ روح کی آنکھوں سے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو دیکھتے تھے۔ مطالبہ امت کا تھا۔ قوم مجبور کر رہی تھی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ ہم ایمان نہ لائیں گے تم پر یہاں تک کہ ہم دیکھیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر سامنے ۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے اسرار کیا اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا کہ سب کو تو نہیں دکھا سکتا جن لوگوں پر تم کو اعتبار ہے کہ یہ سچ بولیں گے دیکھ لیں۔ یعنی اللہ کو دیکھ آئیں تو ان لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیجو ہم ان کو دکھا دیں گے پھر وہ آکر سچ بولیں گے کہ ہم نے دیکھا تو پھر وہ لوگ کوہ طور پر آپ کے ساتھ چلے گئے یہ معاملہ تو امت کے اسرار پر ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے تجلی پہاڑ کے اوپر چھینکی اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ پہاڑ کی طرف دیکھو۔ پھر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے پہاڑ کی طرف دیکھا تجلی ظاہر کی اللہ نے تو موسیٰ بے ہوش ہوئے باقی قوم کے تمام لوگ مرگئے اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا دیکھنا یاد رہے (ترجمہ) پھر زندہ کیا ہم نے پیچھے مرنے کے تمہارے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام اس تجلی کو برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو گئے دراصل بات یہ ہے کہ روح انسانی تجلی کو برداشت کر سکتی ہے۔ لیکن یہ آنکھیں نہیں برداشت کر سکتیں۔ چونکہ آنکھوں میں برداشت کرنے کی قوت نہیں ہے۔ روح تو تجلی کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں یہ قوت نہیں تھی جو برداشت کرتے۔ اس لئے وہ مرگئے۔ موسیٰ علیہ السلام کا قلب نور تھا۔ قلب نبوت ہونے کی وجہ سے صرف بے ہوشی طاری ہوئی ایک کیفیت بے ہوشی ہوئی جیسا کے حضور محمد صلعم پر نزول وحی کے وقت ایک کیفیت ہوئی تھی۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کے لوگ تو تڑپ تڑپ کر مرگئے لیکن موسیٰ علیہ السلام پر ایک کیفیت بے ہوشی طاری ہوئی جب یہ قلب انسانی نور کو برداشت کر لیتا ہے تو روح بھی برداشت کر لیتی ہے لیکن یہ جسم (خاکی) نہیں کر سکتا۔ اگر یہ جسم برداشت کر جائے تو اسکے لئے جسم کا نور ہونا ضروری ہے تب جسم بھی برداشت کرے گا۔ جب جسم بھی نور ہو جائے تو جسم اور روح کیلئے ایک ہی حکم ہے جیسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم نور ہے جسم کے ساتھ حضور کو (معراج) عرش ہوئی

۔ جب جسم اور روح دونوں نور ہوں تو جہاں نور جا سکتی ہے وہاں جسم بھی جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ (ترجمہ) جسم کے ساتھ معراج کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے آپ کا عالم نور میں داخل ہونا آپ کے جسم نور ہونے کا واضح ثبوت ہے فرمایا جب لوگوں کو مرید کیا جاتا ہے تو ہم قوت ارادی سے نور ولایت کو مرید ہونے والوں کے دلوں میں منتقل کرتے ہیں ۔ اس وقت مرید کو بھی ایک کیفیت ہوتی ہے اس نور کو یہ آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اگر ان آنکھوں پر ظاہر کیا جائے تو مرید ہونے والے بھی بچ نہیں سکتے ۔ ان کی آنکھوں پر یہ راز کھول دیا جائے تو لوگ مرجائیں زندہ نہیں رہ سکتے اس لئے ان آنکھوں کو یہ نور نہیں دکھایا جا سکتا ۔ یہ تو روح کے اندر داخل کیا جاتا ہے جیسے کسی مکان یا رہائش گاہ کو کنکشن بجلی دیا جاتا ہے ۔

عظیم ہستی ۔ قبلہ عالم حضرت مخصوص الرحمٰن عرف طٰہٰ میاں قدس اللہ سرہ العزیز جن کے متعلق حضرت قبلہ روحی فداہ، نے فرمایا کہ ہمیں علم دیا گیا ہے کہ آپ ؒ قبلہ آخرالزماں امام ہیں حدیث شریف میں امام مہدی علیہ السلام کی جو صفات روایت کی گئی ہیں وہ تمام صفات آپ ؒ میں پائی جاتی ہیں اپنے وقت پر آپ ہی کا اظہار ہو گا ۔ فرمایا بنگال کے لوگ آپ کو سمجھ نہ سکے آپ کی تصدیق اور تعاون ہمارے ہی سلسلہ کے لوگ کریں گے ۔

قریبی لوگ ۔ جب انبیاء اولیاء کا اظہار ہوتا ہے تو ہمسائے اور رشتے دار زیادہ مخالفت کرتے ہیں ۔ یہ قدرتی امر ہے ۔ تمام انبیاء اکرام ؑ کے قریبی رشتہ دار مخالف رہے یا تو آخر میں ایمان لے آئے ورنہ کفر کی حالت میں خاتمہ ہو گیا ۔ یہی معاملہ اولیاء اللہ کے ساتھ رہا ۔ ابتداء میں حضرت قبلہ روحی فداہ کے ہمسائے مخالف رہے بعد میں آپ ؒ کو تسلیم کر لیا ۔ فرمایا رشتہ دار حجاب رکھتے ہیں آخر میں تسلیم کر لیتے ہیں ۔ طٰہٰ میاں ؒ کو نماز کی حالت میں ایک رشتہ دار نے خنجر سے وار کیا خنجر جسم سے پار ہو گیا اور آپ ؒ زخمی نہ ہوئے ۔ اور وہ بدحواس ہو کر بھاگ گیا ۔

مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے حضرات کی نسبت اس قدر قوی ہے کہ طالب کے مرید ہوتے ہی قلب کو نئی زندگی ملتی ہے۔ مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایک زندہ تار جس میں بجلی کی رو دوڑ رہی ہے اس کے ساتھ مردہ تار کو جوڑ دیا جائے تو اس مردہ تار میں بھی بجلی کی رو دوڑ جائے گی پھر اس تار کو مردہ تار نہیں کہا جا سکتا۔ چونکہ وہ زندہ تار کے ساتھ معلق ہو چکی ہے اب وہ مردہ نہیں رہی اسطرح جو لوگ اولیاء اللہ کے ساتھ لگ جاتے ہیں ان میں نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہو جاتی ہے دل عین الیقین ہو جاتا ہے اور اللہ کی راہ میں انسان کامیاب ہو جاتا ہے دنیا سے ایمان کے ساتھ چلا جائے گا۔

ہمارے حضرات کا یہ فیض بلا مشقت ہے فرمایا کہ ہمارے حضرت امام اولیاء نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی ہے کہ تمام سلسلہ کے لوگ بلا مشقت فیض پائیں گے اور ہمارے آستانہ کے لوگوں کو اللہ کی راہ میں کوئی زیادہ تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی جو دنیا میں الٹے سیدھے کام کرتے ہیں اس دنیا میں ہی بھگت لیتے ہیں آگے اللہ تعالیٰ ان کو بزرگان کے صدقے میں ان کو بے حساب کر دیتے ہیں اس دنیا میں اپنا حساب بے باق کر لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے بھائی (میاں فضل احمد شاہ صاحب) سے دیپالپور کا ایک ڈاکٹر مرید ہوا۔ اس کا قلب جاری نہیں ہوا۔ اس نے مجھے (حضرت قبلہ عالم) کو خط لکھا۔ ہم نے اس کو جواب دیا کہ اسمیں پیر کا قصور نہیں ہے۔ ہم لوگ مرید کرتے ہیں تو یہ مرید ایک مریض کے موافق ہے۔ مریض اپنے مرض کو نہیں جانتا وہ تو حکیم ہی جانتا ہے کہ اس کو کیا مرض ہے تم اپنے قلب کو نہیں جانتے کہ اس میں کیا مرض ہے پیر کا کام نسبت دینا ہے اور قلب نسبت کو پکڑتا نہیں ہے تو پیر اس میں کیا کرے گا ایسے لوگ پیغمبر کی صحبت سے فیض یاب نہیں ہوتے یہ دل کی بیماری ہے جیسے منافقوں کا دل اللہ کی طرف سے ازلی طور پر مردہ ہے پیغمبر کی صحبت میں یا کسی کی صحبت میں رہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی نہیں ہونا چاہیے تمہیں جو تعلیم دی ہے اس پر چلتے رہو اعتقاد رکھو گے تو کام ہو جائے گا اگر اعتقاد کو بگاڑو گے تو ختم ہو جاؤ گے ذکر و فکر کرتے رہو جب قلب صاف ہو جائے گا تو عشق پیدا ہو گا ارشاد فرمایا کہ بات یہ ہے جیسے یہ بجلی جاری ہے اگر اس کے ساتھ لوہے کی دوسری تار ملاؤ تو اس کو وہ زندہ کر دے گی اس لوہے کی تار میں بجلی دوڑ جائے گی۔ اگر اس تار کے ساتھ ربڑ ملا دو تو اس کے اندر رو نہیں دوڑے گی وہ مردہ ہے مردہ میں بجلی نہیں

دوڑتی ۔ مردہ قلب میں نور نہیں دوڑتا ۔ اس کے علم میں بھی نہیں آتا کہ یہ کیا بات ہے ؟ پیغمبروں کا مسئلہ بھی ایسا ہے جب پیغمبر لوگوں کو کلمہ پڑھاتے ہیں ہر آدمی کیساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں ۔ اسی طرح یہ ولی اللہ لوگوں کو مرید کرتے ہیں تو یہ بھی سب مرید ہونے والوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں آگے ہر آدمی اپنے ظرف کے مطابق پاتا ہے اور اپنے ذوق کے مطابق چلتا ہے آگے کے ہم ذمہ دار نہیں لوگ اپنے ذوق کے مواقف راہ سلوک طے کرتے ہیں ۔

وجد و کیفیت نسبت سے ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس سلسلہ شکوریہ کے ایک بزرگ آئے انہوں نے نفی اثبات دو ضربی ذکر پر بحث کی انہوں نے فرمایا کہ دو ضربی ذکر میں وجد نہیں بلکہ چار ضربی ذکر میں وجد ہے ۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہم اپنے مریدوں کو دو ضربی ذکر کی تعلیم دیتے ہیں رات ہمارے ہاں محفل سماع ہے ہمارے مریدوں کا وجد دیکھنا ۔ آپ نے فرمایا کہ وجد ذکر سے نہیں بلکہ نور نسبت سے ہے ۔

نبوت اور ولایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت اور ولایت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اسکی تعلیم فرمائی ہے کہ "اے اللہ چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا انعام ہوا" انعام والے لوگ کون ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا (ترجمہ) انعام رکھنے والے لوگ انبیاء علیہ السلام صدیقین صالحین شہید اور وہ جو انکو محبوب رکھنے والے ہیں ۔ یہ انعام والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے راستہ پر چلنے کا نہیں فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کا رستہ کون چل سکتا ہے اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اللہ تعالیٰ کی شادی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ نہیں بلکہ انعام والے بندوں کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا ہے نبوت و ولایت کسب نہیں ہے بلکہ عطا ہے ۔

نبوت معصوم اور ولایت محفوظ ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت معصوم ہے اور یہ ازلی اور غیر معزولی ہے مگر ولایت محفوظ ہے ولایت معزول بھی ہو سکتی ہے اگر کسی ولی اللہ سے غلطی ہو جائے اور اگر معافی نہ ملے تو ولایت کو معزول کر دیا جاتا ہے ۔ نبوت اور ولایت کی پیدائش ایک ہی طرح سے ہے سلوک یکساں ہے درجات میں فرق ہے ۔ نبوت فرض عبادت کا مقام رکھتی ہے اور ولایت کی مثال نفل عبادت کیطرح ہے جیسے نماز فرض اور نماز

نفل دونوں نمازوں کو ادا کرنے کا طریقہ ایک ہے درجات کا فرق ہے۔

ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی نہ کہ بتوں سے جیسے ہارون علیہ السلام کی مثال موسیٰ السلام سے دی جاتی ہے اسی طرح علی علیہ السلام کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دی جائے گی نہ کہ کفار کے بتوں سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور آپ کے مددگار حضرت ہارون علیہ السلام تھے کلمہ حضرت موسیٰ السلام کے تحت حضرت ہارون علیہ السلام آپ کے معاون و مددگار تھے اس طرح کلمہ طیبہ کے تحت حضرت علی علیہ السلام مددگار و معاون حضور نبی صلعم ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور حضرت علی علیہ السلام مظہرا لعجائب (نئی چیز کے ظاہر کرنے والے) ولی اللہ ہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور صلعم کی امت میں نبوت کے بعد ولایت کا دروازہ کھولا ہے تاکہ امت کو نبوت کا فیض دے کر پاک کیا جائے۔

ولایت سینے کی پیدائش ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت دلوں کی پیدائش ہے اس کا نطفہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چراغ سے چراغ جلایا جا سکتا ہے یعنی ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن کئے جا سکتے ہیں اور یہ اولیاء اللہ کے دل ہدایت کے جلتے ہوئے چراغ ہیں جو شخص بھی شیخ کامل پر اعتقاد لاتا ہے اور اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ وسلم کے احکام پر عمل کرتا ہے اللہ کی راہ میں کامیاب ہو جاتا ہے برگزیدہ کردیا جاتا ہے پیر کامل کا ولی ہونا شرط ہے باپ بیٹا یا قوم ہونا شرط نہیں جس طرح مدرس کا عالم ہونا شرط ہے عالم کا باپ یا بیٹا ہونا شرط نہیں اور نہ ہی ذات یا قوم شرط ہے عالم ہو گا تو بچوں کو پڑھائے گا اسی طرح پیر ولی ہو گا تو مریدوں کو کامل کرے گا۔

قرآن پاک سے ثبوت تصوف (ترجمہ) جسطرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے جو تمہیں بتلاتا ہے ہماری آیات اور تم کو پاک کرتا ہے علم و حکمت سے اور کتاب الٰہی سے تم کو جو تعلیم کرتے رہتے ہیں جس کی تمہیں خبر نہیں تھی۔

تصوف حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ طریقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ جسم پانی سے پاک ہوتا ہے اور دل اللہ کے نور سے تصوف دلوں کو پاک کرنے کا علم ہے۔ آیات مذکورہ

بالا میں "علم و حکمت سے پاک کرنا" تصوف کی جانب اشارہ ہے ارشاد فرمایا دل دینا شرط ہے دل کو پاک کرنا اولیاء کا کام ہے مسلمانوں کو فیض نبوت پہنچایا جائے اور انسان کو اللہ اور رسول کے احکامات پر عین الیقین کرایا جائے اور طالبین حق کو پاک کر کے برگزیدہ کردیا جائے۔ نبوت و ولایت اپنے قلب سے قوت ارادی کیساتھ طالبین کے سینے میں نور حق داخل کرتے ہیں انبیاء و الیاء سے قلبوں کو روشنی پہنچتی ہے پھر وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اندھیرے میں تھے نبی سے ولی کی نسبت ہوتی ہے اور ولی سے مرید کو۔ مرکز ایک ہے شاخیں مختلف ہیں اور نام بھی۔ ولایت سے طلب کرنا ہے طلب سے ملے گا مرید کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ دلوں کو نبوت کا فیض دینا ہے۔ مرید کو اللہ کی راہ میں کامیاب کرانا قلب عین الیقین ہو جاتا ہے آگے چل کر ذکر و فکر عبادت و ریاضت کرنے سے قلب بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

عبادت سے قلب پاک نہیں ہوتا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو (علم و حکمت) سے پاک کرنا نبوت اور ولایت کا کام ہے۔ عبادت اور ریاضت سے قلب پاک نہیں ہوتے اگر عبادت و ریاضت سے قلب پاک ہو جاتے تو نبوت و ولایت کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور لوگ خود ہی عبادت و ریاضت سے پاک ہو جاتے۔ علماء بنی اسرائیل خود انکی عبادت انکے کام نہ آسکی دلوں کو پاک کرنا آسان کام نہیں ہے۔ انبیاء علیہ السلام و اولیاء اللہ نے صرف زبان (کلام سے نہیں) بلکہ نور حق سے قلبوں کو پاک کیا ہے قلب پاک ہو جاتے ہیں تو عبادت بھی پاکیزہ ہو جاتی ہے اگر قلب پاک نہیں ہوتے تو عبادت و ریاضت بھی ناقص ہے یہ قلب عرش اللہ ہے اور سینہ اسکا صحن ہے جب تک قلب صاف نہیں ہو گا اللہ کی معرفت نہیں ہو گی بادشاہ محل میں اس وقت آتا ہے جب محل صاف ہو گا قلب انسان بھی اللہ تعالیٰ کے محل کے موافق ہے یہ صاف ہو جائے گا تو ذات باری تعالیٰ داخل ہو گی۔ جیسے یہ برتن وغیرہ صاف کیئے جاتے ہیں برتن تو صاف ہو جاتے ہیں مگر برتن کی غلاظت صافی سے لگ جاتی ہے پھر صافی کو بھی صاف کرنا پڑتا ہے صفائی کرنے سے مرید کا قلب تو صاف ہو جاتا ہے مگر مرید کے قلب کی غلاظت پیر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے پھر پیر کو اس کی صفائی کرنا پڑتی ہے جیسے صافی کو دھونا پڑتا ہے۔

نور ایمان تو نبی سے ملے گا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دولت ایمان

نبی سے ملے گی۔ اللہ کو ماننے سے ایمان نہیں ملتا۔ جب تک نبی پر ایمان نہ لائیں کیونکہ تقسیم ایمان تو نبوت کے ہاتھ سے ہے۔ اللہ کو ماننے سے صلہ مل جائے گا۔ ابلیس کو بھی اس کی عبادت کا صلہ مل گیا اللہ نے دوست نہیں بنایا۔ نافرمانی پر مردود بارگاہ خداوندی ہوا۔ اللہ کی اطاعت پیغمبروں پر ایمان لانا ہے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ہے۔ اس کے آگے جھک جانا ہے (ترجمہ) نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو فیض نبوت دینے کیلئے نبوت کا دروازہ کھولا ہے ولایت نائب نبی ہے۔ مندرجہ بالا آیت کریمہ میں (ترجمہ) کا اشارہ نائب نبی ولایت کی طرف سے ہے ولایت کا دروازہ تاقیامت کھلا رہے گا اور فیض نبوت کی تقسیم ولایت کے توسط سے ہوتی رہے گی ولایت ظل نبوت ہے۔

پیر کامل سے ارادت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ پیر کامل پر ارادت لانا ضروری ہے۔ ارادت سے فیض ہوتا ہے۔ عقیدت کا دروازہ کھولنا ضروری ہے عقیدت نہیں ہو گی تو فیض نہیں ہو گا جیسے ایک برتن ہے اگر پانی کیلئے منہ نہ کھولیں تو پانی اندر کیسے داخل ہو گا اسی طرح پیر سے محبت اور عقیدت کا دروازہ کھولنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ برتن قلعی کرنے کیلئے دیا جاتا ہے قلعی گر اسکو صاف قلعی کرتا ہے اسطرح پیر کو دل دینا شرط ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا (ترجمہ) صادق لوگوں سے لگ جاؤ۔ یعنی صادق لوگوں کی پیروی کرو ان پر ارادت لاؤ عقیدت اور محبت ضروری ہے جیسے درخت کی جزیات پھل میں منتقل ہو جاتی ہیں اسی طرح پیر کامل (صادقین) کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ صادق لوگوں کی صفات ساتھ لگنے والوں میں منتقل ہو جائیں گی۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

جمال ہم نشیں درمن اثر کرد۔ وگرنہ ہماں خاکم کہ ہستم

فیض کی بیعت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کہ جس شخص کو کسی پیر سے فیض نہ ملے وہ شخص دوسری جگہ فیض کی بیعت کر سکتا ہے۔

بہترین تبلیغ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علماء اگر صاحب معرفت ہوں اور نور نسبت رکھتے ہوں تو بہترین تبلیغ کر سکتے ہیں۔

تبلیغ کیلئے انتظام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کیلئے مہمانوں کیلئے جگہ

اور خوراک کا بندوبست مبلغ کو ضرور کرنا چاہیے اس کے بغیر مہمانوں کو وقت ہوتی ہے اور تبلیغ میں بھی حرج ہوتا ہے۔

دنیا میں نسبت نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے میں بڑی بڑی گدیوں کے سجادگان اور پیر لوگ بزرگان اسلاف کے راستے سے ہٹ گئے ہیں اب ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ جہانگیریہ میں تمام نسبت یکجا کر کے از سر نو اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے۔ اب سلسلے کے علاوہ دنیا میں نسبت کہیں نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نسبت عطا کرنا چاہتے ہیں اس کو اس سلسلے میں منسوب کر دے گا ہماری نسبت ظاہر نور خدا ہے۔

درجات بلند حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تکالیف میں روحانی درجات جلد بلند ہوتے ہیں۔

خواہشات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اولیاء لوگوں کی نفس کی خواہشات بند کرنے کیلئے آتے ہیں لیکن لوگ ان انبیاء اور اولیاء کے پاس خواہشات لیکر آتے ہیں یعنی دنیاوی کام کی تکمیل کیلئے آتے ہیں۔

نسبت میں فرق نہیں آئے گا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کہ ہر چیز میں فرق آگیا ہے لیکن حضور صلعم کی نسبت اولیاء اللہ میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ قیامت تک ایسے ہی کام کرے گی۔ حضور پاک سے لیکر آج تک ایک جیسی نسبت آرہی ہے کہیں فرق نہیں آیا اگر فرق ہو تو لوگ ہدایت پر نہیں آسکتے

سنت پوری ہو گئی ایک بار حضرت قبلہ روحی قائم پور میں تبلیغی دورے پر گئے رات کو ایک مرید کے ہاں محفل سماع ہوئی محلے والوں نے سنگ باری شروع کردی اور کہتے رہے یہ پیر جادو گر ہے جو جادو سے لوگوں کو نچواتا ہے سلسلہ عالیہ کے لوگ حضرت قبلہ کے ارد گرد ہو گئے اور پتھر کھاتے رہے پھر ایک سلسلہ کے بھائی نے محلے والوں کو للکارا ایک آدمی کی للکار کی وجہ سے محلے کے لوگ بھاگ گئے حضرت قبلہ نے فرمایا لو آج یہ سنت بھی پوری ہو گئی آپ بہت خوش ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر ہم جادوگر ہیں جادو سے مریدوں کو نچواتے ہیں تو اپنے مخالفوں کو

نچواتے نہ کہ مریدوں کو یہ وجد و کیف تو نور نسبت سے ہے۔

ایک شخص کی توبہ حضرت قبلہ روحی کے پاس ایک پٹھان کوئٹہ سے حاضر ہوا اور وہ شخص سمگلنگ کے کیس میں پھنسا ہوا تھا اس آدمی کا کیس حضرت روحی کے مرید محمد اسلم صاحب سیشن جج کوئٹہ کے زیر سماعت تھا اس شخص کو معلوم ہوا کہ اس کے پیر صاحب رحیم یار خان میں ہیں اگر وہ سفارش کریں تو یہ بری کردے گا اس سمگلر نے حضرت قبلہ روحی سے عرض کی آپ نے فرمایا ہم سفارش نہیں کریں گے کیا ہم اپنے مرید کو یہ کہیں کہ تو انصاف کرنا چھوڑ دے ہاں اگر تو ہمارے ہاتھ پر توبہ کرلے تو ہم تیرے لئے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ تجھے معاف کردے گا یہ کیس وغیرہ خود ہی ختم ہو جائیں گے اس شخص نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلی اس کے بعد جج صاحب نے اس کا کیس دوسری عدالت میں بھیج دیا، تمام کیس رفع دفع ہو گئے فرمایا کہ معافی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی اور بندے کے سامنے بھی۔

پرانی بات آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپ سے عرض کی کہ جیسے پہلے زمانے میں بزرگ ہوتے تھے داتا صاحب خواجہ معین الدین اور بابا فرید اب ان جیسے بزرگ نہیں ہیں آپ نے فرمایا یہ تم نے پرانی بات کہی ہے ان بزرگوں کے دور حیات میں بھی لوگ ایسے ہی کہتے تھے کہ پہلے والے بزرگ تھے اب نہیں ہیں

سب بافیض ہو جاتے ہیں ایک مرید نے عرض کی کیا غیر مرید کو بھی فیض ملتا ہے آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ ہر آنے والا فیض پاتا ہے لیکن مرید اور غیر مرید کے فیض پانے میں کچھ فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی درخت کے سائے کے نیچے بیٹھے جب تک بیٹھا ہے سایہ لیتا رہے گا لیکن مرید کو ہر وقت فیض ملتا رہے گا چاہے دور ہو نزدیک فرمایا سڑک سے گزرنے والے لوگ جو ہم کو محبت سے دیکھتے ہیں ان کو بھی فائدہ پہنچتا ہے فرمایا ہمارا ہاتھ کروڑوں لوگ بھی تھام لیں ہر ایک کو یکساں فیض ملے گا

کتابی طریقت قیام سکھر کے دوران حضور قبلہ عالم ایک دن بازار سے گزر رہے تھے ایک دکان پر چند صوفی طریقت پر بات کر رہے تھے حضور قبلہ عالم نے ان کی باتیں سن کر آخر میں فرمایا تم کتابی طریقت بیان کر رہے ہو حقیقت اور معرفت سے تم واقف نہیں (راہ سلوک میں سالک د:

خود بینی سے تم نا آشنا ہو)

حشر میں پہچان کسی نے حضور قبلہ عالم سے عرض کی حضور آپ کے پاس اتنے مرید ہیں حشر میں آپ کیسے پہچانیں گے کہ یہ ہمارا مرید ہے آپ نے فرمایا جس میں ہم ہوں گے اس کو ہم پہچان لیں گے۔

تعظیم کی ممانعت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ شاہراہوں سفر اور بزرگان دین کے مزارات پر پیر و مرشد کی تعظیم نہیں کرنی چاہیے جب ملنا ہو عام سا ملے۔

ادب والدین حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے کچھ مریدین کے والدین سلسلہ عالیہ کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ مریدین آکر عرض کرتے کہ میرے والدین سلسلہ عالیہ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں تو ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ آپ نے اپنے مریدوں سے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ ہمیں کہتے ہیں تو کہنے دو تم والدین سے خاموشی اختیار کرنا۔

ادب بزرگان دین حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ بزرگان دین کا ادب نور نسبت کی وجہ سے ہے ہم مریدوں کو نہیں کہتے کہ تم ہمارا ادب کرو جب دلوں کو نور نسبت پہنچتا ہے تو خود لوگ تعظیم کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء کی تعظیم کرنے سے فوائد مرید کو پہنچتے ہیں ہمیں انبیاء اولیاء کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ تعظیم کرنے سے ابلیس اسے چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور ابلیس کہتا ہے جب میں ان کے باپ کے آگے نہیں جھکا تو میں ان کے آگے کیوں جھکوں جس شخص کا مرتبہ جتنا بڑا ہو گا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اتنا ہی ادب کروائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ مخلوق میں سب سے بڑا تھا آپ کو جانوروں اور پتھروں نے بھی سجدہ کیا۔ آپ کے اصحاب نے اپنے رسول کی ایسی تعظیم کی کہ پہلی امتیں اپنے نبی کی اتنی تعظیم نہ کرسکیں اور تعظیم کی مثال قائم کردی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سجدہ دو قسم کا ہے (۱) سجدہ عبادت صرف اللہ کیلئے ہے (۲) سجدہ تعظیم۔ اللہ تعالیٰ نے سجدہ تعظیم اپنے بندوں کو کروایا ہے اس کا قرآن پاک میں ثبوت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ تعظیم کروایا سجدہ تعظیم کی منع قرآن پاک میں نہیں ہے۔ روایت ہے وفد عبدالقیس اونٹوں پر سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ شریف میں حاضر ہوا اور حضور پاک کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا ابو داؤد الحدیث اگر

پاؤں پر گرنا شرک ہوتا تو حضور پاک انہیں منع فرما دیتے کہ شرک نہ کرو حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ علماء ہمارے پاس آئے اور متاثر ہوئے اور کہنے لگے آپ مریدوں کو سجدہ تعظیم سے منع کردیں تو ہم سب آپ کے مرید ہوتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ ہم ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ ہم نے اپنے بزرگوں کو تعظیم مشائخ کرتے ہوئے دیکھا ہے فرمایا (ایک بزرگ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جارہے تھے راستے میں آپ کے مرید نے آپ کو بوسہ دیا اور آپ نے فرمایا کہ اور جھکو اس نے گھوڑے کے پاؤں کو بوسہ دیا آپ نے فرمایا کہ اور جھکو اس نے گھوڑے کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بوسہ دیا اس بزرگ نے فرمایا کہ تم جتنی دفعہ جھکے ہو اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مراتب بڑھا دیئے ہیں)۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عالم روحانیت میں میں نے سجدہ تعظیم کا مسئلہ مراقبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ میں پیش کیا آپ نے فرمایا کہ سجدہ تعظیم کا حکم ہے نہ حرمت نشانیوں کی تعظیم کرو۔ بے شک تعظیم دلوں کی پرہیز گاری سے ہے (القرآن)

مار نے ادب سکھایا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب بوڑھا ہو گیا اس نے ایک بھیڑیے اور لومڑی سے دوستی لگائی اور ان سے کہا تم شکار پھنسا کر لایا کرو میں شکار کرلیا کروں گا ہم تینوں بانٹ کر کھالیا کریں گے بھیڑیے اور لومڑی نے شیر کی بات سے اتفاق کیا وہ دونوں ایک گائے پھنسا کر شیر کے پاس لے آئے شیر نے گائے کو ایک تھپڑ ملد کر ہلاک کردیا پھر شیر نے بھیڑیے سے کہا کہ اب تو تقسیم کر بھیڑیے نے یوں تقسیم کی کہ گائے کا سر کلیجی گردے مجھے دے دو کچھ گوشت لومڑی کو دے دو شیر نے ایک تھپڑ بھیڑیے کو رسید کیا بھیڑیا دور جاگرا پھر شیر نے لومڑی سے کہا اب تو تقسیم کر لومڑی نے عرض کی یہ گائے کا سر کلیجی آپ ابھی تناول کرلیں کچھ گوشت دوپہر کو کھالینا باقی گوشت شام کو کھالینا شیر لومڑی کی اس تقسیم سے بہت خوش ہوا اور شیر نے لومڑی سے کہا کہ تجھے آداب بادشاہی کس نے سکھائے لومڑی نے عرض کی کہ بھیڑیے کی پٹائی نے مجھے آداب بادشاہی سکھا دیئے ہیں۔

تصور اپنے پیر کا ایک دفعہ وڑی سائیں کے ایک پیر بھائی نے عرض کی کہ شہر والے آپ کے خلیفہ صاحب کا تصور آنے لگا ہے آپ قبلہ روحی نے فرمایا پیر کے علاوہ کسی کا تصور آئے

شیطان کا تصور ہے خبردار ہمارے علاوہ کسی کا تصور نہ کرنا

مستجاب الدعوات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ایک مرید نور محمد سکھر والے کی بیوی سخت بیمار ہوگئی نور محمد کو مشاہدہ ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام اسکی بیوی کی جان نکالنے لگے نور محمد نے عزرائیل سے کہا بھائی میری کوئی اولاد نہیں میں معذور ہوں اور بڑھاپے پر پہنچا ہوا ہوں میری مدد کون کرے گا آپ جائیں اللہ تعالیٰ سے مہلت لے لیں وہ لمحہ بھر کیلئے غائب ہوئے پھر حاضر ہوئے اور فرمایا نور محمد تمہاری بیوی کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی ہے اس کے بعد اسکی بیوی تندرست ہوگئی۔

کمال محبت خلیفہ مجاز جان محمد رحمتہ اللہ علیہ سکنہ کوئٹہ (چلتن مارکیٹ) حضرت قبلہ عالم سے کمال محبت رکھتے تھے اور عالم محویت میں رہتے تھے اپنے وصال سے کچھ دن قبل تشریف لائے کچھ دن رہے ایک روز مغرب کے بعد مزار عالیہ سے بائیں جانب مزار پاک سے پشت کر جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

سعید ازلی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عالم روحانیت میں دیکھا کہ ہم جنت کی سیر کررہے ہیں دو لڑکے آئے انہوں نے کہا کہ ہمیں گلے لگا لیجئے اور میں نے جنت کی کیاریوں میں سے موتیوں جیسے پھل توڑ کر ان کو دیئے ہم جس مقام سے گزرے وہ لڑکے بھی پیچھے پیچھے چلتے آئے پھر حاجی عبدالمجید صاحب اور انکے بھائی میاں عبدالرحمان کوئٹہ والے مرید ہونے آئے تو ہم پہچان گئے کہ یہی وہ دو لڑکے ہیں۔

ولی کی تین صفات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ میں تین صفات ہوتی ہیں زمین کی طرح بردبار بارش کی طرح امتیاز نہ کرنے والا اور سورج کیطرح فیض رساں۔

عشق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عشق کی پیدائش قلبوں میں ہوتی ہے عشق ایک آگ ہے جو جیتے جی ہی عاشق کی جان کو جلا کر راکھ کردیتا ہے عشق ایک سمندر بے کنار ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا جو اس سمندر میں اتر گیا جان سے ہاتھ دھو بیٹھا عشق اپنے محبوب کو جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے محبوب کی رضا عاشق کی زندگی ہے عاشق محبوب کی پوجا کرتا

ہے عشق رضا ہے۔

عشق ایک خون کا سمندر ہے حضرت ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز نے عرش پر ایک خون کا سمندر دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں عرش پر خون کا ایک سمندر دیکھتا ہوں یہ خون کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے شبلی یہ میرے عاشقوں کا خون ہے۔ یہ سمندر جو تم دیکھتے ہو یہ مجھ سے عشق کرنے والوں کے خون سے لبریز ہے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عشق عطا فرمایا گیا حضور صلعم سے قبل کی امتوں کو عشق نہیں دیا گیا اصحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا جب عشق ہو جائے گا تو اس عشق کا تعلق نبی سے ہو گا یا پیر سے یہی اللہ کا عشق ہے۔ عشق کی خاصیت ہے قربان ہونا اصحاب کرام نے حضور صلعم کی رضا کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں امتحان میں ڈالنا محبوب کا کام ہے اور جان نثار کردینا عاشق کا کام حضور غوث الاعظم نے فرمایا کہ اگر محبوب مصیبتوں کا پہاڑ بھی عاشق پر بھیجے تو عاشق اپنا سر نہیں ہٹاتا ہر مصیبت جو یار کی طرف سے نازل ہوتی بخوشی قبول کرتا ہے عشق عطیہ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ سب کے محبوب ہیں اور مخلوق محب ہے محبوب کی پوجا کی جاتی ہے عشق سب کچھ قربان کردینے کا ارادہ ہے فرمایا عشق کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں نہ اس میں سوچنے کا مادہ ہے محبوب کے سوا کوئی دیگر سوچ نہیں رکھتا محبوب کی یاد ہی مقصد زندگی ہے فرمایا کہ عشق کا مادہ ہر انسان میں ہوتا ہے لیکن انسان اس کا استعمال غلط کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو عشق کا مادہ انسان میں اسلئے رکھا ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اللہ سے عشق کرے لیکن انسان اس عشق کو نفسی طور پر استعمال کرتا ہے جیسے مخلوق کا مخلوق سے عشق یہ نفسی ہے بعض لوگ پیدائشی طور پر اللہ سے عشق رکھتے ہیں بعض لوگ عشق نفسی میں مبتلا ہوئے لیکن اللہ نے اپنے دوستوں کے وسیلے سے ان کے نفسی عشق کو عشق حقیقی میں تبدیل کردیا۔

حکایت ایک دفعہ ایک بزرگ کے پاس ایک آدمی بیعت کرنے کی غرض سے گیا آپ نے اس سے دریافت کیا کیا تو نے عشق کیا ہے وہ آدمی شرمانے لگا آپ نے فرمایا اس میں شرمانے کی بات نہیں اس نے اپنے عشق نفسی کا اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا آؤ تمہارے عشق نفسی کو عشق حقیقی میں تبدیل کردیں عشق نفسی ۔ تعلق ۔ صورت و صفت سے روح ہو گا۔ عشق صورتی ۔ عشق صفائی ۔ عشق حقیقی (حقی)۔ عشق صورتی ۔ شیریں فرہاد کا عشق ۔ صفاتی ۔ بادشاہ محمود و ایاز عشق حقی لیلیٰ و مجنوں ۔ عشق صورتی کا تعلق صورت و شکل سے ہو گا صورت بگڑ جائے گی تو عشق بھی ختم ہو جائے گا۔ عشق صفاتی اوصاف سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بادشاہ محمود کو ایاز کے اوصاف و خصائل سے عشق تھا مگر مجنوں کو نہ تو صورت سے غرض تھی اور نہ ہی اوصاف سے تعلق ۔ مجنوں کو لیلیٰ کے عشق سے غرض تھی چونکہ اس کی روح سے عشق تھا اسے عشق حقی کہتے ہیں۔

حکایت حضرت عبداللہ ابن مبارک آپ کا اللہ سے بڑا تعلق تھا ابتداء میں آپ عشق نفسی میں گرفتار تھے ایک دن آپ شام کو ایک دیوار کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور وہ عورت اپنے مکان کی کھڑکی سے جھانکتی رہی آپ اس کی دید میں اس قدر محو ہوئے کہ آثار صبح نمودار ہو گئے مسجد سے اذان کی آواز آئی تو آپ کو احساس ہوا کہ رات گذر گئی ہے ابھی سوچ میں تھے کہ رات اتنی جلدی گذر گئی کہ غیب سے آواز آئی کہ اے عبداللہ تو نے ایک عورت کے عشق میں تمام رات گذار دی اور تجھے خبر بھی نہ ہوئی تم ہمارے پاس کیا منہ لے کر آؤ گے بس یہ بات سنکر آپ کی دنیا بدل گئی توبہ کی اور مقبول بارگاہ خداوندی ہوئے ۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے فرمایا کہ ہند کے لوگ عشق رکھتے ہیں عشق کی راہ سے اللہ تعالیٰ تک پہنچنا آسان ہے مخلوق نفسی عشق میں مبتلا ہے کوئی مال و دولت کا عشق رکھتا ہے اس طرح سے مخلوق نفس اور خواہشات کا شکار ہے ۔ جب مخلوق اولیاء سے رجوع کرتی ہے اور ان پر ارادت لاتی ہے تو وہ لوگ ان کے دلوں سے خواہشات نفسی کو کاٹ دیتے ہیں اور وہ خواہشات جن سے وہ محبت کرتے ہیں کی شکل و صورت بگاڑ دیتے ہیں اسطرح سالکوں کے قلوب دنیا سے کٹ جاتے ہیں چونکہ ان کے دلوں میں اللہ کی محبت کا بیج بو دیا جاتا ہے اسطرح سے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں جب تک دل صاف نہیں ہو گا اللہ اسکے رسول کی محبت پیدا نہیں ہو گی جس طرح موسم برسات میں خود رو پودے اور گھاس وغیرہ خود زمین سے نکل آتے ہیں اس طرح نفسی عشق اور خواہشات قلب میں

پیدا ہوتی رہتی ہیں جب قلب پاک اور خشک ہو جاتا ہے تو اللہ کی محبت قلب میں سماجاتی ہے اس تعلیم ذکر و فکر سے قلب پاکیزہ ہو جاتا ہے آپ نے حکایت فرمائی۔

حکایت ایک بادشاہ نے ایک نہایت حسین لونڈی خریدی اسے اپنے محل میں لے آیا بادشاہ اسے بہت چاہنے لگا تھا بادشاہ نے اس کیلئے عمدہ انتظام کیا اور اس کی ضروریات کو پورا کرتا اس کی دلجوئی کرنے کی پوری کوشش کرتا لیکن اکثر وہ اداس اور کھوئی کھوئی سی رہتی بادشاہ نے محسوس کیا بس کنیز کو اس سے رغبت خاص نہیں ہے تمام آسائش کے باوجود وہ اداس اور غمگین رہتی ہے اور اس کی صحت بھی دن بدن خراب ہو رہی ہے بادشاہ نے اس کے علاج معالجہ کی طرف خصوصی توجہ کی بہت علاج کیا لیکن اس کی صحت دن بدن خراب ہوتی گئی بادشاہ بہت پریشان تھا کیونکہ اسے لونڈی سے دلی لگاؤ تھا کچھ ایام گذرنے کے بعد ایک نامور طبیب کا گذر ہوا بادشاہ نے اسے مشورے کیلئے بلوایا اور اس کنیز کے تمام حالات بتلائے اور تفصیلات مرض سے آگاہ کیا اور تمام وہ آسائش جو میسر تھی تفصیلاً بتائیں طبیب نے اس لونڈی کا معائنہ کیا اور بادشاہ کو بتایا کہ مرض قابل علاج ہے اور اسے کوئی جسمانی عارضہ نہیں ہے یہ صرف عشق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے یہ صحت یاب نہیں ہورہی اور اسے عشق پر اختیار بھی نہیں یہ بات سنکر بادشاہ پریشان ہوا اور طبیب سے کہا کہ اب اس کا کیا ہو سکتا ہے خوف کی وجہ سے وہ اپنے عشق کا اقرار بھی نہیں کرے گی تو اس کا علاج کیسے ممکن ہے طبیب نے مشورہ دیا کہ آپ مطمئن رہیں اب یہ میرا کام ہے بس جس چیز کی ضرورت ہو وہ مجھے مہیا کردیں یہ چند دنوں میں ہی صحت یاب ہو جائے گی اب آپ اس کا علاج کرائیں بادشاہ نے طبیب سے کہا کہ تم اس کا علاج کرو اور جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دو طبیب نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو تمام شہروں کے نام سے واقف ہو جب وہ مطلوبہ آدمی آگیا تو طبیب نے لونڈی کا معائنہ کیا اور اسے سامنے بیٹھا کر اس سے کہا کہ تم تمام شہروں کے نام بلند آواز سے پڑھو جونہی ایک شہر کا نام لونڈی نے سنا تو اس کا دل زور زور سے دھڑکا نبض تیز ہو گئی طبیب کو سمجھ آگئی کہ لونڈی کا اس شہر سے خاص تعلق ہے اگلے دن پھر لونڈی کا معائنہ کیا گیا اور اس شہر کے محلوں کے نام اس لونڈی کے سامنے پڑھے گئے ایک محلے کا نام سنتے ہی لونڈی کی دل کی دھڑکن پھر تیز ہوگئی طبیب نے جان لیا کہ لونڈی کی چاہت اس محلے میں رہنے والے سے ہے آئندہ معائنہ پر اس محلے میں رہنے والوں کے نام

لونڈی کے سامنے بتائے گئے جب لونڈی کے محبوب کا نام آیا تو اس کی دھڑکن میں بہت اضافہ ہوا
کیونکہ محبوب کے نام سے دل میں خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے پس طبیب نے سمجھ گیا کہ لونڈی
اس نام کے آدمی کو چاہتی ہے بس اب طبیب نے بادشاہ کو تمام معاملہ سمجھا دیا بادشاہ نے اس آدمی
کو تلاش کروا کر بلوایا اور طبیب کے حوالے کیا جب اس نوجوان کو لونڈی کے سامنے لے جایا گیا تو
لونڈی نے اپنے محبوب کو دیکھا اور اس کے سامنے اس آدمی کو روزانہ پیش کیا جاتا اس سے
لونڈی کی صحت میں تبدیلی واقع ہونے لگی اور چند ہی روز میں اس کی صحت بحال ہونے لگی
چونکہ لونڈی کو اس شخص کے حسن و خوبصورتی سے لگاؤ تھا اس لئے اسکی جدائی اور عشق کی
شدت کی وجہ سے صحت خراب ہوگئی تھی اب جو دیدار یار میسر ہوا تو لونڈی کی صحت میں اضافہ
ہونے لگا اب طبیب نے اس نوجوان کو ایسی دوا دی جس سے اس کا حسن مائل بہ زوال ہوا اور
دن بدن اس کے حسن و جمال میں فرق پڑنے لگا وہ بیمار ہو گیا یہاں تک کے اس کا ظاہری حسن
ختم ہوگیا طبیب روزانہ اس نوجوان کو لونڈی کے سامنے بٹھاتا پھر بادشاہ کو بٹھاتا بادشاہ صحت مند تھا
اور وہ نوجوان روز بروز کمزور سے کمزور تر ہوتا جارہا تھا نوجوان سے عشق ختم ہوگیا لونڈی کے دل
میں اس نوجوان کا صورتی عشق تھا وہ بھی ختم ہوگیا اب بادشاہ کیساتھ لونڈی کا عشق ہو گیا آخر وہ
دن بھی آیا جب لونڈی نے اس نوجوان کو دیکھ کر منہ پھیر لیا طبیب اپنے مقصد کو پہنچا لونڈی کا دل
اب بادشاہ کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اولیاء اللہ
کے پاس آتا ہے اور ارادت اختیار کرتا ہے تو ہم لوگ اس کے دل سے دنیاوی عشق و محبت نکال
دیتے ہیں اور حکمت سے اس کی چاہت والی چیز کی شکل و صورت تبدیل کردیتے ہیں اور سالک
اس نفسی چاہت سے خود ہی منہ پھیر لیتا ہے پھر اللہ اور اسکے رسول کی چاہت اور لذت اسے عطا
کی جاتی ہے پھر وہ اللہ اور اسکے رسول صلعم اور پیر کامل کے عشق میں اسیر ہو جاتا ہے دنیاوی
لذتوں سے منہ پھیر کر فعل بندگی اختیار کرلیتا ہے اور صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بن جاتا ہے فرمایا
عشق ایک آگ ہے عشق کی آگ جہنم کی آگ سے بھی زیادہ ہے آگ میں جل کر خود بھی آگ
ہو جاتا ہے جیسے لوہے کو آگ میں ڈال دو اب خود بھی وہی کام کرے گا جو آگ کرتی ہے۔ ارشاد
فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ سفر سے واپس تشریف لائے اور حضور نبی کریم صلعم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے حضور صلعم نے ان سے فرمایا کہ اے عمر تم باہر سے آئے ہو دوران سفر کا کوئی مشاہدہ

بیان کرو۔ آپ نے عرض کیا بندہ ایک علاقے سے نکلا وہاں ایک گاؤں تھا۔ میں اس قریہ میں گیا اور وہاں پر والدین نے ایک لڑکی اور لڑکے کو قتل کر دیا وہ عاشق و معشوق تھے ایک دوسرے کی چاہت رکھتے تھے عشق میں مبتلا تھے برائے کرم آپ بتا دیں وہ جنت میں ہوں گے یا کہ دوزخ میں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حضور صلعم نے ان کی ارواح کو حاضر کیا اور دریافت حال کیا انہوں نے جواب دیا ہمارا نام دوزخیوں کی فہرستوں میں پکارا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ ہم جنت میں ہیں یا دوزخ میں ہم عشق کی آگ میں فنا ہو کر آگ ہو گئے ہیں۔ ہمیں جنت اور دوزخ کا احساس ہی نہیں عشق کی آگ جہنم کی آگ سے بھی شدید ہے فرمایا کہ حضرت ابو بکر شبلی بہت بڑے بزرگ تھے آپ حضرت جنید بغدادی سے مرید اور ارادت رکھتے تھے آپ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک حسین لڑکی پر نظر پڑی جو سر سے ننگی تھی آپ نے اس لڑکی سے کہا کہ اے لڑکی اپنا سر ڈھانپ اس لڑکی نے کہا "حسین پھول سر نہیں ڈھانپتے" اس جواب سے حضرت شبلی پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی اور بے اختیار آپ کی زبان اقدس سے اللہ اللہ کا نعرہ بلند کیا اور وہ لڑکی جل کر راکھ ہو گئی۔ آپ اس بات سے بہت پریشان ہو گئے آپ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی میں نے تو اس لڑکی کو نہیں مارا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شبلی جب تم نے پہلی دفعہ اللہ کہا تو اس لڑکی نے میرا جمال دیکھا اور دوسری دفعہ جب تم نے اللہ کہا وہ میرے جمال پر عاشق ہو گئی جب تم نے تیسری بار اللہ کہا تو یہ لڑکی میرے عشق میں جل کر راکھ ہو گئی۔ حضرت بی بی زلیخا سیدنا یوسف علیہ السلام کے عشق میں مبتلا ہوئیں دیوانہ ہو گئیں (یاد یار ہی ان کی زندگی بن گیا) آپ نابینا ہو گئیں ایک دن حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کہیں تشریف لے جارہے تھے آپ سڑک پر بیٹھی تھیں جب انکی سواری سامنے سے گزری تو نابینا ہونے کے باوجود یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا اور آپکو آواز دی حضرت یوسف ٹھہر گئے اور پوچھا کہ تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے؟ کہا کہ میں زلیخا ہوں اے یوسف کیا تم مجھے نہیں پہچانتے میں نے تو اپنی زندگی تیرے عشق میں گذار دی۔ بی بی زلیخا نے عرض کی ذرا اپنا ہاتھ تو میری طرف بڑھایئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ بی بی زلیخا نے آپکا دست مبارک دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے منہ کے قریب کیا اور اتنے زور سے آہ کھینچی کہ سانس کی گرمی سے کوڑا جو آپ کے دست اقدس میں تھا زمین پر گر پڑا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بی بی زلیخا نے

عشق کی شدت سے جو آہ کھینچی تو حضرت یوسف علیہ السلام کا دست مبارک سوزش آہ سے جل گیا اور کوزا جو آپ اپنے دست مبارک میں رکھتے تھے چھوٹ کر زمین پر گر گیا۔

عشق عقل نہیں رکھتا فرمایا کہ عشق سوچتا نہیں نفع و نقصان کی پروا نہیں کرتا چونکہ عشق عقل نہیں رکھتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم یک چھری اور برتن لیکر میرے بندوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم سے اللہ تعالیٰ نے انسانی گوشت کا ٹکڑا مانگا ہے جو بھی تمہارا مطالبہ پورا کردے وہی ہمارا دوست بندہ ہے چنانچہ آپ چھری اور برتن لیکر لوگوں کے پاس گئے اور ان سے گوشت کا ٹکڑا اللہ کیلئے مانگا کسی نے نہ دیا کسی نے اعتراض کیا کہ اے اللہ کو گوشت انسانی کی کیا ضرورت ہے ؟ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ آخر آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اور اس سے بھی اپنا سوال دھرایا اس آدمی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے مانگا ہے آپ نے فرمایا ہاں پس یہ بات سنتے ہی اس نے چھری لے کر اپنے بدن سے گوشت کا لوتھڑا کاٹ کر برتن میں رکھ دیا جب آپ وہاں سے جانے لگے تو اس آدمی نے سوال کیا اے موسیٰ اللہ نے کونسی جگہ یعنی جسم کے کس حصے کا گوشت طلب فرمایا ہے آپ نے فرمایا یہ تو مجھے علم نہیں فرمایا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو نامعلوم کونسے حصے کا گوشت درکار ہو پھر اس نے دوبارہ چھری اٹھائی اور پھر اس نے اپنے جسم کے مختلف حصوں سے گوشت کاٹ کر آپ کے برتن میں بھر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوئے آپ گوشت کا برتن لیکر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارب میں نے تیرے عاشق بندے کی زیارت کی واقعی وہ عاشق صادق ہے جس نے اپنے تمام جسم کا گوشت کاٹ کر میرے حوالے کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ ہم نے تو معیار دوستی ایک گوشت کا ٹکڑا رکھا تھا یہ کام تو تم بھی کرسکتے تھے اور صف عاشقاں میں شامل ہو سکتے تھے یہ تو ہماری مہربانی ہے کہ تمہیں نبی بنایا ہے ورنہ میرا عاشق تو تم نے دیکھ لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گئے۔

عشق مجنوں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مجنوں کو لیلیٰ کی روح سے عشق تھا۔ یہ صورتی عشق نہیں تھا روحی عشق تھا ایک مرتبہ لیلیٰ خیرات تقسیم کررہی تھی بھکاری اپنے برتن لئے قطار میں کھڑے تھے "مجنوں" بھی مٹی کا ایک برتن لیکر قطار کے آخر میں ٹھر گیا جب مجنوں

کی باری آئی تو لیلیٰ نے مجنوں کا کاسہ ہاتھ میں لیا اور زمین پر دے مارا۔ مجنوں کا کاسہ ٹوٹ گیا لیلیٰ نے مسکرا کر کچھ کہا اور اندر چلی گئی۔ گداگروں نے مجنوں سے کہا تو بہت ہی بدنصیب ہے تجھے تو خیرات بھی نہیں دی اور برتن بھی توڑ دیا۔ مجنوں نے کہا اے لوگو مجھے خیرات کی ضرورت نہیں تھی دیدار یار مقصود تھا درخواست کی کہ خیرات مجھے بھی دے لیلیٰ نے کہا تجھے کیا دوں۔ صدقہ تو تیرا ہی تقسیم کررہی ہوں فرمایا کہ ایک دفعہ سید الساجدین سیدنا زین العابدین علیہ السلام نے مجنوں سے پوچھا کہ خلافت کس کا حق تھا؟ مجنوں نے کہا کسی کا نہیں میری لیلیٰ کا حق تھا۔۔۔ یہ تاج خلافت میری لیلیٰ کو پہنا دو۔

عشق محمود و ایاز ارشاد فرمایا کہ محمود کو ایاز سے صفاتی عشق تھا۔ محمود بادشاہ غزنی ایاز کی خوبیوں کی وجہ سے عشق رکھتا اور اسے چاہتا تھا ایک دفعہ محمود خربوزہ کھا رہا تھا۔ ایاز بھی آ پہنچا۔ محمود نے ایک خربوزہ ایاز کو دیا اور کہا کہ کھاؤ ایاز نے اسے کاٹا اور مزے لے لے کر کھانے لگا۔ محمود نے پوچھا کہ خربوزہ کیسا ہے؟ ایاز نے عرض کی کہ بہت اچھا ہے محمود نے ایاز کے خربوزہ میں سے تھوڑا لیکر چکھا وہ بہت تلخ تھا کڑوا تھا۔ محمود نے کہا کہ تم نے یہ کڑوا تلخ خربوزہ کیوں کھایا۔ ایاز نے عرض کہ آپ کی عطا تھی میں کیسے برا جانتا۔

عشق ایک چور کا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے ایک بادشاہ نے فتویٰ طلب کیا لیلیٰ آپ نے انکار فرمایا اور بادشاہ وقت نے آپ کو قید خانے میں ڈال دیا وہاں اس قید خانے میں ایک مشہور و معروف چور تھا جب چور کو یہ علم ہوا کہ امام صاحب بزرگ وقت جیل میں ہیں تو وہ امام صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ اس چور نے امام صاحب سے عرض کی کہ یاحضرت مجھے چوری کرنے سے عشق ہے اور اس عشق میں اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹوا چکا ہوں اب گردن کی باری ہے۔ آپ تو اللہ سے تعلق اور عشق رکھتے ہیں گھبرانا مت۔

عشق ہمیشہ جوان رہتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عشق ہمیشہ جوان رہتا ہے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔

ایک مولوی صاحب کا عشق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس ایک مولوی صاحب آیا اس نے کہا کہ آپ اللہ کے دوست ہیں اور سنا ہے کہ اللہ کے دوستوں

نے مردوں کو زندہ کردیا ہے میری ایک محبوبہ تھی کچھ عرصہ ہوا اس کا انتقال ہوگیا مجھے اس سے بہت محبت تھی ۔ اب اس کی یاد ستاتی ہے میں اس کے عشق میں مبتلا ہوں اگر آپ اسے زندہ کردیں تو آپ پر ارادات بھی لاؤں گا اور آپ کی غلامی دل و جان سے کروں گا ۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں ۔ حضرت روحی فداہ نے فرمایا کہ تم نے درست سنا ہے اللہ کے دوستوں نے مردوں کو زندہ کیا ہے ۔ مردوں کو زندہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ کام تو خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور نام اپنے بندے کا کرتا ہے ۔ قوت تو اس کی ہے اظہار دوست سے کرتا ہے ۔ فرمایا کہ آج کل تو زندہ لوگ بھی مردہ کے موافق ہیں یہی زندہ ہو جائیں تو غنیمت جانو آج کا زندہ آدمی بھی مردہ کے موافق ہے مرنے والا تو ایک زندگی کا خاص وقت گذار کر دنیا سے رخصت ہوا اور اس نے اس قلیل عرصہ میں جو کچھ کیا اس کا بھی حساب کتاب دینا مشکل ہوگا اور اب اس کو زندہ کر کے مزید حساب کتاب اور اسے دنیاوی آلودگی میں مبتلا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ باقی رہا تیرا عشق کا معاملہ تو مجھے تو عاشق معلوم نہیں ہوتا اگر تجھ میں اس کا عشق ہوتا تو گھل گھل کر مرجاتا ۔ تو تو ہٹاکٹا پھر رہا ہے اور بات عشق کی کررہا ہے یہ تو نہیں تیرا نفس بول رہا ہے ۔ تو تو خواہشات نفسی کیلئے رو رہا ہے اس کا نام عشق نہیں پھر آپ نے مولوی صاحب کو ایک حکایت سنائی

حکایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دھوبی کا نوعمر لڑکا تھا جس کے والدین ایک بادشاہ کے کپڑے دھوتے تھے ایک دن وہ لڑکا اپنی والدہ کے ساتھ شاہی محل میں چلا گیا ۔ بادشاہ زادی کا اس سے سامنا ہوگیا بس ایک ہی نظر میں وہ شہزادی کے عشق میں مبتلا ہوگیا اب وہ شہزادی کے کپڑے خود دھوتا اور بہت ہی محبت اور پیار سے ان کپڑوں کو دیکھتا اور عزیز رکھتا شہزادی بھی اس کے کام (دھلائی) سے بہت خوش تھی اس کے دھلے ہوئے کپڑوں کو پسند کرتی ۔ بادشاہ زادی اور دھوبی کے لڑکے کا کوئی میل نہیں تھا ۔ بس وہ لڑکا اس کے عشق کی آگ میں جلتا رہا اور اس غم میں گھل گھل کر مرگیا ۔ اب شہزادی کے کپڑے اس مرحوم لڑکے کی ماں کو دھونے پڑے ۔ دھوبن نے کپڑے دھو کر شہزادی کو پیش کیے تو اسے پسند نہ آئے اور اسے دوبارہ دھونے کا حکم دیا دھوبن بے چاری مجبور تھی اس نے پھر ان کپڑوں کو دھویا استری وغیرہ کی اور اپنی سمجھ کے مطابق تیار کیا پھر شہزادی کو پیش کیے لیکن پھر بھی اس کو کپڑوں کی دھلائی پسند نہ آئی اور

تیسری بار پھر واپس کیے کہ اچھی طرح دھو کر لاؤ۔ دھوبن بے چاری پھر ان کو لیکر گھر آئی اور بہت محنت و مشقت سے ان کو دھویا اور اچھی طرح استری کر کے پھر شہزادی کو پیش کیے لیکن شہزادی کو پھر بھی دھلائی پسند نہ آئی وہ بے چاری دھوبن اپنے بیٹے جیسا عشق کہاں سے لاتی اس کا لڑکا تو بہت عشق و محبت سے ان کپڑوں کو دھوتا تھا اس مرتبہ شہزادی نے دھوبن سے کہا نامعلوم تجھے کیا ہو گیا ہے اب کپڑوں میں وہ خوبی نہیں جو پہلے ہوا کرتی تھی آخر پہلے بھی تم ہی کپڑے دھوتی تھی شہزادی کا یہ کلام سن کر دھوبن رونے لگی اس نے روتے روتے عرض کی کہ بیٹی ان کپڑوں کی دھلائی میں ایک راز پوشیدہ تھا اب میں ویسے کپڑے تیار نہیں کر سکتی مجھ سے جس قدر محنت ہو سکتی تھی کی پھر بھی تمہیں پسند نہ آئے اب میں وہ محبت کہاں سے لاؤں جو تمہیں میرے دھوئے ہوئے کپڑے پسند آجائیں ۔ بات دراصل یہ ہے کہ تیرے کپڑے دھونے والا مرچکا ہے ۔ وہ میرا لڑکا تھا۔ وہی تیرے کپڑے دلی محبت سے دھوتا تھا۔ اب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے وہ لڑکا تجھ سے عشق رکھتا تھا وہ تیرے عشق میں گھل گھل کر مرگیا۔ اب مجھ میں وہ قوت نہیں جس سے تیرے کپڑے تیری پسند کے مطابق تیار کروں تو ہی بتا کہ میں اس جیسا عشق کہاں سے لاؤں ۔ تیرے کپڑوں میں تو اس کے عشق کی مہک بسی ہوتی تھی اب مجھ میں وہ تاب نہیں ۔ شہزادی نے دھوبن کے لڑکے کی موت کا قصہ بہت ہی حسرت و یاس سے سنا اور اس کے عشق کی داستان سن کر خود بھی اس لڑکے کے عشق میں مبتلا ہو گئی ۔ شہزادی نے دھوبن سے کہا کہ تو مجھ پر ایک احسان کر اور مجھے اس کی قبر پر لے چل بس وہ شہزادی دھوبن کیساتھ اپنے عاشق کی قبر پر گئی ۔ اور اس کی قبر دیکھ کر بے ہوش ہوگئی اور قبر پر گر گئی جب دھوبن نے شہزادی کو اٹھانے کی کوشش کی تو وہ بے جان تھی ۔ یعنی شہزادی مرچکی تھی ۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ عشق تو ایسا ہوتا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ "تو مرتو سہی تاکہ تیرا عشق ثابت ہو جائے شہزادی کیطرح واقعی تو عاشق ہے پھر ہم زندہ کردیں گے" ۔ فرمایا کہ عاشق کا سرمایہ محبوب کی یاد ہے عاشق اپنے محبوب کو چاہتا ہے اس کے نام کا کلام پسند کرتا ہے عاشق محبوب کی پرستش کرتا ہے محبوب پر اپنی جان کو نثار کرتا ہے آپ کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ عشقیہ اشعار سننے میں آئے ہیں ایک دفعہ آپ نے فرمایا (ہم نے مولانا محمد علی جوہر کی زبان سے ہندی زبان کا ایک شعر سنا وہ شعر ہمیں پسند آیا ۔

آؤ ری سکھیو ہو رہی کھیلیں پیا کے سنگ
جیت گئے تو پیا ملیں ہارے تو پی کے سنگ

آپ نے فرمایا اس شعر میں ہر پہلو سے عشق کی جھلک نظر آتی ہے عشق محبوب سے تعلق رکھتا ہے اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ اگر جیت گئے تو انعام میں "پی" ملے گا اور ہار بھی گئے تو "محبوب" کیساتھ ہی رہیں گے آپکو یہ شعر بہت پسند تھا۔ ایک دفعہ آپ نے جگر مراد آبادی کا یہ شعر سنایا۔

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشان سے

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بڑا عشق تھا عشق کی راہ میں انسان بہت جلد اللہ کو پا لیتا ہے۔ سکھر شریف میں ہم سے ایک مولوی صاحب نے عشق کے بارے میں سوال کیا ہم نے جواب دیا کہ عشق ایک آگ ہے اس کی لذت وہی جانتا ہے جس میں سوزش عشق ہو مولانا صاحب آج یہ خیمہ آگ سے بھرا ہوا ہے رات کو اس جگہ قیام کر لینا شائد تمہیں بھی آگ لگ جائے۔

حضرت خواجہ امیر خسرو کا عشق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر خسرو دہلوی کو اپنے پیرومرشد محبوب الٰہی حضرت نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے بہت بڑا عشق تھا۔ ایک دفعہ امیر خسرو کہیں سے تشریف لا رہے تھے راستے میں ایک شب سرائے میں قیام فرمایا اس دن سرائے میں کچھ لوگ قیام پذیر تھے جو دہلی سے واپس آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی سرائے میں قیام کیا ہوا تھا حضرت امیر خسرو تمام سرائے میں یہ کہتے ہوئے پھر رہے تھے کہ بوئے پیری آید۔ کہ مجھے پیر کی خوشبو آرہی ہے آخر وہ لوگ ان کو مل گئے وہ قوال تھے۔ جو دہلی سے آئے تھے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے دربار سے آئے تھے اور انکی نعلین پاک بھی انکے پاس تھیں ان قوالوں نے بتایا کہ نعلین حضرت محبوب الٰہی نے ہمیں عطا کی ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے ان سے پوچھا کہ یہ نعلین تم فروخت کرو گے۔ قوال نے جواب دیا کہ ہاں فروخت کریں گے۔ مگر یہ بتاؤ کہ ان کے عوض کیا دو گے؟ حضرت امیر خسرو نے فرمایا کہ سردست تو میرے پاس یہ سات بار اونٹ اشرفیوں کے ہیں یہ لے لو اور جان مانگو تو وہ بھی حاضر ہے آپ نے اشرفیوں کے عوض نعلین پاک حاصل کر لیں اور ان کو سر پر باندھ کر شیخ عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیرومرشد نے دریافت فرمایا کہ اے

خسرو کہ کتنے میں خریدیں جوابا" عرض کیا یا سیدی صرف سات بار اونٹ اشرفیوں میں ۔ آپ نے فرمایا کہ بہت سستی خرید لیں ۔ عاشق محبوب کو چاہتا ہے جب محبوب مل جائے تو سب کائنات اس کی ہو جاتی ہے ۔ ایک دفعہ ہارون رشید نے خوشی کے موقع پر اعلان کیا کہ جو شخص جو چیز مانگے گا اسے وہی چیز مل جائے گی کسی درباری نے دولت مانگی کسی نے زمین کی غرض کسی نے کچھ ۔ آخر میں ایک شاہی لونڈی رہ گئی اس نے کچھ نہ مانگا وہ ہارون الرشید سے عشق رکھتی تھی ۔ ہارون الرشید نے لونڈی سے کہا تو بھی مانگ جو مانگے گی وہ تجھے بھی مل جائے گا ۔ اس لونڈی نے ہارون الرشید کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا کہ میں تجھے مانگتی ہوں اگر تو مجھے مل جائے گا تو یہ سب چیزیں مجھے مل جائیں گی ۔ بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا اور ملکاؤں میں شامل کر لیا ۔ آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کا بھی یہی معاملہ ہے جب اللہ کو پا لیتے ہیں تو تمام کائنات میں ان کا تصرف ہو جاتا ہے ۔

ایمان کی تکمیل عشق ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی تکمیل عشق ہے اور عشق کی تکمیل رضا ہے ۔ ایک بار آپ کی خدمت میں ایک امیر کبیر شخص آیا خدمت میں بیٹھا رہا آپ کی گفتگو سنتا رہا پھر اس نے عرض کی آپ جو بزرگوں کا راستہ بتار ہے ہیں یہ تو بہت مشکل ہے ہم لوگ جو دنیا کے ناز و نعم میں پلے ہیں ہم کیسے یہ مصیبتوں کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا جب کسی شخص کو ایک لذت سے کوئی اعلیٰ لذت ملے وہ پچھلی لذت کو چھوڑ دیتا ہے ۔

سماع

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سماع تمام بزرگان اولیاء اللہ سے ثابت ہے بعض بزرگان نے سماع نہیں سنا لیکن سماع کی اباحت سے وہ بھی انکار نہ کر سکے سماع صوفی کرام کی حیثیت کچھ اور ہے ہند میں اسلام ان ہی سماع سننے والے بزرگوں کی بدولت پھیلا ۔ سماع صوفیہ بزرگان قربان خداوندی کی حقیقت کچھ اور ہے ۔ ان بزرگوں کا سماع آتش عشق الٰہی کے شعلوں کو اسقدر بھڑکاتا ہے کہ غیر اللہ کا وجود جل کر راکھ ہو جائے اور دل کے اندر اللہ اور اسکے رسول صلعم کا حقیقی عشق پیدا ہو جائے بزرگان دین نے سماع میں محبوب حقیقی کی مدح و ثناء اور ان کی یاد کو دل میں

قائم کرنے کیلئے سماع کی محفلوں کا انعقاد کیا ہے نہ کہ فسق و فجور کیلئے مجلس سماع میں عشقیہ کلاموں پر عشاق نے تڑپ کر جانیں دے دی ہیں۔ تمام اعلیٰ مراتب بزرگان دین جن کی شان نوک قلم اور زبان کی قوت سے بیان نہیں کی جاسکتی سماع سنا اور اپنے عقیدت مندوں کو سنایا اور ان کے مراتب اللہ تعالیٰ نے بلند فرمائے ایک مرتبہ سماع کے بارے میں بابا فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز سے دریافت کیا اور سماع سے علماء کا اختلاف بیان کیا آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ کوئی تو جل کر خاکستر ہو گیا اور تو ابھی تک اختلاف میں ہے

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قوالی ایک امر صباح ہے۔ امر صباح میں دو طریقے ہوتے ہیں۔ ان دو طریقوں میں ایک طریقہ فائدہ کا ہوتا ہے اور دوسرا نقصان کا "سماع بزرگان دین" یہ فائدہ کا طریقہ ہے۔ اگر کوئی (شخص) نقصان کا طریقہ اختیار کرے تو اس طریقے میں ترقی نفس ہو گی جیسے فحش طریقہ سے گانا سننا۔ شرابیں پینا وغیرہ اس طریقہ میں ترقی نفس ہو گی۔ اگر فائدہ کے لئے فائدہ کے طریقہ سے سماع سنا۔ اللہ کی راہ میں سماع سنا جائے تو ترقی روح ہو گی۔ یہ لوگ (منکرین) یکطرفہ کارروائی پر نظر رکھتے یکطرفہ کارروائی کرتے ہیں۔ امر صباح میں قاعدہ ہے کہ اس میں فعل کو دیکھتا ہے کہ وہ فعل اللہ کی یاد کے واسطے ہے طبیعت میں ذوق کیفیت پیدا کرنے کیواسطے ہے۔ نہ کہ یہ فحش طریقہ ہے۔ (فحش طریقہ سے گانا وغیرہ سننا تو نہیں ہے) یہ تو ہمارے سلسلہ کے لوگوں کو کلام سننے سے قلب میں ذوق پیدا ہوتا ہے کیفیت ہوتی ہے۔ یہ صرف کلام سننے ہی سے نہیں ہوتی اگر یہ صرف کلام سننے سے ہو تو دوسرے لوگوں کو بھی ہو۔ یہ کیفیت تو نور نسبت سے ہوتی ہے کلام اس لئے سنائے جاتے ہیں کہ ان کی روحوں کو دنیا کی (محبت) سے کاٹتا ہے۔ قلب کلام سے کٹتا ہے یہ کلام جو ہے قلب کو کاٹتا ہے۔ جب قلب دنیا سے کٹ جاتا ہے تو اس کا رخ (دنیا) سے پھر جاتا ہے۔ قلب کا رخ نسبت کی طرف ہو جاتا ہے پھر اس میں اللہ کا نور داخل ہو جاتا ہے جس سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ یہ روح انسانی عشق کی خاصیت رکھتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا عشق پیدا کیا جاتا ہے۔ سماع سے روح کو تسکین حاصل ہوتی ہے عشق کی خاصیت ہے کلام سننا محبوب کے نام کے کلام سننا۔ اس لئے سماع سے دل دنیا کی محبت سے جدا ہو جاتے ہیں اس لئے قلوب کو دنیاوی محبت سے کاٹنے کی خاطر بزرگوں نے اسے سنایا ہے یہ اللہ کے واسطے کا فیض ہے جس سے فائدہ پہنچتا ہے یہ سماع کا ایسا طریقہ ہے کہ اس سے دل

دنیا سے دور ہو جاتے ہیں۔ جب روح کلام سنتی ہے تو اس کا رخ دنیا سے پھر جاتا ہے اور اس کا رخ "اللہ کی ذات" کی طرف ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا طریقہ ہے کہ جیسے تمہاری پشت روشنی کی طرف ہو جائے تو سامنے اندھیرا ہو جائے گا یعنی سایہ سامنے آجائے گا اگر آدمی کا رخ سورج کی طرف ہو جائے تو اندھیرا پیچھے چلا جائے گا جب قلب کا رخ پھرا ہوا ہوتا ہے تو اس کی (اللہ کی) ذاتی روشنی دل کو نہیں پہنچتی جب قلب حق کی طرف رخ پھیرتا ہے تو اس میں اللہ کی روشنی داخل ہو جاتی ہے قلب مطمئن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے یہ ترتیب دلوں کے فیض پہنچانے کی ہے اللہ کی راہ میں صحیح چلنا ہے صداقت کے راستے پر چلنا ہے لوگوں کے دلوں میں عشق پیدا کرنا ہے اس ترتیب سے اللہ کا عشق بھی پیدا ہوتا ہے تو آدمی اللہ کی راہ پر صحیح چلتا ہے اگر عشق پیدا نہ ہو تو زہد و تقویٰ سے راہ عرفان طے نہیں ہوتا راہ عرفان تو عشق سے طے ہوتا ہے زہد و تقویٰ سے پرہیز گار ہو جائے گا۔ حد کو پہنچ جائے گا تو رات اور دن اللہ اللہ کرتا رہے گا لیکن ذات کو نہیں پا سکے گا عرفان نہیں پائے گا عارف نہیں ہو سکے گا۔ عارف ہونا تو عشق کی خاصیت ہے۔ اللہ کی یاد تو دونوں فریق کرتے ہیں (زہد تقویٰ) والے لوگ بھی کرتے ہیں اور ہم (عشق والے) بھی وہ مزدوری ہے یہ عشق ہے۔ عشق محبوب کو چاہتا ہے۔ مزدور مزدوری چاہتا ہے یہ مزدوری جنت اور دوزخ کا مسئلہ ہے۔ عشق جنت دوزخ کا مسئلہ نہیں یہ تو اس کو (محبوب کو) پا لینے پہچاننے سے مطلب رکھتا ہے محبوب کو پالینا اور اس کی پہچان کر لینا۔

حکایات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ وقت کے پاس اپنا مرید بھیجا اور دریافت فرمایا آپ اور میں دونوں ہم مراتب ہیں۔ لیکن آپ کے مرید بہت جلد کامیاب ہوئے ہیں اور برگزیدہ ہو گئے ہیں اور اکثر آپ کے مریدین اللہ کی راہ میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مگر مجھ سے تعلق ارادت رکھنے والے لوگ اسقدر کامیاب نہیں ہوئے اور کہیں کہیں ایک آدھ کے علاوہ سب کمزور ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان سے جا کر عرض کرنا کہ ہم اپنے مریدوں کو عشق دیتے ہیں اور آپ "زہد و تقویٰ" دیتے ہو۔ پھر آپ نے ان کے مرید کے روبرو اپنے مرید کو بلوایا دو انڈے دے کر کہا جلد از جلد تم دونوں ان انڈوں کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق پاک کر کے لے آؤ۔ دونوں آدمی چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں ایک آدمی اپنا انڈہ لیکر آگیا اور انڈہ پیش کیا اور عرض کی یا حضرت انڈہ بالکل پاک صاف ہو گیا ہے

دوسرے آدمی نے بھی آکر انڈہ پیش کیا اور کہا کہ میں نے اس کو پاک کرنے میں پوری کوشش کی ہے۔ مگر مجھے ابھی شک ہے کہ انڈہ پاک نہیں ہوا۔ آپ (ان بزرگ) نے ان سے دریافت کیا کہ تم دونوں نے انڈہ کو پاک کرنے کیلئے کیا طریقہ استعمال کیا پہلے آدمی نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ آگ میل کو کھاجاتی ہے اور میں نے انڈے پر کپڑا لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا اور پھر نکال کر لے آیا ہوں مجھے مکمل یقین ہے کہ میرا انڈہ پاک ہو چکا ہے دوسرے آدمی نے عرض کی کہ میں نے اسے پانی میں خوب دھویا ہے مگر میرا شک ابھی باقی ہے پھر آپ نے ان بزرگ (مسمان) قاصد کو فرمایا کہ اپنے پیرومرشد کو ان انڈوں کے پاک کرنے کا طریقہ کار بتا دینا اور ان سے کہہ دینا کہ ہم مرید کر کے اسے عشق کی آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو پانے اور پوجنے کے دو طریقے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ سب مخلوق کے محبوب ہیں۔ محبوب کو پوجا جاتا ہے۔ تمام مخلوق کے پیغمبروں سمیت اللہ تعالیٰ سب کے محبوب ہیں محبوب کی پوجا کی جاتی ہے اس کو پوجنے اور اطاعت کرنے کا ایک طریقہ عشق ہے (محبت کیساتھ پوجنا)۔ جب عشق و محبت کے ساتھ پوجا جاتا ہے۔ محبت کے ساتھ اس کا نام لیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے یہ سب کچھ محبت کیساتھ ہے۔ محبوب سمجھ کر کیا جاتا ہے اور دوسرا شخص اجرت کی خاطر پوجتا ہے۔ اجرت تو اسے مل جائیگی۔ لیکن محبوب کو پا نہیں سکے گا۔ یعنی اللہ کی معرفت نہیں ہوگی۔ پہچان نہیں ہوگی۔ اصحابہ کرام کو حضور صلعم کے ساتھ عشق تھا۔ عشق قربانی کرتا ہے جب اللہ کے ساتھ عشق ہو جائے گا تو اس عشق کا تعلق نبی پاک سے ہو گا یا پیر سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبروں کی امت کو عشق نہیں دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے پیغمبر ہوئے ہیں۔ ان کی امت کو عشق نہیں دیا گیا۔ عشق کی یہ خاصیت ہے "رقص کرنا" جیسے پروانے کو شمع سے عشق ہے۔ وہ پروانہ شمع کی گرد رقص کرتا ہے لیکن جب شمع میں روشنی نہیں ہوتی اس وقت تو (رقص) نہیں کرتا اس کا معنی تو یہ ہے کہ وہ روشنی کے گرد (رقص کرتا) ہے ایسے ہی ولایت و نبوت کے اندر اللہ تعالیٰ کی ذات خود ہوتی ہے یہ جسم ڈھانچہ ہے یہ کیفیت رقص تو اس کی ذات (اللہ کی ذات) کے نور سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیت روح کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اسی کے گرد رقص کرتے ہیں۔ اگر وہ (اللہ تعالیٰ کا نور) نہیں ہے تو رقص بھی نہیں ہو گا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انجیل شریف میں ہے کہ پیغمبر

آخری الزماں کے متعلق اور آپکی امت کی نشانیاں ہیں کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک گروہ ایسا ہو گا جو سماع میں رقص کرے گا اور وہ امت میں بہترین گروہ ہو گا اور حق پر ہو گا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عبادت تو اللہ ہی کی کرتے ہیں وہ بھی اور ہم بھی ۔ لیکن عشق کی خاصیت کچھ اور چیز ہے ۔ اصحاب کرام رضوان کو حضور صلعم کے ساتھ بے انتہا محبت تھی حضور صلعم کے اندر اللہ کی ذات تھی ۔ اللہ کا نور تھا اور وہ نور حضور نبی کریم سے منتقل ہوتا رہتا تھا۔ محبت کی یہ خاصیت اور خوبی ہے کہ محبوب کے اثر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ۔ عشق محبوب کے اثرات کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے ۔ اس طرح عشق میں چپک جانے کی خاصیت ہے جب یہ چپکتا ہے تو اس میں فیض منتقل ہونا شروع ہو جاتا ہے کیفیت کا تعلق اللہ کے نور سے ہے جب روح علائق دنیا سے کٹ جاتی ہے تو فوراً اللہ کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے ۔ اور نور قلب میں داخل ہوتا ہے ۔ اسی سے کیفیت ہوتی ہے کیفیت (رقص) سماع سننے سے نہیں ہوتی سماع سے رخ بدلی ہو جاتا ہے اور پیر کے قلب سے نور مرید کے قلب میں منتقل ہو جاتا ہے اسے دنیا سے کاٹ دیتا ہے جیسے ایک شخص نے حضور نبی کریم صلعم کے سامنے کلام پڑھا ۔ آپ اس کلام کو سن رہے تھے کسی نے عرض کی کہ آپ اسے منع فرمائیں حضور صلعم نے فرمایا کہ "تمہارے تیر اور تلواروں سے یہ کلام بہتر ہے" کیونکہ کلام دلوں کو بدلی کرتا ہے اور تیر اور تلواروں دلوں کو بدلی نہیں کرتے کلام سے دل نرم پڑتے ہیں دل بدلی ہوتے ہیں ۔ سازو آواز تو جنت میں بھی موجود ہیں ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درخت جب ہوا سے ہلیں گے تو ان سے ساز اور گانے کی آواز آئیگی۔ بہشتی لوگ محظوظ ہونگے۔ منکرین تو وہاں سے بھی نکل کر بھاگ جائیں گے فرمایا کہ ہماری ایک بستی میں دعوت تھی وہاں پر ایک مولوی آگیا اس نے کہا کہ آپ جو یہ سماع سنتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہو گا ہم نے کہا کہ اس کا نتیجہ تو ہی مجھ کو نظر آرہا ہے اس نے کہا کہ وہ کیسے؟ ہم نے کہا کہ یہ سماع سننے والوں کا نتیجہ ہے کہ جو تجھے دس بارہ کروڑ مسلمان نظر آرہے ہیں تیرے کسی مولوی نے یہ کام کیا ہو تو ہمیں بتا ۔ صرف ایک آدمی تو نکال جس نے اسلام پھیلایا ہو ۔ یہ مسئلے سنانے سے لوگوں کے دل بدلی نہیں ہوتے ۔ یہ تو نبوت و ولایت دلوں کو نور کی روشنی پہنچاتی ہے جس سے دل تبدیل ہو جاتے ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قوالی ذریعہ تبلیغ ہے ۔ ہندوستان کے لوگ موسیقی کے شوقین

ہیں چشتی سلسلہ کے لوگ ہندوستان میں آئے اور قوالی کو سنا ہندو قوالی سننے آتے اور بزرگوں کے تصرف سے مسلمان ہو جاتے۔ فرمایا سماع میں جب وجد آئے تو نہ وہ خود روکے نہ کوئی دوسرا اسے پکڑے۔

قانون حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر گانے پر قانون بن جاتا تو قانون کے سامنے سزا بھی ہوتی ہے کہ اس کام کو کرنے کی یہ سزا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون نہیں بنایا۔ اصحاب کرام رضوان علیہم نے نہیں بنایا۔ تو تم چودھویں صدی میں کون ہو گئے قانون بنانے والے۔ ہمارے سیدنا نے سیرت فخرالعارفین میں لکھا ہے کہ حد سے گزر جانے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول سے بڑھ کر فیصلہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو کوئی قانون نہیں بنایا اور اسکے رسولؐ کا کوئی قانون نہیں قانون کی دفعہ موجود ہوتی ہے جس کو جرم قرار دیا جائے اسکی سزا بھی موجود ہوتی ہے ہاں اسکا حکم یہ ہے کہ فعل کے اوپر حکم لگے گا کہ سننے والوں کی نیت کیا تھی۔ اگر نیت حرمت سے تعلق رکھتی ہے تو حرمت کا حکم لگے گا نیت یاد اللہ سے تعلق رکھتی ہے اس پر حرمت کا حکم نہیں لگے گا۔ موسیقی پر (اورنگ زیب مغل بادشاہ) کے زمانے میں قانون بنایا گیا تھا۔ اسے بند کردیا گیا تھا۔ تو جس وقت یہ "احمد آباد" میں گورنر تھا۔ وہاں پر ایک "یحییٰ" نام کے بزرگ ہوئے ہیں۔ وہ چشتیہ سلسلہ کے بزرگ تھے۔ تو یہ بادشاہ اورنگ زیب جب گورنر تھا تو ایک دفعہ ان بزرگ کے پاس گیا تھا اور ان سے دعا کی درخواست کی تھی آپ دعا فرمادیں کہ میرا بھی بھلا ہو اور اسلام کا بھی بھلا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ تیرا بھی بھلا ہوگا اور اسلام کا بھی جب یہ بادشاہ بنا اور گورنر دوسرا آدمی بن گیا تو گورنر کو موسیقی بند کرنے کا حکم بھیج دیا جس دن حکم پہنچا اس دن حضرت یحییٰ کے ہاں سماع تھا گورنر کو معلوم ہوا اس نے حکم بھیجا کہ سماع بند کرو آپ نے فرمایا کہ کس کے حکم سے بند کریں نہیں تو ہم سپاہیوں کو بھیج کر بند کرائیں گے حضرت یحییٰ صاحب نے مریدوں کو کہا تم لوگ اسلحہ لیکر آنا حکومت سے مقابلہ کرنا ہے گورنر کو بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے اسلحہ منگوالیا ہے یہ بغاوت ہو جائے گی تو آپ (گورنر) خود آیا سماع ہو رہا تھا اس نے کہا کہ سماع بند کرو آپ نے فرمایا کہ کس کے حکم سے بند کریں گورنر نے کہا کہ بادشاہ وقت کے حکم سے بند کرو آپ نے فرمایا کہ وہ بادشاہ کہتا ہے کہ سماع بند کرو جسے کل ہم نے بادشاہ بنایا ہے اب بھی ہم جس کو چاہیں گے بادشاہ ہوگا اس گورنر نے سمجھا کہ یہ بزرگ بڑا سخت آدمی ہے میں بادشاہ کو لکھوں گا وہ جو کچھ حکم دے

گا وہی کروں گا اس گورنر نے بادشاہ اورنگ زیب کو چھٹی لکھی کہ ایسا مسئلہ ہے انہوں نے ایسا کہا ہے بادشاہ نے گورنر کو حکم بھیجا کہ ہم نے خانقاہوں کی قوالی بند نہیں کی ہے نذرانہ پیش کر کے وہاں معافی مانگو میں نے تو عام گانے وغیرہ بند کرنے کا حکم بھیجا ہے۔ فرمایا کہ ملک عجم کا ایک بادشاہ مرگیا اس کا ایک بچہ تھا جس کی عمر دو سال تھی وہی بچہ جانشین بادشاہ تھا مرحوم بادشاہ کے وزیروں نے کہا کہ بچے کو ولی عہد مقرر کیا جائے اور تخت حکومت پر بٹھایا جائے چنانچہ اس بارے میں حکماء سے رائے طلب کی گئی حکماء نے مشورہ دیا کہ بچے کو ولی عہد تخت و تاج پہنانے سے پہلے اس کی آزمائش کرنی چاہیے کیا اس بچے کے ہوش و حواس درست ہیں اس کے بعد اس کے حکمران ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے وزراء نے حکماء سے پوچھا اس کی آزمائش کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے حکماء نے کہا کہ بچے کے سامنے سماع کیا جائے لہذا بچے کو سماع سنوایا گیا جیسے ہی بچے نے سازوں کی آواز سنی تو بچے نے خوشی و کیف و مستی کیوجہ سے اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کیے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر حکماء نے رائے دی کہ بچے کے حواس درست ہیں یہ بڑا ہو کر ہوشیار اور عقلمند ہو گا اس سے بہترین حکمرانی کی توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ سماع بزرگان نے اللہ کی یاد کیلئے سنایا ہے جس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ سماع اولیاء اللہ کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کو یاد کرو سب سے الگ ہو کر۔ آج کے دور میں لوگوں کی روحوں کا تعلق سماع سے ہے عام لوگ سماع کے رسیا ہیں لوگ نفسی عشق رکھتے ہیں اور سماع بھی نفسی سنتے ہیں سماع لوگ سنتے ہیں مگر عشق نفسی میں مبتلا ہیں ان کے نفسی عشق کو اللہ اور اسکے رسول کے عشق میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے زہر ہے خود انسان کھائے گا تو مرے گا اگر یہ زہر طبیب دے تو فائدہ مند ثابت ہو گا عجیب، حکمت سے زہر دے گا سماع بھی از روئے حکمت ہے۔ حکمت سے دلوں کو نفسی عشق سے کاٹنا ہے تبدیل کرنا ہے حکمت سے دل تبدیل کر دیے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلہ نقشبندیہ کے ایک درویش میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ یہ سماع تو کھاد کے موافق ہے آپ کھاد استعمال کر کے فصل اٹھاتے ہیں ہم نے اس سے کہا کہ اچھی زمین سے بغیر کھاد فصل اٹھانا بہت بڑی بات نہیں یہ بات سن کر وہ حیران ہو گئے اور کہا کہ یہ بات تو آپ کی بجا ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بات کی الٹی دلیل دینا یہ

معنی رکھتی ہے جس شخص کو قرب روح رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو تو اس کو قرآن شریف و حدیث پاک کی صحیح سمجھ نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اسکی بات کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں جس آدمی کی روح کو حضور پاک کی روح سے قربت ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ عطا ہو جاتی ہے قرآن پاک اور حدیث مبارک کو صحیح سمجھتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شادی کے موقع پر لڑکیاں گا رہی تھیں وہ اپنے باپ دادا کی صفات کے گانے گا رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرف چلے گئے حضور صلعم کو دیکھ کر انہوں نے گانے کا پہلو بدل دیا تو حضور صلعم نے فرمایا کہ جو کچھ تم پہلے گا رہی تھیں وہی گائے جاؤ۔

حدیث صحیح بخاری شریف میں ربیع بن معوذ غفرا سے روایت ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت چند لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں ایک نے یہ مصرع گایا (ترجمہ) ہمارے درمیان ایک نبی ہے جو کل کی باتیں بتاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مت کہو جو گیت تم پہلے گا رہی تھیں وہی گاتی رہو۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ گانے والی لڑکیوں نے حضور کو دیکھ کر گانے کا پہلو بدلی کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو کچھ گا رہی تھیں وہی گانا گاتی رہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلئے فرمایا کہ میری وجہ سے پہلو بدلی کیا ہے اب اس حدیث سے یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضور نے اپنی شان میں گانا پسند نہیں کیا سننا نہیں چاہا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ حضور نے تو سنا ہے اسکو۔ جب حضور صلعم نے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ جب حضور نبی کریم صلعم مدینہ پہنچے مدینے کے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا حضور کے سامنے مدینہ کے لوگوں (اصحاب کرام) نے یہ کلام پڑھا۔

کلام الوداع کی پہاڑیوں سے ہمارے اوپر چودھویں کا چاند نکلا ہم پر واجب ہو گیا اللہ تعالیٰ کا شکر قبول ہوئی ہماری دعائیں صحابہ کرام رضوان اللہ نے دف بجا بجا کر آپ کا خیر مقدم کیا اور خوش ہو کر یہ کلام گایا فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس ایک مسئلہ لایا تھا یہ حضرت عبداللہ ابن عباس کا واقعہ ہے حضور نبی کریم نے کانوں میں انگلیاں دیدیں حضرت عبداللہ ابن عباس صحابی تھے وہ انکو منع نہیں کر سکتے تھے۔ اور خود اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں انہوں نے کہا تم غلط لیل دیتے ہو۔ کوئی غلط کلام پڑھا جارہا ہو گا انہوں نے سننا پسند نہ کیا ہو گا۔ قانون ہوتا تو ان کو

منع کرتے قانون تو تھا ہی نہیں کہ لوگ اس قسم کے معاملات لیتے ہیں۔

علم معرفت! (فرشتوں کو علم معرفت نہیں دیا) حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرشتوں کو علم معرفت نہیں دیا۔ آدم علیہ السلام کو اللہ نے براہ راست علم عطا فرمایا اس کا ثبوت قرآن شریف سے ملتا ہے۔ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام تمام چیزوں کے ناموں کا علم آدم علیہ السلام کو دیا اور پھر فرشتوں سے کہا کہ ان تمام اشیاء کے نام بتاؤ۔ (ترجمہ) خبر دو ان چیزوں کے نام سے اگر تم سچے ہو فرشتے جواب سے عاجز ہوئے اور اپنی لاعلمی کے معترف ہو کر بولے (ترجمہ) پاک ہے تیری ذات اور نہیں علم ہم کو مگر جو تو نے سکھایا ہے ہم کو تو عالم اور دانا ہے اللہ تعالیٰ نے اول نبی سے ثبوت دیا آدم علیہ السلام کو علم ہے فرشتے بے خبر ہیں اگر معرفت فرشتوں کو ہوتی تو پہلے فرشتے بتاتے اور پھر آدم علیہ السلام بتاتے اس جگہ پہلے علم کا ثبوت نبی سے ہے فرشتے لاعلم ہیں بس یہ سمجھ کر دھوکہ ہے کہ پہلے فرشتوں کو علم ہوتا ہے بعد میں نبی کو یہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام جو وحی لے کر آتے تھے وہ مذہب کا قانون ہے دوسرا علم تو دلوں کا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے براہ راست آدم علیہ السلام کو دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے چیزوں کے نام پوچھے فرشتے نہ بتا سکے اور آدم علیہ السلام نے ان چیزوں کے نام بتادیئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم وحی کے ذریعے ہوتا تو پہلے اشیاء کے نام کا علم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہوتا مگر براہ راست نبی کے علم معرفت کا ثبوت ہے اور اس بات سے پیغمبروں کے علم غیب کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

بندہ کا قلب عرش اللہ ہو جاتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات سے قلب عرش اللہ ہو گیا تو عرش سے جو کلام نکلتا ہے وہی کلام زبان پہ آتا ہے اندر سے تو اللہ بولتا ہے اور زبان اس کلام کو ادا کرتی ہے مولانا روم صاحب نے فرمایا کہ جو اللہ کا بندہ کہتا ہے خواہ وہ بندے کی زبان سے کہے خود اللہ تعالیٰ بندے کی زبان پہ کلام کرتا ہے بندہ تو اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی زبان سے آپ ہی ہدایت کرتا ہے۔ وہ بندہ فالتو باتیں نہیں کرتا جو بات اللہ کرتا ہے وہ اس کی زبان پر جاری ہوتی ہے اس کا مطلب یہ

نہیں کہ وہ بندہ خود بولتا ہی نہیں ۔ نہیں نہیں وہ جو بات کرتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے لغو قسم کے کلام اس کی زبان پر نہیں آئینگے ۔ یہ باتیں نہیں ہوں گی بلکہ احسن کلام ہو گا وہ اللہ ہی ان کی زبان پر کلام کرتا ہے جیسے حضور نبی اکرم سے اللہ تعالیٰ کلام کرتے تھے ۔ حضرت عمر فاروق کی زبان پر ۔ حضور پاک نے فرمایا عمر کی زبان اللہ کی زبان ہے ۔ اللہ تعالیٰ اصحاب کرام رضوان اللہ سے حضور صلعم کی زبان اقدس پر کلام فرماتے تھے ۔ بعد میں صحابہ کرام آپ سے پوچھتے آپ فرماتے یہ تو اللہ نے فرمایا ہے ۔ یعنی اصحاب کرام سے اللہ تعالیٰ کلام کرتے تھے ۔ نبوت کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے درخت سے کلام فرمایا ۔ ایسے ہی اللہ اپنے بندے سے کلام کرتا ہے لیکن اللہ سے کلام کرنے کیلئے روح کا اللہ تعالیٰ سے واصل ہونا بہت ضروری ہے ۔ اگر روح اللہ سے واصل ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ کلام کرتے ہیں ورنہ نہیں ۔

سمجھ عطا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ معرفت خداوندی کے بغیر مسائل حل نہیں ہوتے ۔ سمجھ عطائی چیز ہے ۔ کتابوں کے پڑھنے سے (معرفت) کے مسائل حل نہیں ہوتے ۔ جب تک قلب روشن نہ ہو بات سمجھ نہیں آتی قلب روشنی ہونے پر قرآن و حدیث کی صحیح سمجھ آتی ہے ۔ جب دل عرش اللہ ہو جاتا ہے تو انہیں سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دل میں القاء کرتے ہیں ۔ کوئٹہ انفنٹری سکول میں ایک مولوی صاحب تھے ۔ ہمیں بھی جانتے تھے ۔ ایک دن ایک (فوج کا کیپٹن) انہیں (مولوی صاحب) کو اپنے گھر لے گیا ۔ اور انہیں ایک تبلیغی رسالہ دکھایا جس میں "سکھ قوم کے پیشواء گورو نانک صاحب کے بارے میں تحریر تھا کہ ان کی فقیری کو مسلمان بھی مانتے ہیں اور ہندو مذہب کے لوگ بھی کیپٹن صاحب نے مولانا سے ان کی فقیری کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کیا "چیز" تھی جسکی وجہ سے وہ ہندو و مسلم دونوں مذہب کے لوگوں میں قابل عزت سمجھے جاتے تھے ؟ مولوی صاحب کوئی جواب نہ دے سکے آئندہ اس کے بارے میں معلومات فراہم کر کے جواب دینے کا وعدہ کر کے چلے آئے ۔ اس واقعہ سے دو چار دن بعد ہماری اور مولوی صاحب کی دعوت انفنٹری سکول میں ایک ہی جگہ تھی ۔ مولوی صاحب کے ساتھ کھانے پر بیٹھ گئے ۔ کھانا کھاتے وقت مولوی صاحب نے خیال کیا کہ (حضرت قبلہ روحی فداہ) سے کھانے کے بعد دریافت کروں گا ۔ اس کھانے پر ہم دونوں ہی تھے ۔ ہمیں مولوی صاحب کی الجھن اور خواہش سوال کا علم ہو گیا ۔ ہم نے کھانا کھاتے

وقت کہہ دیا کہ مولوی صاحب درخت کی خوبی اسکے پھلوں کے اوپر کھلتی ہے ۔ گورونانک صاحب کے پھل سکھ (قوم) ہے بزرگی سامنے نظر آرہی ہے ۔ جو کچھ درخت میں ہوتا ہے وہ پھلوں میں آجاتا ہے ۔ وہ بڑا سکھ تھا مولوی صاحب بہت حیران ہوئے کہنے لگے کہ میں تو چار روز سے اس مسئلے کے چکر میں پھنسا ہوا ہوں ۔ لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی ۔ بہت کتابیں پڑھیں لیکن اس مسئلے کا حل میری سمجھ میں نہیں آیا آپ کے مختصر اور جامع کلام نے تمام مسئلہ حل کر دیا

اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے صفات دو ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام نظام کائنات "رحمت اور غضب" دو قوتوں سے چل رہا ہے نیکی رحمت سے ہے اور برائی غضب کی قوت سے ہے۔ آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مختار بنایا ہے یعنی اسے ارادہ پر اختیار دیا ہے اگر وہ ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت سے بدلی کرتے ہیں اور اگر ارادہ بدی کا کرتا ہے تو اپنے غضب سے بدلی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو لیکر چلنے سے بھلا نہیں ہو گا۔ اگر ذات کو سامنے رکھ کر چلیں گے تو گمراہ ہو جائیں گے جو بھی کوئی انسان کسی کام کا ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے روکتے نہیں "الاعمال بالنیات" جو تم نیت کرتے ہو ویسے ہی تمہارے اعمال ہوتے ہیں - یہ دو قوتوں کا نتیجہ ہے۔ قیامت کے دن اس ارادے پر گرفت ہو گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہم نے تمہیں ارادے کا اختیار دیا تھا تم نے نیک ارادہ کیوں نہ کیا۔ ہم چلتے پھرتے تو نور کے اندر ہیں۔ لیکن دیکھ نہیں سکتے جیسے مچھلی پانی کے اندر رہتی ہے لیکن مچھلی کو پانی نظر نہیں آتا ایک دفعہ ایک مچھلی حضرت خضر علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حضور پانی کی بہت تلاش ہے مگر پانی نہیں ملتا۔ آپ نے مچھلی سے فرمایا کہ تو پانی میں ہی تو رہتی ہے۔ اگر مچھلی کو پانی نظر آئے تو باہر کنارے پر چھوڑ دینے سے فوراً" پانی میں کود جائے مگر وہ تو ادھر ہی تڑپتی رہتی ہے۔ یہ مچھلیاں سمندر میں چلتی پھرتی ہیں مگر پانی ان کو روکتا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی تو زندگی ہی پانی سے ہے ایسے ہی ہم لوگ بھی اللہ کے سیلاب نور میں چلتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور کے مانند ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ) اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔ لاڑکانہ کے ایک مولوی صاحب کی ایک عیسائی پادری سے بحث ہو گئی مولوی صاحب نے پادری سے کہا کہ تم شراب پیتے ہو۔ برائیاں کرتے ہو وغیرہ پادری نے قرآن شریف سامنے کر دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے حکم کے بغیر پتہ نہیں ہل سکتا تو جب پتہ نہیں ہل سکتا تو ہم نے برائی کی اس نے کرائی ہم پر کیا گرفت ہے پتہ تو ہل نہیں سکتا تو یہ کیسے ہو گیا اس نے شراب پلائی ہم نے پی لی۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب پریشان ہو گئے۔ اچھا عالم تھا' جواب نہ دے سکا اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا وہ مولوی صاحب سکھر میں ہمارے پاس آئے اور کہا کہ عیسائی نے سوال کیا۔ مجھے اس کا جواب نہیں آتا آپ ارشاد فرمائیں ہم نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ یہ سورۃ فاتحہ روزانہ نماز میں پڑھتے ہو۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم کی ہے کہ تم مجھ سے مانگو ہم

تیری عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔ چلا ان لوگوں کے راستے پر (صراط مستقیم) جن پر تیرا انعام ہوا اور ان لوگوں کے راستے سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا ۔ جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ رحمت سے مدد کرتا ہے اور برائی کا ارادہ کرتا ہے تو غضب سے ۔ یہ افعال کرتا تو اللہ ہی ہے دو قوتوں کا نتیجہ ہیں خیرو شر یہاں راستے کا جھگڑا ہے ذات کا نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے اور صفات دو ۔ یہ جواب سن کر مولوی صاحب حیران ہو گئے کہا کہ ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہیں آئی تھی ورنہ میں قرآن شریف سے ہی اس کا جواب دیتا آپ نے فرمایا کہ جب ہم مرید کرتے ہیں تو تعلیم کرتے ہیں کہ ایمان لایا میں نیکی پر بدی پر خیرو شر کو سمجھنا ہے ۔ یہ خیروشر پر ایمان لانا اللہ کی طرف سے ہے ۔ سمجھنے کی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے شر کو غضب سے پیدا کیا ہے اور خیر کو رحمت سے انسان کو ان دونوں چیزوں کے درمیان میں پیدا کیا انسان میں شر بھی اثر کرتا ہے اور خیر بھی اگر انسان نیکی کرتا رہے اور برائی سے بچتا رہے تو آخر برائی نکل ہی جائے گی اور اگر انسان برائی کرتا رہے تو نیکی نکل جائے گی ۔ خیر نکل جائے گا اور شر ہی رہ جائے گا ایک ہی چیز باقی رہے گی خیر یا شر ایسے نظام کے اندر انسان کو پیدا کیا ہے اس میں دونوں چیزیں اثر کرتی ہیں ۔

شق صدر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ کا شق صدر کیا جاتا ہے پھر ان کے قلوب سے نور نکل کر زمین پر چوبیس گھنٹے (دن اور رات) تصرف ہوتا رہتا ہے اس نور پر اولیاء و انبیاء علیھم السلام کو دینے کے اختیارات ہوتے ہیں جو مانگتا ہے اولیاء اللہ اور انبیاء حضرات قوت ارادی سے دیتے ہیں اور یہ نور ان کے سینے میں منتقل ہو جاتا ہے ۔

عین الیقین حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھایا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کلمہ پڑھا وہ عین الیقین ہو گیا ۔ اگر وہ عین الیقین نہ ہوتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے ساتھ کافروں نے جو زیادتیاں کیں تکلیفیں دیں تو وہ پھر جاتے لیکن وہ حضور صلعم سے منحرف نہیں ہوئے کیونکہ وہ عین الیقین ہو گئے تھے ۔ عین الیقین ہوئے تو کفر اور اسلام

کا فرق معلوم ہو گیا اگر اللہ کی راہ میں جان بھی چلی جائے تو کوئی بات نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو راز دیا دل عین الیقین ہو گئے ۔ گمراہی کے زمانے میں ابلیس دلوں پر بیٹھ جاتا ہے (یعنی دلوں پر قبضہ کرلیتا ہے) خواہ عالم لوگ ہوں خواہ عام آدمی ۔ سب کے دلوں پر قبضہ کرلیتا ہے ۔ ہر شخص کو دلیل بھی دیتا رہتا ہے ۔ حضرت شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسی لاحول سے کیا فائدہ ہو گا کہ زبان سے لاحول پڑھی اور دل سے اس کے ساتھ دوستی ہے اندر سے دوست بنے ہوئے ہیں ۔

علم انبیاء حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم انبیاء دو قسم کا ہے ۔ ایک عطا ہے دوسرا کسب ۔ وہ وارث علم انبیاء نہیں ہونگے جو کسی طریقہ پر پڑھایا گیا ہو گا علم انبیاء پڑھایا نہیں جاتا ۔ منتقل کیا جاتا ہے جیسے وراثت منتقل کی جاتی ہے ایسے ہی علم انبیاء سینے میں منتقل کیا جاتا ہے ۔ العلما وارث العلوم الانبیاء وہ ہونگے جن کے سینے میں علم انبیاء منتقل کیا گیا وہ العلماء نہیں ہونگے جنہوں نے اسی طریقے پر پڑھ لیا (یہ پڑھ لینا) کسب ہے ۔ جیسے مسلمانوں نے پڑھ لیا ویسے ہی ایک منافق نے پڑھ لیا اور کافر بھی پڑھ لیتا ہے پھر تو سب کا ایک ہی حال ہو گیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "العلماء وارث العلوم انبیاء" ۔ حدیث شریف میں ورثاء کا لفظ ہے ورثہ کسب نہیں وراثت منتقل کی جاتی ہے نبوت کے طریقے پر ۔ حدیث شریف میں ہے "العلماء امتی کالا انبیاء بنی اسرائیل" ۔ یعنی میری امت کے علماء ربانی کی مثال انبیاء کرام بنی اسرائیل کی سی ہے جو عالم بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے ان کو علم بھی نبیوں کے طریقے پر دیا جاتا ہے اور ان کے حالات و معاملات بھی بنی اسرائیل کے نبیوں کے موافق ہوتے ہیں ۔ جیسے حضرت غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے دست اقدس پر نوے لاکھ کافر مسلمان ہوئے فرمایا کہ چودہویں صدی کے مولوی کا یہ کہنا کہ ہم مثل انبیاء ہیں بالکل غلط ہے اور حضرت غوث اعظم سے مردہ زندہ ہو گئے یہ ان بزرگوں کے حالات انبیاء جیسے تھے ۔

انا بشر مثلکم حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں قرآن کی ایک آیت سے چکمہ دیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ فرمایا ایک آیت کا ثبوت دوسری آیت سے دیا ہے یہ قرآن شریف کی ایک آیت سامنے رکھ کر غلط فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

لیکن اس بارے میں دوسری آیت قرآن میں موجود ہے یہ انا بشر مثلکم کے میں تم جیسا بشر ہوں اس آیت میں حکمت ہے اس بارے میں مولانا رومی صاحب نے ایک حکایت بیان فرمائی ہے۔

حکایت کہ ایک شخص نے ذوق و شوق سے ایک "مینا" پالی وہ اسے اچھی طرح رکھتا۔ کھلاتا پلاتا لیکن پڑھتی نہ تھی بہت کوشش کی لیکن کامیابی نظر نہ آئی چنانچہ وہ آدمی اداس ہو گیا۔ ایک دن وہ اسی پریشانی میں بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک بزرگ کا گذر ہوا اس آدمی نے اس بزرگ سے اپنی کہانی بیان کی اور عرض کیا کہ میں نے ایک مینا پالی ہے وہ مانوس نہیں ہوتی ہر دم پھڑ پھڑاتی رہتی ہے اور ڈرتی رہتی ہے جو کچھ میں اسے سکھاتا ہوں وہ سیکھتی نہیں اس بزرگ شخصیت نے اسے ترکیب بتائی کہ تم ایک قد آدم آئینہ لو اور اس "مینا" کا پنجرہ اس آئینہ کے سامنے رکھو اور تم اس آئینہ کے پیچھے بیٹھ کر جو کچھ سکھانا چاہو کلام کرو۔ اس آئینہ میں مینا کو اپنی ہم جنس شکل نظر آئے گی مینا سمجھے گی کہ میری ہم جنس مجھ سے ہم کلام ہے اس طرح وہ خوف نہیں کھائے گی اور جو کچھ تم پڑھانا چاہو گے سیکھ جائے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ تعلیم کیلئے جنس کے سامنے جنس کو کیا ہے تاکہ لوگ غیر مانوس نہ سمجھیں اگر نبوت کی ذات غیر مانوس ہو تو اس کی بات کوئی نہ سنے یہ اس آیت میں یہ حکمت ہے حکمت کو سمجھنا ہے بندہ کا وسیلہ بندہ ہے نبوت و ولایت بشکل بشری ہے بشریت کا انکار نہیں لیکن ان کی بشریت نبوت و ولایت کی بشریت عام انسانوں جیسی نہیں ان کا معاملہ بارگاہ خداوندی میں عام انسانوں سے مختلف ہے جیسے ہرنوں میں ایک خاص قسم کا ہرن ہوتا ہے جسے مرگ کہتے ہیں اس ہرن کی ناف سے "مشک" پیدا ہوتا ہے۔ حیوانیت کے لحاظ سے اور بود و باش کے طریقہ سے دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں ایک ہی کھیت میں چرتے ہیں ایک ہی قسم کی غذا کھاتے ہیں لیکن "مرگ سے" مشک پیدا ہوتا ہے جو نہایت قیمتی و نادر ہے اور دوسرے سے بدبو یہ دونوں کی ساخت کا فرق ہے ایک ہی قسم کی غذا سے دو مختلف چیزوں کی پیدائش ہو رہی ہے ایک میں مشک اور دوسرے میں "مینگنوں" کی پیدائش ہے۔

پاک درخت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے شجرہ پر قرآن پاک کی ایک آیت لکھی ہے (ترجمہ) درخت ہیں یہ ہدایت کے پاکیزہ (بنیادیں) اصل ان کی زمینوں پر مضبوط

ہے اور شاخیں انکی آسمانوں میں ہیں یہ لوگ جو مرید ہوتے ہیں یہ لوگ پھل کی مثل ہیں جیسے نبوت کے ساتھ امت کا پھل لگتا ہے درخت سے جو پھل لگتا ہے تو درخت کی جذیات پھل میں منتقل ہو جاتی ہیں جو خوبیاں درخت کی ہیں وہ اس لئے پھلوں میں آجائیں گی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے ایک خواب دیکھا کہ خانہ کعبہ کے اندر ایک درخت ہے جس کی شاخیں روشن ہیں اور مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں ہمارے خاندان کے کچھ لوگ اس درخت کی حفاظت کر رہے ہیں اور کچھ لوگ اس درخت کو کاٹنے کی فکر میں ہیں درخت کو کاٹنے کیلئے بار بار حملہ کرتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہو رہے حضرت عبدالمطلب نے اپنے اس خواب کو ایک عیسائی راہب سے ذکر کیا اور خواب کی تعبیر پوچھی اس عیسائی نے کہا کہ آپ کے خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان میں نبوت کا ظہور ہو گا اور اس کا (نبی کا) دین مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا۔ آپ کے خاندان کے کچھ لوگ اس نبی کی مخالفت کریں گے اور کچھ لوگ اس سے محبت کریں گے حضرت امام اعظم کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا جو وہاں رہتا تھا اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا وہ اپنے باپ کے پاس سوتا تھا جس دن امام صاحب کا وصال ہوا تو بچے نے کہا کہ ابا یہ ساتھ والے مکان میں ایک درخت بہت بڑا تھا جو زمین سے آسمان کی طرف گیا ہوا تھا۔ میں اس درخت کو روز خواب میں دیکھتا تھا لیکن آج مجھے وہ درخت نظر نہیں آیا یہ کیا بات ہے؟ وہ یہودی فوراً سمجھ گیا کہ یہ مسلمانوں کے امام صاحب تھے اب ان کا انتقال ہو گیا فرمایا جیسے نبوت کے دور میں لوگ جھگڑا کرتے رہتے تھے اب بھی لوگ ہمارے ساتھ (اولیاء اللہ) کے ساتھ بھی جھگڑا کرتے رہتے ہیں چونکہ اندھا آدمی سورج تو نہیں دیکھ سکتا لیکن سورج جوں جوں طلوع ہو کر بلند ہوتا ہے تو وہ اندر سے حرارت آفتابی پیدا کرتا ہے پھر اندھے لوگ مان جاتے ہیں سیدنا نے سیرت فخر العارفین میں لکھا ہے کہ روشنی پھیلتی رہتی ہے اور قلبوں سے اندھیرا دور ہوتا رہتا ہے جب اندھیرا دور ہوتا ہے تو لوگ آنے شروع ہو جاتے ہیں ابتداء میں پیغمبروں سے لوگ جھگڑا کرتے رہے۔

ولایت اور نبوت کی شناخت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت ظل نبوت ہے یعنی ولایت کی پیدائش نور نبوت سے ہے۔ ولایت مثل سائے کے ہے نبوت کا سایہ جہاں نبوت کی مخالف ہو گی وہاں ولایت کی بھی مخالفت ہو گی جس ولی کی مخالفت نہیں ہے وہ ولی

نہیں ۔ ولایت کا سلوک نبوت کی طرح ہے۔ درجات میں فرق ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت (اپنے پیر) پیر ہی کی شکل میں ہو گی اللہ تبارک تعالیٰ اپنے آپ کو پیر کی شکل میں دکھاتے ہیں ۔ حضور نبی کریم کی زیارت بھی پیر ہی کی شکل میں ہو گی یہ حضور کی حدیث ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا حضور نبی کریم کی صورت اللہ تعالیٰ نے اختیار کر لی ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جس کے ہاتھ پاؤں اور زبان بنتا ہے اس کا چہرہ بھی آپ ہی اختیار کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ وہ صورت بھی آسمانوں میں اختیار کر لیتا ہے فرمایا کہ میں نے آدم کو اپنی صورت میں پیدا کیا ۔

پیر کامل صورت ظل اللہ ۔ یعنی دید پیر دید کبریا

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پیر کی شکل میں جلوہ گر ہوں گے ۔ جس صورت کو اس نے دنیا میں دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس صورت میں اپنی صورت دکھائیں گے ۔ ۲۰ سال تک راہ سلوک طے کرنے پر مرید کو (اسی دنیا) میں معلوم ہو جاتا ہے کہ پیر و مرشد کیا ہے ؟ پہلے طالب اللہ کو پاتا ہے پھر شیخ (کامل) کی پہچان ہوتی ہے یعنی مرید پہچان جاتا ہے کہ شیخ کیا ہے ؟

اللہ تعالیٰ کے فعل پر گرفت نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو جان سے مار دیا ۔ یہ فعل حضرت خضر علیہ السلام کا نہ تھا ۔ اگر حضرت خضر علیہ السلام کا ہوتا تو ان پر گرفت ہوتی ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک منافق کو قتل کر دیا عمر کا ارادہ اللہ کا ارادہ تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فعل کرایا اللہ تعالیٰ کے فعل پر کون گرفت کر سکتا ہے ۔ جب بندہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے تو اس میں ذات خداوندی کام کرتی ہے بندہ زندہ ہوتے ہوئے مردوں کے موافق ہو جاتا ہے اس مقام پر اولیاء اللہ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا ۔ گفتگو کرنا ۔ خاموش رہنا ۔ اللہ تعالیٰ کا اپنا فعل ہو جاتا ہے ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ عام انسان نہیں ۔ ان کا منصب علیحدہ ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان کا منفرد تعلق ہے ان کی مثال عام آدمیوں سے نہیں دی جا سکتی ۔ چمگادڑ (ایک پرندہ ہوتا ہے) وہ سورج کو نہیں دیکھ سکتا وہ لوگ جن کے دلوں پر حجاب ہیں انبیاء علیھم السلام اور اولیاء اللہ کو نہیں سمجھ سکتے فرمایا کہ "ہیرا" بھی پتھر ہے لعل بھی پتھر اور سنگ مرمر بھی ایک قسم کا پتھر ہے ۔ "حجر اسود" بھی

ایک خاص پتھر ہے ۔ مگر ان کی قدروقیمت اور منزلت میں زمین و آسمان کا فرق ہے ان میں کوئی پتھر مبارک ہے اور کوئی قیمتی اور بعض پتھر سڑک پر پڑے پاؤں کی ٹھوکریں کھاتے ہیں ۔

رحمت خداوندی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر پیغمبر ہوئے ہیں سب رحمت خداوندی ہیں مگر نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے رحمت ہیں حضور صلعم کے بعد تبلیغ کا کام اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ نے انجام دیا ہے ۔

حضور اکرم کو علم غیب دیا گیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم غیب' کے بارے میں منکرین کو قطعی علم نہیں نبوت اور ولایت کا علم ذاتی نہیں ہے یہ تو قرآن پاک سے ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ آدم علیہ السلام سے پوچھو آدم علیہ السلام نے تمام چیزوں کے نام بتا دیئے ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ آدم علیہ السلام ان چیزوں کے نام خبر رکھتے ہیں چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم عطا فرمایا تھا لیکن فرشتوں کو پتہ نہیں تھا ان کو تو یہ علم نہیں دیا گیا تھا اس لئے فرشتے تو نہ بتا سکے یہ منکرین (بے علمی کے بارے میں) حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی مثال دیتے ہیں کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو ایسی تکلیفیں وغیرہ آئیں اگر ان کو پتہ ہوتا یا علم غیب ہوتا وغیرہ وغیرہ اسی طرح حضور صلعم کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر حضور صلعم کو علم ہوتا تو وہ نجد میں اصحابہ اکرام کو تبلیغ کیلئے نہ بھیجتے کیونکہ ان اصحاب اجمعین کو شہید کردیا گیا ۔ فرمایا یہ واقعات تو صحیح ہیں لیکن یہ بے علمی کا معاملہ (دلیل) نہیں ہے ۔ بات یہ ہے کہ نجد سے کچھ لوگ آئے تھے ۔ پہلے وہ مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کے اور لوگ بھی مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ ہمارے ملک میں تبلیغ کیلئے انتظام فرمادیں ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستریا اسی اصحابہ اکرام کو ان کے ساتھ بھیج دیا ۔ ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نجدیوں نے شہید کردیا ۔ ان کا مقصد ہی شہید کرنا تھا ۔ (یہ عالم بھی ایسی مثالیں دیتے ہیں) یعنی کہ حضور کو علم غیب ہوتا تو وہ صحابہ کرام کو کیوں روانہ کرتے ۔ فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت جو ہے وہ گھروں میں بھی آئیگی ۔ اس کیلئے پیغمبر بتائیں گے نہیں کہ ایسا ہو گا ۔ پیغمبر روکیں گے نہیں اللہ تعالیٰ کی راہ

میں شہید ہوں گے یہ تو کوئی بات نہیں موت تو ویسے بھی آئے گی ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) یقیناً" جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہو گے ۔ موت تم کو پالے گی ۔ اگرچہ تم اونچے اور مضبوط برجوں میں ہو ۔ مطلب یہ ہے کہ کیا موت سے گھروں میں بچ سکتے ہیں ۔ موت تو گھروں میں بھی آئے گی جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو فضیلت دے گا ۔ فرمایا کہ ایک جنگ کے موقع پر منافق لوگ کہتے تھے کہ تم لوگ (جہاد) پر مت جاؤ مرجاؤ گے ۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی ۔ اس آیت کی شان نزول ہے ۔ یہ منکرین ایسے واقعات کی مثال دے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں ۔ علم (غیب) کا جو اظہار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس کے بارے میں یہ نہیں بتاتے یعنی حق بات چھپاتے ہیں ۔ حضور نبی کریم نے اپنے زمانہ مبارک میں ملک شام کی طرف فوج بھیجی اور حضرت زید بن حارث کو سالار لشکر مقرر فرمایا ۔ اور فرمایا کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو جائیں گے تو حضرت علی کے بھائی (جعفر طیار) کو سالار مقرر کرنا اور وہ جب شہید ہو جائیں تو فلاں کو سالار مقرر کرنا اسی طرح اصحاب کے نام فرمائے اور فرمایا کہ جب یہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر آپس میں صلاح مشورہ کر کے اپنا سالار مقرر کرلینا ۔ اسی طرح اس جنگ میں تینوں اصحاب شہید ہو گئے ان سالاروں کی شہادت کے بعد انہوں نے مشورہ کر کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سالار لشکر مقرر کر لیا ۔ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پاک میں اصحابہ اکرام سے فرمایا کہ اب خالد بن ولید کو سالار لشکر مقرر کیا گیا ہے ۔ اب اسلام کا جھنڈا خالد سیف اللہ کے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے (سیف اللہ) اللہ کی تلوار ۔ اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے آپ کو خالد سیف اللہ کہا فرمایا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت تجربہ کار آدمی تھے اور فنون جنگ کی مہارت رکھتے تھے اس میدان جنگ میں اصحابہ کرام کی خیمے (اکٹھے) یعنی ساتھ ساتھ لگے ہوئے تھے آپ نے رات میں ان خیموں کو دور دور تک پھیلا دیا ۔ تمام میدان خیموں سے بھر دیا ۔ صبح (رومیوں) دشمن فوج نے دیکھا کہ تمام میدان خیموں سے بھرا ہوا ہے ۔ وہ سمجھے کہ مسلمانوں کو (تازہ کمک) پہنچ گئی ۔ اب رومیوں نے دیکھا کہ یہ تھوڑے سے آدمی ہمارے قابو میں نہ تھے یہ تو اور بہت آگئے بس وہ ڈر گئے تو رومیوں نے ہاتھ جوڑ کر صلح کر لی یہ جنگ (بدر) کی جنگ میں ابوجہل اور اس کے ساتھی مارے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے لکڑی

سے نشان لگائے کہ یہاں پر ابوجہل کی لاش ہو گی یہاں پر عقبہ مرے گا۔ یہاں پر فلاں یہاں پر فلاں ۔ جنگ کے بعد میدان جنگ میں دیکھا گیا۔ ویسا ہی ہوا جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ان نشانات کے مطابق کفار مکہ قتل ہوئے اور ان ہی نشانات (لکیروں) پر ان کی نعشیں موجود پائیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو علم دیا۔ علم بذریعہ الہام اور چیز ہے اور یہ ولایت کا علم قانون نہیں بنے گا قانون تو بذریعہ وحی پیغمبر کو دیا جائے گا۔ دوسری قسم کی باتوں کا علم بذریعہ الہام دیا جائے گا۔ کہ فلاں کام کرنا ہے ایسے کرنا ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک علم بذریعہ الہام نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت خضر کے پاس بھیجا ہے جب یہ دو تین باتیں ان کے علم میں آگئیں پھر ان کو علم دیا گیا جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دے دیتا ہے اس میں بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جب تک قلب امانت دار نہ ہو جائے اور ولی اللہ کے راز کو افشاء نہ کرے اس وقت تک یہ علم نہیں دیا جاتا اللہ تعالیٰ کا راز کھول دینا۔ امانت میں خیانت ہے اک آدھ بات علم میں آئی وہ بات لوگوں کو بتا دی۔ تو راز دینا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بند کردیا جاتا ہے۔ یہ علم بھی ایک روشنی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ علم اک نور ہے لیکن ولایت اور نبوت کچھ اور چیز ہے نبوت اور ولایت کے ساتھ میں "ذات" وابستہ ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا ایک شعر ہے پہلے انگریز لوگ اسے کالج میں لکھواتے تھے۔ آپ نے شعر میں فرمایاکہ اے لوگو پاگل ہو گئے ہو۔ تلاش سورج کی کرتے ہو اور اسے ڈھونڈتے ہو چراغ کی روشنی سے چراغ کی روشنی تم کو سورج نہیں دکھا سکتی۔ چراغ کی روشنی تو خود سورج کی روشنی میں گم ہو جاتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بعد انسان کا درجہ ہے اللہ کا نائب آدم ہے آدم کو اللہ تعالیٰ نے روشنی عطا فرمائی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے اللہ کو دیکھا یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نور ہیں جب میں نور ہوا تو اس نور سے اللہ کو دیکھا یعنی نور سے نور کو دیکھا۔ قرآن کریم ثبوت دے رہا ہے نبوت کے علم کا اظہار کررہا ہے فرشتوں کے سامنے بجائے کسی مدد سے کسی تعلیم کے۔ پھر تو اللہ تعالیٰ نہ ہوا۔ نبوت کی تعلیم مدرسوں میں دلائی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا کچھ معاملہ نہ ہوا۔ وہ کچھ سیکھا ہی نہیں سکتا۔ پیغمبروں کے علم کا ثبوت تو قرآن کریم ہے ظاہر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ولایت کے علم کا اظہار بھی قرآن میں کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات میں حالانکہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر

ہیں ان کی سمجھ میں بھی نہیں آیا یہ علم اللہ تعالیٰ براہ راست دیتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سمجھ میں نہیں آیا جو کچھ حضرت خضر علیہ السلام کو علم ہوا۔ ولایت کے علم کا انکار قرآن پاک کا انکار ہے۔ ایک روحانی نظام ہے ظاہری جسم سے اس کا تعلق نہیں ان منکرین لوگوں کو تو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ (نبوت ولایت سے) کیا کیا کام لیتے ہیں۔ کیا پیغمبروں کو لاعلم مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی۔ پیغمبروں کو بھیجنے کی۔ یہ اسرائیل نے جس دن ملک شام پر حملہ کیا تھا بابو تاج محمد نے ایک خواب دیکھا کہ مجھ کو (حضرت قبلہ) کو خواب میں دیکھا کہ آپ مصر میں ہیں، میں بھی ساتھ ہوں۔ بابو تاج محمد نے کہا کہ اسرائیل نے "شام" کے اتنے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور اب تو دمشق کا فاصلہ بھی تھوڑا رہ گیا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ٹھہرو میں بھی چلتا ہوں۔ بس یہ فرمانے کے ساتھ ہی ہم شام میں موجود ہیں۔ (بابو تاج محمد بھی ساتھ تھا) حضرت قبلہ عالم نے اسرائیلوں پر ایک ایسا ہاتھ مارا اور وہ ہاتھ لگتے ہی پیچھے کو ہٹ گئے۔ اور دوسرے ہاتھ سے شامیوں کو کہا کہ آگے آؤ۔ بابو تاج محمد صاحب نے کہا کہ ان کو جس جگہ آپ نے چھوڑا تھا آج تک وہ اسی جگہ پر ہیں۔ اسرائیل بھی اور شامی بھی (یعنی اسرائیل کی فوجیں اور شامی فوجیں ابھی تک اسی جگہ پر ہیں)

ولی کی پہچان حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی پہچان عام لوگ نہیں کر سکتے جیسے اندھا سورج کو نہیں دیکھ سکتا البتہ اندھے کو دھوپ میں بٹھا دیا جائے تو حرارت آفتاب جب اس کو پہنچے گی تو اندھا یقین کر لے گا کہ سورج نکل آیا ہے ایسے ہی جب کوئی آدمی ولی کے پاس بیٹھتا ہے اس پر اثرات ہونگے یہ ولی کی شان ہے۔

طریقت کے بڑے دعوے ایک شخص حضرت قبلہ روحی فداہ کی صحبت مبارک میں بیٹھ کر طریقت کے بہت بڑے دعوے کر رہا تھا۔ وہ ایسی ڈینگیں مار چکا تو حضرت قبلہ عالم نے فرمایا "اس دور میں کوئی شخص صبح سے قسم کھا کر بیٹھ جائے کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ شام تک وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ پہلے وقت میں بزرگوں نے کافروں کو مسلمان کیا۔ اس دور میں مسلمان کو مسلمان ہی بنا دیا جائے تو یہی بڑی غنیمت ہے"۔

ھوالظاہر ایک بار ایک عالم حاضر خدمت ہوا۔ اس نے عرض کی "قرآن کریم میں ہے

ھوالاول ، ھوالاخر ھوالظاہر ، ھوالباطن ، تین باتوں کی سمجھ آگئی لیکن یہ سمجھ نہ آئی ھوالظاہر کیا ہے۔ آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا "تم نے شیر کی صورت تصویروں میں تو دیکھی ہے۔ لیکن قریب سے اس کا جاہ وجلال نہیں دیکھا۔ مولوی صاحب یہ سن کر لرز اٹھے فرمایا "ذات پردے میں نہیں ہے۔ ہم خود ہی پردے میں ہیں"

ابوسفیان کا اعتراض حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ابوسفیان نے اعتراض کیا کہ امور سلطنت میں غریب اور ان پڑھ لوگوں سے رائے لی جاتی ہے۔ ہم سردار قریش ہیں ہم سے مشورہ نہیں لیا جاتا۔ تو حضرت عمر نے فرمایا "اسلام نے سب کو ایک ہی آواز سے بلایا۔ لیکن پہل غرباء کی اور تم سرداروں نے مخالفت کی۔ مشورے غرباء ہی سے لیے جائیں گے۔

آل م کی تشریح حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار ہم سوچ رہے تھے کہ آل م کا کیا معنی ہے ہمیں علم ہوا کہ اس کا معنی الہام ہے۔ اگلی آیت اس کی تشریح کر رہی ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ

ذمہ تبلیغ ہے انبیاء اولیاء کے ذمے دنیا کے کام کرنا نہیں ہے صرف تبلیغ ذمے ہے کسی سائل کا دنیاوی کام اللہ کردے یا نہ کرے ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا جس کو ہم سے فیض نہیں ملا قیامت میں کیا ہمیں ہمارا دامن تھام لے کہ مجھے فیض نہیں ملا۔

جسم نور ہو گیا حضرت قبلہ روحی فداہ کے ایک خلیفہ چوہدری عبدالکریم صاحب جو پیرومرشد سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ گلاب احمد صاحب بیان کرتے ہیں جب چوہدری عبدالکریم صاحب کا وصال ہوا تو ان کو قبر میں میں نے اتارا میں نے دیکھا انہوں نے آنکھ کھول دی اور میری طرف دیکھا پھر ویسی ہی حالت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہر ولی سے ایک الگ تعلق ہے جو ذات ہی جانتی ہے۔

روح نور ہو جاتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے ذکر و فکر کی تعلیم کی۔ اس سے روح نور ہو جاتی ہے۔ اور جدا ہو کر ذات میں گر جاتی ہے۔ اللہ کی معرفت

ہو جاتی ہے اور اپنی بھی پہچان ہو جاتی ہے ۔ جب تک روح نور نہ ہو گی پہچان نہیں ہوتی ۔ اپنے نفسوں میں اپنے پروردگار کی پہچان کرنی ہے بندگی تو اللہ کی ہے ۔ دیکھنا رہبر کو ہے اپنا راستہ دکھانے والے کو دیکھتے دیکھتے اللہ تک پہنچ جاؤ گے یعنی اللہ کو پہچان لو گے ۔

راز دلوں پر کھلتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم (اولیاء اللہ) مرید کرتے ہیں ۔ جن لوگوں کے قلوب کا تعلق ہم سے نہیں ان لوگوں پر ہمارے پاس بیٹھنے سے بھی ولایت کا راز نہیں کھلتا ۔ کیونکہ ولایت کا راز تو ان کے دلوں میں جب کھلے گا جب ان کے دلوں کا تعلق ہم سے ہو گا ۔ وہ دل راز دار ہوں گے (یہ آنکھیں نور کو دیکھ نہیں سکتیں) قلب کے اندر اگر ولایت سے اللہ کا نور داخل ہو گا تو قلب تسلیم کرے گا ۔ اگر نور قلب میں (نبوت یا ولایت) داخل نہیں ہو گا تو آدمی بیٹھا رہے گا ۔ مانے گا نہیں ۔ جس دل پر اللہ کا راز نہیں کھلا وہ تسلیم نہیں کرے گا ۔ ان آنکھوں پر تو راز نہیں کھلتا دلوں پر کھلتا ہے اللہ کا طریقہ بھی یہی ہے ۔ یہ (خون) اس جسم کی روح ہے اور ایک جان (روح) ہماری ہے (روح) جو آدم میں پھونک دی گئی اور جسے فرشتوں سے سجدہ کروایا گیا (اصل) وہ روح ہے ۔ یہ فیض اسی (روح) کو پہنچتا ہے ۔ دوسری روح نفس ہے یہ جسم اس روح کے ٹھہرنے کی جگہ ہے (جسم) کی روح خون ہے ۔ جس میں ہمارے ساتھ حیوان بھی شریک ہیں (اس روح) کا دارومدار کھانے پر ہے ۔ حیوان بھی بیمار ہوتے ہیں ہم بھی ۔ حیوانوں کا علاج بھی ہوتا ہے ہمارے یعنی انسانی جسم کا علاج بھی ہوتا ہے ۔ عذاب و ثواب کی مستحق صرف روح انسانی ہے اسکو موت نہیں ۔ وہ داخل کی جاتی ہے اور نکالی جاتی ہے ۔ دریافت روز قیامت (سوال و جواب) اس انسانی روح سے ہو گا اور عذاب کا باعث بھی یہی روح ہے ۔ اور جنت اور دوزخ کا باعث بھی یہی روح ہے اللہ کی معرفت بھی اسی روح کو ہے اگر یہ روح نور ہو جائے تو نور نور کو دیکھ سکتا ہے اللہ کی ذات لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے فرشتے گو نور ہیں لیکن ان کو اللہ کی معرفت نہیں ۔ لیکن روح انسانی کو جب یہ نور ہو جائیگی تو اللہ کی معرفت ہو جائیگی ۔ انسان اللہ کو پہچان لے گا پھر نور کو اس کے ہم جنس ہونا ہے تو ہم جنس ہونے میں پہچان ہو سکتی ہے چونکہ نور نور کو دیکھ سکتا ہے روح انسانی نور ہونے پر ذات کو پہچان لے گی دیگر مخلوق میں صرف ایک روح ہے ۔ آدم کا جسم جس سے یہ اشرف المخلوقات ہوا ہے وہ روح علیحدہ ہے ۔ اور جسم (روح حیوانی) علیحدہ ہے ۔ اسمیں خون ہے دوسری وہ روح

ہے جسکے سامنے ملائکہ نے سجدہ کیا۔

قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہوتا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ علم شریعت جو ہے یہ دین کا قانون ہے یہ علم جو عالم لوگوں نے پڑھایا ہے قانون کی مسائل حرام و حلال ۔ نماز ۔ روزہ ۔ فرض واجبات کا علم ہے یہ علم وکالت ہے قانون کا جاننا اور بتلانا وکیل کوئی ولی نہیں ہوتا ۔ یہ عام لوگ اپنے آپ کو ولی سمجھتے ہیں ایسی بات سے خوامخواہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ۔ مخلوق کو اللہ سے دور کردیا انہیں تو خود اتنا ہی پتا نہیں کہ قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہوتا ۔ جب گمراہی پھیلتی ہے تو اس زمانے کا جاہل عالم سے بہتر ثابت ہوتا ہے جب بھی گمراہی زمین پر پھیلے گی یہی بات ہوگی جب کوئی عالم اور جاہل کو ہدایت دینے والا ملے گا وہ جاہل تو ہدایت اختیار کرے گا لیکن وہ عالم نہیں کرے گا ۔ یہ حضور کے اپنے زمانہ مبارک میں بھی بنی اسرائیل (یہودی ' نصرانی مذہبوں) کے عالم موجود تھے اہل کتاب عالم اور عام لوگ حضور کریم پر ایمان نہیں لائے ان کی بجائے عرب کے جاہل لوگ نور ایمان سے مشرف ہوئی اور روئے زمین سے بندگی کی ساتھ (دنیا سے گئے) ان کا جاہل ہونا بہتر ثابت ہوا ۔ ہر دور میں ایسا ہوتا ہے نبوت و ولایت دلوں کو فیض دیتی ہے قانون پڑھنا ولایت نہیں یہ علم وکیلات ہے ۔ قانون تو مسلمان و منافق و کفار بھی پڑھ لیتے ہیں اس موجودہ دور کے مولویوں میں اخلاق نہیں یہ تقریریں کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ الجھ جاتے ہیں یہ لوگ اپنی تقریروں میں تو اصحابہ کرام کے اخلاق کی باتیں کرتے ہیں صحابہ کرام میں تو تمام صفات نبوت آگئی تھیں یہ بشری صفات فنا ہو جاتی ہیں تو نبوت کی صفات پیدا ہوتی ہیں ۔ قلب عرش خداوندی ہو جاتا ہے تو قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے ۔ خود بخود کلام آتے ہیں اور زبان بولتی رہتی ہے ۔ ہمارے پاس جیسا بھی سائل سوال پوچھنے کیلئے آئے تو ہماری زبان پر بے شمار جواب آجاتے ہیں اور زبان جواب دیتی رہتی ہے ۔ جس درویش کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں یہ کلام نہیں آتے یہ کلام خود اللہ کی طرف سے آتے ہیں مخلوق کو سمجھانے کیلئے ورنہ بات بھی نہیں کرتے ۔ آج کل جھوٹے لوگوں کا دور ہے مخلوق کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں جو لوگ نبوت و ولایت کی قدر کرتے ہیں ان کا تعلق ان کے جسم سے نہیں ہے یہ بھی اللہ کے نور سے ہے اس نور کی ہی قدر کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم لوگوں کو کون پوچھے وہ ہمارے ساتھ ہے اسی کا ادب ہے اسی کا مسئلہ ہے ۔ اللہ کا نظام یہ ہے کہ جس کے

ساتھ اس کا تعلق ہے اس کے ساتھ تعلق کرنے سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ آدم علیہ السلام سے قیامت تک یہی نظام رہے گا۔ بندے کو تو واسطہ ٹھہرایا ہے نور اللہ کی ذات ہے یہ اس کا احسان ہے جس کو وہ ہدایت دے جسکو وہ ہدایت دیتا ہے۔ آپ ہی دیتا ہے یہ نسبتی معاملہ جتنا بھی ہے اور جتنی گدیاں ہیں یہاں پر یا ہندوستان میں ان سے نسبت بند کردی گئی۔ یعنی نسبت سلب کرلی گئی ہے ان کے پاس جیسا آدمی آتا ہے ویسا ہی چلا جاتا ہے جب اولاد خراب ہو جاتی ہے تو نسبت بھی سلب ہو جاتی ہے باپ دادا کے نام مرید کرنے کا کیا فائدہ جیسے بنی اسرائیل کا دعوی تھا کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں بس ایسے ہی آج کل ان گدی نشینوں کے دعوے ہیں لوگوں کو باپ دادا کے نام پر مرید کرتے ہیں اور بس۔ آپ نے فرمایا کہ جس کا ظاہر غلیظ ہے اس کا باطن بھی غلیظ ہو گا حضرت مولانا روم صاحب نے لکھا ہے کہ زمین پر ہزاروں شیطان ولیوں کے روپ میں پھرتے ہیں ان کے اعمال اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہونگے جو بھی ان کی پیروی کرے گا گمراہ ہو گا۔ حضرت سیدنا عبدالحیؒ روحی فداہ نے فرمایا یہ لوگ قیامت کو کہیں گے کہ اللہ ان جھوٹے لوگوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کیا تم ان کے اعمال میرے اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خلاف نہیں دیکھتے تھے یہ دھوکہ نہیں اب تم ان لوگوں کے ساتھ بھگتو۔

پیر کا حکم خدا کا حکم ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پاؤں زبان بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ پیر کی زبان پر خود کلام فرماتے ہیں اولیاء اللہ سے جو فعل بھی سرزد ہوتے ہیں وہ نفسی ارادے سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتے ہیں چونکہ اولیاء اللہ کے دل و جان پر اللہ تعالیٰ خود قبضہ کر لیتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے ان سے کراتے ہیں۔

اہم صفات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ "ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء تو بہت بھیجے ہیں لیکن اولوالعزم دو ہی بھیجے۔ ایک خواجہ معین الدین قدس اللہ سرہ اور ایک ہمیں بھیجا ہے۔ سکھر قیام کے دوران حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ کو خدا کی جانب سے علم ہوا کہ تمہیں یدبیضا بھی دیا گیا ہے۔ ہاتھ اوپر کرو۔ ہم نے ہاتھ اوپر کیا تو ایک روشنی نکلی جو سامنے والی پہاڑی

کے اندر تک چلی گئی (اس پہاڑی پر جہاں اب کوثر مسجد تعمیر ہے)۔

طریقہ بندگی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) اطاعت کرو اللہ کی اس کے رسول کی احکامات خداوندی اور اسکے رسول کو ماننا ہے ۔ جھک جائے اور تابعداری کرے بندہ جب اللہ کا ہو جاتا ہے بندہ بے عذر ہو جاتا ہے یعنی کسی عذر کے بغیر حکم کو فوراً" تسلیم کرلینا اس کے حکم پر چھان بین نہ کرے اللہ اور اس کا رسول جو حکم دیتے ہیں اس میں چھان بین نہیں کرو۔ صفت بندگی جب پیدا ہو گی کہ جو حکم کیا جارہا ہے ویسے ہی کرو اگر اس میں چھان بین کی تو فعل بندگی پورا نہیں ہو گا یہ طریقہ بندگی ہے جس وقت بندہ صحیح معنوں میں فعل بندگی اختیار کرتا ہے تو اللہ کا بندہ بن جائیگا۔ آدمی بلا حجت ہو جائیگا۔ حجت اس کے قلب سے نکل جائیگی ۔ یہ دس صحابہ کرام جن کو عشرہ مبشرہ کا خطاب تھا انہوں نے اپنا رخ بحالت نماز کعبہ (بیت اللہ) کی طرف۔ کرلیا۔ نزول وحی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا ان اصحابہ کرام پر تو نہیں ہوا۔ کہ تم بھی بیت اللہ کی طرف پھر جاؤ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف پھیرلیا۔ لیکن یہ دس اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے پھر گئے ؟ دراصل ان اصحاب پاک کا قلب حجت سے پاک ہو گیا تھا۔ وہ پیغمبر صلعم کے ساتھ ہی پھر گئے ارادہ تو اللہ کا تھا ان اصحابہ کرام کے قلب میں اللہ کا ارادہ قائم ہو گیا۔ ان کا قلب عرش اللہ ہو گیا تھا۔ وہ ارادہ اللہ ہی کا تھا ان کے دل میں بھی وہی ارادہ پیدا ہو گیا۔ جب بندہ مومنین کے درجے کو پہنچتا ہے تو قلب اللہ کا عرش ہو جاتا ہے پھر اس کا ہر ارادہ اللہ کا ارادہ ہے جب قلب سے حجت نکل جاتی ہے اس وقت صفت بندگی پوری ہو جاتی ہے ان دس اصحاب کا دل حجت سے پاک ہو گیا تھا قلب میں حجت نہیں تھی تو پھر گئے باقی دوسرے صحابہ کرام کے دل میں حجت تھی وہ نہ پھرے جیسے ایک مشین کا رخ پھرتا ہے تو اس کے پرزے بھی رخ تبدیل کرلیتے ہیں یہ دس اصحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشین کے پرزوں کی طرح پھر گئے جب آدمی کے قلب سے حجت نکل جاتی ہے تو اعتراض نہیں کرتا۔

حکایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ محمود غزنوی کے وزراء نے محمود

غزنوی سے کہا کہ آپ ایاز (غلام) کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور اس کی ہر بات مان لیتے ہیں ۔ ایسی ہماری بات نہیں مانتے ہم میں جرنیل ہیں وزیر ہیں اور اعلیٰ سمجھ رکھتے ہیں ہم لوگ نظام حکومت میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں ۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ ایاز اور تم لوگوں میں بہت فرق ہے تم ایک اصلیت کو نہیں سمجھتے۔ وہ کہنے لگے وہ کیسے ؟ بادشاہ نے اپنے خزانہ سے ایک ہیرا منگایا اور ایک وزیر کے ہاتھ میں دے دیا کہ اس ہیرے کو توڑ دو ۔ وزیر نے کہا یہ تو بہت قیمتی ہیرا ہے ۔ آپ اسے کیوں ضائع کراتے ہیں ۔ فرداً" فرداً" یہ ہیرا تمام درباریوں میں پھرایا گیا۔ کسی نے ہیرا نہیں توڑا سب نے ایک ہی بات کی کہ یہ قیمتی ہیرا ہے آپ اسے کیوں تڑوا رہے ہیں ۔ آخر میں محمود بادشاہ نے وہ ہیرا اپنے غلام "ایاز" کو دیا اور حکم دیا کہ اسے توڑ دو ایاز نے ہیرے کو لوہے پر رکھ کر اوپر سے ہتھوڑا مارا ہیرا چور چور کردیا بالکل ختم کردیا اب بادشاہ نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے کہا دیکھو اس نے کیا کیا وزراء نے بیک زبان کہا ہاں ایک فرق دیکھا ہے کہ اس نے بہت قیمتی ہیرا ضائع کردیا ہے بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے دراصل بات یہ ہے کہ تم لوگوں کے نزدیک یہ ہیرا قیمتی ہے اور ایاز کے نزدیک "میرا حکم" قیمتی ہے ۔ تمہارے اور اس میں یہ فرق ہے ۔ حضرت قبلہ روحی نے فرمایا کہ یہ فعل بندگی ہے ۔ فعل بندگی یہ ثبوت نہیں دیتا کہ جو حکم دیا تم ویسا نہ کرو ۔ تم کو کیا ضرورت پڑی کہ (مالک کے حکم) کے سامنے حجت کرو جیسے ابلیس نے (حاکم الحاکمین) کا حکم توڑا ۔ حاکم الحاکمین کے سامنے بندہ کو کیا غرض ہے کہ فائدہ یا نقصان کی بات کرے ۔ ابلیس نے نافرمانی کی معاملہ وہیں سے جدا ہو گیا۔

وسیلے کے ساتھ عبادت کرو حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (ترجمہ) اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو وسیلہ کی تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو یہاں پر وسیلہ سے مراد نبوت کی ذات بابرکات ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوق کو ہدایت کیلئے پیغمبروں کو بھیجا ہے انسان کا وسیلہ انسان ہی کو بنایا ہے ۔ تمام امتوں پر پیغمبر بھیجے گئے ۔ ان پیغمبروں کی اطاعت کا حکم فرمایا اگر انسان کا وسیلہ نہ ہوتا تو پیروی نہیں ہو سکتی ۔ پیغمبروں کی پیروی کی جانے کا حکم فرمایا اگر پیغمبر انسان نہ ہوں تو پیروی کیلئے انسان حیلے بہانے بناتا ۔ یہ وسیلے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مال دولت دینا

۔ نماز روزہ قرآن شریف سب وسیلہ ہیں اصل وسیلہ کا نام نہیں لیتے آدم علیہ السلام سے نبی آخری الزماں تک پیغمبر اللہ تک پہنچنے کیلئے وسیلہ نہیں تو اور کیا ہیں۔

نسبت جاریہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری جو نسبت ہے تمام نسبتیں ختم کرکے جاری کی گئی ہے۔ آگے جا کر اس نسبت کا نام ہی اور پڑ جائے گا۔

ایک مناظرہ حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کا کوئٹہ قیام کے دوران ایک منکرین عالم سے مناظرہ ہوا۔ آپ قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا "تمہارے روزے فاقے ہیں اور نمازیں ٹکریں ہیں" اس عالم نے علاقہ کے ایک چوہدری کو منصف ٹھہرایا۔ چوہدری صاحب کے سامنے اس نے کہا کہ پیر صاحب نے ہمارے متعلق ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا کہ منافقین نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے اور کہتے یہ ہم جیسا ہے ان کو علم غیب کیسے ہوگیا۔ یہ بھی نمازیں بہت پڑھتے ہیں اور رہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے (ان منافقین کو) نہیں بخشا تم چودہویں صدی کے علماء جو ان منافقین کی طرح کہتے ہو تو تمہیں چھوڑ دے گا۔ پھر چوہدری صاحب نے حضرت قبلہ روحی فداہ کی تصدیق کی کہ پیر صاحب نے سچ کہا۔

انجام پر نظر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کسی شخص نے سید احمد بریلوی کے متعلق پوچھا کہ وہ کہتا ہے "اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ ہے ہند پر تیرا قبضہ ہو جائے گا اور تیرے وسیلہ سے ہند کا کفر شرک ختم ہو جائے گا۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس شخص سے فرمایا کہ انجام پر غور کرنا ہے۔ اگر سید احمد دہلوی سے اللہ نے وعدہ کیا ہے تو ضرور پورا ہو گا اللہ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ اگر شیطان نے وعدہ کیا ہے تو اسے ناکامی ہو گی۔ سید احمد بریلوی سکھوں کے مقابلے میں بالاکوٹ ہی میں قتل ہو گیا اور اس کا کوئی دعوی صحیح ثابت نہ ہوا۔

دنیا کا کام حکم کے بغیر نہیں چھوڑنا چاہیے ہم خلافت دیتے ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ دنیا کا کام چھوڑ کر بیٹھ جاؤ اگر پیر کہے تو اس کے رزق کا ذمہ پیر پر آئے گا۔ ہاں اگر اللہ کام چھڑائے تو اس کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ پر ہو گا۔

حالات مثل پیغمبر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ولی کے حالات کسی پیغمبر پر

چلے جاتے ہیں ارشاد فرمایا کہ ایک درویش فقر و فاقہ سے زندگی بسر فرماتے تھے ۔ ان کے وقت میں دوسرے درویش کے حالات شاہانہ تھے ۔ پہلے درویش کو دوسرے درویش کے حالات پر رشک آیا ۔ اس فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرنے والے درویش کو روحانی طور پر متنبہ کیا گیا کہ آپ کے حالات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چلے گئے ہیں اور اس امیر درویش کے حالات حضرت سلیمان علیہ السلام پر ۔ آپ اگر چاہیں تو آپ کے باہمی حالات بدل دیں ۔ پہلا درویش اپنے فقر و فاقہ اور مسکینی کی حالت پر دل و جان سے راضی ہو گیا ۔

مرید ہونے کے لئے مسلمان ہونا لازمی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہند ' سندھ کے پیران لوگ ہندوؤں کو مرید کر لیتے ہیں بغیر مسلمان کئے ۔ فرمایا سکھر قیام کے دوران ایک ہندو ہم سے مرید ہونے آیا ۔ اس نے کہا مجھے مرید کر لو ۔ آپ نے فرمایا کہ بغیر اسلام لائے مرید ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہم ایسا نہیں کرتے ۔ اس ہندو نے کہا کہ یہاں کے پیر لوگ تو ہندوؤں کو مرید کر لیتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کرتے رہیں ۔ اسلام لانا لازمی ہے پھر وہ ہندو اسلام نہیں لایا اور چلا گیا ۔

ناپاک مذہبوں کی پیدائش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ناپاک روحانیت سے ناپاک مذہب بنتے ہیں اور پاک روحانیت سے پاک مذہب ۔ درختوں کے ساتھ پھل لگتا ہے درخت کے اندر ذائقہ کڑوا ہے تو پھل بھی کڑوے ہوتے ہیں اور میٹھا ہے تو پھل بھی میٹھا ہوتا ہے درخت کو دیکھنے سے پہچان نہیں آئیگی پھل کو دیکھنا ہے ۔ گورونانک کی ناپاک روحانیت ہے اس روحانیت سے کفر کے مذہب کی پیدائش ہوئی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ہم گمراہ ہوئے ہیں تو یہ روحانیت کیسے پیدا ہوئی گمان ہوتا ہے کہ ہم گمراہ نہیں ہیں صحیح ہیں ۔ لیکن وہ پاک اور ناپاک روحانیت کے فرق کو نہیں سمجھتے پاک روحانیت کا تعلق عالم پاک (عقبیٰ) سے ہے ۔ ناپاک روحانیت صرف عالم ناسوت (زمین و آسمان کے درمیان) تک رہتی ہے ۔ پاک عالم کا پتہ نہیں ہوتا گورونانک صاحب کو روحانیت حاصل ہوئی لیکن انہیں عالم عقبیٰ کی کوئی بات معلوم نہیں ہوئی ۔ ناپاک روحانیت عالم ناسوت تک محدود ہے روحانیت پانے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ گمراہ شخص کی عبادت پر اپنے نور کو غضب کر کے برساتے ہیں اللہ کے غضب سے روحانیت ناپاک ہو جاتی ہے جس سے کفر کے مذہب پیدا ہوتے ہیں ۔ ناپاک

فقیروں سے متعلق ہونے والے لوگ بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ ناپاک روحانیت کا کوئی فیض نہیں ۔ ناپاک روحانیت کی پیدائش اللہ کی غضبی قوت سے ہے اسلئے وہ غضب کی روحانیت ہے۔ غضبی قوت سے دنیاوی کام ہو جائیں گے۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس سے تم متعلق ہوتے ہو اس کا ظاہر اور باطن بھی پاک ہے یا کہ نہیں اگر ظاہر اور باطن پاک ہے تو ٹھیک ہے اگر ظاہر اور باطن غلیظ ہے تو کچھ بھی نہیں۔ باطن غلیظ ہے ظاہر بھی غلیظ ہے لوگ فقیری کو لے کر چلتے ہیں۔ نہیں نہیں فقیری کو لیکر نہیں چلنا۔ اصل مسئلہ تو پاک اور ناپاک فقیری کا ہے۔ پاک درویش تو وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ناپاک فقیری غضب سے پیدا شدہ ہے ناپاک روحانیت کی پیدائش ناری توجہ سے ہے ابلیس ناری توجہ سے ایمان کا خاتمہ کرتا ہے جس سے ناپاک روحانیت کی پیدائش ہوتی ہے (دنیا کے کام جائز اور ناجائز ناپاک فقیری سے بھی ہوتے ہیں اور جہاد بالنفس کفر کے طریقہ پر کرنے سے ناپاک روحانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک فقیری غضب سے بنی ہے یعنی آگ سے (ابلیس بھی ناری ہے اس کی قوت دھوئیں کی شکل میں ایک سینہ سے دوسرے سینہ کو منتقل ہو جاتی ہے جس سے انسان میں دجالی (استدراجی) قوت پیدا ہوتی ہے۔ کام تو دونوں قوتیں کرتی ہیں ہمارے سیدنا عبدالحئی نے فرمایا کہ جیسے بکری کا گوشت اور سور کا گوشت۔ گوشت تو دونوں ہیں۔ گوشت سے انکار نہیں ہے مگر ان میں فرق ہے بکری کا گوشت پاک ہے اور سور کا گوشت ناپاک ہے۔ ناپاک فقیری میں بے ادبی ہے جیسے ابلیس نے بے ادبی کی اللہ تعالٰی کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور راندہ درگاہ خداوندی ہوا۔ اللہ تعالٰی نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا جس سے ناپاک روحانیت کی پیدائش ہوئی۔ اللہ تعالٰی تک پہنچنے کے تین راستے ہیں ایک راستہ یہ ہے کہ دل میں امید ہو خوف نہ ہو دوسرا راستہ یہ ہے کہ امید بھی ہو اور خوف بھی تیسرا یہ ہے کہ دل میں خوف ہو امید نہ ہو۔ شیطان پہلے راستے پر چلا تھا اسے دل میں امید تھی خوف نہ تھا۔ مارا گیا اصل راستہ درمیانی یہ ہے کہ قلب میں خوف بھی اور امید بھی۔ اس سے آدمی کامیاب ہو جاتا ہے۔

پاک سے پاک۔ ناپاک سے ناپاک حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید کی سورۃ ابراہیم میں پاک اور ناپاک درخت کی مثال دی ہے۔ کشجرۃ طیبہ دوسری آیت میں ہے کشجرۃ خبیثۃ پاک درخت اور ناپاک درخت۔ پاک درخت کا پھل پاک اور

ناپاک درخت کا پھل بھی ناپاک ہوتا ہے۔ پاک روحانیت سے قرب روح رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتا ہے جس سے انسان کے دل میں معرفت حق حاصل ہوتی ہے اور سالک کے مراتب بلند ہوتے ہیں اور انسان مقبول بارگاہ ہو جاتا ہے پاک روحانیت سے نور ایک سینہ سے دوسرے سینہ میں منتقل ہو جاتا ہے اس سے دل کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ اس طرح انسان کو قربت خداوندی میسر آتی ہے انسان اللہ کے نور کو دیکھتا ہے۔ اللہ کے نور کو ولایت اور نبوت دیکھ سکتی ہے جیسے کوئی پانی میں غرق ہو جائے اس لئے اسے سوائے پانی کے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ جب روح اللہ کے نور میں فنا ہو جائے گی تو ہر طرف اللہ تعالیٰ کا نور ہی نور نظر آتا ہے قرآن شریف میں ہے (ترجمہ) جس طرف دیکھو اللہ ہی اللہ ہے۔ (ترجمہ) وہ تمہارے اندر ہے کیوں نہیں دیکھتے۔ (ترجمہ) اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی جاؤ۔ (مندرجہ آیات قربت خداوندی کو ظاہر کرتی ہیں) فافہموا تو لو۔ مقام معرفت ہے۔ ڈھیلا پانی میں گر کر پانی ہو جاتا ہے اس طرح جسم خاکی نور میں مل کر نور ہو جاتا ہے روح انسان ذات میں گر کر نور ہو جاتی ہے حافظ شیرازی نے فرمایا ہے میں نے جدھر دیکھا ذات کو دیکھا ہے اور خود کو دیکھا تو ذات کو دیکھا یہ روحانیت جب عقبیٰ میں داخل ہوتی ہے تو کچھ وقت تک دنیا کا کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نور ہی نور نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نور روشنی کی طرح نہیں نظر آتا سیلاب نور کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور کی لہریں ملا تک بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور ہے۔

اللہ سے ملنے کی راہیں ایک دفعہ حضور قبلہ و کعبہ قدس اللہ سرہ کی خدمت میں عالم دین حاضر ہوا آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا "مولانا اللہ سے ملنے کی دو راہیں ہیں۔ ایک جہاد بالکفار دوسرا جہاد بالنفس۔ کفار سے جہاد کر کے شہید ہوتا ہے تو اللہ کو پالیتا ہے۔ اس طرح نفس سے جہاد کر کے بھی اللہ کو پالیتا ہے۔ تم نے کونسا طریقہ اختیار کیا ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے اللہ سے معلوم کیا تیرے ملنے کا کونسا راستہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے اور بندے کے درمیان جان ہی حجاب ہے جان کو چھوڑ دو اور میرے پاس چلے آؤ شہید کو دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جب کشتۂ دست کفار کا یہ صلہ (دیدار الٰہی) ہے تو کشتۂ دست یار کا کیا مقام ہوگا۔

بخشش رحمت خداوندی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ میدان حشر میں ایک نیک آدمی کو رحمت خداوندی سے بخشش کا مژدہ سنایا جائے گا وہ کہے گا میں نے تو ایسے ایسے نیک اعمال کئے ہوئے ہیں اور بخشش رحمت خداوندی سے کیسے ہوئی حکم ہو گا اسے دوزخ دکھاؤ ۔ دوزخ دیکھنے سے اسے شدید پیاس لگے گی وہ پانی کا متلاشی ہو گا دیکھے گا ایک شخص (فرشتہ) پانی بیچ رہا ہے اس سے پانی طلب کیا ۔ اس شخص نے کہا میں تو پانی نیکیوں کے عوض بیچوں گا پھر اس شخص نے کہا تمہاری آدھی نیکیاں ایک گلاس پانی کی قیمت ہے اس نے گلاس پانی پیا لیکن پیاس نہ بجھی دوسرے گلاس پانی کے عوض تمام نیکیاں بیچ دیں پھر اسے میزان پر لے جایا گیا ۔ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی ۔ پھر بارگاہ الٰہی سے حکم ہوا ۔ جاؤ ہم نے اپنی رحمت سے بخش دیا حضور قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا بخشش رحمت خداوندی سے ہے نہ کہ اعمال سے ۔

پیغمبروں کو وسواسات نہیں آتے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبروں کو بھی ازلی طور پر وسواسات نہیں آتے ابلیس پیغمبروں کی جانوں میں شر نہیں پھونک سکتا. اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت خود کرتے ہیں پیغمبروں پر ابلیس کفار سے حملے کراتا ہے تکلیف پہنچاتا ہے لیکن گمراہی کی جانب مائل نہیں کر سکتا عام لوگوں کو یہ راستہ خود طے کرنا پڑتا ہے جس وقت تک یہ وسواسات اور دلیلیں آتی ہیں قلب پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ۔ یعنی دل کی پیدا شدہ بات پر قطعی اعتبار نہیں کیا جا سکتا اسکے بچاؤ کیلئے جہاد بالنفس کرنا پڑتا ہے ۔ تاکہ نفس میں کسی قسم کی خواہش پیدا نہ ہو ۔ اپنی لذت کیلئے کھانے پینے کی خواہش اور دیگر قسم کی خواہش پیدا نہیں ہونی چاہیے جو وقت پر میسر آگیا کھالیا جسوقت مکمل طریقہ سے نفسانیت فنا ہو جائے گی ۔ تو پھر وسوسے اور دلیلیں نہیں آئیں گی ۔ نفسانیت فنا ہونے سے قبل شیطان دھوکہ دے سکتا ہے یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی خواہش نہیں رہی تھی ۔ دل غنی ہو گیا حدیث میں آیا ہے ۔تخلقوا باخلاق اللہ بندہ ۔ اللہ کے اخلاق سے متصف ہو جاتا ہے ۔ اللہ کو خود کیا خواہش ہے ۔ خواہش پیدا نہیں ہوتی یہ کھانے پینے کا نظام بھی صرف جسم کیلئے ہے جو میسر ہوا کھا لیا ۔

امام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے پندرہویں سپارے میں فرمایا ہے قیامت کے دن تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے ۔ اسلئے امام کیلئے معتقد ہونا

شرط ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صادقین کے ساتھ لگ جاؤ صادق لوگوں کی مثال اللہ تعالیٰ نے درخت سے دی ہے ولایت و نبوت کی مثال درخت سے دی ہے۔

اولیاء کا کام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آجکل تعویز گنڈوں کا بہت رواج ہے ۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اولیاء اسلئے ہیں اور پیر لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم بھی اسلئے ہیں حالانکہ انبیاء اور اولیاء کا کام صرف تبلیغ کرنا ہے دنیا کے کام تو ان کی دعا سے ہو جاتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے کسی نے تعویز نہیں دیئے۔

دنیا کے کام ہو جاتے ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے کام کیلئے انبیاء اور اولیاء دعائیں نہیں کرتے صرف دل میں ارادہ کرتے ہیں جب ان کا ارادہ اللہ کے ارادے سے مل جاتا ہے تو کام ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کیلئے دعا نہیں کی بلکہ دل میں ارادہ کیا اور چاند کی طرف اشارہ کیا فوراً" چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

مشکل راستہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اولیاء کا راستہ مشکل ہے اس میں تکلیفیں بہت ہیں ایک بزرگ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اس راستے میں اتنی تکالیف کیوں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ ناپاک لوگ اس راستے پر نہ آجائیں فرمایا کہ حضرت لقمان علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پیغمبر بنو گے یا حکیم۔ لقمان نے عرض کی کہ پیغمبری تکالیف کا راستہ ہے مجھے تو معالج بنا دو۔ آپ کے مرید نے عرض کی کہ اللہ کے دوستوں کو تکلیف آتی ہیں لیکن مریدوں کو کیوں آتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو جس سے تعلق رکھے گا اس پر بھی اثرات آئیں گے وہی انعام اس پر بھی ہو گا۔

امن اور سکون حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں امن اور سکون بادشاہ اور درویش لوگوں سے ہوتا ہے بادشاہ وقت نیک ہو اور اس کے ساتھ ہی ملک کے اندر درویش اور برگزیدہ لوگ ہوں ۔ تب امن ہو جاتا ہے اور جس زمانے کا بادشاہ بھی عیار اور درویش بھی عیار ہوں اس ملک کا کیا ہو گا؟ لوگوں میں صداقت نہیں ہے تو امن کہاں ملتا ہے ؟ دین بھی عیاری سے چل رہا ہے اور دنیا بھی ہر بات میں فریب ہے۔ یہ مولوی لوگ اپنے طالب علموں کو بتاتے ہیں کہ یہ ولی جن کو کہتے ہیں یہ ہمارے جیسے ہی ہوتے ہیں ۔ ہم ہی لوگ ولی ہیں ۔ یہ

قرآن کریم اور احادیث میں جو کچھ بتلایا گیا ہے۔ اس کے خلاف بات کرتے ہیں نبوت و ولایت تو وہ چیز ہے جس کے ہاتھ پاؤں اور زبان اللہ تعالیٰ خود بن جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی باتیں سب مکاری ہے ان کے جتنے دعوے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ آج کل دنیا کے حالات بہت تبدیل ہو گئے اللہ کچھ کرتا ہے اور آدمی کچھ کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے آدمی کو ذلیل کر دیتا ہے لوگ خوامخواہ دعوے کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ (کچھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو بے شک مخلوق کسی کے حق میں ہو مگر اللہ کا ارادہ کٹتا نہیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے تو مخلوق کے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ اقبال گرا دیتا ہے جب اقبال گر جاتا ہے تو لوگ اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ عوام حاکم کے خلاف ہو جاتی ہے پھر حاکم قوت حکومت سے ان کو دباتا ہے لوگ کٹتے ہیں مرتے ہیں لیکن اپنے کام سے باز نہیں آتے جسے چاہے اور جب چاہے اللہ تعالیٰ اس (حاکم) کو بھگا دیتا ہے اس حاکم کا اقبال گرا دیتا ہے جب اقبال گر جاتا ہے تو ہر شخص اس کا دشمن ہو جاتا ہے پھر اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ اللہ کے معاملے میں تو ہم لوگ بھی کچھ نہیں کر سکتے جب تک وہ حکم نہیں دیتا۔ ہم بھی کچھ نہیں کرتے۔ اگر ہم کسی کام کا ارادہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہمارے ساتھ مل جائے گا تو وہ کام ہو جائے گا اگر اس کا ارادہ ہمارے ساتھ نہیں ملے گا تو وہ کام نہیں ہو گا آج کل لوگ خدا سے نہیں ڈرتے یہ کہتے ہیں کہ بس ہم ہی ہیں جو کچھ ہے ہماری ہی مرضی ہے۔ خدا کے نزدیک تو انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے کہ اس کے نزدیک کیا ہے؟ یہ بے خوف ہیں۔ آخر میں کوئی اچھا آدمی حکومت پر آئے گا۔ وہ ملک ہندوستان سے بھی جنگ کرے گا۔ شاید اس کے بعد کوئی آئے۔ وہ برگزیدہ آدمی ہو گا اس کا نام "حبیب اللہ" ہو گا حبیب اللہ سے دو مطلب ہیں ایک تو خطابی نام دوسرا مادری نام اس کا یا تو مادری نام حبیب اللہ ہو گا یا خطابی نام ہو گا۔ موجودہ حکومت نے جنگی نظام تو بہت اچھا کر لیا ہے حکومت چین کی مدد سے چین نے مفت کئی ہزار فوجی گاڑیاں دی ہیں چین یہ امداد مفت میں دے رہا ہے چین یہ خیال کرتا ہے کہ پاکستان ہماری ایک ڈھال ہے اگر ملک پاکستان سلامت رہے گا تو ہم بھی رہیں گے۔ اگر یہ ختم ہو گیا تو ہمارا تحفظ بھی نہ رہے گا۔ روس اور انڈیا کے تعلقات ہو جائیں گے۔ روس یہ سمجھتا ہے کہ یہ ہندوستانی لڑ تو لیتے ہیں لڑیں گے یہ ہندوستانی اور اسلحہ ہم مہیا کریں گے فرمایا کہ روس اب پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا اب وہ ڈر جائے گا۔ اگر روس نے حملہ کیا تو بڑی جنگ چھڑ جائے گی۔ اس طرح وہ بھی

اپنے لئے ایک بڑی جنگ خریدے گا اب یہ اس کیلئے آسان کام نہیں رہا۔ ہم نے نعمت اللہ شاہ صاحب کی پیش گوئی پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ بنگال کے بعد ہندوؤں کو کامیابی نہیں ہو گی یہ جنگ میں شکست کھا جائیں گے۔ افغانستان کے لوگ بھی راتوں رات کیڑے مکوڑوں کی طرح (ہند میں) داخل ہو جائیں گے۔

روس اور افغانستان حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اب روس افغانستان میں پہنچ گیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت استعمال کی ہے تاکہ مخلوق اللہ کی قوت کا اندازہ لگائے اب یہ الٹا پھنسا ہے روسیوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ہمارا حشر کیا ہو جائے گا اب تو (روسیوں کے پاس) بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہا۔ مجھے تو شروع میں معلوم ہو گیا تھا ہم نے افغانیوں کی مدد کیلئے چالیس ابدال بھیجے ہیں افغانستان سے ہمارے پاس ایک بزرگ خواب میں آئے انہوں نے کہا کہ ہم پر بہت بڑی طاقت نے حملہ کر دیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ان کو مارو کسی کو چھوڑو نہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کہ افغانیوں کے پاس معمولی اسلحہ ہے اسی اسلحہ سے یہ کام کر رہے ہیں روسیوں کا قبضہ دارالخلافہ کابل اور بڑے بڑے شہروں پر ہے باہر کے علاقوں پر قبضہ نہیں ہونے دیا۔ توپ خانہ ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے بمباری ہر جگہ کرتے ہیں لیکن ابھی تک باہر کے علاقوں پر قبضہ نہیں کر سکے۔ روسی لوگ مرے بہت ہیں مجاہدین نے بہت روسی لوگوں کو مارا ہے۔ مجاہدین کا ایک آدمی اور روسیوں کے دس آدمی۔ افغان لوگ اپنے علاقے کے واقف ہیں جب ان کو روسی پیدل فوجی ملتا ہے تو یہ گولی مار دیتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔ روسی فوجی ہوائی قوت کا استعمال کرتے ہیں بمباری وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن پیدل فوج نہیں بھیجی جا سکتی (مفتوحہ علاقے پر) قبضہ انفنٹری کرتی ہے (پیدل فوج) وہ جا نہیں سکتی۔ پیدل فوج گئی اور انہوں نے (افغانیوں) نے اس کی گھڑائی کر دی یعنی ختم کر دی۔ روسیوں کے ہیلی کاپٹر کا نچلا حصہ ٹینکوں کے موافق ہے گولی کام نہیں کرتی۔ یہ افغانی لوگ اپنی زمینوں کا لگان وغیرہ بھی حکومت کو نہیں دیتے۔ وہ روپیہ اکٹھا کر کے یہ روپیہ اپنی پارٹی جو جہاد کر رہی ہے اس کو بطور امداد دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان کو قبضہ کرنے دیں تو انہیں اپنا انجام معلوم ہے۔ یہ بلخ اور بخارا میں جو مسلمانوں کا حشر ہوا ہے افغانیوں کو خوب معلوم ہے وہ جانتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ان روسیوں کے قابو میں آکر مریں اس سے بہتر ہے کہ لڑ کر ہی مر جائیں اس لئے یہ لوگ مقابلہ

کرکے ہی مریں گے ایسے نہیں ۔ ایک دفعہ ایک افغانی نے اندھیرے میں ایک روسی فوجی کو کہا "ورش" وہ روسی فوجی رکا اور ڈر کے مارے گر کر مرگیا اسے گولی بھی نہیں ماری گئی تھی ۔ فرمایا کہ روسی فوجی اندر سے مردار ہیں ۔ مردار لوگ نہایت بزدل ہوتے ہیں کمیونسٹ نظام میں سپاہی تو کام نہیں کرسکتا۔ روسی سپاہی ایک غلام ہے اس کے پاس دل نہیں ہوتا ۔ جیسے حیوانوں کے کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ اور غلامی نظام میں غلام کو روٹی کپڑا اور مکان دیا جاتا ہے غلاموں کی زندگی جانوروں جیسی ہوتی ہے ۔ غلام کی کیا زندگی ہے ۔ دل تو کوئی نہیں ۔ اگر آدمی بھوکا رہے تو غلام سے بہتر ہے ۔ آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے اگر یہ روسی سپاہی لڑنے والے ہوتے تو یہ افغانستان پر چھا جاتے بس اسلحہ کے زور پر لڑ سکتے ہیں اب تو افغانستان میں روس کی پوزیشن خراب ہوگئی ہے فرمایا کہ عیسائی حکومت مذہب پر پابندی نہیں ۔ وہ بھی مذہب رکھتے ہیں اور ہم بھی مذہب رکھتے ہیں البتہ کمیونسٹ نظام میں مذاہب پر پابندی ہے عیسائی حکومت اگر مسلمان ہو جائے تو روسی کچھ نہیں کہتے اور اگر مسلمان عیسائی ہو جائے تو اسے بھی کچھ نہیں کہتے آدمی کی اپنی مرضی ہے جو مذہب قبول کرے ۔ بھٹو صاحب کے دور حکومت میں لاکھوں لوگ کمیونسٹ ذہن ہوگئے کارخانوں اور ملوں کو حکومت کی تحویل میں لے لیا گیا ۔ اس سے ملک کو بہت نقصان پہنچا مزدور لوگ کارخانوں میں صحیح کام نہیں کرتے تھے ۔ خواہ وہ کارخانہ میں چوری کریں یا اور کچھ کوئی نہیں پوچھتا تھا ۔ تنخواہ تو خزانہ سے ملتی تھی ۔ کام کیا نہ کیا اپنی مرضی تھی اس طرح ملک کی مالی حالات خراب ہو گئی ۔ خزانہ سرکار کو بہت نقصان پہنچا ۔ مل مالکوں کو بھی روپیہ دیا گیا اب مارشل لاء حکومت نے اس انتظام کو درست کیا ہے یہ روس نے جب افغانستان پر حملہ کیا ۔ گھبراہٹ میں کچھ پاکستانی کہتے تھے کہ روس پاکستان میں اب آیا اب آیا پاکستان میں آنا روس کیلئے کوئی مشکل کام تو نہیں ہم نے ان سے کہا کہ آنے دو ذرا یہ روس نے جتنے اسلامی ممالک پر پہلے ہی قبضہ کیا تھا تمام کتابیں قرآن مجید جلا ڈالے بلخ و بخارا میں چھ ہزار کتب خانے تھے ان کو آگ لگوادی دو ماہ تک کتب خانے جلتے رہے ۔ اور مسلمانوں کو قتل عام کرکے ختم کردیا ۔ تمام مذاہب کی تعلیم بند کردی یہ باتیں مسلمانوں کو معلوم بھی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بھرنا ہے اسلئے بنائی ہے کہ کافروں سے بھردے گا ۔ بادشاہ جہانگیر کے زمانے میں افغانستان تک ایک ہی ملک تھا افغانستان تو بعد میں بنا ہے ۔ مغل حکومت ختم ہونے کے بعد پنجاب پر سکھ قابض ہوئے

۔ اس وقت احمد شاہ ابدالی کی حکومت افغانستان پر قائم ہوئی تھی ۔ یہ نادر شاہ (ایرانی کے دو جرنیل تھے ۔ ایک افغانی اور دوسرا ایرانی تھا ۔ جب نادر شاہ مرا ہے تو احمد شاہ ابدالی افغانستان پر قابض ہو گیا اور دوسرا جرنیل ایران پر ۔ نادر شاہ کا کوئی وارث نہیں تھا ۔ اس کا بیٹا اس کے سامنے ہی مر گیا تھا ۔ اسکے مرنے کے بعد دونوں جرنیلوں نے اپنا اپنا علاقہ اپنے ملک کو سنبھال لیا ۔ ہندوستان پر مرہٹے قابض ہو گئے تھے صرف دہلی رہ گئی تھی ۔ پنجاب پر بھی مرہٹے قبضے کی سوچ رہے تھے مسلمان بھاگ کر اس کے (احمد شاہ ابدالی) کے پاس گئے ۔ اس وقت "مرہٹوں" کا یہ ارادہ تھا کہ جامع "مسجد دہلی" کو لے کر اس میں "سیواجی" کی مورتی رکھیں گے ۔ احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو ایک خط لکھا کہ میں تم پر چھ (٦) ماہ کے بعد حملہ کروں گا ۔ تم اپنا انتظام کر لو ۔ چھ ماہ کے بعد احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں پر حملہ کیا اور ان کو اس قدر تباہ کیا کہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا ۔ ملک فتح ہونے کے بعد احمد شاہ ابدالی نے ملک پر قبضہ بھی نہیں کیا ۔ اپنے ملک واپس چلا گیا اس نے کہا کہ یہ جنگ میں نے اسلام کی وجہ سے کی ہے ۔ یہ رنجیت سنگھ کو جو حکومت ملی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی جنگ کے بعد اپنے ملک واپس ہوا تو اس واپسی کے وقت اس کے توپ خانے کی کچھ توپیں دریائے جہلم میں گر کر ڈوب گئیں اس کے آدمی نہ نکال سکے اس وقت رنجیت سنگھ کا باپ ایک چھوٹا جاگیردار تھا اسکے کچھ گاؤں ملکیت تھے رنجیت سنگھ کے والد نے وہ توپیں نکلوا کر کابل بھیج دیں اس کارکردگی کے معاوضہ میں احمد شاہ ابدالی نے دریائے جہلم کے کنارے کا کچھ علاقہ اسے انعام میں دے دیا ۔ ان دنوں مغل حکومت بہت کمزور تھی ۔ سکھوں نے حملہ کر کے لاہور اور پنجاب پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ان سکھوں نے احمد شاہ ابدالی سے بھی جنگ لڑی ۔ افغانستان پر دو حملے کئے یہ سکھ کابل تک بھی پہنچ گئے تھے پھر پیچھے ہٹ گئے دوسرے حملہ میں ہری سنگھ نلوہ جو فوج کا جرنیل تھا ۔ وہ بہت قد آور آدمی تھا ۔ اس نے افغانیوں کو چھٹی لکھی تھی کہ ہم تم پر حملہ کریں گے احمد شاہ ابدالی نے جواب دیا جس قوم کے بال عورتوں کی طرح ہوں اس کے لئے ایک عورت ہی کافی ہے ۔ اس دوسرے حملہ میں ہری سنگھ نلوہ ایک پٹھان عورت کے ہاتھوں مارا گیا ۔ یہ عورت خنجر لے کر فوج میں گھس گئی اور ہری سنگھ کو گھوڑے سے گرا کر چیر پھاڑ دیا ۔ فرمایا کہ اب مسلمانوں کی حالت اسلام کے موافق نہیں ہے ۔ جب عمر فاروق نومسلم فرانسیسی (سابق نام جان لک شنیدر) جب پاکستان آیا تھا اس سے پوچھا گیا

کہ اسلام آباد میں کیا دیکھا اس نے کہا اسلام آباد میں تو میں نے عیسائی دیکھے ہیں مسلمان تو نہیں دیکھے ۔ بھٹو صاحب کے دعوے ایسے تھے کہ میرے جیسا دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا اور شیطان نے بھی کچھ میرے سے آکر سیکھا ہے ۔ جھوٹ بولنا ۔ دکھانا یہ ہاتھ مارنا وہ ہاتھ ۔ یہ ولی خان و عبدالغفار سرحدی گاندھی اور جی ایم سید وغیرہ اسلام دشمن عناصر یہ سب ختم ہوگئے انکا مسئلہ اللہ تعالیٰ نے ختم کردیا اور انکا سارا پروپیگنڈا مٹی میں مل گیا ۔ یہ مسلمانوں کے بھی دشمن تھے اور اسلام کے طریقے اور ملک کے بھی وفادار نہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس دشمن کو تو ختم کردیا۔ منکرین اسلام کا دشمن تو ختم ہوگیا لیکن ہمارے دشمن تو باقی ہیں یہ منکرین اندر سے ایک ہیں ۔ جماعت علیحدہ علیحدہ ہے ۔ یہ دیوبندی یہ کلمہ پڑھانے والی جماعت یہ مودودی جماعت وغیرہ یہ اعتقادی لحاظ سے ایک ہی ہیں یہ مولانا شاہ احمد نورانی یہ ان کا مخالف ہے یہ جماعت اسلامی ابھی تک دونوں میں نہیں جیتی ان ساروں کا ایک ہی حال ہے ان لوگوں کو تو اب ووٹ بھی لوگ نہیں دیں گے ۔ یہ تو ہم لوگوں کو دھوکہ دیتے رہے ہیں ۔ ووٹ دینے والے تو ہم لوگ (عوام) ہی ہیں ۔ بھٹو صاحب نے ووٹ لئے وہ بھی ہم لوگوں نے ہی دیئے یہ ملک سنی حنفی لوگوں کا ہے اور یہ مولوی لوگ تو اب کھلے ہیں ۔ اب عوام ہشیار ہو جائیں گے ۔ جو لوگ اوپر آجاتے ہیں تو ان کے کرتوت سمجھ میں آجاتے ہیں اب چھپے ہوئے یہ لوگ بھی نہیں رہے پوری طرح کھل گئے ہیں ۔ تاریخ آدم میں یہی ثبوت ہے کہ جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذلیل و خوار کیا ہے پہلے اسے اوپر چڑھایا ہے اور اوپر چڑھا کر گرایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نشان مٹاتے ہیں تو اس کا زمین پر نام لینے والا بھی نہیں چھوڑتے "گاندھی" نے ہندو مذہب میں اتنا بڑا کام کیا ہے کہ ان کی تاریخ میں کوئی بھی اتنا بڑا کام نہیں کر سکا ہندو قوم کبھی اکٹھی نہیں ہوئی کبھی انکی اتنی بڑی حکومت نہیں بنی جتنی کہ اب ہے ہمیشہ ان کی حکومت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹی رہتی تھی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے یہ (موہن داس کرم چند) گاندھی نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ سب قوم کو اکٹھا کرکے اتنی بڑی حکومت اپنی ہندو قوم کو دے دی ۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو مروا دیا آج اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہندو تاریخ میں اتنا بڑا کام کسی نے نہیں کیا ۔ جسکو اللہ تعالیٰ ختم کرنا چاہتے ہیں اسکو نیست و نابود کردیتے ہیں ۔

مستقل مزاجی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اب مخلوق میں مستقل مزاجی نہیں

ہے۔ شام کو آدمی کچھ ہوتا ہے اور صبح کو کچھ حدیث نبوی ہے کہ آخیر زمانے میں لوگ شام کو کافر ہوں گے صبح کو مومن آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں بلکہ ہر کام کی کامیابی کیلئے مستقل مزاجی ضروری ہے

تبلیغ نبوت اور ولایت فرمایا کہ مجھے یہ وحی ہوئی اگر وہ طریقت پر قائم رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے۔ پ ۲۹۔ جن ۱۶۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ تبلیغ کا کام آسان نہیں ہے انبیاء علیہ السلام بھی اس کام سے عاجز آگئے آج کل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور نے زبانی کلامی تبلیغ کی ہے یہ زبانی کلامی بات نہیں ہے اگر یہ زبانی کلامی کام ہو تو پھر آج گھر گھر میں عالم ہیں یہ مسلمانوں ہی کو سیدھا نہیں کرسکتے (کفار کا تو اسلام قبول کرنا) کفاروں کو اسلام پر لانا تو بہت مشکل کام ہے مسئلے سنانے سے تو کوئی مسلمان نہیں ہوتا تبلیغ کا طریقہ نبوت اور ولایت دلوں کو روشنی پہنچاتا ہے جب دل روشنی پالے گا تو مان لے گا اگر روشنی داخل نہیں ہوگی تو تسلیم نہیں کرے گا جیسے مکان کی چھت میں کوئی سراخ ہو اور سورج کی شعاعیں اس سوراخ سے کمرے میں داخل ہوتی ہیں تو کمرے میں بیٹھا ہوا انسان فوراً" عین الیقین ہو جائے گا کہ سورج چڑھ آیا ہے یہ مولوی لوگ تبلیغ کا طریقہ ہی نہیں سمجھے آج دن تک نور نبوت اور ولایت سے دل گمراہی سے ہدایت کی طرف آتے ہیں پاکیزگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یہ ملک ہندوستان میں انگریزوں نے عیسائیت پھیلانے کیلئے پانی کی طرح پیسہ بہایا۔ عیسائیت نہیں پھیلی وہ اس بات پر حیران ہیں کہ یہ مسلمان درویش (دوسرے ملک سے) آئے نہ پیسہ نہ دھیلا = اکیلی جان نہ فوج ہے نہ طاقت' کروڑوں مسلمان پیدا کرگئے فرمایا کہ اللہ کی قوت تھی (ایسے زبانی کلامی) نہیں پیدا کر گئے۔

وسیلے سے بلا ٹلتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکار کے ہاں چلے گئے آپ ان کے گھر تشریف فرما تھے کہ اس پیروکار کا لڑکا سر پر گھاس اٹھا کر لایا اور زمیں پر پھینک دیا زمین پر پھینکتے ہی ایک ناگ اسی گھاس میں سے نکلا اسے آپ کے پیروکار کے لڑکے نے مار دیا وحی ہوئی کہ یہ اس کی موت تھی ہم نے آپ کی وجہ سے ٹال دی تاکہ گھر والے پریشان ہوں گے کہ پیغمبر بھی گھر میں آئے ہیں اور موت بھی واقع ہوگئی۔

کٹ کر لگنا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید جب کٹ کر اپنے پیر سے لگتا

ہے تو پیر کی خوبیاں اس میں پیدا ہوتی ہیں جیسے گلاب کے پھول کے گرد سبز پتے ساتھ لگے رہتے ہیں تو خوشبو نہیں آتی جب کٹ کر ساتھ لگتے ہیں تو پھر ان سے بھی خوشبو آتی ہے۔

مرید پر اعتبار نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مرید کی روح کا تعلق عالم ناسوت سے کٹ کر عالم عقبیٰ سے نہ ہو جائے اس وقت تک مرید پر اعتبار نہیں ہوتا کہ کب ابلیس کے جال میں پھنس جائے۔

یہ عجب طریقہ ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب زمین کے اندر بیج پھینکا جاتا ہے تو وہ بیج فنا ہو جاتا ہے اور بیج کی فنائیت کے بعد اس سے ایک پودا نکلتا ہے ایسی ہی یہ ترکیب ہے یہ عجب طریقہ ہے کہ جب انبیاء اولیاء قلب انسانی میں نور پھینکتے ہیں تو وہ بھی بیج کے مواقف فنا ہو جاتا ہے پھر نور سے پیدائش ہوتی ہے اور (قلب میں نور) کی پیدائش ہو جاتی ہے اور روح نور ہونا شروع ہو جاتی ہے جس وقت قلب میں نور خداوندی کا اظہار ہوتا ہے تو روح اس جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس میں سے نکل کر نور کے اندر گر جاتی ہے تو ذات میں مل جاتی ہے تو اللہ کی معرفت ہو جاتی ہے۔

روح اور جسم کیلئے ایک ہی حکم ہو جاتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آج کل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے سے انکار کیا جاتا ہے یہ سب باتیں غلط ہیں آسمانوں پر یہ جسم خاکی نہیں جا سکتا کیونکہ آسمانوں میں نور کا عالم ہے اور (واقع معراج) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کا ثبوت دے رہا ہے آپ صلعم کا جسم نور تھا (جسم کے ساتھ) عالم عقبیٰ کی معراج ہوئی باقی تمام پیغمبروں کو معراج زمین پر ہوئی حضور صلعم کو عرش پر جسم خاکی کا تعلق زمین سے ہے جب جسم نور ہوگا تو عالم نور میں داخل ہو جائے گا جیسے حضور نبی کریم عالم نور میں چلے گئے یہ ایسی بات ہے علم سے ایسی باتوں کا پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی عالم لوگ ایسی بات جانتے ہیں حضور صلعم کی معراج ان کے جسم نور ہونے کا پتہ دے رہی ہے یہ جسم جو دکھائی دیتا ہے اس کی وجہ اور ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا گیا تھا یہ عصا نور کا تھا وہ لکڑی نہیں تھی۔ نور تھا۔ نور جس شکل میں چاہے تبدیل ہو سکتا ہے وہ لکڑی بھی بن جاتا تھا اژدھا بھی بن گیا۔ قاعدہ یہ ہے جب جسم نور ہو گا تو اللہ تعالیٰ تصرف کرتے ہیں۔

جسم کو جس شکل میں چاہیں تبدیل کرتے ہیں جب بشریت کا کوئی کام لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شکل (بشریت) میں تبدیل کرتے ہیں اس طرح تصرف ہوتا رہتا ہے تصرف کی وجہ سے جسم ان صورتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے جب جسم نور ہو جاتا ہے۔ تو اس کی نشانی یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں سوتے میں جدا ہو جاتے ہیں بہت بزرگوں کو دیکھا ہے۔ سر جدا ہے ہاتھ جدا ہیں۔ پاؤں جدا ہیں۔ یہ اکٹھے بھی ہو جاتے ہیں بہت بزرگوں کے جدا جدا بھی ہو جاتے ہیں حضور نبی کریم کی امت کے بعض بزرگوں کو ایسا دیکھا ہے وہ بہت پائے کے بزرگ ہیں یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔ علم ظاہری سے یہ حل نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو تو پھر یہ مسئلہ سمجھ میں آتا ہے علم پڑھنے سے نہیں آتا۔ جب بندہ نور بن کر ذات میں مل جاتا ہے نور نور میں مل گیا تو جتنے احکام اللہ تعالیٰ سے صادر ہوتے ہیں اور فعل صادر ہوتے ہیں۔ تو وہ بندہ کو معلوم ہوتا ہے یہ مجھ سے ہی ہو رہے ہیں (یعنی بندہ یہ سمجھتا ہے یہ فعل میرے سے ہو رہے ہیں) جتنے فعل ارادی ہوتے رہتے ہیں وہ بندے کو معلوم ہوتے رہتے ہیں چونکہ وہ بندہ ذات کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ جیسے پانی کا ایک قطرہ سمندر میں پھینک دیا جائے تو وہ قطرہ بے بنیاد ہو جائے گا اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا کہ وہ قطرہ کدھر گیا اس قطرہ کی حیثیت تو موجود ہے وہ تمام پانی میں مل گیا سمندر میں شامل ہو گیا اب جتنے فعل سمندر سے ظاہر ہونگے۔ وہ قطرہ یہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہو رہے ہیں ایسی بات کا سمجھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت پر منحصر ہے علم پر نہیں علم سے پہچان نہیں ہو سکتی اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو وہ اس کی سمجھ میں آجاتا ہے اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کتابیں پڑھنے سے یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔

درود شریف کے برکات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو تلقین ذکر کرنے سے پہلے جتنی بار ہو سکے درود پڑھ لیا کرو جب دماغ گرم ہو جائے تو اس وقت درود شریف پڑھنا چاہیے درود شریف پڑھنے سے گناہ جھڑتے ہیں جیسے موسم خزاں میں خشک پتے جھڑتے ہیں اور درود شریف پڑھنا قرب رحمت کا ذریعہ ہے۔

خطائے منکر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ امیر معاویہ سے خطائے منکر ہوئی دیدہ دانستہ غلطیاں کیں ہیں جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر امیر معاویہ نے فوج کشی کی آپ نے مسلمانوں کو قتل و غارت سے بچانے کیلئے امیر معاویہ سے صلح کرلی صلح مشروط طریقے

سے کی (۱) اپنے بعد کسی کو جانشین نہیں بنائے گا قوم جس کو چاہے چن لے (۲) اہل بیت کے ساتھیوں سے انتقام نہیں لیا جائے گا (۳) اہل بیت کے وظیفے بدستور قائم رہیں گے امیر معاویہ نے ان تینوں شرائط کو قبول کیا۔ پھر بعد میں ایک بات پر قائم رہا کہ اہل بیت کے وظیفے قائم رکھے باقی دو باتوں سے پھر گیا۔ فرمایا کہ ہمارے سیدنا رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ امیر معاویہ صحابی تو تھا لیکن مقبول بارگاہ نہیں تھا۔

عفو درگذر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اور اللہ کے آگے معافی سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں۔ بندا بندے سے معافی مانگ لے یا اللہ سے۔ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نہایت درگذر فرمانے والے تھے دشمنوں کی بڑی سے بڑی غلطیاں معاف فرما دیتے تھے۔ سولہ سال ایک شخص حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ کا سخت مخالف رہا۔ ہر طرح سے مخالفت کی تھانوں تک نوبت پہنچی آخر سولہ سال کے بعد وہ شخص شدید بیمار ہوا۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوا۔ کسی پیر بھائی کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ حضور قبلہ و کعبہ روحی فداہ کو میرے گھر لے آئیں میرا آخری وقت ہے میں معافی چاہتا ہوں۔ حضور قبلہ عالم روحی فداہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ کے کچھ مخصوص لوگوں سے سنگین جرم ہوئے آپ قدس اللہ سرہ درگذر فرماتے رہے۔ کچھ مریدوں کو سلسلہ عالیہ سے خارج بھی کیا لیکن بعد میں معاف فرما دیا۔

فتح بطفیل اولیاء اللہ خلیفہ معظم جناب حاجی محمد عبدالمجید صاحب قدس سرہ کوئٹہ والے بیان کرتے تھے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پندرہ دن پہلے عالم روحانیت میں بحکم قدس اللہ سرہ۔ میں نے خانہ کعبہ میں اعلان کیا کہ ہماری جنگ انڈیا سے ہونے والی ہے اور فتح بھی ہماری ہوگی۔ بعینہ پندرہ دن بعد جنگ ہوئی اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مٹھی بھر پاکستانی فوج نے ہندوستانی فوج کو ذلت آمیز شکست دی حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اولیاء اللہ کو مدد کرنے کا حکم نہیں تھا۔

خوف الٰہی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کو ایک حکیم ایک طاقتور معجون کا مرتبان دے گیا ایک دفعہ ایک بادشاہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس درویش نے

تھوڑی سی معجون اس بادشاہ کو دے دی بادشاہ نے کھائی بادشاہ میں انتہائی قوت پیدا ہو گئی بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا جو درویش روز یہ معجون کھاتا ہے اس کی رات کیسے بسر ہوتی ہو گی اس نے ایک لونڈی بزرگ کی طرف بھیج دی اس نے دوسرے دن بادشاہ کو بتایا کہ درویش نے میری طرف دیکھا تک نہیں پھر بادشاہ نے ان بزرگ سے پوچھا میں نے تھوڑی سے یہ معجون کھائی مجھ سے برداشت نہیں ہوا مجھ میں اتنی قوت پیدا ہو گئی اور آپ روز کھاتے ہیں کیسے برداشت کرلیتے ہیں بزرگ نے باتوں میں لگا کر فرمایا تو فلاں تاریخ کو مرجائے گا بادشاہ بہت گھبرایا اور بزرگ سے کہا کہ میری زندگی بڑھا دیں اس بزرگ نے فرمایا کہ تم یہ معجون کا مرتبان لے جاؤ اللہ اللہ کرتے رہو اور جب بھوک لگے تو یہ معجون کھانا وہ بادشاہ تمام رات میں معجون کا مرتبان کھا گیا صبح درویش کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرا کیا بنا ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ بات تو تجھے سمجھانے کیلئے تھی تم موت کے خوف سے تمام معجون کھا گئے اور تمہیں کوئی خوف پیدا نہیں ہوا اور اس طرح ہمیں اللہ کا خوف رہتا ہے یہ معجون ہمیں کیا کرے گی۔

نگاہ تصرف سے راہ پر لے آئے کیپٹن محمد امین خان سکنہ لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں تقریباً" ہر بڑے عالم سے اللہ سبحان تعالیٰ کے بارے میں پوچھ چکا کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیں تو ذہن میں کوئی خاکہ نہیں ابھرتا۔ ایک دفعہ میں کوئٹہ میں کسٹم افسر ہو کر گیا تو میرے کلاس فیلو سید نیر اقبال صاحب مجھے حضرت احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس لے گئے۔ اس نے حضرت سے کہا ایک سوال بہت علماء سے کیا لیکن کوئی مجھے مطمئن نہ کر سکا تو حضرت نے فرمایا ہم تو ان پڑھ ہیں لیکن کوشش کریں گے تمہیں مطمئن کر سکیں تو اس نے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی دوسرے کمرے میں کسی کے پاس ایک پین ہے تو ذہن میں خاکہ ابھرتا ہے کہ پین پر کلپ ہو گا۔ نب ہو گی لیکن جب کوئی کہے اللہ تو ذہن میں کوئی خاکہ نہیں ابھرتا بلکہ خلاء ہی خلاء ہوتی ہے۔ تو حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ہم مسلمان تو بن دیکھے خدا کو پوجتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھا ہی نہیں تو خلاء ہی نظر آئے گی۔ میں سید نیر اقبال شاہ جو میرے ساتھ بیٹھے تھے ان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس دوران حضرت قبلہ نے ایک پیپر پن میرے پاؤں میں چبھو دی۔ میں نے پاؤں کھینچ لیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ درد ہوا ہے تو فرمانے لگے وہ چیز جس کا نام تم لے رہے ہو (درد) وہ دکھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو میں محسوس کر سکتا ہوں دکھا نہیں سکتا

۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اسی طرح اللہ سبحان تعالیٰ کی ذات بھی محسوس کی جاتی ہے ۔ تو میں جو کہ گرجا گھروں میں اور علماء کے پاس جا کر پوچھتا رہا اور کوئی مجھے مطمئن نہ کر سکا لیکن حضرت قبلہ نے عملی طور پر اس مسئلے کو حل کر کے دکھا دیا اور نگاہ تصرف سے راہ راست پر لے آئے ۔

اعلائے کلمہ حق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسلام میں سبز باغ نہیں دکھاتے آزمائش ہوتی ہے جیسے انبیاء اور اصحابہ کرام کی زندگی آزمائش میں گزری ۔ جس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اللہ اسکی مدد نہیں کرتا ۔ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام اور حضرت سیدنا یحیٰ علیہ السلام ان بزرگوں کے حالات مشترک ہیں ایک صفت بھی مشترک ہے ۔ یہ دونوں عظیم ہستیاں بطن مادر مبارک میں صرف چھ ماہ رہے اور شہادت بھی ایک ہی قسم سے ہوئی حضرت یحیٰ علیہ السلام نبی ہیں انکی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ سے بادشاہ وقت نے اپنی مرضی کے مطابق فتویٰ طلب کیا آپ نے صاف انکار فرما دیا بادشاہ وقت اپنی سوتیلی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا اپ نے فرمایا کہ ایک سوتیلی بیٹی بھی بیٹی ہے تیری بیوی نہیں ہو سکتی بادشاہ نے آپکو شہید کرا دیا آپ کا سر کاٹ کر ایک طشت میں رکھ کر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا اس ظالم بادشاہ نے آپ کے منہ مبارک پر چھڑی رکھ کر کہا کہ اے یحیٰ تو مجھے اپنی سوتیلی بیٹی سے شادی کرنے سے روکتا تھا اب دیکھا اپنا حال آپ کے سر مبارک میں سے آواز آئی کہ اے ظالم! یحیٰ کے ہزار سر قربان ہو سکتے ہیں لیکن احکام خداوندی کے خلاف ہرگز کوئی فتویٰ نہیں دے سکتا میرا اب بھی وہی فتویٰ ہے اور تجھ پر اسکا نکاح قطعی حرام ہے ۔

ابلیس کئی رنگ میں دھوکہ دیتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر تشریف فرما تھے ابلیس وہاں پہنچ گیا اور اپنی انگلی کو گھما کر کہا کہ میری انگلی کے دائرہ میں جتنا بڑا پہاڑ آرہا ہے آپ کہیں تو میں اس کو سونے کا بنادوں آپ نے فرمایا کہ ملعون ہم درویش آدمی ہیں ہمیں "سونے" کی کیا ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو ہمارے لئے بہتر سمجھتا ہے ۔ عطا کر دیتا ہے ۔ مجھے سونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ ابلیس نے کہا کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر اتنا بھروسہ ہے ۔ تو ذرا اس پہاڑ سے نیچے چھلانگ لگا کر تو دکھائیں تو میں بھی دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے کیسے بچاتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ ملعون دور ہو دوست اپنے

مالک کو آزمایا نہیں کرتے ۔ ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ بغدادی کہیں جارہے تھے راستہ میں ابلیس مل گیا کہنے لگا اے جنید آپ سے میرا ایک سوال ہے۔ آپ نے فرمایا بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔ ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے پھر اگر میں نے آدم کو سجدہ نہ کیا تو میں نے کیا قصور کیا۔ آپ ابلیس کے سوال پر غور فرما رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی اے جنید اس ملعون سے پوچھو کہ دوسرا حکم سجدہ تعظیم کس کا تھا۔ جب آپ نے اس سے یہ بات کی تو وہاں سے بھاگ گیا۔

ابلیس ہر رنگ میں دھوکہ دیتا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس صوفیوں کو صوفیوں کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے عالموں کو عالم کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے ۔ دنیا دار کو دنیا کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے ۔ ہمارے پاس رحیم یار خان سے ایک ڈاکٹر آیا جس نے "بال عزازیل" کتاب لکھی اس میں ابلیس کو اللہ کا عاشق لکھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ سے عشق کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ ہم نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ جھوٹ بول رہے ہیں اگر ابلیس عشق کی وجہ سے سجدہ نہ کرتا تو یوں کہتا کہ اے اللہ تیرے عشق کیوجہ سے آدم کو سجدہ نہیں کرتا بلکہ ابلیس نے تو یوں کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں یہ خاک سے ہے میں آگ سے ہوں ۔ میں اسلئے سجدہ نہیں کر سکتا۔ یہ بات سن کر ڈاکٹر صاحب کا فلسفہ ناکام ہوگیا۔

جنت کی سیر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا اس کو خواب میں ایک شخص اونٹ پر سوار کرا کر لے جاتا اور ہر رات جنت کی سیر کراتا وہ جنت میں رنگ رلیاں کرتا اس لئے اس نے اپنے پیرومرشد کے پاس بھی آنا جانا ختم کردیا اور اپنے آپ کو ہی بزرگ سمجھنے لگا ایک روز اس کی ملاقات پیر بھائی سے ہوئی اور اسے بتایا کہ میں تو ولی بن گیا ہوں جرائیل علیہ السلام بھی میرے پاس آتا ہے اور مجھے بہشت کی سیر کراتا ہے اور بہشت میں حوریں بھی میری خدمت کرتی ہیں ۔ اس تمام واقعہ کو اس کے پیر بھائی نے اپنے پیرومرشد حضرت جنید رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے میرا فلاں پیر بھائی ملا تھا اور اس نے ایسے ایسے کہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے کہنا کہ جب تم بہشت میں پہنچو تو وہاں لاحول ولا پڑھنا۔

اس نے یہ بات اس مرید تک پہنچا دی۔ اگلے دن حسب معمول وہ جنت کی سیر کیلئے گیا خوش قسمتی سے اس کو اپنے پیر کا فرمان یاد آیا اس نے سوچا اس میں حرج بھی کیا ہے پڑھ لیتا ہوں بس جونہی اس نے لاحول پڑھا تمام نظارہ آنکھوں کے سامنے سے درہم برہم ہو گیا۔ نہ جنت رہی اور نہ جبرائیل۔ یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے دیکھا کہ وہ بغداد سے تیس چالیس میل کے فاصلے پر دور جنگل میں غلاظت کے ڈھیر پر پڑا ہے۔ پھر وہ وہاں سے پیدل چل کر پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو تو بہت بڑا بزرگ ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مرید پیر سے دور رہ کر ابلیس کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو بھیڑ اپنے ریوڑ سے جدا ہو جاتی ہے بھیڑیے کا شکار ہو جاتی ہے وہ اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے بچایا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی وجیہہ الدین اپنے پیرومرشد حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ابلیس ملا اور ان سے علمی گفتگو کی آپ نے اس کے سوالات کے مدلل جواب فرمائے۔ ابلیس نے آپ کی علمیت کی بہت تعریف کی اور بالآخر اپنے مطلب کی طرف آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں قاضی صاحب نے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضری کا بتلایا۔ ابلیس نے کہا کہ مجھے تو آپ بہت عالم اور سمجھدار آدمی معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ تو کچھ بھی نہیں جانتے ہیں ایک دفعہ میں بھی ان سے مل چکا ہوں۔ مجھے تو ان میں کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوئی۔ قاضی صاحب نے دل میں خیال کیا کہ میرا تو تمام معاملہ میرے خواجہ پیرومرشد کے طفیل ہے۔ لیکن یہ شخص کیسا آدمی ہے جو ان کو اچھا نہیں سمجھتا آپ نے لاحول کہا بس اب ابلیس ذرا دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ قاضی صاحب یہ نہ پڑھو پھر آپ اپنے پیرومرشد خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے خواجہ صاحب نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ وجیہہ الدین تم پر ابلیس کا بہت زبردست حملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ قاضی وجیہہ الدین نے یہ بات سن کر اپنا سر اپنے پیرومرشد کے قدموں میں رکھ دیا۔

شرف قبولیت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے ایک صحابی کی دعوت پر اس کے گھر تشریف لے گئے ۔ وہاں ایک پتھر پر آپ کی نظر پڑی جس پر نماز پڑھنے کے نشانات واضح دکھائی دے رہے تھے آپ نے خیال فرمایا کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا عبادت گذار ہے جس کی عبادت و ریاضت کی کثرت سے پتھر پر بھی نشان پڑ گئے ہیں اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور صلعم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس شخص کا ایک سجدہ بھی میری بارگاہ میں قبولیت کا درجہ نہیں رکھتا آپ یہ خبر سن کر پریشان ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ صحابی حاضر ہوا جو کہ آپکے انتظام دعوت میں مصروف تھا ۔ اس نے دیکھا کہ حضور صلعم اداس بیٹھے ہیں ۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ اس شخص کا ایک سجدہ بھی بارگاہ خداوندی میں مقبول نہیں ہے ۔ یہ بات سن کر میں پریشان ہوا ۔ اس صحابی نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ اداس نہ ہوں میں آپ کو اداس و پریشان حالت میں نہیں دیکھ سکتا میرا کام فعل بندگی ہے اور قبولیت اس کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے کام میں مجھ بندہ کو کیا دخل ہے ۔ میں اپنا کام کرتا رہوں گا قبول کرنا نہ کرنا اللہ کا کام ہے ۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ آپ کے جانثار صحابی کی بات سن کر اس قدر خوش ہوئے کہ مجھے حکم دیا کہ نبی صلعم کو یہ خوشخبری دو کہ میں نے آپ کے صحابی کی عبادت نا صرف قبول کی بلکہ اس کا ہر سجدہ ہزاروں سجدوں پر حاوی کیا اور اسے شرف قبولیت بخشا۔

کبر اللہ کا لباس ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کبر لباس خداوندی ہے جو شخص کبر کرتا ہے وہ گویا لباس خداوندی اتارنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو فوراً "الٹا" کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر قسم کے جرم کو چاہے تو معاف کر دیتا ہے ۔ مگر غرور کو ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے غرور ابلیس کا فعل ہے جو شخص زمین پر اکڑ کر چلتا ہے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں فرمایا کہ دو آدمی ساتھ ساتھ چل رہے ہوں اور ان میں سے کسی ایک کے دل میں آجائے کہ میں اس سے بہتر ہوں اور اس کے آگے چلنا شروع کر دے ایسا فعل بھی کبر میں شامل ہے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے پرسش فرمائیں گے حاجی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ہمارے دل میں خیال آیا کہ میرے حضرت امام اولیاء کا سر مبارک جھکا رہتا تھا آپ سر جھکا کر چلتے تھے یہ سوچ ہی رہا تھا کہ گردن میں ایک جھٹکا پیدا ہوا

اور سر جھک گیا اس کے بعد گردن میں قدرے خم آگیا۔

طالب کا حشر مطلوب کے ساتھ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ دنیا امتحان گاہ ہے یہاں پر جو شخص جس سے محبت کرتا ہے آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کا حشر اس کے ساتھ ہی کریں گے۔ فرمایا دہلی (انڈیا) میں ایک مولوی صاحب ایک اسلامی مدرسہ میں بطور معلم طالبعلموں کو تعلیم دیا کرتے تھے وہ مولوی صاحب بذات خود نیک صالح باعمل باخوف انسان تھے ان کے مدرسہ میں ایک طالب علم ایسا تھا جس کے خیالات فاسق تھے وہ انگریز قوم کو مہذب دیانتدار حق پرست خیال کرتا تھا اور دل و جان سے انکی جانب مائل تھا۔ ان دنوں دہلی میں ایک انگریز حاکم تبدیل ہوکر آیا اس کی ایک لڑکی تھی جو معلومات کے طور پر اسلامی تعلیمات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس انگریز کو ایک اچھے عالم کی ضرورت تھی۔ کسی نے مولوی صاحب کے بارے میں بتلایا اور اس نے مولوی صاحب کو اپنی لڑکی کی تعلیم دینے کے بارے میں مقرر کرنا پسند کیا اور مولوی صاحب کو تعلیم دینے کیلئے پابند کرلیا۔ اب مولوی صاحب نے اس انگریز لڑکی کو اسلامی تعلیمات دینا شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد لڑکی نے مولوی صاحب سے کہا کہ میرے والد اپنے ملک انگلستان واپس جانے والے ہیں اور اس طرح میری تعلیم نامکمل رہ جائیگی اگر آپ ہمارے ساتھ انگلستان چلیں تو میری تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ مولوی صاحب آمادہ ہو گئے اور وعدہ کرلیا کہ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ کچھ عرصہ بعد انکی روانگی لندن کیلئے ہوئی تو حسب وعدہ مولوی صاحب بھی انکے ساتھ لندن چلے گئے۔ اسلام کی صداقت مولوی صاحب کے حسن سلوک اور تعلیمات اسلامی سے متاثر ہوکر اس انگریز لڑکی نے اسلام قبول کرلیا۔ ایک دن اس لڑکی نے مولوی صاحب سے کہا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا اگر خدانخواستہ میں مرجاؤں تو مجھے آپ اسلامی طریقہ پر تکفین و تدفین کروینا اگر اس دوران آپ فوت ہوگئے تو میں آپکی اسلامی قوانین کے تحت تجہیز و تدفین کرواؤں گی۔ قدرت خداوندی سے کچھ دن بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی اب مولوی صاحب کو اپنے وعدے کا احساس ہوا لیکن انہیں کون ہاتھ لگانے دیتا اس لڑکے کے والدین نے اپنے مذہب کے طریقہ سے اپنی لڑکی کی آخری رسومات ادا کیں اور دفن کردیا مولوی صاحب سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے اور کچھ نہ کرسکے انہوں نے اپنے ذہن میں خیال کیا کہ میں نے اپنا کام تو کرنا ہے اسلئے میں کسی رات اس لڑکی کو قبر

سے نکال کر اسلامی طریقے سے غسل دلا کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردوں گا۔ انہوں نے ایسا کیا کہ ایک رات مولوی صاحب نے اس لڑکی کی قبر کھودی اور نعش کو باہر نکالا لیکن وہ یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ نعش اس لڑکی کی نہ تھی بلکہ دہلی کے اس مسلمان لڑکے کی تھی جسے انگریز لوگوں سے محبت تھی اور انہیں وہ پسند کرتا تھا۔ لیکن اب وہ عیسائیوں کے قبرستان میں پڑا تھا اور لڑکی کی نعش غائب تھی۔ مولوی صاحب نے اسی لڑکے کی نعش کو دوبارہ قبر میں دفن کردیا اور واپس اپنی رہائش گاہ پر آگیا۔ اگلے روز مولوی صاحب نے اس لڑکی کے والد سے کہا کہ میں جس مقصد کیلئے یہاں آیا تھا۔ اب تو وہ باقی نہیں رہا اب مجھے میرے وطن واپس بھجوا دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کی واپسی کا بندوبست کردیا گیا۔ اب مولوی صاحب اپنی درس گاہ دہلی میں پہنچ گئے درس گاہ میں آنے کے بعد مولوی صاحب نے اس لڑکے کے بارے میں پوچھا جو انگریزوں سے محبت رکھتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ آپ کی عدم موجودگی میں فلاں دن وہ لڑکا فوت ہو گیا تھا اور ہم نے اس کی وصیت کے مطابق اسے صحن مسجد درس گاہ میں دفن کردیا تھا۔ اب مولوی صاحب نے درس گاہ کے تمام اساتذہ اور طلباء اور معزز شہریوں کو بتایا کہ ہم نے حضور نبی کریم صلعم کی حدیث کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اب وہ عیسائیوں سے محبت کرنے والا لندن میں عیسائیوں کے قبرستان میں پڑا ہے اور وہیں دفن ہے اور تمام واقعہ اور چشم دید حالات حاضرین کو سنائے اور کہا کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ نو مسلم لڑکی جسے لندن میں دفن کیا گیا تھا اسکی میت کو یقیناً" ملائکہ اس مسجد میں لے آئے ہوں گے مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ اب وہ لڑکی مسجد میں مدفون ہے۔ یہ بات قرار پائی کہ قبر کو کھود کر دیکھا جائے۔ چنانچہ فیصلہ پر عمل کیا گیا جب قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ وہ نومسلم لڑکی اس قبر میں ابدی نیند سو رہی ہے۔ اس طرح حضور صلعم کی حدیث کی صداقت کو عوام نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس دنیا میں جس سے محبت کرے گا آخرت میں اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی شیر خدا کی خلافت کے زمانے میں آپ کے پاس ایک آدمی نے ایک لڑکے پر دعویٰ کیا کہ اس نے میرے باپ کو ناحق قتل کیا ہے۔ آپ نے لڑکے سے پوچھا تو نے کیوں قتل کیا لڑکے نے جواب دیا کہ اس نے میرے ساتھ برا کام کیا اس لئے میں نے اسے قتل کردیا مقتول کے وارث کہتے تھے کہ ہمارا آدمی ایسا نہیں تھا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس آدمی کی قبر دکھاؤ جس وقت آپ قبر پر تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس آدمی کی نعش حضرت لوط علیہ السلام کے میدان میں پہنچ گئی ہے آپ نے فرمایا کہ صدقت یارسول اللہؐ آپ نے حضور پاک کے فرمان کی تصدیق کی۔ اس آدمی کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو گا۔

منافق لوگ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی منافق لوگ نامراد رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے پیغمبروں کے زمانے سے چلی آتی ہے جو مرید اپنے پیر کی پیروی نہیں کرتا وہ نامراد رہتا ہے پیر کی صفات اس میں منتقل نہیں ہوتیں فرمایا کہ پارس لوہے کو سونا بنا دیتا ہے بانس کو نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا منافق آدمی جب کسی مجلس میں بیٹھ کر بات کرے گا اور وہ اپنی بات میں جھوٹا ہو جائے گا تو گالی گلوچ پر اتر آئے گا۔

دعا برائے آزادی مصر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک ولی اللہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی یا باری تعالیٰ مصر کی حکومت کو برطانیہ کے تسلط سے آزاد فرما اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی اور مصر کو آزادی مل گئی مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے پرسش فرمائی کہ تم نے کیا سمجھ کر میری بارگاہ میں دعا کی ان مصری لوگوں اور یہودیوں میں کیا فرق رہ گیا ہے۔

عورت ہوتی تو مار نہ کھاتی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بادشاہ کا لڑکا ایک گلی سے گذر رہا تھا وہاں ایک آدمی اپنی زوجہ کو پیٹ رہا تھا ساتھ اس گھر کی بالکونی سے ایک خوبصورت لڑکی یہ منظر دیکھ رہی تھی اس لڑکی نے پٹنے والی عورت سے کہا کہ اگر تو عورت ہوتی تو مار نہ کھاتی اس بادشاہ نے بھی لڑکی کی یہ بات سن لی اور شہزادے نے ارادہ کرلیا کہ میں اس لڑکی سے شادی کروں گا اور دیکھوں گا کہ یہ کیسے مار نہیں کھاتی۔ بادشاہ زادے نے اپنے والد سے کہا کہ ایسی بات ہے اس وجہ سے میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اس کا گھر فلاں محلہ میں ہے۔ بادشاہ نے شہزادے کی شادی اس لڑکی سے کردی وہ دلہن بن کر گھر میں آگئی اب شہزادہ موقع کا متلاشی رہا کہ کب اسے موقع ملے اور اپنی بیوی کو پیٹے اسی طرح کافی وقت گذر گیا لیکن شہزادہ کو موقع نہیں ملا اور اسی طرح کچھ عرصہ گذر گیا۔ ایک دن شہزادہ نے اپنی بیوی سے کہا کہ

میں نے اس عرصہ کے دوران بہت کوشش کی کہ کسی بہانے سے تجھے پیٹوں (لیکن تم نے مجھے پیٹنے کا موقع نہیں دیا) میں نے تجھے جو حکم دیا تو نے اسکی فورا" تعمیل کی میں نے کہا کہ کھڑی ہو جاؤ تو تم کھڑی ہوگئی اور میں نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ تو بیٹھ گئی واقعی تم عورت ہو۔

فوجی مجرم کو پٹھو لگایا جاتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فوجی بھگوڑے یا اور کسی نوعیت کے فوجی مجرم کو اس کے افسران سزا کے طور پر پٹھو لگا کر دوڑاتے ہیں اور اسطرح وہ اپنی سزا بھگت کر امن پاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی بعض مجرموں کو پٹھو لگا کر بھگاتے ہیں اور سزا کے بعد امن پاتا ہے۔

کانگریسی مولوی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کانگریسی مولیوں نے "گاندھی" سے روپیہ لیکر تقریریں کیں اور ایک ایک تقریر کا چھ چھ ہزار روپیہ وصول کیا اگر اس (مولوی) کی تقریر سننے سے چھ چھ ہزار مسلمانوں نے ہندوؤں کو ووٹ دیا تو فی مسلمان "اہل ہنود" سے صرف ایک روپیہ قیمت وصول کی اپنے ضمیر کے ساتھ ایک مسلمان کو بھی فروخت کیا۔

قادیانیوں کی پرورش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں قادیانیوں اور وہابیوں کی پرورش انگریزوں نے کی۔ انگریزوں کے بعد ہندو نے ان کی پرورش کی جبھی ان کی وفاداریاں کانگرس اور "گاندھی" کے ساتھ وابستہ رہیں۔

بہتر انسان حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر انسان وہ ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کیلئے بھی پسند کرے ایک دفعہ حضرت مولا علی علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو کپڑا خریدنے کیلئے بازار جانے کا حکم فرمایا۔ غلام اپنے لئے گھٹیا اور حضرت مولا علی علیہ السلام کیلئے اچھا اور نفیس کپڑا خرید لایا۔ آپ نے وہ گھٹیا اور کم درجہ کا کپڑا اپنے لئے پسند فرمایا اور کہا کہ ہم بوڑھے آدمی ہیں یہ کپڑا ہمارے لئے ٹھیک رہے گا جو اچھا اور نفیس کپڑا تھا وہ اپنے غلام کو دے دیا اور کہا کہ تم نوجوان ہو یہ تمہارے لئے زیادہ موزوں ہے۔

بادشاہ کے نام خط حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ کے پاس ایک سائل آیا اور عرض کی کہ حضرت میں ایک غریب آدمی ہوں اگر آپ بادشاہ وقت کے نام خط لکھ دیں اور میرے لئے ایک قطعہ اراضی کی سفارش کردیں تو آپ کی مہربانی ہو گی آپ نے ایک خط بادشاہ کیلئے لکھ کر اس کے حوالے کیا خط میں بادشاہ کو لکھا کہ تم "زیرہ اور شہد" وہ آدمی خط لے کر روانہ ہو گیا جب بادشاہ کے محل پر پہنچا اور دربانوں سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو پتہ چلا کہ بادشاہ تین چار روز سے بیمار ہے اور کسی آدمی کیلئے ملنے کا حکم نہیں ہے بادشاہ سے ملاقات بہت مشکل ہے جب اسے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو دربانوں سے کہا کہ بادشاہ تک میرا یہ خط پہنچا دو۔ دربانوں نے وہ خط بادشاہ تک پہنچا دیا بادشاہ نے اس خط کو کھول کر پڑھا کہنے لگا اسمیں تو میرے لئے نسخہ لکھا ہے فوراً" زیرہ اور شہد ملا کر چاٹ لیا بس یہ دوا کھانے سے بادشاہ کی تکلیف "پیٹ کا درد" رفع ہو گئی فوراً" آرام ہو گیا بادشاہ نے کہا اس آدمی کو بلاؤ جس نے یہ خط دیا ہے وہ شخص حاضر ہوا۔ بادشاہ اس کا مرہون احسان ہوا اور کہا کہ تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے مجھے بتاؤ کہ تجھے کیا انعام دوں۔ اس نے ایک قطعہ اراضی کا مطالبہ کیا بادشاہ نے بخوشی اس کا مطالبہ پورا کر دیا۔

پیر کے حکم میں راز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نواب ایک بزرگ

سے عقیدت رکھتا تھا اور ان کی خدمت میں آتا تھا ایک دن نواب ان کے پاس آیا اور صحبت میں بیٹھا ہی تھا کہ اس پر شہوت نے غلبہ کیا۔ ان بزرگ نے اسے ہدایت کی کہ آج وہ بازار حسن چلا جائے لیکن وہ وہاں سے اٹھا اور اپنے گھر روانہ ہوا اس روز نواب کے گھر نطفہ گیا یونہی وقت گزرتا رہا۔ حضرت کی بات کی پرواہ نہ کی۔ اس صحبت سے نواب کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی جب وہ جوان ہو گئی ایک دن وہ نواب پریشان حالت میں اس بزرگ کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں میری لڑکی گھر سے نکل کر بازار حسن کی زینت بن گئی ہے اب تو میری عزت بھی خراب ہو گئی۔ ہر طرف سے انگشت نمائی ہو رہی ہے۔ اور عرض کیا کہ حضور میں تو ان حالات میں بہت پریشان ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ آج تم بازار حسن چلے جاؤ یہ ادھر کا مال ہے ادھر ہی رہ جائے گا۔ ہم تیرے اس گناہ کی بخشش اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتے مگر تم نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی تمہاری تقدیر میں یہی تھا جو ہو گیا۔ ہم نے تو کوشش کی۔ بس اب تم صبر کرو۔

ناقص تربیت کا غلط انجام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو میاں اور بیوی حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کی شکایت کی اور کہا کہ ہمارے لڑکے نے ہمیں زدو کوب کیا ہے اس لڑکے کو طلب فرمایا گیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے اپنے والدین کو کیوں مارا ہے۔ اس لڑکے نے عرض کی یا امیر المومنین میں جب چھوٹا تھا تو میرے والدین نے مجھے اونٹوں کے چرانے کے کام پر لگا دیا میں اس وقت سے اونٹ چراتا ہوں۔ انہوں نے میرا نام غلط رکھا اور (اسلامی) صحیح تعلیم نہیں دلائی۔ انہوں نے مجھے ایک بات سمجھائی کہ اگر دو اونٹ آپس میں لڑیں تو دو چار ڈنڈے ایک اونٹ کی گردن پر اور دو چار دوسرے اونٹ کی گردن پر مار دینا۔ اونٹ آپس میں لڑنا چھوڑ دیں گے اور بھاگ جائیں گے جب میں نے طریقہ آزمایا تو بالکل درست نکلا۔ ان پڑھ ہوں۔ آج جب میں اونٹ چرا کر گھر آیا تو دیکھا کہ میری ماں اور باپ آپس میں لڑ رہے تھے میں نے بالکل وہی طریقہ اختیار کیا جو اونٹوں کو لڑنے کیلئے استعمال کرتا تھا۔ اور وہی طریقہ ان پر بھی آزمایا۔ دو چار ڈنڈے ماں کو اور دو چار ڈنڈے باپ کو مار دیئے۔ جس سے انہوں نے بھی لڑنا بند کر دیا اور اب مجھے آپکی بارگاہ میں لے آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ سن کر افسوس کیا اور اسے ماں باپ کی ناقص تربیت کا انجام

قرار دیتے ہوئے اس لڑکے کو بری قرار دے دیا۔

مسجد ضرار حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ملک افغانستان اور ترکی ان دونوں ممالک کی اکثریت حنفی المذہب لوگوں کی ہے یہ بدبخت (وہابی) ان دونوں ممالک میں داخل نہ ہو سکے چونکہ ان ملکوں کے لوگوں نے انہیں اپنے ملک میں داخل نہیں ہونے دیا چودہ سو سال بعد پٹھو جماعت نے اپنے اسلاف کی روایت کے مطابق ان ہی بنیادوں پر اس مسجد کو از سر نو تعمیر کیا۔ جس مسجد میں منافقین اکٹھے ہو کر حضور نبی کریم صلعم کے خلاف منصوبے بنایا کرتے تھے حضور نبی کریم صلعم کے زمانہ مبارک میں منافقین نے ایک مسجد تعمیر کی تھی جسے حضور نبی کریم صلعم نے مسجد ضرار فرمایا نقصان دینے والی مسجد۔ حضور نبی کریم صلعم نے اس مسجد کو توڑنے کا حکم فرمایا آج چودہ سو برس تک اس برباد مسجد کو کسی مسلمان نے دوبارہ تعمیر کرنے کی جرائت نہیں کی دور ہذا کے منافقین نے ایک ہزار چار سو سال بعد اسے تعمیر کر کے اس کا نام "مسجد نور" رکھا وہ لوگ بھی یہ کہتے تھے کہ جو منصوبہ بندی ہم اسلام کے خلاف کرتے ہیں نبی کریم صلعم کو اس کی کچھ خبر نہیں اور یہ لوگ بھی آج یہی بات کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم بے خبر ہیں۔ اور لوگوں کو مسجد نبوی سے بلا کر وہاں مسجد نور میں لے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں ہوں گی۔

بیعت ابلیس حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ روز ازل سے دو چیزوں نے ابلیس کی بیعت کی تھی نمبر(۱) دولت نمبر(۲) نفس۔ ان دونوں نے بیعت ہو کر کہا تھا کہ تو جو چاہے گا ہم وہی کریں گے فرمایا کہ مال دار آدمی اور بہت بڑے عالم کا اعتقاد کمزور ہوتا ہے ان ہی دو طائفوں نے انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ کا مقابلہ کیا اور برباد ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ نفس برائیاں سوچتا ہے ابلیس تربیت دیتا ہے۔

علم نجوم حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم نجوم اب صحیح نہیں رہا۔ جب سے حضور نبی کریم صلعم نے سورج کو واپس بلایا تھا۔ اور چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے ان کے حساب میں فرق پڑ گیا ہے۔ دن رات میں بھی فرق پیدا ہوا ہے اب کبھی علم نجوم صحیح بیٹھتا ہے اور کبھی غلط بیٹھتا ہے مکمل طور پر صحیح نہیں رہا۔

معراج یوسف علیہ السلام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا اس وقت جبرائیل علیہ السلام "سدرۃ المنتہیٰ" پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ یوسف کو پانی تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لینا ہے۔ آپ اتنی تیزی سے تشریف لائے کہ ابھی آپ پانی سے بہت اوپر ہی تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر پھیلا کر آپ کو اٹھا لیا اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو معراج کرائی۔

بے ادبی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک بے ادبی بہت بڑا جرم ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ جیسے نعمت کو لات مارنا۔ ادب پڑھنے سے نہیں آتا ادب سے مراتب طے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی بول نہیں سکتا۔ ولایت و نبوت کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے آدمی تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے سامنے (مجھ سا) آدمی بیٹھا ہے اور اپنے جیسا آدمی سمجھ کر بے ادبی میں گرفتار ہو جاتا ہے دیکھتے نہیں کہ آدم علیہ السلام کی بے ادبی میں ابلیس گرفتار ہوا۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام سے پہلے نوے ہزار سال تک عبادت کی (لیکن اس کی یہ عبادت خاک میں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا تمام عبادت غضب ہوگئی ناپاک ہوگئی آج کل منکرین لوگوں نے ادب کا نام شرک اور بے ادبی کا نام توحید رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو اولیاء اللہ سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے حدیث قدسی ہے۔ من عادٰی لی ولیاں بارزنی بالمحاربتہ (ترجمہ) یہ ہے کہ جس نے میرے دوست سے عداوت کی وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

نبوت پر تنقید حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت پر تو اللہ تعالیٰ نے بھی تنقید نہیں فرمائی۔ سب سے پہلے جس نے نبوت پر تنقید کی وہ ابلیس ہے قرآن شریف میں آیا ہے۔ (ترجمہ) شیطان بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھ کو بنایا ہے تو نے آگ سے اس کو بنایا ہے مٹی سے ابلیس نے تو صرف ایک تنقید حضرت آدم علیہ السلام پر کی ہے۔ مگر منکرین علماء نے نبوت پر سینکڑوں تنقیدیں کی ہیں ساری عمر امریکہ کا دیا ہوا پیسہ کھاتے رہے اور مردار کھا کھا کر مرے۔ ایک دفعہ سعودی حکومت نے منکرین عالم سے حضور پاک کے روضہ اطہر کے بارے میں پوچھا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے منکرین عالم نے جواب دیا کہ یہ پرانا گڑھا ہے اکھیڑ کر باہر

پھینک دو اتنی بڑی گستاخی حضور کی ۔ جواب سن کر سعودی حکومت نے سوچا کہ مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے وہ خوف زدہ ہوگئے ۔ قطب اور مجدد کفار کے گھروں میں جا کر کبھی نہیں مرے یہ گمراہ لوگوں کی کھلی نشانی ہے ۔ جو شخص بھی گمراہ ہو گا اور اس کے ساتھ جتنے لوگ معلق ہوں گے وہ امیر آدمی اور بڑے عالم ہونگے چونکہ بہت بڑے عالم اور بہت بڑے امیر کا اعتقاد کمزور ہوتا ہے اور ابلیس اپنا کام کر جاتا ہے جو شخص راہ (صراط مستقیم) پر ہو گا اس کے ساتھ غریب اور ان پڑھ لوگ معلق ہوں گے ۔ حضور پاک صلعم کی حدیث پاک ہے کہ دین اسلام غریبوں میں آیا ہے اور غریبوں سے ہو کر گذر جائے گا ۔ اس میں اکا دکا امیر ہوں گے ۔ منکرین علماء نے اپنی کتابوں میں پیغمبروں کی معصومیت سے انکار کیا ہے لکھا ہے کہ یہ معصوم نہیں اور اس بارے میں حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ درج کیا ہے کہ ان سے ایسا ہوا اور یہ معصومیت نہیں یعنی پیغمبر بھی معصوم نہیں ہیں ۔ اللہ نے ان سے معافی منگوائی ہے ایسی بات لکھی ہے فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیت کی شان نزول کو دیکھنا ہے جس مقصد کی غرض سے آیت نازل ہوئی ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں اللہ نے جو آیت نازل کی اس کی شان نزول یہ ہے کہ پیغمبروں سے اللہ تعالیٰ نے کبھی کبھی لغزش کرائی ہے لغزش کرانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اولاد آدم کو تنبیہہ کرنا مقصود ہے ۔ پیغمبروں نے معافی مانگی ہے تم ہم کیوں نہ مانگیں جیسے آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی اور انہوں نے معافی مانگی یہ طریقہ ہدایت کیلئے ہے جو بات کرائی جائے وہ غلطی میں داخل نہیں ہوتی وہ بات ہدایت کیلئے ہے کہ لغزش کروا کر پیغمبروں سے معافی منگوائی جائے ۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ اگر ان سے خطا سرزد ہو جائے تو ایسے ہی جیسے پیغمبروں نے معافی مانگی ہے ۔ مجھ سے (یعنی اللہ) سے معافی مانگیں ۔ لغزش جرم میں داخل نہیں ہوتی لغزش تنبیہہ اور ہدایت کی غرض سے ہوتی ہے ہمارے سیدنا نے سیرت فخرالعارفین کتاب میں فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کا واقعہ لکھا ہے کہ جب آپ کو شفاء ہوئی تو ایک دن آپ دریا کے کنارے پر نہا رہے تھے کہ اوپر سے سونا برسنا شروع ہوا ۔ آپ نے نہانا چھوڑ دیا اور چادر بچھا کر سونا جمع کرنا شروع کردیا غیب سے آواز آئی کہ اے ایوب (علیہ السلام) ہم نے تمہیں نبوت دی اور مال و دولت دیا تم نے یہ کیا کیا کہ نہانا چھوڑ دیا اور سونا اکٹھا کرنا شروع کردیا ۔ آپ نے عرض کی کہ یا باری تعالیٰ میں لالچ نہیں کررہا بلکہ تیری نعمت کی قدر کررہا ہوں ہمارے سیدنا نے فرمایا کہ

دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایوب علیہ السلام کی نیت یہ ہے لیکن پوچھنے اور جواب لینے کی غرض یہ تھی کہ یہ بات پیغمبروں کی زبان سے مخلوق کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے ۔ اس کی قدر کرنی ہے تاکہ پیغمبر کی زبان سے مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ اس کی نعمت کو ضائع نہ کرو بلکہ اس کی عطا کردہ نعمت کی قدر کرو ۔ ہمارے سیدنا نے فرمایا کہ جتنا کسی بزرگ کا ادب اس کی زندگی میں ہو گا بعد وصال بھی اتنا ہی ادب ہو گا بعد میں تم بے ادبی تھوڑی کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمایا ہے کہ مزارات کی بے ادبی کرو جس کے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو وابستہ کر دیا (بعد وصال) ان کے مزارات کی بے ادبی کون کر سکتا ہے ۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ ہم کو ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پیغمبروں کیلئے کسی نہ کسی جگہ کا انتخاب کیا اور اس جگہ پر ان پیغمبروں کو (اپنے آپ) کو دکھلایا لیکن امت حضور صلعم کے ولی جس جگہ بھی رہے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو "مثل طور" بنا دیا اور ان کے عرس میں حاضری دینا حج کا ثواب ہوتا ہے بھائی غریبوں کا تو یہی حج ہوتا ہے ۔ اللہ کے دوست روئے زمین کے جس حصہ میں رہتے ہیں اس جگہ کو زیارت گاہ مخلوق بنایا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بعد وصال اپنے دوستوں کے مزارات کو زیارت گاہ مخلوق بناتے ہیں ۔ حضور کی حدیث ہے کہ (ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔ یہ اختر شاہ صاحب (لاہوری) معہ اپنی بیوی حج کیلئے گیا ہوا تھا اس نے بتایا کہ اس کی بیوی نے دیکھا کہ مسجد نبوی صلعم میں ایک ترک عورت آئی اور اس ترک خاتون نے حضور نبی کریم صلعم کے روضہ پاک کی جالی کو چوما ۔ ایک پہرہ دار نے اس ترک عورت کو منع کیا ۔ اس ترک عورت نے اس پہرہ دار کو ایک تھپڑا مارا ۔ بس وہ پہرہ دار تھپڑ کھا کر وہاں سے بھاگ گیا ۔ فرمایا کہ ہم نے ایک بزرگ کا واقعہ دیکھا ہے کہ ایک بزرگ کے ہاں بہت لوگ آتے تھے ۔ آنے جانے والے لوگوں کو تبلیغ ہوتی تھی ۔ لوگ آتے اور کھانا وغیرہ کھا کر چلے جاتے ایک دن ان بزرگ کی خانقاہ میں ایک درویش یعنی فقیر قسم کا آدمی آگیا اس درویش نے وہاں کا نظام خانقاہ وغیرہ دیکھا اس نے سمجھا کہ یہ کوئی دنیا دار آدمی ہے اس کے ہاں تو کھانا بھی درست نہیں (فرمایا کہ کھانا نہ کھانا ان درویش کی وجہ سے تھا) ان کی خانقاہ میں جو کمرے وغیرہ بنے ہوئے تھے وہ ان میں سے ایک کمرے میں جا کر سو گیا ان بزرگ کے پاس آدمی آئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیلئے کھانا لائیں

انہوں نے کہا کہ ایک مہمان ہے وہ ناراض ہو گیا ہے اس کو راضی کرلوں پھر کھانا وغیرہ لانا۔ خیر وہ بزرگ ان کے کمرے میں چلے گئے دیکھا تو وہ درویش سویا ہوا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ درویش تو سویا ہوا ہے اور سوئے ہوئے کو اٹھانا بھی درست نہیں تو چلو یہاں پر نماز پڑھ لیتے ہیں اور جب یہ (درویش اٹھے گا) اس سے بات کریں گے۔ بس وہ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے وہ درویش سویا ہوا تھا اور اس کو ایک خواب شروع ہو گیا خواب یوں شروع ہوا کہ جیسے حشر کا میدان ہے اور بہت مخلوق کھڑی ہے اللہ تعالیٰ حساب لے رہے ہیں اور حساب لیتے لیتے اس درویش کی باری آگئی اس کی نیکی اور بدیاں میزان کی گئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تمہاری نیکیاں ہم نے میزان کی ہیں تمہاری ایک برائی بڑھ گئی ہے بس اب تم کسی سے ایک نیکی مانگ کر لاؤ ورنہ تمہاری اس ایک برائی کے عوض تمہیں جہنم میں لے جاؤں گا بس وہ درویش نیکی مانگنے کیلئے نکلا سب تعلق داروں سے ملا سب نے نیکی دینے سے انکار کردیا کہا کہ کیا پتہ کہ ہمارے ساتھ کیا ہو گا پس وہ درویش سخت پریشان ہو گیا (وہ بزرگ جن کی خانقاہ میں وہ ٹھہرا ہوا تھا) انہیں دیکھا وہ بھی وہاں پر کھڑے ہیں وہ بھی اس کو مل گئے پوچھنے لگے کہ پریشان کیوں ہے کیا بات ہے وہ درویش کہنے لگا کہ مجھے ایک نیکی کی ضرورت ہے ایسا ایسا معاملہ ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ تو ایک نیکی کا کیا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرے ساتھ چل میں اپنی ساری نیکیاں تیرے کو دے دیتا ہوں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاکر عرض کی کہ میرے جتنے اعمال ہیں سب اس کو دے دو اس کے بعد حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ سے لے کر دینے والے لوگ ہیں۔ (لوگوں) سے مانگنے والے تھوڑی ہی ہیں یہ منکرین لوگ نبوت و ولایت کو کیا سمجھتے ہیں انہیں تو ایک رتی بھر کا علم نہیں کہ "نبوت اور ولایت" کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ابلیس ہو گا وہ بے ادب ہو گا۔ ابلیس کو کیا ضرورت ہے کہ نبوت اور ولایت کا ادب کرے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جا رہے تھے راستہ میں ابلیس مل گیا کہنے لگا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہو میں بھی اللہ کا پرستار ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے کہہ کر میری معافی کرا دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرے متعلق عرض کروں گا۔ بس حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا اس کے بعد عرض کی یا باری تعالیٰ مجھے راستہ میں ابلیس ملا تھا۔ اس نے مجھ سے بات کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ

(علیہ السلام) تم اسے نہیں جانتے میں نے اسے پیدا کیا ہے میں بہتر جانتا ہوں لیکن اب تم نے اس کی سفارش کی ہے تو میں تمہاری سفارش قبول کرتا ہوں۔ اب تم اس سے کہنا کہ تو نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اب تو آدم علیہ السلام کی قبر پر جا اور وہاں پر سجدہ گزار۔ بس تیری معافی ہو جائے گی یہ حکم سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام خوشی خوشی واپس ہوئے راستے میں پھر ابلیس ملا آپ نے کہا بس میں نے تمہاری معافی کا حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے لے لیا ہے تم سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ ادا کرو۔ بس یہی تمہاری معافی ہے یہ بات سن کر ابلیس آگ بگولہ ہو گیا اور کہا کہ اچھا حکم لائے میں نے زندہ کو سجدہ نہیں کیا اور اب مردہ کو کرونگا میں ایسی معافی کا طلب گار نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران رہ گئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ تو ہی بہتر جانتا ہے۔

فن عملیات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کلام پڑھنے (چلہ کرنے) سے ایک مخلوق پیدا ہوتی ہے وہ مخلوق نہ تو جنات ہوتے ہیں اور نہ ہی فرشتے (ورد وظیفہ) یہ کلام کی قوت سے ایک مخلوق کا اظہار ہوتا ہے۔ فرمایا کہ بزرگوں نے جو چلے کئے ہیں وہ نفس کشی کی ہے مؤکلوں کو قابو کرنے کیلئے نہیں کئے اور یہ مخلوق کلام پڑھنے والے (عامل) کے قابو میں ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ (عامل) لوگ کام لیتے ہیں اور اس مؤکلی قوت سے مخلوق کو خراب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس فن سے بچائے اور آدمی راہ مستقیم اختیار کرے۔ الٹا گمراہ ہوتا ہے۔ شیطان بن جاتا ہے۔ اور دیگر لوگ جن کا تعلق ان (مؤکل فقیروں) سے ہو گا وہ بھی شیطان بن جائیں گے ۔ یہ عامل لوگ، لوگوں کو متاثر کرنے کیلئے موئکلوں سے کام لیتے ہیں کچھ چھوٹے بڑے کام یہ مؤکل کر دیتے ہیں۔ یہ عامل مؤکل کو حکم دیتا ہے کہ فلاں چیز لاؤ تو یہ مؤکل کسی دکاندار کے گلے سے روپیہ اٹھا کر لے جائیں گے یا کسی حلوائی کی دوکان سے مٹھائی اٹھا کر لے جائیں گے یہ عامل لوگ خود بھی حرام کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی حرام کھلاتے ہیں اسی کو یہ دست غیب سمجھتے ہیں یہ پتہ نہیں خود بھی حرام کھایا اور دوسروں کو بھی حرام کھلایا یہ مؤکل چوری سے سامان روپیہ وغیرہ لے جاتے ہیں۔ نبوت اور ولایت یہ ایک جدا مسئلہ ہے نبوت و ولایت کا تعلق عالم عقبیٰ سے ہوتا ہے عالم ناسوت میں روحانیت، فقیری تو ہے لیکن ولایت نہیں زمین پر تو کفار بھی کام کرتے ہیں کفر کے مذاہب عالم ناسوت ہی میں بنتے ہیں جیسے سکھ مذہب ہے زمین پر ابلیس بھی

کام کرتا ہے یہ آدم کا "ظاہر دشمن" ہے اولاد آدم کو شکار کرتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ ناپاک فقیروں پر ارادت لاتے ہیں۔ ارادت لانا ایسا ہے کہ جیسے کسی کیلئے اپنے دل کا دروازہ کھولنا ۔ جب مالک خود بخود چور پر دروازہ کھول دے تو چور فوراً" اندر داخل ہو جائے گا۔ ناپاک درویش فقیروں پر ارادت لانے سے ابلیس ناری توجہ دے دیتا ہے ابلیس کی ناری توجہ سے نور ایمان ضائع ہو جاتا ہے آدمی ناپاک ہو جائے گا۔ اسے خوف خدا نہ رہے گا بڑے بڑے دعوے کریگا۔ نماز روزہ جاتا رہے گا اور پھر وہ خود بھی شیطان ہو جائے گا ان میں ابلیسی روحانیت کی پیدائش ہو جائے گی گمراہی پر پکا ہو جائے گا اور یہ کہے گا کہ اگر میں غلط ہوتا تو یہ روحانیت کیوں پیدا ہوتی وہ اس بات کو نہیں سمجھتا کہ اسمیں ناپاک روحانیت پیدا ہو چکی ہے۔ ابلیس اسے الہام کریگا اسقدر استدراجی قوت اس میں پیدا ہو گی اور روئے زمین پر حق پرستوں سے اختلاف کرے گا بس یہ معلوم ہو گیا وہ معلوم ہو گیا یہ ہی ہوتا رہے گا۔ ابلیس جب لوگوں کو الہام کرتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ میں ابلیس ہوں اپنا نام نہیں بتائے گا کہے گا کہ میں جبرائیل ہوں یا فلاں بزرگ ہوں تم یہ کرو ' وہ کرو ' زمین کی جھوٹی سچی خبریں دے گا۔ ان لوگوں کو جب ابلیسی قوت حاصل ہوتی ہے تو پھر یہ لوگ بے ادبی اور نافرمانی کے کلام کہتے ہیں اپنے مریدوں کو گالیاں دینا ' نماز روزہ کی مخالفت کرنا اور کہنا کہ نماز دل ہی کی ہے۔ ہمارے پاس ایک موکل پیر آیا اور آتے ہی کہنے لگا "اس نہ کدے نماز نیتی ہے نہ کدے قضا کیتی اے" آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو شیطان بھی جب سے راندہ درگاہ ہوا ہے اس نے نہ نماز کی نیت کی ہے نہ اسکی قضا ہوئی۔ ہمارے سیدنا عبدالحئی نے فرمایا کہ ہم تو اس فقیری کو مانیں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں یعنی با شرح درویش کو یہ ناپاک درویشوں میں ایک قوت موثرہ پیدا ہوتی ہے جو کہ دلوں میں اثر کرتی ہے ناپاک درویشوں کے قلبوں سے ایک دھواں نکل کر لوگوں کے سینے میں دھنس جاتا ہے اور نور ایمان کی روشنی کو ضائع کر دیتا ہے۔

اصلاح نفس حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی نفس کی اصلاح نہیں کریگا تو کام نہیں بنے گا۔ میاں میر رحمتہ اللہ علیہ (لاہوری) آپکے زمانہ میں آپ کے پاس ایک عورت (مائی) آئی۔ اس نے عرض کیا کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ عرصہ سے لاپتہ ہے آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے وہ عورت واپس چلی گئی۔ راستہ میں ایک ہندو جوگی بیٹھا تھا اس جوگی نے اس

عورت سے پوچھا مائی تو کدھر گئی تھی اس مائی نے اپنا حال بتلایا اور کہا کہ ایسی بات ہے وہ جوگی کہنے لگا میں تیرا کام کردیتا ہوں تو کھڑی ہو جا اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے شہر تیرے سامنے آئیں گے ۔ جہاں تیرا بچہ نظر آجائے میرے کو بتا دینا ۔ وہ عورت آنکھیں بند کرکے کھڑے ہوگئی آنکھ بند کرتے ہی اس عورت کے سامنے شہر آئے اس نے دیکھا ایک شہر میں ایک اجتماع ہورہا ہے اور ایک مداری کھیل کررہا ہے اس اجتماع میں وہ بچہ بھی کھڑا ہے ۔ مائی بولی کہ میرا بچہ یہاں پر ہے جوگی نے اس عورت سے کہا کہ آنکھیں نہ کھولنا اور اپنے بچے کا بازو پکڑ لے مائی نے بچے کا بازو پکڑ لیا تو اس جوگی نے اپنی استدراجی قوت سے جھٹکا دے کر اس بچے کو اس کی ماں کے سامنے پھینک دیا ۔ اور کہا کہ اب اپنی آنکھیں کھول دے مائی نے آنکھیں کھولیں تو بچہ سامنے تھا جوگی نے کہا یہ دیکھ یہ تمہارے مسلمان بزرگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (جوگی لوگ) کافر ہیں وہ مسلمان ہم کو کافر کہتے ہیں انہوں نے تو یہ کام نہیں کیا میں نے کردیا ہے وہ عورت کہنے لگی کہ چلو میاں میر صاحب کے پاس چلتے ہیں ۔ میاں میر صاحب نے جوگی سے پوچھا کہ تجھے یہ بات کیسے حاصل ہوئی ؟ جوگی نے کہا کہ میرے گرو جی نے کہا تھا کہ اپنے دل کا کہنا نہ ماننا میں نے تمام عمر اس کا حکم نہیں مانا ۔

اس سے یہ بات ہوئی میاں صاحب نے فرمایا کہ تیرے دل کے اوپر ایک تل کے برابر داغ ہے ۔ اگر تو دل کا ایک حکم اور نہیں مانے گا تو عالم عقبیٰ کھل جائے گا ۔ جوگی نے کہا وہ کیا ہے ؟ میاں میر رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوجا ۔ جوگی نے کہا میرا دل انکار کرتا ہے ۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے کہا یہ بھی تو گرو جی کا حکم ہے کہ دل کا کہنا نہ ماننا پس وہ جوگی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھتے ہی عالم عقبیٰ بھی اس پر کھل گیا اور بہت بڑا ولی اللہ ہوا ۔ فرمایا کہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں آپ کا جسم بھی نور ہو گیا تھا ایک دفعہ آپ کسی جگہ تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں دیکھا کہ ایک مکان کے گرد کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنی عبادت میں مصروف ہیں آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو اور موسم کی تکالیف برداشت کررہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا گرو اس مکان کے اندر عبادت کررہا ہے ہم اس کے منتظر ہیں وہ مکان کچھ اس قسم کا تھا کہ جس کا کوئی در و دروازہ نہ تھا ۔ چنانچہ آپ نے ان سے پوچھا کہ اس مکان کا کوئی در و دروازہ تو ہے نہیں تو تمہارا

گرو اس مکان کے اندر کیسے داخل ہوا انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی روحانی قوت کے ذریعے سے اس سوراخ کے اندر سے داخل ہوا وہ سوراخ بھی اتنا بڑا نہیں تھا جو آدمی اس میں سے داخل ہو سکے بس آپ بھی اپنی روحانی قوت سے اس مکان میں داخل ہو گئے آپ نے دیکھا کہ ایک جوگی مزے کی نیند سو رہا ہے آپ نے اسے بیدار کیا وہ حیران ہو کر اٹھا اور کہا مہاراج آپ کیسے اندر تشریف لے آئے؟ میں نے بہت عبادت و ریاضت کی ہے میں ہوا بھی بن سکتا ہوں اور پانی بھی آپ نے فرمایا کہ تم مجھے پانی بن کر دکھاؤ چنانچہ وہ گرو پانی کی شکل اختیار کر گیا آپ نے اپنے رومال کا ایک حصہ اس پانی میں تر کر دیا پھر وہ آدمی بن گیا آپ نے گرو سے کہا اب میں پانی بنتا ہوں تم اپنا رومال ہمارے پانی میں تر کر لینا چنانچہ آپ نے بھی پانی کی شکل اختیار کی اور اس پنڈت نے اپنا رومال آپ کے پانی میں تر کر لیا جب آپ اپنی اصل حالت پر تشریف لائے تو آپ نے کہا کہ تم اس رومال کو سونگھو گرو نے رومال کو سونگھا تو اس کا دماغ معطر ہو گیا کہنے لگا بہت معطر ہے پھر آپ نے اس کے پانی سے بھگویا ہوا رومال اس کو سنگھایا تو اس میں پیشاب (بول و براز) کی طرح بدبو تھی۔ آپ نے گرو سے کہا کہ تمہاری روحانیت ناپاک ہے اس لئے تمہارے پانی میں سخت بدبو ہے ہماری روحانیت پاکیزہ ہے اس لئے اس میں خوشبو ہے گرو نے کہا کہ اس قدر مشقت اور تکلیف اٹھانے کے بعد بھی ناپاک ہوں تو کوئی فائدہ نہیں اس روحانیت کا۔ چنانچہ وہ گرو بمعہ اپنے چیلوں کے حضرت کے دست اقدس پر مسلمان ہوا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ روحانیت کو نہیں لینا۔ پاک ناپاک کو دیکھنا ہے ہر چیز پاک بھی ہو سکتی ہے اور ناپاک بھی ہر چیز کے پاک و ناپاک ہونے کے طریقے ہیں پاک مذہب کا طریق پاک ہے اور ناپاک مذہب کا طریقہ ناپاک ہے۔ روحانیت تو اس میں بھی ہو گی اگر روحانیت نہ ہو تو ناپاک مذہب نہیں بنتے۔ آپ نے فرمایا پہلی امتوں کے نام نبیوں کے ناموں سے ہوتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا نام اسلام رکھا ہے۔ اس دین میں سلامتی ہے جو دین اسلام میں داخل ہوا اس نے سلامتی کو اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ فرمایا کہ ابلیس اولاد آدم کا کھلا دشمن ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تاکید فرمائی ہے ابلیس دونوں طرح سے دھوکہ دیتا ہے یہ کبھی "داتا" صاحب بن کر اور کبھی جبرائیل بن کر انسان کو دھوکے میں رکھتا ہے مرید

کیلئے لازم ہے کہ اپنے شیخ کی پیروی کرے اور کسی کی بات پر یقین نہ کرے ابلیس کی پیروی سے انسان بے خوف اور احکام خداوندی اور کتاب اللہ کی خلاف ورزی کرنے لگ جاتا ہے۔ حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو تم اندر والے کو باہر نہ آنے دو اور باہر والے کو اندر نہ جانے دو دل کے دروازے پر پہرہ دار بن کر کھڑے ہو جاؤ یعنی کے نفس اور ابلیس کو آپس میں ملنے نہ دو۔ جب یہ دونوں آپس میں ملیں گے تو شر پیدا ہو گا اور انسان گمراہ ہو جائے گا نفس خواہش رکھتا ہے اور ابلیس ترکیبیں دیتا ہے ایسا کرلے ویسا کرلے۔

حکایت ایک دفعہ ایک بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز تشریف فرما تھے کہ آپ کے نفس نے آپ کو جہاد پر جانے کیلئے آمادگی کا اظہار کیا آپ نے سوچنا شروع کیا کہ "نفس اور نیکی کا کام بتائے" آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ میں تو جہاد کے دوران روزہ بھی رکھوں گا نفس اس پر بھی تیار ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اے نفس میں تو تمام رات قیام بھی کروں گا یہ بات بھی نفس نے تسلیم کرلی پھر آپ نے کہا میں تجھے کھلاؤں گا کچھ نہیں وہ یہ بات بھی مان گیا پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا باری تعالیٰ میرا نفس مجھے نیکی کا مشورہ دے رہا ہے غیب سے آواز آئی کہ اے میرے دوست اس کا کہنا نہ ماننا یہ جھوٹی شہرت چاہتا ہے لوگ کہیں گے تو کتنا بڑا مجاہد ہے۔

مہمان اپنا رزق خود لاتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء میں ہمارے دنیاوی حالات نہایت تنگدستی کے تھے ہم اپنے گاؤں میں رہتے تھے ایک روز صبح سویرے غلام رسول کراچی والا اپنے ساتھ دو تین آدمی لے کر ہمارے پاس آیا۔ ہمارے پاس ان کی تواضع کیلئے کچھ نہ تھا پریشان ہوئے انہوں نے کچھ دیر بعد چینی چائے اور بسکٹ ہمیں پیش کئے اور اسی وقت ایک ہمسایہ لکڑیوں کا گٹھا دے گیا ہم نے اسی وقت اپنی بکری کا دودھ دوہا اور چائے پکائی اور مہمانوں کو پیش کردی۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو تبلیغ کیلئے منتخب کرتا ہے تو اس کا رزق اور اسکے پاس آنے جانے والوں کا رزق خود غیب سے مہیا کردیتا ہے۔ ہمارے لنگر خانہ کا بہت خرچ ہے ہم خود حیران ہیں کہ کیسے پورا ہو رہا ہے۔

محنت ضائع نہیں ہوتی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ایک مرید احمد یار تھے ہم سے مرید ہونے سے پہلے ایک پیر صاحب سے مرید تھے انہوں نے اس پیر صاحب

کی بہت خدمت کی دس میل روزانہ پیدل جا کر حاضری دیتے اور الٹے قدموں واپس آتے پیر صاحب کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئے لیکن ان کو فیض نہیں ملا۔ آخر ہمارا سن کر آئے اور ہم سے مرید ہو گئے مرید ہوتے ہی ان کو بہت فیض ملا اس کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہے اس تھوڑا عرصہ میں بہت کچھ پا گئے اور برگزیدہ ہو کر اس دنیا سے چلے گئے ان کی پچھلی خدمت کا اللہ تعالیٰ نے صلہ دے دیا۔

شیرینی کی تقسیم فاتحہ ہونے کے بعد شیرینی کی تقسیم بلا امتیاز صاحب گدی نشین کے دائیں طرف سے شروع کی جائے۔

صحبت لازمی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ جتنی فرصت کا وقت ملے اپنے پیر کی صحبت میں گزارے۔ پیر کی صحبت سے مراتب جلد طے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام کسی درس میں نہیں پڑھے بلکہ حضور کی صحبت سے کامل ہو گئے۔

نصیحت حضرت قبلہ روحی فداہ معمولات سلسلہ عالیہ کی بہت پابندی فرماتے تھے یعنی وقت پر کھانا اور سونا اور نماز پڑھنا آپ فرماتے جو شخص ملازم ہے ان کو چاہیے کہ اپنی ڈیوٹی صحیح کریں اگر دنیا ہی صحیح نہیں چلا سکے تو دین کا راستہ تو اس سے بھی مشکل ہے اگر رقم کا انتظام نہیں ہے تو سفر نہیں کرنا چاہیے جب تک گنجائش نہ ہو عرس اور دیگر تقاریب میں شرکت ضروری نہیں ہے۔

آسمانوں میں آئینہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں میں آئینہ کی مانند ایک چھت ہے زمین پر جو کچھ ہوتا ہے وہاں اس کی تصویر جاتی ہے یعنی زمین پر آدمی دوڑ رہا ہے تو وہاں بھی دوڑتا ہوا نظر آئے گا۔ زمین کا عکس آسمان پر جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ زمین پر کسی آدمی یا چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو فرشتے اس آئینہ میں سے جس چیز کو مٹا دیتے ہیں تو وہ چیز زمین پر مٹ جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ اور آپ نے سکرین سے بھی تشبیہ دی۔

اصلاح کا طریقہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کا اصلاح کا طریقہ عجیب ہے ایک دفعہ ایک شخص وضو غلط کر رہا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس شخص کو دیکھ رہے تھے

جب وہ آدمی وضو کر کے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں وضو کرتا ہوں آپ دیکھیں میرا وضو صحیح ہے یا غلط مجھے سمجھا دینا آپ نے وضو کیا وہ شخص سمجھ گیا کہ میرا وضو غلط ہے آپ کا وضو صحیح ہے آپ نے فرمایا کہ جبتک مبلغ کے دماغ میں غصہ اور جلال ہو گا۔ اس وقت تک لوگوں کو اس سے محبت نہیں ہو گی اور لوگ اس کی بات کو سمجھ نہیں سکیں گے جب دماغ میں اطمینان پیدا ہو جائے تو تبلیغ اچھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مبلغ کے لئے لازم ہے کہ لوگوں کی پردا پوشی اور درگذر اور احسن طریقہ سے کلام کرے فرمایا کہ ایک درویش کے دو مرید تھے ایک خان اور دوسرا نائی درویش نے فوت ہوتے وقت نائی کو خلافت دے دی خان نے اعتراض کیا میں خان ہوں خلافت میرا حق ہے درویش نے فرمایا کہ بزرگی کرنا رحمدل آدمی کا کام ہے وہ حجام ہونے کی وجہ سے رحمدل ہوتے ہیں اس لئے خلافت اسی کیلئے ٹھیک ہے تو خان ہے سخت آدمی ہے تیرے لئے بادشاہی ٹھیک ہے میری دعا ہے تجھے بادشاہی مل جائے تو اسی لائق ہے۔

سیرت فخرالعارفین حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سیرت فخرالعارفین "ملفوظات شریف سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز کے ہیں" یہ اپنے زمانے کی بہترین کتاب ہے۔ اس میں طریقت کی تمام باتیں لکھ دی گئی ہیں اور اس زمانے کی برائیوں کا سیدنا عبدالحیٔ کو علم دیا گیا ہے۔ آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) اپنے مریدوں کو اس کے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے دوسری زیادہ کتابیں پڑھنے سے گزند پہنچتا ہے سلسلہ عالیہ کے دوسرے پیر صاحبان کا جو طریقت کے خلاف الٹ پلٹ قول و فعل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سیرت فخرالعارفین کو نہیں پڑھتے۔

تعمیر کعبتہ اللہ شریف حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ آج میں تمہیں اپنے دوست سے ملاتا ہوں۔ روئے زمین پر ایک پہاڑ کے دامن میں ایک جوان اپنی بکریاں چرا رہا ہے تم اس سے جا کر ملو آپ زمین پر تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بکریاں چرا رہے ہیں جبرائیل علیہ السلام ایک بدو کی صورت میں ساتھ سے گذرے اور زور سے کہا "اللہ" جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا نام سنا تو دھڑام سے زمین پر گرے اور بے ہوش ہوگئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اٹھایا جب آپ

ہوش میں آئے تو آپ نے ان سے کہا اے بھائی تو پھر ایک مرتبہ وہی نام لے جو ابھی تم نے لیا ہے اس نے کہا کہ میں ایسے ہی نام نہیں لیتا آپ نے کہا کہ میرے ریوڑ کی آدھی بکریاں آپ کی ایک مرتبہ وہی نام لو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر وہی نعرہ لگایا آپ پھر گر پڑے اور مدہوش ہوئے ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر آپ کو اٹھایا جب آپ ہوش میں آئے تو پھر وہی مطالبہ کیا اور فرمایا کہ بقایا ایک ہزار بکری بھی آپ کو دیتا ہوں آپ نے کہا پھر ایک دفعہ وہی نعرہ لگاؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر ایک نعرہ لگایا نعرہ سنتے ہی آپ پھر تڑپ کر زمین پر گر گئے جب آپ ہوش میں آئے تو آپ نے پھر کہا کہ ایک دفعہ وہ نعرہ پھر لگاؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ بھائی تم اپنا تمام ریوڑ مجھے دے چکے ہو اب آپ کے پاس کیا رکھا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ اب میں ان بکریوں کو چرانے پر آپ کا غلام ہو جاؤں گا ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر نعرہ بلند فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھر وہی کیفیت طاری ہوگئی ۔ جب آپ ہوش میں آئے تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بھائی میں جبرائیل فرشتہ ہوں مجھے تو حکم خداوندی سے آپ کے عشق کا امتحان لینا مقصود تھا آپ اپنے عشق میں کامران رہے یہ بکریاں آپ ہی کی ہیں آپ انھیں اپنے پاس رکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنا تمام ریوڑ اللہ تعالیٰ کے نام پر تمھیں بخشا ہے ہم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیا کرتے اب یہ تمھاری ملکیت ہے میری نہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ارشار فرمایا کہ ابراہیم سے کہو کہ ان بکریوں کو فروخت کرکے ایک قطعہ اراضی خرید کرو اور اس زمین پر میرا گھر تعمیر کرو پھر آپ نے وہ بکریاں فروخت کیں اور انکی رقم سے ایک قطعہ زمین خریدا اور اس پر تعمیر کعبہ فرمائی ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان نوح کے وقت کعبہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا تھا وہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا ۔ جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست گذاری کہ کعبہ کس جگہ تعمیر کروں تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم فرمایا اور اس جگہ کی تمام مٹی صاف ہو گئی اور پرانے آثار نظر آئے ان ہی بنیادوں پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر فرمائی ۔

آدم ثانی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی زندگی

نو سو سال ہے اور اسی (۸۰) آدمی آپ پر ایمان لائے قوم کے مظالم سے تنگ آکر آپ نے قوم کے حق میں بدعا فرمائی ۔ تمام مخلوق طوفان کی نذر ہوگئی ۔ وہی لوگ بچے جو آپ کی کشتی میں سوار تھے آپ نے اپنی کشتی میں ایک ایک جوڑا جانوروں پرندوں وغیرہ کا بھی سوار کرلیا تھا فرمایا کہ جب آپکی کشتی کے لوگ زمین پر اترے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی (بولیاں) زبانیں بھی تبدیل کردیں چونکہ اس طوفان میں سب لوگوں کے عزیز و اقارب طوفان کی نذر ہوگئے تھے اور ان لوگوں کے دلوں میں حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف غم و غصہ پیدا ہوگیا ۔ زبانیں تبدیل ہونا اللہ کی حکمت سے ہے اور اسطرح وہ کسی پروگرام کے بارے میں باہمی مشورہ سے قاصر رہے ورنہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف کوئی منصوبہ تکمیل کرتے ۔ فرمایا کہ طوفان گذرنے کے بعد ابلیس حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے مجھ پر بہت احسان کیا حضرت نوح نے فرمایا کہ ملعون تو میری کس بات سے خوش ہوا اس نے آپ سے کہا آپ نے ہزاروں کافروں کو بدعا کر کے ہلاک کردیا وہ سب کے سب جہنمی ہوئے آپ ابلیس کا یہ کلام سن کر بے ہوش ہو گئے اور روتے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات کی ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح اب یوں پریشان نہ ہو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب غم نہ کھا ۔ تیری نسل سے اتنے لوگ پیدا کروں گا کے آئندہ نسلیں تجھے آدم ثانی کہیں گی اور تیری نسل سے پیغمبروں کی پیدائش کروں گا ۔

عوج بن عنق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عوج بن عنق بھی طوفان نوح سے محفوظ رہا یہ بہت قد آور تھا بے انتہا کھانا کھاتا اور کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرا ۔ ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام نے اسے کام پر لگایا اور فرمایا کہ تجھے پیٹ بھر کر کھانا دیا جائے گا ۔ جب کھانے کا وقت آیا تو آپ نے تین روٹیاں اس کے کھانے کو دیں عوج بن عنق کو یہ تھوڑی سی روٹیاں دیکھ کر غصہ آگیا آپ نے فرمایا کہ تو یہ کھا جب یہ کھالے گا اور لے لینا بس ابھی اس نے ایک روٹی کھائی تھی کہ اس کا پیٹ بھر گیا اور باقی دو روٹیاں بچ گئیں ۔ عوج بن عنق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور تک زندہ رہا ! آپ نے اسے مارا یہ کافروں میں سے تھا ۔ حضرت موسیٰ کا قد دس گز تھا اور آپ کا عصا بھی دس گز کا تھا اور دس گز آپ اچھلے تب وہ عصا اس کے ٹخنوں پر لگا ۔ عصا لگتے ہی اسے آگ لگ گئی اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور مر گیا ۔

گورستان کا ٹھیکیدار حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فرعون بلخ کا رہنے والا

تھا اور عالم تھا ہامان فرعون کا دوست تھا وہ عالم بھی تھا اور دونوں معاشی حالات سے تنگ آکر گھر
سے نکلے اور آوارہ گردی کرتے مصر پہنچ گئے فرعون نے بادشاہ وقت سے درخواست گذاری کہ
سرکار عالی غریب اور بعید الوطن ہوں اور کھانے پینے سے بھی عاجز ہوں سائل کو کوئی کام جو
گذارے کے موافق ہو اپنے شہر میں دے دیا جاوے۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کا کہ تم کیا کام
چاہتے ہو ؟ فرعون بولا مجھے ٹھیکیداری قبرستان اس شہر کی دے دی جاوے اور میری اجازت کے
بغیر وہاں کوئی مردہ دفن نہ ہونے پائے یہ سن کر بادشاہ نے مصر کے گورستان کی ٹھیکیداری اسے
دے دی اور وہ گورستان میں جا بیٹھا قضائے الہی سے اس سال مصر میں وباء پھیل گئی بہت آدمی
مرے اس نے فی مردہ ایک ایک روپیہ وصول کیا۔ اسی طرح تھوڑے سے عرصہ میں اس کے
پاس کافی رقم جمع ہوگئی۔ اتفاق سے مصر میں قحط سالی ہوئی لوگوں (عوام) نے بادشاہ سے (ٹیکسوں)
مالیانہ وغیرہ کی چھوٹ چاہی کہ فرعون نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بادشاہ کی خدمت میں
درخواست گذاری کہ عوام پر ٹیکس معاف کیا جاوے اور جو رقم سالانہ عوام سے ملتی ہے وہ میں ادا
کروں گا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کی درخواست منظور کرلی اب فرعون نے ایک سال کی بجائے تین
سال کا ٹیکس عوام کی طرف سے داخل خزانہ کردیا اور تمام شہر اور علاقے میں اس بات کی منادی
کرادی کہ عوام کی خاطر تین سال کا ٹیکس فرعون نے اپنی جیب خاص سے ادا کردیا ہے اس طرح
عوام میں اس بات کو شہرت دی گئی لوگ اس کارروائی سے بہت خوش ہوئے اور فرعون کو اپنا
ہمدرد اور مخلص خیال کرنے لگے اور اس کے اقبال کی ترقی کی دعائیں دینے لگے اس سے کچھ دن
بعد وزیر خزانہ کا انتقال ہو گیا۔ فرعون بادشاہ کی نظر میں مقبول تھا بادشاہ نے اسے اپنا وزیر مقرر
کرلیا وزیر ہونے کے بعد اس نے عوام میں خوب مقبولیت حاصل کی اس سے کچھ عرصہ بعد بادشاہ
مرگیا اور بادشاہ کا کوئی وارث نہیں تھا۔ فرعون عوام اور درباریوں میں مقبول تھا۔ نصیب یاوری
کررہا تھا بس فرعون کی خدمات اور خوبیوں کے پیش نظر سب نے اس کو اپنا بادشاہ مقرر کرلیا اب
فرعون بادشاہ ہو گیا اور ہامان کو اس نے اپنا وزیر مقرر کرلیا۔ جب حکومت پر مکمل قبضہ ہوگیا تو
فرعون نے ہامان سے کہا کہ میں تو خدائی کرنا چاہتا ہوں اور لوگ میری پوجا کریں اور مجھے خدا
سمجھیں۔ ہامان نے اسے مشورہ دیا کہ اگر تو خدائی کرنا چاہتا ہے تو یکدم تیری خدائی نہیں چلے گی
تو پہلے خدائی کیلئے راستہ صاف کرلے۔ چونکہ ملک میں جو دیندار اور شائستہ طبقے کے لوگ ہیں وہ

تیری خدائی میں آڑے آئیں گے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے ملک کے اندر جتنے مدرسے تعلیمی ادارے ہیں سب بند کردیئے جائیں تمام علماء کو قید کردیا اور چالیس سال تک قید میں رکھا چنانچہ ملک میں تعلیم بند کرنے کا حکم دے دیا گیا اور تعلیم دینے کیلئے سزا مقرر ہوئی۔ بس سزا کے خوف سے تمام ملک میں تعلیمی سرگرمیاں ختم ہوگئیں عرصہ چالیس سال میں تمام ملک جاہل جانوروں کے موافق ہوگیا نئی نسل بالکل جاہل تیار ہوئی پڑھے لکھے لوگ دنیا سے رخصت ہوئے۔ اب فرعون نے اپنے خدا ہونے کا اعلان کردیا اور خود ہی خدا بن بیٹھا۔

دریائے نیل حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قدرت خداوندی سے دریائے نیل خشک ہوگیا رعایا نے کہا جب تو ہم سے اپنی پرستش کراتا ہے تو اس دریا کو جاری کر فرعون پریشان ہوا رعایا کا مطالبہ تھا بس وہ ایک غار پر گیا اور اندر جاکر اپنا سر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ خدا تو تو ہی ہے میں تو ایسا ہی ہوں بس میری عاقبت کے بدلے مجھے سب کچھ دنیا ہی میں دے دے اور دریائے نیل کو جاری کردے بس اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی اور دریائے نیل کو جاری کردیا بلکہ دریائے نیل پر اسے یہ اختیار دیا کہ جس طرح تو دریا کو حکم دے گا یہ چلے گا اونچا ہوکر یا نیچے ہوکر تیرے حکم کا طابع ہو گا۔ یہ ملعون خوش ہوا اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جبرائیل کو بھیجا آپ انسانی شکل میں فرعون کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک غلام ہے میں اس کی تمام باتیں مانتا ہوں لیکن وہ میرا حکم نہیں مانتا تو بتاؤ میں ایسے غلام کا کیا کروں فرعون نے کہا کہ اسے دریائے نیل میں غرق کردو۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم مجھے لکھ دو۔ فرعون نے کہا میرے پاس یہاں قلم دوات نہیں ہے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ لکھنے کا سامان میں دیتا ہوں پس وہیں پر بیٹھ کر فرعون نے حکم لکھ دیا کہ ایسے نافرمان غلام کو دریائے نیل میں غرق کردیا جائے اس لئے فرعون کو اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کردیا۔

پرورش حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر میں کی دشمن کی گود میں آپ کو پالا۔ فرعون نے خواب دیکھا اور نجومیوں سے تعبیر پوچھی انہوں نے بتایا کہ تیری حکومت میں ایک بچہ پیدا ہو کر تیری حکومت کو ختم کردے گا۔ اس نے بچوں کے قتل ہونے کا حکم جاری کردیا۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی والدہ نے آپ کو لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا اور یہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل تک پہنچا اور فرعون کی بیوی بی بی آسیہ کے ہاتھ لگا۔ آپ نے اس صندوق کو کھولا تو اس میں ایک خوبصورت بچہ تھا۔ فرعون بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا حضرت بی بی آسیہ کی وجہ سے فرعون کچھ نہ کہہ سکا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہی کی رسائی آپ تک کرادی حضرت بی بی آسیہ نے آپ کی والدہ ہی کو دودھ پلانے پر مقرر کیا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہوا ایک دن فرعون نے چاہا کہ آپ کو پیار کرے آپ کو گود میں اٹھا لیا جیسے ہی آپ کو فرعون نے گود میں اٹھایا آپ نے فرعون کی داڑھی پکڑ لی اور زور زور سے کھینچی فرعون کو غصہ آگیا بولا کہ شاید یہ وہی لڑکا ہو جس کے ہاتھ سے میری حکومت کا خاتمہ ہو گا اس وقت بی بی آسیہ رضی اللہ نے کہا کہ چھوٹے بچے تو عموماً ایسا کرتے ہیں ان کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی آخر ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ ہوا کہ بچے کو آزمایا جائے چنانچہ آپ کے سامنے ایک تھال میں انگارے اور دوسرے میں لعل رکھے آپ علیہ السلام کا ہاتھ لعل کی طرف جارہا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا ہاتھ انگارے کی طرف کر دیا آپ نے ایک انگارہ اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اسی وجہ سے آپکی زبان مبارک میں لکنت تھی۔

کفار کا ظاہر و باطن غلیظ ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ سے پہلے حضرت ابوسفیان کی بیٹی حضور پرنور کی زوجیت میں آئیں تو حضرت ابوسفیان بعد میں ایمان لائے۔ ایک دن حضرت ابوسفیان اپنی بیٹی بی بی ام المومنین حبیبہ بنت ابوسفیان سے ملنے حضور صلعم کے گھر تشریف لائے اس وقت آپ مسلمان نہ ہوئے تھے اپنے والد کو آتا دیکھ کر حضرت بی بی حبیبہ نے حضور نبی کریم صلعم کا بستر مبارک لپیٹا اور ایک طرف رکھ دیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ اے بیٹی کیا میں اس بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر اسلام سے سنا ہے کہ کفار ظاہر و باطن میں غلاظت میں لتھڑا ہوا ہوتا ہے اس لئے میں نے حضور صلعم کا بستر مبارک اٹھا لیا۔

دو قوتیں کام کررہی ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کو چودہ سو سال ہوئے ہیں لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اللہ تعالیٰ کی دو قوتیں زمین پر کام کررہی ہیں اللہ تعالیٰ کی دونوں قوتیں ہر چیز میں کام کرتی ہیں ہوا۔ پانی ۔ آگ ۔ مٹی ہر چیز میں دونوں قوتیں اپنا اثر کرتی ہیں۔ ہوا اعتدال پر چلے تو ہمارے لئے رحمت ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے غضب کی قوت اس میں شامل کردیتے ہیں تو یہی ہوا ہماری ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے ۔ آگ اگر اعتدال پر ہو تو ہمارے لئے رحمت ہے ۔ ہم لوگ آگ سے کھانا پکاتے ہیں اور سینکڑوں دوسرے کام بھی کرلیتے ہیں ۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اس میں اپنی غضب کی قوت شامل کردیتے ہیں تو یہی آگ ہمارے لئے باعث تباہی ہو جاتی ہے ہمارے گھروں کو جلا کر خاک کردیتی ہے ہماری جانوں کو بھسم کردیتی ہے ۔ پانی ہمارے لئے بہت ضروری ہے اس کے بغیر زندگی نہیں گذرتی دریا اور سمندر اعتدال پر چلیں تو ہمارے لئے رحمت ہیں ہم دریاؤں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں ہمارے مویشی دریاؤں وغیرہ سے پانی پیتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنے غضب کی قوت اس میں شامل کردیتے ہیں تو یہی دریا و سمندر ہمارے لئے باعث عذاب بن جاتے ہیں دریاؤں میں طغیانی سمندروں میں طوفان ہماری تباہی و بربادی کا سبب بن جاتے ہیں سمندروں میں جہاز ڈوب جاتے ہیں ۔ دریا ہمارے مویشی اور مکانات کو بہا کر لے جاتا ہے ۔ اس لئے انبیاء اور اولیاء کی پیروی رحمت کا راستہ ہے اور غضب کا راستہ ابلیس کی پیروی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رحمت کے راستہ کی تعلیم فرمائی ہے اور غضب کے راستہ سے منع فرمایا ہے ناپاک ابلیسی فقیری ہے ۔ دجال بھی ناپاک روحانیت سے تعلق رکھتا ہے کافر کی روحانیت ناپاک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعلیم فرمائی ہے ۔ سورۃ فاتحہ میں غضب اور رحمت کے راستے کی تعلیم کی ۔ راہ صراط مستقیم کو اختیار کرنا ہے ۔ ناراضگی کی راہ کو ناپسند فرمایا ہے ۔ ناپسند راستہ مغضوب لوگوں کا ہے جو گمراہ ہوئے ان پر غضب ہوا ۔ ارشاد فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی ابلیس نے الہام کرکے شکار کیا تھا ۔ ایک موکلی فقیر جس کا نام عیسیٰ تھا وہ صوبہ سرحد کے علاقہ کا باشندہ تھا اس کے دل میں شب و روز سوتے جاگتے لفظ عیسیٰ عیسیٰ رہنے کی وجہ سے عیسیٰ نام موکلی فقیر (عامل) کی قوت موثرہ سے ولایت معنوی پیدا ہوگئی ۔ ظاہر و باطن میں اسے موکل آوازیں دیتے اور غیبی خبریں سنانے لگے اور کہا کہ عیسیٰ مرگیا ہے اور اس کی روح تمہارے اندر داخل ہوگئی تم ہی عیسیٰ ہو مرزا

صاحب کے دل میں یہ یقین پیدا ہوا کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ کی روح میرے اندر داخل ہو گئی ۔ اس کا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چلا گیا اس نے سمجھا کہ عیسیٰ مرگئے ہیں اس کی روح مجھ میں آگئی ہے اور میں عیسیٰ ہو گیا ہوں جس کی وجہ سے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کردیا جس عیسیٰ کی قوت معنوی اس کے اندر آگئی تھی ۔ وہ عیسیٰ نامی موئکلی فقیر تھا۔ مرزا صاحب نے ان مؤکلوں کو اپنی ریاضت سے حاصل نہیں کیا تھا۔ اس لئے وہ ان کو پہچان بھی نہ سکا بلکہ ان مئوکلوں کو فرشتہ خیال کرنے لگا اور ان کے کلام کو وحی اور الہام سمجھ لیا اور ان آوازوں پر اس کا اعتقاد پکا ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ان آوازوں کے خلاف احکام پاتا تو رد کردیتے یا کوئی من گھڑت علمی تاویل کردیتا۔

غیبی آواز حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ غیبی آواز دو قسم کی ہوتی ہے پاک آواز غیبی اور ناپاک آواز غیبی ۔ پاک آواز غیبی (نبوت و ولایت کو وحی و الہام) جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے دوسری ناپاک آواز غیبی ابلیس اور خبیث مئوکلوں وغیرہ کی طرف سے ہوتی ہے ۔ فرمایا کہ پاک اور ناپاک غیبی آواز کی تمیز (بلحاظ مقدور بشری) ناممکن ہے جب تک اللہ نہ بتائے جس طرح فرشتوں کو خدا نے طاقت دی کہ جس شکل میں چاہیں اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں اس طرح مئوکل اور شیطان کو یہ قوت ہے کہ جس صورت میں چاہیں اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں اور آواز دے سکتے ہیں لیکن نبوت اور ولایت کی شکل نہیں بن سکتے ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لائے تھے عالم ناسوت میں شیطان کام کرسکتے ہیں ۔ جب روح کا تعلق عالم عقبیٰ سے ہو گا اور الہام شیطانی اور الہام خداوندی کا فرق معلوم ہو جائے گا کوئی الہام شریعت کے خلاف نہیں ہوتا اگر عقبیٰ کی کسی بات کا علم نہیں ہو سکا۔ مرزا صاحب نہیں سمجھ سکے مرزا صاحب کو عالم عقبیٰ کی کسی بات کا علم نہیں ہو سکا۔ مرزا صاحب نے شیطانی الہام کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کیا اور گمراہ ہوا۔ مرزا غلام احمد کی قوت مئوثرہ اتنی تھی کہ تین تین ہزار آدمی ایک ایک دن میں مرید ہو جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سیدنا قطب وقت شاہ عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز کو عالم غیب سے ان کی قوت مئوثرہ کے بارے میں علم دیا اور فرمایا کہ ان کی اس ناپاک روحانیت کو ہلاک کردو پھر حضرت قطب عالم سیدنا و مولانا عبدالحیٔ شاہ صاحب چاٹگامی نے مرزا غلام احمد کی ناپاک روحانیت کو ہلاک

کردیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے پیپل کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ اس ناپاک روحانیت کو قتل کرنے کے بارہ روز بعد مرزا ہلاک ہو گیا۔ چونکہ اس کی قوت مؤثرہ ختم کردی گئی تھی۔ اس لئے ان بارہ دنوں میں اس نے اپنی تبلیغ کا طریقہ بدل لیا اور اپنے نائبین کو (مشنری) عیسائیت کے طور طریقہ پر تبلیغ کا حکم دیا یعنی عورت اور روپیہ سے اپنے مسلک کی تبلیغ جاری رکھنے کو کہا ایک دن حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے تونسہ شریف کے ایک مرزائی کو مخاطب کرکے فرمایا کہ عورت اور دولت سے ایمان خریدا تو جا سکتا ہے مگر دیا نہیں جا سکتا آپ کا یہ کلام سن کر اس نے اس بات کو تسلیم کیا اسی مرزائی نے کہا کہ میں نے مرزا صاحب کی تعلیمات کو بذریعہ "استخارہ" قبول کیا ہے۔ فرمایا کہ حق کی دو قسمیں ہیں۔ حق معین اور حق دائر۔ حق معین وہ جو خود حق ہے کہ اسلام حق اور اس کا مدمقابل باطل جیسے کفر و شرک۔ حق معین میں استخارہ جائز نہیں ہے۔ تم نے اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیمات قرآنی کے خلاف استخارہ نکالا اور شیطان سے دھوکہ کھالیا۔ حق کو حق ہی تسلیم کرنا ہے حق معین میں نہ فال جائز ہے نہ استخارہ۔

نجدیت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلہ عالیہ کے ایک آدمی جو سعودی عرب ہو کر آئے تھے اور وہاں کے لوگوں کا احوال بتلا رہے تھے کہ وہ لوگ پانی کے باوجود تیمم کرکے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ قرآن سرہانے رکھ کر لیٹ جاتے ہیں۔ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔ تارک سنت ہیں وغیرہ وغیرہ پاکستان کے وہابی ان لوگوں کی مثال دیتے ہیں کہ ہم ان ہی لوگوں سے ہیں اور کہتے ہیں کہ دین تو ادھر ہی سے تو آیا ہے انکا طور طریق درست ہے وغیرہ وغیرہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ "وہابی" یہ تو بارھویں صدی ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ نجد کے علاقہ میں ایک مولوی پیدا ہوا اس کا نام "عبدالوہاب" تھا۔ اسی شیطان نے یہ مذہب پھیلایا۔ پیچھے کدھر سے آگئے ہیں (یعنی اس سے پہلے یہ لوگ نہیں تھے) اسوقت بارھویں صدی میں سعودی عرب پر ترکوں کی حکومت تھی۔ سلطان ترکی کو معلوم ہوا تو اس نے شیخ الازہر سے ان کے بارے میں فتویٰ منگوایا اور ان کے بارے میں تحقیق کرنے کو کہا کہ یہ کون لوگ ہیں اس نے تحقیقات کرکے کہا کہ یہ سب عقائد باطلہ مثل کفار ہیں۔ سلطان نے حکم دیا کہ ان سب کو ختم کردو۔ تو یہ دب گئے ۱۹۱۴ء عیسوی میں پہلی جنگ شروع ہو گئی تو عرب انگریزوں سے مل گیا

اس وقت مدینہ اور مکہ شریف کا حاکم شریف مکہ تھا انگریزوں نے عبدالعزیز ابن سعود کو اسلحہ دیا اور حکومت پر قبضہ کرلیا اس کے بعد حکومت نے عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی اشاعت کی اور اسکی پیروی حکومت کی وجہ سے جبراً" کرائی یہ تو ان کا اپنا مذہب ہے اسلام کا اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے قریب نجد سے شیطان کا سینگ پیدا ہو گا" شیطان پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا اور یہ سینگ پیدا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے حلیے بتائے ہیں کہ سر ان کے منڈے ہوئے ہونگے۔ داڑھیاں لمبی لمبی ہونگی۔ نمازیں ' قرآن بہت پڑھیں گے اور میرے سے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) دلی بغض ہو گا یہ سنت وغیرہ نہ پڑھنا بغض سے ہے۔ چونکہ "سنت" وہ عبادت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل کے طور پر پڑھے ہیں اور ہم جو نفل پڑھتے ہیں وہ نفل ہیں۔ سعودی عرب سے آمدہ سلسلہ کے آدمی نے بتایا کہ جب وہ سعودی عرب پہنچے تو حج میں ایک ماہ رہتا تھا ہم نے کوشش کی کہ "ٹھیکیدار" جس کی نگرانی میں ہم کام کررہے تھے اس سے حج کیلئے اجازت طلب کریں رخصت مل جائے تو فریضہ حج ادا کریں۔ ٹھیکیدار نے جواب دیا کہ سرکاری کام ہے۔ ہوائی اڈا بن رہا ہے یہ کام مکمل ہو جائے تو تم لوگ آئندہ سال حج کرلینا۔ اسی دوران دوسری پارٹی (کمپنی) کے لوگ بھی ایسی ہی کوشش کررہے تھے ان کے مالک ٹھیکیدار جو نجدی تھا اس نے کہا کہ تم وہاں جاؤ گے تو کیا حاصل ہو گا تم لوگ مدینے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو بوسہ دو گے۔ ان کے درودیوار کو چومو گے وہ جو دیوار ہے پتھر اور سیمنٹ کی بنی ہوئی اگر پتھر سیمنٹ ہی کو چومنے کا شوق ہے تو یہ میرا مکان ہے۔ اس کی زیارت کرلو ہم بھی ان کی نسل سے ہیں وہ تو فوت ہو گئے ہم زندہ ہیں" اس بات کو سن کر حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ اس کا مکان تو جیسے قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ابرہہ نے یمن میں عبادت خانہ بنوایا تھا۔ بہت خوبصورت تھا۔ آؤ طواف کرلو۔ لوگ تو نہیں گئے پوچھا کیوں نہیں آتے کہنے لگے اس کو تو تو نے بنایا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کہنے لگا میں اسے توڑ دوں گا۔ بارہ ہزار ہاتھی لے کر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں سے مروا دیا اور وہ زمین میں دھنس گیا پریس ہو گیا۔ ان وہابی لوگوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال

پہلے ہی فرما دیا اور مکمل شناخت بتادی یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے ۔ ارشاد فرمایا کہ وہابی ۔ جماعت اسلامی۔ دیوبندی ۔ اہل حدیث وغیرہ یہ سب اندر سے ایک ہیں ۔ نام علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ سنیوں کے لباس میں عوام کو دھوکہ دیتے ہیں یہ کلمہ پڑھانے والی جماعت (تبلیغی جماعت) وغیرہ ایک ہی ہیں یہ اپنے آپکو اصحابہ کے موافق سمجھتے ہیں ہم نے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تو ہو نہیں سکتے البتہ "مولوی الیاس" کے صحابی ضرور ہو ۔ ہندوستان (دہلی) میں ایک مولوی ہوا ہے اسکا نام "الیاس" تھا۔ اس نے وہ سڑک جو کہ "حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی خانقاہ کو (دہلی سے) جاتی ہے پر ایک مکان بنوایا اور تبلیغی سرگرمیاں شروع کردیں ان کا کام تھا کہ جو زائرین حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز کی درگاہ جائیں انہیں پکڑ پکڑ کر (خانقاہ کی جانب) جانے والوں کو اپنے مکان پر لے جاتے اورانہیں اپنی جھوٹی سچی باتیں بتاتے سب سے پہلے انہوں نے دہلی کے علاقے میں سرگرمیاں شروع کیں جسکا نام مولوی محمد اسماعیل تھا وہ سید احمد بریلوی کا نائب اور کاتب الہام تھا اس نے ایک کتاب لکھی جسکا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا ہے ۔ جس میں سب خبیث باتیں تحریر کی ہیں ۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے عجیب عجیب ڈھنگ سے باتیں کی ہیں ۔ قرآن و حدیث سے ناواقف آدمی اس تحریر سے متاثر ہو سکتا ہے ہمارے سیدنا حضرت شاہ مخلص الرحمان جہانگیری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس کتاب کا رد لکھا ہے اس کتاب کا نام "شرح صدور" ہے ۔ اس کتاب میں ان لوگوں کی ناپاک روحانیت کے بارے میں لکھا ہے ۔ مولوی اسماعیل سکھوں کے ہاتھ سے بالاکوٹ میں مارا گیا ۔ انہوں نے سکھوں کے خلاف اپنی روحانیت کی وجہ سے یہ جہاد کیا اور اپنی کامیابی کی پیش گوئی بھی کی ۔ لیکن وہاں پر انہیں سخت ہزیمت ہوئی ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ سید احمد اور اسماعیل نے اسوقت سکھوں کے ساتھ لڑائی کی جبکہ ہند کے لوگوں کو اتحاد کی ضرورت تھی انگریز ملک پر قبضہ جمارہا تھا ۔ مغلیہ حکومت کمزور تھی انہوں نے ایک نیا محاذ کھول کر انگریزوں کے لئے راہ ہموار کردی ۔ سید احمد کو بھی شیطانی الہام ہوتے تھے اور ان الہامات پر وہ گامزن تھے ۔ مولوی اسماعیل اس کا کاتب الہام تھا ۔ سید احمد حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ دہلوی سے مرید تھا ۔ بعد میں اس کو شیطان نے توجہ دے دی جسکی وجہ سے ان کے معاملات خراب ہوگئے ۔ ایک دفعہ وہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی خانقاہ کی جانب گیا ابھی وہ خانقاہ سے کچھ

دو رہی تھاکہ ابلیس نے اسے الہام کیاکہ خبردار انکے پاس مت جانا ورنہ ہم نے جو تم سے وعدے کئے ہیں وہ پورے نہ کریں گے بس یہ بات سن کر واپس ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ گیا (نوٹ مولوی اسماعیل صاحب اور سید احمد کے بارے میں تفصیل کیساتھ" کتاب شرح صدور مطالعہ کریں) یہ علماء دیوبند (مولوی تھانوی ۔ قاسم نانوتوی ۔ عبدالرشید گنگوہی وغیرہ یہ لوگ) حضرت امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز سے مرید تھے ان کو خلافتیں بھی ہوئیں لیکن بعد میں ان کی خلافتیں سلب کر لی گئیں چونکہ ان لوگوں نے اپنے شیخ کی اتباع چھوڑ دی تھی اور طریقت کے خلاف ہوگئے تھے ۔ انہیں بھی ابلیس نے دھوکہ دے دیا تھا ۔ شریعت کے چکر میں پڑ گئے ۔ ہمارے سیدنا نے سیرۃ فخرالعارفین کے تیسرے حصہ میں ان لوگوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے ۔ "کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے شیخ کامل کے فرمان اور عمل کو خلاف شرح سمجھتا اور ناجائز بتاتا ہے" جس نے اپنے پیرومرشد کی بے ادبی کی اس سے زیادہ کون بے ادب ہو گا مولوی اشرف علی کے وہی خیالات ہیں جو مولوی اسماعیل دہلوی کے تھے ۔ فرمایا کہ "ہندوستان میں بے شمار آدمی آباد ہیں مگر جس درویش کے حالات کا علم حق سبحانہ چاہتا ہے ہمیں دیتا ہے ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مولوی محمود الحسن صاحب اور مولوی اشرف علی کے حالات کا علم دیا کہ مولوی اشرف علی گمراہ اور مولوی محمود الحسن متحیر (حیرت میں) ہیں ۔ جس سے ان کے اصل حالات خوب معلوم ہوگئے ۔ مولوی اشرف علی کا قلب مردہ ہو گیا اور مولوی محمود الحسن کا قلب مرا نہیں بلکہ متحیر ہے ۔ مولوی اشرف علی کی روح میں اپنے شیخ اور اپنے مشائخ سلسلہ سے اعتراض و انکار آگیا ۔ مگر مولوی محمود الحسن کی روح میں انکار نہیں آیا ۔ وہ متحیر ہیں اس وجہ سے ایک طرف تو اپنے حضرات مشائخ سلسلہ کی بزرگی اور مقبولیت کو دیکھتے ہیں اور دوسری طرف پیران سلسلہ کے معتقدات اور معمولات کے خلاف اپنے زمانہ کے بعض متعارف علماء کے قول و عمل کو پاتے ہیں وہ تو اس کشمکش میں ہیں ۔ لیکن ان کا قلب مردہ نہیں ہے بلکہ زندہ ہے وہ اپنے بزرگوں مشائخ طریقت کے خلاف نہیں ان کے دل میں خدا کا ڈر ہے مگر وہ متحیر ہیں ۔ فرمایا کہ حضرت رسول مقبول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بہت لوگ مسلمان ہوئے مگر ان میں سے بعض تو آپ کے زمانہ میں اور بعض آپ کی وفات کے بعد مرتد ہوئے ۔ لیکن یہ سمجھ کر مرتد نہیں ہوئے کہ ہم ترک اسلام سے گمراہی کی طرف جارہے ہیں ۔ بلکہ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہم گمراہ تھے ۔ اسلام کو چھوڑ

کر اب ہم ہدایت پر آئے ہیں یعنی وہ کفر کو ہدایت اور ہدایت کو گمراہی سمجھتے تھے ۔ نعوذ باللہ اب بھی جو لوگ مرتد ہوئے ہیں تو ان کو یہی یقین ہوتا ہے کہ ہم گمراہی سے ہدایت پر آئے ۔ یہی حالت مولوی اشرف علی کی ہے کہ وہ اپنے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قبلہ رحمتہ اللہ علیہ سے پھر گئے جو کامل و اکمل بزرگ تھے اور ان کے سلسلہ عالیہ کے تمام بزرگ کامل و اکمل ہوئے ہیں ۔ حضرت حاجی صاحب سے لے کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پیران سلسلہ کامل ولی اور نور ہیں لیکن مولوی اشرف علی نے ان سب پیران سلسلہ کی مخالفت کی اور منحرف ہو گئے انکی روح نے انحراف کیا از روئے طریقت وہ مرتد اور کافر ہیں ۔ پیر کامل رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے ۔ جس نے مخالفت رسول کی وہ کافر ہو گیا ۔ مولوی اشرف علی اپنے شیخ کامل کے فرمان و عمل کو خلاف شرع سمجھتے اور ناجائز بتاتے ہیں وہ بے خوف ہے ۔ مولوی اشرف علی کا قلب مردہ ہے ۔ اگر وہ سمجھیں کہ میں عین ہدایت پر ہوں مگر وہ درحقیقت مرتد طریقت ہیں ۔ پیرومرشد نے جس مقام پر بسم اللہ کہا مرید اس مقام پر اعوذ باللہ پڑھے تو وہ مرید رہا یا مردود ۔ فرمایا شیعوں کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ گمراہ ہیں اور حقیقت میں وہ گمراہ ہیں کیونکہ ہدایت اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ سمجھتے ہیں اور وہ اس گمراہی عقیدہ کے باوجود اپنے آپ کو عین ہدایت پر سمجھتے ہیں یہی حالت مولوی اشرف علی کی ہے وہ اپنے ہدایت یافتہ شیخ کو اور اپنے پیران سلسلہ کو گمراہ سمجھتے ہیں ۔ جب مولوی اشرف علی سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز کے بارے میں پوچھا کہ عقیدت مندانہ رو سے تم حاجی صاحب کو کیا سمجھتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب ولی اور قطب ہیں اور جب انکے معمولات اور مشرب کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جنہیں انہوں نے اور ان کے پیران عظام نے کیا ہے مثلاً" عرس شریف ۔ میلاد ۔ قیام و سلام وغیرہ تو مولوی اشرف علی ان سب افعال کو بدعت کہتے ہیں ۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا "بدعتی" ولی اور قطب نہیں ہو سکتا یہ ایک مسلمہ بات کہ کوئی بدعتی ولی نہیں ہو گا یہ کیا بات ہے کہ ازروئے طریقت حاجی صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کو قطب اور معمولات کو بدعت ٹھہراتا مولوی اشرف علی کہتا ہے کہ شریعت اور طریقت وہ جداگانہ چیزیں ہیں ۔ حضرت حاجی صاحب امداد اللہ صاحب کے ہم طریقت ہیں و مرید ہیں "نہ کہ شریعت میں" طریقت میں حاجی صاحب قطب ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں مگر شریعت میں مجھے ان

سے اختلاف ہے ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بدعت اور نافرمانی کرنے والا آدمی نہ ہی اللہ کا محبوب اور نہ ہی دوست ہو سکتا ہے ۔ اقوال بے ادبی اور بے تعظیمی علمائے دیوبند

(۱) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم بڑھ کر اور مشابہت بالنفس ٹھرایا ہے ۔

(۲) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو بہائم (جانوروں) اور پاگلوں کا سا علم کہا ہے ۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو جنم "کنھیا" سے تشبیہ دی ہے ۔

(۴) حضرت انبیاء اور اولیاء علیہ السلام کو خدا کے سامنے (چمار) (تھوری) سے زیادہ ذلیل کہا ہے ۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا لکھا ہے ۔

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی اور گاؤں کا چوہدری کی طرح ماننے کی تلقین کی ہے ۔

نعوذ باللہ من الخرافات و لکفریات

حضرت خواجہ مجدد الف ثانی نے پیر کی تعظیم اور بے ادبی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے آداب پیر کی رعایت دوگنا زیادہ ہے علم ظاہر کے استادوں سے جن سے کہ علم ظاہر پڑھتے ہیں ۔ اللہ تبارک تعالیٰ اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کے بعد پیر کے حقوق سب حقوق والوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں ۔ یعنی استاد علم دین اور والدین کے حقوق سے بڑھ چڑھ کر ہیں پیر کے حقوق سے اوروں کے حقوق کو کوئی نسبت نہیں ہے پیر کے واسطے سے خدائے عزوجل تک مرید پہنچتا ہے اور یہ دنیا اور عقبیٰ کی سب سعادتوں سے بڑھ کر ہے مرید کی آفت اور خرابی پیر کو آزار پہنچانے میں ہے ۔ ہر گناہ (لغزش) کی اصلاح ممکن ہے ۔ لیکن پیر کو آزار پہنچانے کا تدارک کوئی نہیں کر سکتا ۔ آزار پیر مرید کیلئے کھلی شقاوت اور بدبختی کی جڑ ہے ۔ اپنی سعادت پیر کے اتباع اور حکم کو قبول کرنے اور شقاوت پیر کے (حکم اور اتباع کو رد کرنے میں جاننا چاہیے) ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ سبحانہ سے جب تک مرید اپنے کو پیر کی مرضیات (خوشنودی) میں گم نہ کرے

گا۔ حق سبحانہ تعالیٰ کی مرضیات کو نہیں پہنچ سکے گا۔ پیر کو آزار پہنچانے کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اس مرید کے اعتقاد اسلامیہ اور احکام شرعیہ کے بجالانے میں خلل اور فتور پڑ جائے گا اور دوسرا نتیجہ خراب باطنی اور روحانی کیفیات اور احوال کے اعتبار سے یہ ہو گا کہ وہ بالکل کورا ہو جائے گا۔ یعنی (حال سلب ہو جائے گا) پھر فرماتے ہیں کہ آزار پیر کے بعد اسی شخص میں کوئی اثر حالات باطنی سے باقی رہ جائے گا تو اس کو استدراج شمار کرنا چاہیے (جس طرح غیر مسلم فقیر جوگی اور راہب کے) خلاف قیاس باتوں کو استدراج کہتے ہیں اور یہ امر اس شخص کو آخر میں نقصان کے سوا کوئی نفع نہ دے گا۔

تعظیم شیخ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں باوضو رہے۔ جو کچھ پیرو مرشد فرمائیں ان باتوں کو غور سے سنے اور عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حجر اسود۔ بیت اللہ شریف۔ کلام پاک اور پیرومرشد کے جسم کو ایک ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے۔ بلکہ دونوں ہاتھوں سے چھوئے قرآن شریف اور بیت اللہ شریف اور پیرومرشد کی جانب پشت کرنا منع ہے آب زمزم۔ تبرکات کا پانی۔ پیرو مرشد کا عطا کردہ پانی یا مشروب ادب کیساتھ کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔

اتباع پیرو مرشد حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اتباع شیخ کیلئے تمام بزرگوں نے کوشش کی ہے۔ اتباع جز اور کل میں ضروری ہے۔ راہ طریقت میں اتباع حضرات اولیاء اللہ نہایت ضروری ہے پیر کی تابعداری شریعت اور طریقت معرفت اور حقیقت ہر طرح ہونی چاہیے مرید جس عضو کی تابعداری نہ کرے گا تو مرید کا وہ عضو معطل ہو جائے گا جو تابعداری پوری نہ ہوگی اس میں مرید کیلئے اندیشہ اور ڈر ہے پس حفاظت الٰہی اسی میں شامل ہے۔ تمام عالم میں پھرے۔ رات بھر عبادت کرے ہر قسم کی محنت ریاضت کرے لیکن فائدہ حاصل نہ ہو گا جو کچھ بھی حاصل ہو گا۔ اتباع پیر سے حاصل ہو گا۔ اگر مرید آسمانوں میں بھی چلا جائے تو سر پیر کی چوکھٹ پر ہو گا۔ جہاں تک ہو سکے پیر کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سیدنا عبدالحیٔ شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کے زمانہ کے دو دجال

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے سیدنا کے زمانہ میں دو دجال ہوئے ہیں۔ سیرت

پاک میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں دو دجال ہوئے ہیں ایک ہندوستان کے پچھم سرے اور دوسرا پورب سرے پر ان دونوں کے حالات اسقدر پیچیدہ اور عقل سے بالاتر ہیں کہ علم ظاہر سے ان کا سمجھنا محال ہے۔ کوئی معلوم نہیں کر سکتا مگر جسے اللہ تعالیٰ بتائے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو خبر دی کہ اس کے سینے میں دھواں نکل رہا ہے۔ اور اس کے پاس ہزاروں مؤکل تھے۔ وہ دھواں اس طرح نکل رہا ہے جیسے آگ میں سے نکلتا ہے جو لوگوں کے سینے میں دھنس جاتا ہے اور لوگوں کو اندر ہی اندر بدلی کردیتا ہے اس سے نور ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنے سلسلہ کے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ انکے مریدوں سے نہ ملنا۔ مجھے خطرہ معلوم ہوتا ہے چونکہ منہ اور اس کے قلب سے دھواں نکلتا دیکھا ہے یہ تو ایمان کو ضائع کرنے والی بات ہے۔ اسکے چار دن بعد حافظ فیض الرحمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پورا علم دیا کہ یہ ناپاک روحانیت ہے شیطان نے اس کو ناری توجہ دی ہے۔ اس کو ہلاک کردو ورنہ مسلمان گمراہ ہو جائیں گے تو فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو ہلاک کر دیا تو فرمایا کہ اس کے مؤکلوں نے ہم پر حملہ کردیا اور ہماری خانقاہ پر حملہ کیا جنگی سازو سامان سے لیکن وہ دور رہے اللہ کی قوت کا کوئی کیا کر سکتا تھا وہ دجالی قوت تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اپنے وقت کا دجال تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ آپ نے تشریف لانا ہے۔ مرزا غلام احمد یہ سمجھا کہ میں ہی عیسیٰ ہوں اور وہ روح مجھ میں آگئی ہے۔ ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ اس میں بڑی کشش تھی کہ تین تین ہزار آدمی روزانہ مرتد ہوتا۔ یعنی قادیانی بن جاتا۔ اس کا خیال تھا کہ ایک یا دو سال میں پنجاب کے جس قدر بھی مسلمان ہیں وہ مرزائی ہو جائیں گے۔ پنجاب میں رائے شماری ہوئی۔ مرزا صاحب کا خیال تھا کہ ہم اپنے رائے شماری علیحدہ کرائیں اس نے یہ اعلان کیا۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ناپاک قوت ختم کردینے کا حکم ہوا کہ اس قوت کو ختم کردیا جائے ورنہ کافی مسلمان کفار ہو جائیں گے۔ پس یہ قوت ختم کردی گئی اس قوت کے ختم ہونے کے بعد انہوں نے اپنی رائے شماری جو کرائی تو صرف پچھتر ہزار نکلے لیکن انکی فہرست میں تو تین لاکھ آدمی تھے باقی لوگوں نے مرزائیت میں اپنے نام نہیں لکھوائے جب اسکو اپنی رائے شماری کا علم ہوا تو اس نے کہا اس معاملہ کو دبا دیا جائے اب مسلمانوں میں مل کر کام کرنا

ہے ۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ ناپاک درویشوں کے سینے سے ایک دھواں نکلتا ہے اور جو لوگ صحبت میں بیٹھتے ہیں ان میں اثر انداز ہوتا ہے اور نورایمان کو ضائع کردیتا ہے اور قلب کو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے ۔ ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ اب یہ ختم ہو جائے گا پیپل کا درخت جڑ سے نکال کر پھینک دیا گیا ہے اس بات کا علم کسی کو نہیں ہوا ماسوائے ہمارے سیدنا کو اللہ تعالیٰ نے اس کا علم دیا ۔ ان دو شخصوں میں سے ایک نے غوثیت کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے نبوت کا ۔ فرمایا کہ ابلیسی توجہ سے قلب میں روحانیت فنا ہو جاتی ہے پھر ابلیس ان کو الہام کرتے ہیں کسی کو نبی بناتے ہیں اور کسی کو ولی بناتے ہیں بس یونہی ہوتا رہتا ہے بس ان کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کفار تو خود بھی ہو گیا ۔ کیونکہ اللہ کو ماننے والا مسلمان نہیں ہوتا ۔ جب نبوت سے کام ختم ہو گیا تو آدمی کفار ہو گیا نبی کے تعلق سے امت کا تعلق ہے اگر یہ تعلق چلا جائے تو مسلمان نہیں کہلا سکتا خود کفار ہوا پھر انہوں نے یہ تجویز لگائی کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے سردیوں میں ہمارے پاس پانچ چھ آدمی آئے تھے ان میں دو مرزائی ایک شیعہ اور دو تین اور تھے انہوں نے سمجھا کہ یہ بھی مولوی صاحب ہیں ۔ ہم اس سے بات کریں گے پھر ہم سے گفتگو ہوئی ۔ وہ مرزائی جاتے ہوئے خیال کرنے لگا کہ میں اپنی کتابیں دکھاؤں گا ۔ ہم نے انہیں دیکھ کر کہا کہ ولایت و نبوت کتابیں نہیں دیکھا کرتیں کتابوں سے یہ کام نہیں ہوتا ۔ نبوت و ولایت تو بذات خود ہی کتاب ہوتے ہیں اور کہا کہ دولت اور عورت کا استعمال کر کے ایمان خریدا جاتا ہے دیا نہیں جاتا ۔ ایمان خریدنے کا یہ ایک طریقہ ہے دولت اور عورت ۔ پیغمبروں کا یہ طریقہ کار نہیں ہے ہم نے اس سے کہا کہ نبیوں نے ایسا کام کیا ہے ؟ یہ بات وہ مان گئے ۔ یہ آخری زمانہ (امام آخری الزماں) کے دور میں ایک دجال ہو گا وہ لوگوں کو کھانا نکال کر دے گا اور لوگ جو چیز بھی اس سے مانگیں گے وہ دے گا ۔ وہ شیطان ہی ان کے باپ دادا کی صورت بن کر دکھائے گا اور کہے گا یہ تمہارا باپ ہے یہ تمہارا دادا ہے ۔ جو مرگیا تھا لوگ اسے مانیں گے اور امام صاحب کو چھوڑ دیں گے اس کے ساتھ تمام شیاطین ہوں گے فرمایا کہ حیدرآباد میں ایک مؤکلی فقیر ہے اس کے پاس بڑے بڑے لوگ آتے جاتے ہیں اس کے پاس یہی مؤکلی قوت ہے غلام رسول صاحب (حیدر آباد) کا بیان ہے مجھے مؤکلی فقیر کے مرید نے کہا کہ چل ہمارے پیر صاحب کے پاس میں چلا گیا جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا تو سینکڑوں آدمی اس کے پاس بیٹھے ہیں میں بھی وہاں چپ

کر کے اور حضرت قبلہ روحی فداہ (اپنے پیرو مرشد) کا تصور کر کے بیٹھ گیا۔ اس کے مؤکل بھاگ گئے اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا ایک گھنٹہ تک وہ کوئی بات نہیں کر سکا پھر وہ پیشاب کے بہانے سے اٹھا اور مجھے ساتھ لانے والے کے پاس سے گزرا اور غلام رسول کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا تو اپنے ساتھ اس کو کیوں لایا میں (غلام رسول) نے بھی اس بات کو سن لیا۔ فرمایا کہ یہ کفر کے مذہب بھی کسی قوت سے بنتے ہیں اور یہی شیطان ہی کام کرتے ہیں یہ لوگ اللہ کی قوت کو نہیں سمجھتے پیسہ روپیہ آتا ہے وہ جو نوٹ اور روپیہ دکھاتے ہیں وہ لا کر دیتے ہیں وہ نوٹ مؤکل اٹھا لاتے ہیں اور پھر وہیں پر واپس رکھ دیتے ہیں یہ خزانے میں سے بھی اٹھا لاتے ہیں اور پھر وہیں رکھ دیتے ہیں وعدے کے مطابق تھوڑی دیر کیلئے ہی اٹھا لاتے ہیں مؤکل جو وعدہ کر لیتے ہیں وہ روپیہ لا کر دیتے جیسے دس روپے روزانہ لا کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں وہ اسے دست غیب کہتے ہیں (یہ دست غیب) چوری کا مال ہے۔ چوری کرنا یا کروانا ایک ہی بات ہے۔ یہ لوگ رزق بھی حرام کا کھاتے ہیں یہ تو بہت سخت معاملہ ہے حرام رزق پیٹ میں ہو تو آخرت کیا ہو گی خود چوری کرواتے ہیں دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں۔ اللہ کے راستے کا بہت سخت معاملہ ہے ان مؤکلی فقیروں کے رزق تک کا معاملہ بڑا ٹیڑھا ہے (حلال رزق کھانا اللہ کے راستے میں پاکیزہ زندگی بسر کرنا) یہ عام شعبدہ بازی ہے عام کفر کے مذہب والے پہلے یہی کام کرتے تھے خواجہ غریب نواز اجمیری رحمتہ اللہ جب اجمیر شریف تشریف لے گئے تو وہاں ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر رہتا تھا جس کا نام جے پال جوگی تھا۔ اس نے اسی طریقہ سے آپ پر بہت حملے لئے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا یہ اجمیر شریف کو آپ نے ہی فتح کیا تھا وہاں کوئی بادشاہ نہیں گیا وہاں یہی جادوگر رہتا تھا اس وقت ہندوستان کے راجے جادوگر رکھتے تھے اور جادو سے لڑتے تھے اس وقت جے پال ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر تھا اس نے جادو سے حملے کئے اور اس کے تمام جادو ختم ہو گئے تو پھر وہ خلاء میں بھاگا آپ نے اپنی جوتیاں پیچھے لگا دیں وہ جہاں بھی جاتا تھا وہ جوتیاں اس کے سر میں لگتی تھیں پھر وہ نیچے آکر آپ کے قدموں میں گرا اور مسلمان ہو گیا یہ پیغمبروں کا تو بالکل سیدھا راستہ ہے اس میں کوئی اینچ پینچ بھی نہیں ہے۔ اگر یہ باتیں ہوتیں تو پیغمبر زمین پر مصیبتیں کیوں اٹھاتے سب سے بڑی چیز تو نبوت کا طریقہ ہے نبوت کو تو لوگوں نے پتھر مارے ہیں اتنا تنگ کیا ہے اگر یہ (استدراجی) معاملہ ہوتا تو نبی ان کو ہلاک کر دیتے پیغمبر ان

سوکلوں وغیرہ سے مخلوق کو ستاتے اور ہلاک کردیتے ۔ لیکن وہ لوگ تو خود تکلیف اٹھاتے رہے ہدایت تو کچھ اور چیز ہے ۔ نبی تکلیفیں اٹھاتے رہے اس طرح یہ بزرگ لوگ بھی تکلیفیں اٹھاتے ہیں وہ ایک صحابی کا ذکر ہے ان سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑی عبادت کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑی عبادت حلال رزق ہے جب رزق حلال پیٹ میں نہیں تو عبادت کیا ہوگی باقی یہ جو معاملہ ہے دنیاوی لحاظ سے اس کا طریقہ بڑا عجیب ہے حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب انسان اللہ کو پالیتا ہے تو یہ دنیا اور آخرت کی جتنی بھی چیزیں ہیں یہ سب تمہاری خدمت کیلئے ہی مقرر ہیں وہ خود تمہاری خدمت کریں گی جب ہم نے اللہ کو نہیں پایا تو یہ ہمارے قابو میں نہیں آئیں یہ تمام چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کیلئے پیدا کی ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب اللہ کو پالو گے تو یہ خود خدمت کریں گی ابتداء میں صحابہ کرام رضی اللہ تکلیفیں اٹھاتے رہے ہیں جب اللہ کو پالیا تو دنیا و آخرت کی چیزوں پر غالب ہو گئے ان کے قلب کا تعلق اس دنیا سے نہیں رہا بڑی بڑی حکومتیں اور خزانے ان کے پاس آئے ان سے کوئی دنیاوی مفاد حاصل نہیں کیا دنیا کے بادشاہوں کے چار چار ہزار برس کے خزانے ان کے پاس آئے لیکن وہ ان کے سامنے کچھ نہیں مٹی کے برابر تھے اللہ کی راہ میں آنے کے بعد آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوئی اینچ پیچ نہیں ہے یہ اللہ کا راز صرف دلوں کو دیا جاتا ہے قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے قلب اس بات کو زبان پر پھینکتا ہے اور زبان اس کلام کو باہر پھینکتی ہے اپنے اختیار کی بات نہیں ہے یہ مدرسے کی تعلیم نہیں ہے یہ مدرسے کی تعلیم اور ہے اسکو جب چاہو استعمال کر سکتے ہو لیکن یہ علم معرفت نہیں ہو سکتا ۔ اب معنی ہیں پالنے والا رزق دینے والا اس کے معنی خدا کے نہیں ہیں یہ اپنی مخلوق کو پالتا ہے اور پیدا کرتا ہے انسان سے ناراض ہو جائے تو وہ اس کا دانہ پانی بند کردیتا ہے اگر بندہ اللہ سے ناراض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا دانہ پانی وسیع کردیتا ہے اگر وہ ناراض لوگوں کا دانہ پانی بند کردے ان کا رزق بند کردے تو سارے سجدہ میں گر جائیں اس کی ناراضگی کا ایک دن بھی نہیں گزار سکیں گے لیکن اس کا طریقہ بڑا عجیب ہے وہ دوست کی نسبت دشمن کو زیادہ رزق دیتا ہے دشمن کو تنگ نہیں کرتا اس میں اس کی بڑی مصلحت ہے انسان کے ساتھ انسان کی دشمنی ہو تو اس کی ہر چیز جو اس کے قبضہ میں ہو بند کردے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دشمن کو کوئی تکلیف نہیں دیتا فرعون شداد وغیرہ کو کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا تھا دوست

کو تنگ کرتا ہے دشمن کو وسیع رزق دیتا ہے جو مانگتا ہے اسے اسی وقت دیتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے کہ ان کا رزق بند کر دے جو بھی نافرمانی کرے اس کو رزق بند کر دے تو روئے زمین پر ایک بھی کفار نظر نہ آئے کیونکہ انکو جو سبز باغ دکھائے اسی وقت آدمی پھر جاتا ہے دنیاوی لحاظ سے فوراً" پھر جاتا ہے جیسے بھٹو صاحب نے کہا کہ روٹی کپڑا دونگا اور مکان دونگا سب لوگ ادھر چلے گئے حالانکہ اللہ ہی اپنی مخلوق کو پالتا چلا آیا ہے اللہ اپنے دشمن کو دوست سے بہترین پالتا ہے جیسے اللہ نے شداد کو بادشاہ کے گھر پالا کیونکہ بادشاہ کی اولاد نہ تھی بڑی مشکل جات ہے سب سے بڑا مسئلہ پیغمبروں کا ہے۔ روئے زمین پر پیغمبر سب سے زیادہ تکلیف میں رہے ہیں کفار تو کوئی تکلیف میں نہ رہا اب بھی تکلیف میں مسلمان ہی ہیں حشر میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس لئے ان کو زیادہ رزق دیا کہ یہ نافرمان لوگ ہیں اگر میں ان کو دنیا میں تنگ کرتا اور قیامت کو ان کو عذاب دیتا پھر یہ آج بولتے ہم دنیا میں بھی تکلیف میں رہے اور یہاں پر بھی ہم کو عذاب ملتا ہے یہ جائداد رکھتے ہیں زمین کے اوپر اور پیغمبر جائداد نہیں رکھتے کسی پیغمبر کی کوئی جائداد نہیں پیغمبروں نے کوئی جائداد نہیں رکھی جو وصال کے بعد ورثاء میں تقسیم ہو ان کی اگر کوئی چیز ہو بھی امت کی ہوتی ہے وراثت میں نہیں جاتی کسی کی کوئی جائداد نہیں پیغمبروں کی زندگی ایسی ہے جیسے مسافر کی زندگی مسافر جو آتا ہے اس کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی بس مسافر آیا اور چلا گیا۔

مسئلہ باغ فدک حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ان شیعہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ جب پیغمبر کی کوئی جائداد ہی نہیں تو ورثاء میں تقسیم کدھر سے ہوئی پیغمبروں نے اپنے لئے کوئی جائداد بھی نہیں رکھی اگر یہ باغ فدک ملکیت ہے تو شرعی لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمین شریفین کو بھی تقسیم ہونا تھا یعنی لڑکیوں کو بھی ملتا اور بیویوں کو بھی اگر ایسا ہی تھا تو باغ فدک کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنی خلافت کے دوران کیوں نہ لیا آپ نے اس پر قبضہ کیوں نہ کر لیا کیونکہ وہ خود خلیفہ تھے اس وقت ان کو روکنے والا کوئی نہیں تھا حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام حسن علیہ السلام کہہ سکتے تھے کہ یہ تو ہماری والدہ ماجدہ کی ملکیت ہے اس وقت تو حکومت بھی ان کے پاس تھی سب جھوٹی اور چکر دینے والی باتیں ہیں انکی اصحاب کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے ساتھ کھلی دشمنی ہے اور یہ اس قسم کے مسائل ہیں ورنہ دوران حکومت اس وقت انہیں کون روک سکتا تھا۔ اپنی ملکیت ثابت کر کے لے سکتے تھے حکومت بھی

اپنی ہو پھر بھی کیوں نہ اپنا حق لیا۔ اس پر قبضہ کیا سب جھوٹ باتیں ہیں ان شیعہ لوگوں کی بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے میں اس باغ کی آمدنی کو جہاں چاہتے تھے غریب اور مسکین لوگوں میں خرچ کردیتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب سمجھتے تھے انہوں نے اس کو ملکیت کے طریقے پر رکھا ہی نہیں تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت سے اسے بیت المال کی تحویل میں لے لیا عجیب بات ہے کہ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لات ماری اور بچہ بھی ضائع ہو گیا بات یہ ہے کہ فی زمانہ کے لحاظ سے اگر کوئی کسی کی بیوی کو لات مارے تو شوہر پوچھتا تو ہے کہ میری بیوی کو کیوں لات ماری پھر وہ اللہ کے شیر کہلاتے ہیں پیغمبر کی بیٹی اور مولائی علی علیہ السلام آپ کی بیوی کو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لات ماری اور پوچھنے والا کوئی بھی نہ ہوا کیا ایسی باتیں ماننے کے قابل ہیں ؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے وہ ایک سیدھا سا مسئلہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت عباس آپ کے گھر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر کہا کہ تم غلام بنا دیئے جاؤ اس لئے اپنا حق ادا کرو۔ جب آپ کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ ادھر آئے تو آپ نے باہر سے آواز دی کہ اے بنت رسول مجھے آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔ لیکن آپ اپنے گھر میں مشورہ نہ ہونے دیں بس اتنی سی بات ہے یہ تو قرآن کریم کو جھٹلایا جارہا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن دس صحابہ کی بشارت دی ہے یہ ان میں سے ہیں یہ چاروں خلیفہ اور دوسرے صحابی وہ کہتے ہیں یہ تو پیچھے کی بات ہے۔ پھر تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لاعلم ہیں اور ان کے فوت ہونے سے پہلے ہی بخشش کی بشارت دے دی۔ پھر تو ان کو بھی علم نہ ہوا بات یہ ہے کہ منافقوں کے سب سے بڑے دشمن یہ دو صحابہ تھے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضوان اللہ علیہ اجمعین۔ منافقوں کو سب سے بڑی دشمنی ان دو صحابہ سے تھی ان کی زندگی میں منافق کوئی کام نہ کرسکا۔ فتنہ نہیں پھیلا سکا جب تک یہ دو صحابہ زندہ رہے اسلام میں منافق لوگ فتنہ نہ پھیلا سکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منافق ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ میں ایک خوبی رکھی تھی کہ آپ چھپے ہوئے کفار کو دیکھ لیں تو آپ کے اندر ایک غصہ پیدا ہو جاتا تھا آپ سمجھ لیتے تھے کہ یہ منافق ہے اور اس ڈر کی وجہ سے

وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے ۔ چھپے رہتے تھے ۔ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک زندہ ہے فتنہ کا دروازہ بند رہے گا جس دن آپ (حضرت عمر) دنیا سے رخصت ہو گئے تو فتنوں کا دروازہ کھل جائے گا یہ بہت بڑی مکار قوم ہے یہ سارا فتنہ اسلام میں انہوں نے پیدا کیا ہے۔ مسلمانوں کے اندر داخل ہو کر اندر اندر یہ فتنہ پھیلایا۔

فردوس بریں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حسن بن سباح نے ایک جنت بنائی تھی جس کا نام فردوس بریں تھا۔ اس میں ملک سے خوبصورت سے خوبصورت لڑکیاں لا رکھیں۔ پھر نوجوان لڑکوں کو نشہ پلا کر اندر لے جاتے اور ان عورتوں کے پاس ان کو بٹھاتے تھے اور یہ نشہ کی حالت میں ہوتے تھے ۔ ان لڑکیوں کو بتایا جاتا کہ جب یہ ہوش میں آئے تو اس سے بات کرنا جب وہ آدمی نوجوان ہوش میں آتا تو لڑکی پاس بیٹھے ہوتی وہ اس کی طرف راغب ہوتا تو وہ خوبصورت لڑکی کہتی میں جنت کی حور ہوں ۔ تم نے فلاں مسلمان بزرگ یا عالم کو قتل کرنا ہے۔ بس میرا مہر اس کا قتل ہے پھر وہ آدمی تیار ہو جاتا اور وہ کہتا کہ میں یہ قتل کروں گا پھر وہ لوگ اس کو "جنت" سے باہر چھوڑ دیتے تھے ۔ مسلمانوں سے ہی مسلمانوں کا قتل کروا دیتے ۔ یہ تو ایسی عیار قوم ہے پھر ایک لڑکی نے ایک لڑکے کو بتایا یہ جنت کچھ نہیں ہے ۔ یہ ہمیں پکڑ کر اس جگہ لے آئے ہیں ۔ باکا خان جو کہ ہلاکو خان کا لڑکا تھا اسے جا کر یہ تمام معاملہ بتاؤ پھر سلطان باکا خان نے حملہ کیا اور یہ جنت درہم برہم ہو گئی اس میں عام لوگ مارے گئے ۔ لیکن خاص خاص آدمی نہیں مارے گئے ۔ انہوں نے اپنے بھاگنے کے راستے بھی بنائے ہوئے تھے یہ جنت انہوں نے پہاڑیوں کے اندر بنائی ہوئی تھی حملہ کے بعد خاص خاص لوگ خفیہ راستے سے بھاگ گئے اور باقی جو ان کے ساتھی تھے وہ سب ختم ہو گئے۔

منکرین نے لکھا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دیوبندی مولیوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ غیر مطلق نبی بھی ہو سکتا ہے ۔ یہ قادیانی کفار ان دیوبندی کی کتاب کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے بھی لکھا ہے ۔ ان دیوبندی مولیوں نے اپنی کتاب میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔ جب سلسلہ عالیہ کا ایک آدمی ادھر گیا تو انکے چک میں مناظرہ طے ہوا سلسلہ کے

آدمی نے اس کتاب کا حوالہ دے کر کہا کہ میں نے وہ کتاب لی اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو انہوں نے اپنا راستہ صاف کیا ہے یہ تو خود نبی بننا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے لئے راستہ سیدھا کیا ہے انہوں نے لکھا کہ عبادت کرنے سے نبی ہو سکتا ہے یہ ایسی شیطانی بات ہے۔ کل اگر ان میں سے کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو کتاب سے ثبوت ہو سکتا ہے ہم کسی مولوی کی لکھی ہوئی بات کیوں تسلیم کریں قرآن و حدیث سامنے موجود ہے اس سے ثبوت دو کوئی مولوی لکھ جائے تو ہمارا اس میں کیا ہے ہم اس کی بات نہیں مانتے قرآن و حدیث کا مسئلہ ہے نہ کہ کسی دیوبندیوں کا۔ ایک مولوی گمراہ ہو جائے تو وہ ہزاروں کو گمراہ کر دے گا۔ آج ہمارے اس زمانے میں ہمارے عالموں کی بھی وہی حالت ہے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں علماء بنی اسرائیل کی حالت تھی آج ان علماء کا بھی وہی حال ہے وہ بھی مخلوق پر چھائے ہوئے تھے یہ بھی مخلوق پر چھائے ہوئے ہیں یہ جماعت اسلامی والے بھی کتابیں دیتے ہیں۔ عیسائیوں اور مرزائیوں کا طریقہ بھی یہی ہے جو فرقے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ اندر اندر لوگوں کو کتابیں دیتے رہتے ہیں اسی طریقہ سے اسلام میں فرقے پھیلے قرآن کے حاشیوں پر دیوبندی مولیوں نے اپنے حقائق لکھے ہیں قرآن مجید کے حاشیوں پر تفسیر لکھ دی ہے کہ جب لوگ قرآن مجید پڑھیں گے تو تفسیر ہماری پڑھیں گے۔ خود بخود ہمارے عقائد کے ہو جائیں گے۔ پڑھنے والے کی تو اتنی نہیں سمجھ ہوتی وہ یہی سمجھتا ہے کہ عالم نے لکھا ہے حالانکہ قرآن مجید کی آیت میں بھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اس پر عمل درآمد بھی نہیں ہوتا ہر شخص اپنے عقائد کے موافق تفسیر پڑھتا ہے۔ وہابیوں نے بھی حاشیوں پر تفسیر کو پھیلایا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں کے زمانے میں دینیات کے بڑے بڑے مدرسے انگریزی حکومت کے دور میں ختم کر دیئے گئے تھے ان دنوں یہ مولوی اشرف علی تھانوی انگریزوں سے مل گیا اس دور میں بڑے بڑے عالموں کو قید کروا دیا گیا لیکن اسے انہوں نے قید بھی نہیں کیا۔ اس کا ایک بھائی جو پولیس میں ملازم تھا اور سی آئی ڈی خفیہ پولیس میں کام کرتا تھا اس کے ذریعے سے یہ اندر اندر حکومت سے روپیہ لیتا تھا۔ اس طرح ان کو موقع مل گیا کہ یہ اپنے عقائد اور یہ اپنے طور طریقہ کے لوگ پیدا کریں انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنے عقائد کے مولوی پیدا کر کے عالم پیدا کر کے ملک کے اندر پھیلا دو۔ جب ہر مسجد میں ہمارا عالم ہو گا تو لوگ بھی ہمارے عقائد

کے ہو جائیں گے ۔ اس ترتیب سے اس نے یہ کام کیا اس زمانے میں مولانا احمد رضا حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے سوچا کہ ہم نے ان کے مقابلے میں عالم پیدا نہ کیے تو (حنفی المذہب) سنی لوگ تو ختم ہو جائیں گے ۔ چنانچہ ان کے مقابلے میں عالم پیدا کرو جو ان سے مقابلہ کریں ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا ۔ پھر انہوں نے بریلی میں ایک مدرسہ کھول کر ان کے مقابلہ میں عالم پیدا کئے اس وقت یہ بھی اپنے عالم پھیلاتے اور وہ بھی ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ اور تو کوئی بولتا نہیں ہے یہ بریلوی ہی ہیں جو کہ بولتے ہیں ۔ چونکہ اس وقت مسلمان سخت غفلت میں تھے اور اس وقت کے حالات کو حضرت مولانا احمد رضا حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے ہی خوب سمجھا اور اسکا توڑ پیدا کیا وہ سمجھ گئے تھے کہ انگریزوں کی حکومت ہو گئی ہے اب پوچھنے والا کوئی نہیں ہے وہ حالات کو سمجھ گئے کہ اگر ان لوگوں نے تمام ملک میں اپنے عالم پھیلا دیئے تو مسلمان ختم ہو جائیں گے ۔ انہوں نے ان کے مقابلہ کیلئے بریلی میں مدرسہ قائم کرکے حنفی المذہب سنی عالم پیدا کئے یہ خود اپنے آپ کو حنفی المذہب بن کر تعلیم وہابیت کی دیتے ہیں ان کے مدرسوں میں تعلیم وہابیت کی دی جاتی ہے اور بذات خود حنفی بنے ہوئے ہیں یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے ۔

زمانہ آخر کے بدعالم حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیان کیاجائے آپ نے عرض کی یارسول اللہ رات میں نے دیکھا ہے کہ ایک بہت خوبصورت پرندہ ہے جس کے پروں پر مکمل قرآن لکھا ہوا ہے اور نہایت حسین ہے مگر حیران کن بات یہ ہے کہ گندگی کھا رہا ہے (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ خواب سن کرارشاد فرمایاکہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پرندہ جس کے پروں پر قرآن پاک لکھا ہوا ہے اور گندگی کھا رہا ہے یہ آخر زمانہ کے بدعلماء ہیں کہ جو قرآن پڑھیں گے مگر حلال وحرام اور زناء میں تمیز نہیں کریں گے اور مال حرام کھائیں گے ۔

نیک فطرت پر پیدائش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش نیک فطرت پر کی ہے ۔ ایک دفعہ ایک آدمی نے کہاکہ جنت دوزخ کا مسئلہ ایسے ہی

ہے نیک فطرت پر پیدائش ہے اور نیک ہی جائیں گے آپ نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو آپ نے مثال دی کہ جیسے کمہار مٹی کے برتن پاک بناتا ہے خریدنے والا چاہے اس میں پانی پئے یا پیشاب کرے اس میں کمہار کا کیا قصور ہے؟ برتن کا صحیح استعمال تو خریدنے والے نے کیا۔ اس طرح یہ معاملہ ہے جب بچہ جوان ہوتا ہے تو خود نیک یا بد راہ کو اختیار کرکے اپنی روح کو بد یا نیک کر لیتا ہے۔ اس میں وہ خود ذمہ دار ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ آپ کی خدمت میں ایک شیعہ حاضر ہوا اور عرض کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحیح نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کی خلافت صحیح نہیں تھی۔ نعوذ باللہ سادات بغیر نکاح کسی نسل سے ہیں اس نے کہا وہ کیسے آپ نے فرمایا کہ جو جہاد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہے اس میں بی بی شہر بانو قید ہو کر آئیں ہیں اور مال غنیمت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں آئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کرکے بی بی شہربانو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام حسین سے نکاح کیا۔ سادات ان کی اولاد سے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحیح نہیں ہے تو پھر آپ کا جہاد بھی صحیح نہیں ہے اور مال غنیمت بھی ڈاکے کا مال ہے جس کا استعمال حرام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب جاؤ وہ شیعہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

شعبدہ بازی کا نام اسلام نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں صداقت ہے۔ پیغمبروں نے تبلیغ صداقت سے کی ہے شعبدہ بازی سے نہیں۔ آجکل اس قسم کے شعبدہ باز نظر آتے ہیں۔ کوئی دس پندرہ دن کی بات ہے کہ اوچ شریف سے اک آدمی آیا تھا حاجی سلطان محمود سانگی صاحب ہمارے ایک مرید ہیں ان کے پاس آیا تھا۔ اس آدمی نے حاجی صاحب سے کہا کہ آؤ تمہیں جلوہ دکھاؤں اور اس نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا حاجی صاحب نے ہمارا تصور کیا تو وہ ایک دم بھاگ گیا اور موکل بھی ختم ہو گیا۔ تین چار روز بعد وہ آیا تسبیح رومال وغیرہ پھینک کر اٹھا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے پیر صاحب کے پاس لے چلو پھر وہ ہمارے پاس آیا اور ہم سے کہنے لگا کہ مجھے مرید کرلو۔ میں نے کہا کہ مرید تو ہم کرلیں گے مرید کرنے سے ہم انکار نہیں کرتے یہ تو کام اللہ کے راستے کا ہے مگر تو یہ مت سمجھنا کہ میں تجھے پیر بھی بنا دوں گا

پیر نہیں بناؤں گا اگر تو مرید ہوتا ہے تو مرید کرلوں گا۔ وہ کہنے لگا کہ میں اپنے مریدوں کا کیا کروں ۔ آپ نے فرمایا کہ تو چاہے جو کچھ کر میں تیرے مریدوں کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ پھر اس نے مجبور ہو کر کہا کہ میں ان کو انکار کردوں میں نے کہا کہ ہاں انکار کردو پھر وہ چلا گیا اور چار دن بعد آیا اس نے اپنے مریدوں سے کہا کہ میں تو اب مرید ہوتا ہوں اور میں یہ کام نہیں کرتا میں نے اس سے کہا کہ تم لوگوں نے تو مسلمانوں کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔ یہ نور اللہ کا راستہ ہے اور تم نے اس کو خیرات کیا ہوا ہے خیر وہ خود مرید ہو گیا۔

دین اسلام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عمر فاروق فرانسیسی نومسلم نوجوان کا خط ہمارے سامنے آیا اس نے دریافت کیا تھا کہ میرے بڑے بھائی نے مجھ سے کہا ہے کہ روحانیت تو ہر مذہب میں ہوتی ہے عیسائی مذہب میں بھی فقراء ہوتے ہیں ہم نے عمر فاروق کو یہ بات مختصر طور پر لکھ دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کا نام دین اسلام ہے اور کسی دیگر پیغمبر کے دین کا نام اسلام نہیں ہے جو شخص اسلام کو اختیار کرے گا وہ سلامتی میں رہے گا جو باہر وہ ختم ہونے والے ہیں۔

یہ لوگ ظالم ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سکھر قیام کے دوران ایک بڑھیا ہمارا نام سن کر آئی اور عرض کی میری لڑکیاں ہیں جو عمر رسیدہ ہونے والی ہیں اور بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور ان کے معیار کا کوئی رشتہ نہیں ملتا۔ دعا کریں کہ کوئی رشتہ ان کے معیار کا مل جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں بڑھیا کی پریشانی پر بہت ترس آیا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کی کچھ عرصہ بعد وہ بڑھیا پھر دوبارہ آئی اور مٹھائی کا ڈبہ بھی پیش کیا اور عرض کی کہ آپ کی دعا کی طفیل میری لڑکیوں کو اچھے رشتے مل گئے ہیں ڈاکٹر، وکیل اور سیٹھ لوگوں سے میری لڑکیوں کے رشتے ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ دنوں کے بعد حضرت امام اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز خواب میں ملے آپ نے فرمایا کہ یہ تو ظالم ہیں ان لوگوں کیلئے دعا نہیں کرنی یہ لوگ اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلواتے ہیں اور جب لڑکیوں کی عمریں ڈھل جاتی ہیں یعنی زیادہ ہو جاتی ہیں تو پھر بڑے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جنازہ اور جوان لڑکی کو جلد گھر سے نکالو دونوں میں بدبو پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

حاکم عوام کا عمل حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عوام کے عمل اچھے ہوں تو اللہ تعالیٰ حاکم ان پر نیک مقرر کر دیتے ہیں عوام کے عمل بد ہوں تو حاکم بھی ان پر بد ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک پیر صاحب اور ان کا ایک مرید سیر کرتے کرتے ایک ملک میں پہنچ گئے آپ نے دیکھا کہ ہجوم قطاروں کی شکل میں ایک تالے کے نیچے سے گزر رہا ہے۔ پیر صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جب ہمارا بادشاہ جاتا ہے تو ہم لوگ اس تالے کے نیچے سے جھولی پھیلائے ہوئے گزرتے ہیں۔ جس کی جھولی میں تالہ گر جائے اسکو بادشاہ

بنا دیتے ہیں یہ بات سن کر پیر مرید دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی اپنی قسمت آزمائیں وہ بھی قطار میں کھڑے ہو گئے ۔ پیر صاحب دعائیں کرتے جارہے تھے کہ اللہ اگر میری جھولی میں تالہ گر گیا اور میں بادشاہ بن گیا تو انصاف کروں گا اور رعایا پر رحم کرونگا مرید ان کے پیچھے تھا اس نے یہ دعا کی کہ اے اللہ اگر میری جھولی میں تالہ گر گیا تو میں ظلم کروں گا اور رعایا پر سختی کروں گا۔ یہ دعا کرتے ہوئے تالے سے گزر رہے تھے کہ تالہ مرید کی جھولی میں گر گیا لوگوں نے مرید کو حاکم بنا لیا پیر صاحب نے اس شہر میں کہیں جھونپڑی ڈال دی اور تبلیغ کرتے رہے مرید نے بادشاہ بنتے ہی کئی ہزار لوگوں کو قتل کیا اور ہر ظلم رعایا پر کیا لوگ بہت تنگ ہو گئے پھر ان لوگوں کو کسی نے بتایا کہ اس بادشاہ کا ایک پیر بھی اس شہر میں رہتا ہے چلو ان سے کہیں کہ وہ اپنے مرید کو سفارش کرے شائد بادشاہ ظلم بند کردے ۔ لوگ پیر صاحب کے پاس پہنچے اور اپنے دکھ درد کا حال سنایا اور سفارش کیلئے عرض کی پیر صاحب بادشاہ کے محل میں گئے۔ بادشاہ نے اپنے پیر صاحب کی بہت عزت افزائی کی پیر صاحب نے رعایا پر رحم کرنے کیلئے کہا بادشاہ (مرید) نے صاف انکار کردیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اگر یہ رعایا رحم کی مستحق ہوتی تو تالہ آپکی جھولی میں گرتا جب رعایا رحم کی مستحق ہو جائے گی تو مجھے اللہ تعالیٰ موت دے دے گا اور کوئی اچھا حاکم ان پر بنا دیگا پیر صاحب یہ بات سن کر واپس چلے گئے ۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شہر میں ہر سال ایک بادشاہ فوج لیکر آتا لوگوں کو اکٹھا کر کے سوال پوچھتا کہ مجھے کس نے پیدا کیا ہے اور تمہیں کس نے پیدا کیا وہ لوگ کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ جواب سن کر کہتا کہ تم غلط کہتے ہو اور فوج کو حکم دیتا کہ ان لوگوں کو قتل کردو اور لوٹو پھر واپس چلا جاتا ہر سال اس طرح کرتا کچھ عرصہ کے بعد اس شہر پر اللہ نے رحمت کی اپنا ایک بزرگ بھیج دیا اس سال پھر اس بادشاہ نے آنا تھا۔ لوگوں نے ان بزرگ کو دیکھا سب اکٹھے ہو گئے یہ سب پریشان تھے آپ نے پوچھا کہ بتاؤ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ ہر سال زیب بادشاہ فوج لیکر آتا ہے اور یہ سوال پوچھتا ہے جواب ملنے پر کہتا ہے کہ غلط ہے اور قتل عام کا حکم دیتا اور چلا جاتا ہے ہم لوگ بہت پریشان ہیں ۔ درویش نے کہا کہ آئندہ جب بادشاہ آئے تو اسکے سوالوں کا جواب میں خود دونگا۔ سال ختم ہونے پر بادشاہ فوج لیکر آگیا اور عادت کے مطابق لوگوں سے پوچھا کہ میرے سوالوں کا جواب دو لوگوں نے کہا کہ اب ہمارے ایک درویش آئے ہوئے

ہیں تمہارے سوالوں کا وہ خود جواب دیں گے ۔ بادشاہ نے کہا کہ انہیں بلاؤ جب درویش تشریف لے آئے تو بادشاہ نے سوال کیا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمیں خدا نے پیدا کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے کس نے پیدا کیا ہے آپ نے جواب دیا کہ تجھے ہم نے پیدا کیا ہے یہ جواب سن کر بادشاہ فوراً واپس چلا گیا اور کہا کہ یہ تمہارے برے اعمال تھے اور اب تم نیک اور برگزیدہ ہو گئے ہو اب میں تم پر ظلم نہیں کروں گا ۔ اور نہ ہی تم پر ظلم کرنا درست ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ سابق صدر یحیٰ خان کے دور حکومت میں ہم درویش لوگ حاکم پاکستان کیلئے بارگاہ ایزدی میں پیش ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تم لوگ پاکستان کا حاکم کس کو بنانا چاہتے ہو میں نے عرض کی جنرل حمید کو کیونکہ وہ بہت محب الوطن اور اچھا آدمی ہے ایک درویش نے میری مخالفت کی نہیں فلاں کو بنا دو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ فیصلہ عوام پر چھوڑ دو جیسے وہ خود ہوں گے ویسا اپنا حاکم بنا لیں گے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ عوام پر جو بھی گزرے ان کیلئے دعا بھی نہیں کرنی ۔ اس کے بعد یحیٰ خان نے الیکشن کرایا پاکستان کی عوام نے مجیب الرحمان اور ذوالفقار بھٹو کو چن لیا پاکستان کی عوام کی جو گھڑت ان دونوں سے بنی سب کو معلوم ہے ۔

صاحب مرتبہ لوگ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مریدوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے مراتب خلفاؤں سے بھی بلند ہیں لیکن انتظامی صلاحیت نہ ہونے کیوجہ سے خلافت نہیں دی جاتی آپ نے فرمایا کہ جیسے نور محمد سکھر والا اللہ تعالیٰ سے اسکا بہت بڑا تعلق ہے خلافت نہیں ہے ۔

ابلیسی خواہشات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے تو ابلیس آدمی کے دل میں خواہش پیدا کرتا ہے کہ تو امیر بن جائے افسر بن جائے ۔ جب طریقت میں داخل ہوتا ہے تو خواہش پیدا کرتا ہے کہ تجھے خلافت مل جائے تو ولی بن جائے ۔ شیطان کے وسوسوں پر عمل نہیں کرنا چاہیے اور فرمایا کبھی کبھی یہ وسوسہ بھی دیتا ہے اور اتنا عرصہ ذکر و فکر کیا کچھ بھی نہ ملا ۔

پردے پر سختی آپ کے دو مرید ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے تھے ایک دوسرے سے گھریلو پردہ نہیں تھا ۔ حضرت قبلہ نے سختی سے ان دونوں کو منع فرمایا خبردار شریعت کا خیال رکھیں

برادرانہ تعلق صرف باہر ہیں آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی غیر مرد کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہے ۴۰ شیطان مرد کے ساتھ اور ۴۰ شیطان اس گھر والی عورت کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور دونوں پر وسوسہ ڈالتے ہیں جب کسی غیر کو گھر میں داخل کر لیا جائے تو نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

میں نے نہیں دیکھا آپ کے ایک مرید نے اپنے ایک پیر بھائی کی خلافت اور شان کے متعلق دیکھا آپ سے اس مرید نے عرض کیا میں نے ایسے دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے ہم نے تو نہیں دیکھا۔ فرمایا پیر کو اپنے ہی خواب اور کشف پر عمل کرنا چاہیے نہ کہ مریدوں کے۔

یاد سے یاد حضرت قبلہ روحی فداہ سے ایصال ثواب کے متعلق عرض کی آپ نے فرمایا کہ بزرگان دین جو ہمارے لئے اتنا کچھ کر گئے ہیں۔ ہم ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے لیکن یاد کر سکتے ہیں۔ ایصال ثواب یاد ہے ہماری یاد سے وہ بھی یاد کرتے ہیں اور بزرگوں کی یاد ہمارے لئے باعث برکت ہے اور عام لوگوں کیلئے ایصال ثواب و ترقی درجات ہے۔

جو دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے ایک خلیفہ صاحب پیر بھائیوں کے ہاں گئے پیر بھائی گلے ملنے لگے تو انہوں نے منع کردیا کہ جیسے حضرت قبلہ روحی فداہ کو ملتے ہو ویسے ہی مجھے ملو۔ اب میرے سینے میں نور ہے اس سے دور رہو وہ بھائی لوگ بہت ہی پریشان ہوئے اور حضرت قبلہ روحی فداہ سے شکایات کی آپ نے ان خلیفہ صاحب کو پیغام بھجوایا کہ تم پیر اپنے مریدوں کیلئے ہو پیر بھائیوں کیلئے نہیں جو تمہیں خلافت دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے۔

بھکاری کو چار آنے ہی کافی آپکی مجلس میں ایک بھکاری بھیک مانگنے آیا ایک مرید نے ایک روپیہ اس کے ہاتھ پر تھما دیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے مرید کو تنبیہہ فرمائی یہ بھکاری کا مانگنا پیشہ ہے یہ سارا دن بہت سا روپیہ اکٹھا کر لیتے ہیں اور موٹے تازے ہیں کماتے نہیں ان کیلئے بس چار آنے ہی کافی ہیں اس سے بہتر ہے کہ کسی سفید پوش ضرورت مند آدمی کی خدمت کردی جائے۔

دین آخرت کی کھیتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ انسان دنیا

میں کرتا ہے آخرت میں بھگتے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اک ملک کا رواج تھا کہ ۱۰ سال کیلئے بادشاہ بناتے اور دس سال بعد اسے جنگل میں چھوڑ دیتے وہاں جنگلی جانور بادشاہ کو ختم کر دیتے یہ ان کے ملک کا دستور تھا بڑی مشکل سے لوگ اس ملک کے بادشاہ بنتے آخر ایک دانا نے بادشاہی کو قبول کرلیا اس بادشاہ نے کچھ وقت عیش میں گزارا۔ پھر ایک بزرگ کی محفل میں گئے۔ انہوں نے بادشاہ کی مشکل کا حل ایک اشارہ میں بتایا کہ کل جو مرنا ہے آج ہی مر۔ بادشاہ نے آدھی فوج اور آدھا روپیہ لیکر اس جنگل کو اندر اندر سے آباد کردیا اور اس میں محل بنوائے اور اندر باغات وغیرہ لگوائے ادھر حکومت میں بھی کام کرتا رہا اور ادھر جنگل میں بھی کام ہوتا رہا۔ دستور کے مطابق جب دس سال پورے ہوگئے لوگ بادشاہ کو جنگل میں چھوڑنے گئے اور بادشاہ بہت خوش تھا لوگ حیران ہوئے کہ تمام بادشاہ یہاں سے روتے ہوئے گئے ہیں۔ صرف تو ایک ایسا بادشاہ ہے کہ خوش خوش جارہا ہے بادشاہ نے کہا کہ تم جب جنگل کے اندر جاؤ گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا جب وہ اندر گئے دیکھا کہ وہاں ایک محل اور باغات تھے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں جب بادشاہ بنا تھا اسی وقت جنگل کو آباد کردیا تھا لیکن میرے پیش رو عیش و مستی میں رہے اور مجھے کوئی غم نہیں ہے لوگوں نے یہ بات سن کر مشورہ کیا کہ یہ کامیاب بادشاہ ہے اسے واپس لے چلو اور تخت پر بٹھائیں اس سے بہتر آدمی کوئی نہیں ملے گا اس سے کہا یہ بادشاہی بھی تمہاری اور وہ بھی۔ بزرگان دین کا بھی یہی معاملہ ہے قرآن مجید میں ہے کہ خبردار میرے ساتھیوں کو نہ کوئی غم ہو گا اور نہ کوئی خوف۔

زنجیر عدل حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں آسمان سے زمین تک ایک زنجیر لٹکی ہوئی تھی۔ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ آپ اسکی مدد سے کرتے تھے۔ جس سے بات دریافت طلب ہوتی وہ آدمی اس زنجیر کو تھامتا اگر وہ سچا ہوتا تو زنجیر نیچے رہتی ورنہ اوپر چلی جاتی۔ ایک آدمی نے آپکے پاس استغاثہ دائر کیا کہ فلاں شخص نے میری رقم دینی ہے لیکن وہ نہیں دیتا آپ نے مقروض کو بلایا اور کہا کہ تم اس کی رقم دے دو اس نے کہا کہ میں نے اسکی رقم نہیں دینی اسے ادا کر چکا ہوں غرض یہ بات زنجیر پکڑنے تک پہنچی مدعا علیہ زنجیر تھامنے کیلئے تیار ہو گیا مدعی مدعا علیہ جب زنجیر کے پاس پہنچے تو مدعا علیہ نے ایک بانس کی لاٹھی مدعی کو تھما دی اس سے کہا کہ یہ لو پھر اس نے زنجیر کو تھام لیا لیکن زنجیر نیچے لٹکتی رہی اور اوپر نہیں چڑھی آپ اس بات کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ مدعا علیہ نے ایک چالاکی کی وہ یہ کہ اس

بانس میں اشرفیاں بھر دیں جتنی اسے ادا کرنی تھیں جب وہ زنجیر کے قریب گیا تو اس نے وہ بانس مدعی کو دے دیا۔ اب اس نے اس نیت سے زنجیر کو تھاما کہ وہ رقم میں نے مدعی کو دیدی ہے چنانچہ وہ زنجیر اوپر نہیں چڑھی اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ زنجیر اٹھالی۔

عزرائیل کو ترس آیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے عزرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تمہیں کبھی روح قبض کرتے ہوئے ترس بھی آیا ہے۔ حضرت عزرائیل نے عرض کیا کہ مجھے دو دفعہ روح قبض کرتے ہوئے ترس آیا عرض کیا کہ ایک دفعہ ایک جہاز سمندر میں تباہ ہو گیا اسمیں ایک عورت بھی سوار تھی جسے ایک تختہ ہاتھ لگا اور وہ تختے پر بہتی ہوئی جارہی تھی اسے دردزہ ہوا کیونکہ وہ حاملہ تھی اسی تختے پر اس نے ایک بچے کو جنم دیا مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی روح قبض کر لوں اور دوسری مرتبہ جب شداد اپنی بنائی ہوئی جنت کو دیکھنے کیلئے گیا اور وہ ابھی جنت میں داخل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اسکی جان قبض کرلو۔ شداد نے بھی اپنی عاقبت کے عوض دعا مانگی کہ جب میں مروں تو نہ صبح ہو نہ شام ہو اور نہ زمین ہو نہ آسمان ہو اور نہ دن ہو اور نہ رات ہو جب شداد اپنی جنت دیکھنے کیلئے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر گیا جب سوار ہونے لگا تو اسوقت سورج آدھا غروب ہو چکا تھا آدھا باقی تھا نہ صبح تھی نہ شام اسکا ایک پاؤں رکاب میں تھا اور اس وقت اس کی روح قبض کرلی گئی اس کی موت بھی اس کی خواہش کے مطابق ہوئی۔ ان دو مقام پر مجھے بڑا ترس آیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس بچے نے تختہ پر جنم لیا تھا۔ وہ تختہ جس پر بچہ تھا تیرتے ہوئے ایک بادشاہ کے محل کے کنارے جا لگا اس بادشاہ کی اولاد نہ تھی اسے بچہ مل گیا بادشاہ نے اسے پالا پوسا اور جوان کیا بعد وفات بادشاہ وہی بچہ تخت و تاج کا مالک بنا اور پھر خدائی دعویٰ کردیا یہ وہی شداد ملعون تھا جس پر تجھے ترس آیا۔

بلعم باعور حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بلعم باعور مستجاب الدعوات تھا لیکن ازلی بدبختی اسکے آڑے آئی پیغمبر وقت سے ٹکر لی اور مرتد ہوا۔ بلعم باعور جانتا تھا کہ حضرت یوشع علیہ السلام پیغمبر ہیں لیکن وہ نفس کا شکار ہوا اسکی کوئی عبادت ریاضت اسکے کام نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بادشاہ وقت کے خلاف جہاد فرمایا جب بادشاہ کو اپنی شکست کے آثار نظر آئے تو

بلعم باعور کے پاس جاکر مدد کا طالب ہوا اور دعا کی درخواست کی بلعم باعور نے کہا کہ حضرت یوشع علیہ السلام تو پیغمبر خدا ہیں میں ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا بادشاہ نے کہا کہ اگر تم ہمارے حق میں نہیں تو ہم تجھے قتل کردیں گے یہ بات سنکر بلعم باعور کو خوف ہوا۔ بادشاہ نے بعلم باعور کی بیوی کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا بلعم باعور اپنی بیوی کی بات بہت مانتا تھا آخر کار بادشاہ اور بلعم باعور کی بیوی نے اسے مجبور کیا اور اسنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہمارے بادشاہ کو فتح دے اس دن کی بددعا سے حضرت یوشع علیہ السلام کی فوج کو ہزیمت ہوئی ۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا باری تعالیٰ مجھے یہ تو پورا یقین ہے کہ میری فوج کو شکست تیری مرضی کے بغیر نہیں ہوئی لیکن میں حیران ہوں کہ آپ کے حکم سے بندہ نے جہاد کیا اور تو نے ہی ہزیمت دی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یوشع علیہ السلام ان میں ہمارا ایک مقبول بندہ ہے میں نے اسے بزرگی دی ہے اس نے مجھ سے دعا کی میں نے اسکی دعا قبول کی اب اس کو اطلاع دو کہ میں اسکی تمام عبادت ریاضت اور بزرگی کے عوض تین اسکی دعائیں اور قبول کروں گا یہ بات بلعم باعور کی بیوی نے بھی سن لی اس نے بلعم باعور سے کہا کہ میرے لئے صرف ایک دعا کرو کہ میں نوجوان ہو جاؤں ہرچند بلعم باعور نے کہا کہ تجھے جوان ہونے کی کیا ضرورت ہے بس یونہی درست ہو لیکن وہ بدبخت عورت نہیں مانی ناچار بلعم باعور نے اس کے لئے دعا کردی بس وہ دعا کرتے ہی جوان ہو گئی بلعم باعور کی زیارت کیلئے ایک شہزادہ بھی آتا تھا اس دن اس شہزادے کو بلعم باعور کے گھر میں ایک نوجوان خوبصورت عورت نظر آئی اس نے اس سے کہا کہ تیرے جیسے حسین و جمیل عورت تو محل شاہی میں ہونی چاہیے بس وہ شہزادہ کے ساتھ بھاگنے کیلئے تیار ہو گئی شہزادے نے اسے گھوڑے پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ بلعم باعور کو بھی پتہ چل گیا کہ اسکی بیوی بھاگ گئی ہے اس نے غصہ میں آکر دعا کی اے اللہ تعالیٰ اسے کتیا بنا دے بس دوسری دعا مقبول ہوئی اسی وقت وہ شہزادے کے ساتھ بیٹھی سفر کررہی تھی کہ اچانک کتیا بن کر گھوڑے سے گر پڑی ۔ شہزادہ بھی اس حادثہ سے خوفزدہ ہو گیا اب کتیا شہزادہ کی طرف بڑھنے لگی لیکن وہ تو پہلے ہی خوفزدہ تھا بس اسے ڈنڈا دکھا کر بھگا دیا اب وہ واپس ہوئی اور بلعم باعور کے دروازے پر آگئی بلعم باعور نے اپنی اولاد کو بتا دیا کہ یہ تمہاری ماں ہے اور میری بددعا سے کتیا بن گئی ہے تب اولاد نے اسے مجبور کیا اور بلعم باعور نے اپنی بیوی کے حق میں تیسری دعا کی اور پھر

وہ اپنی اصلی صورت پر آگئی اس طرح سے اس کی تمام دعائیں بے کار گئیں اپنے نفس کی پیروی میں اپنی قیمتی دعاؤں کو ضائع کردیا۔ اور اپنی عاقبت کیلئے کوئی دعا نہ کرسکا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع علیہ السلام کو جہاد کا حکم دیا اور آپ کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئی بلعم باعور اپنی بدبختی کا شکار ہوا۔

غلام ہوتا تو کوئی قیمت نہ ادا کرسکتا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے آئینہ میں اپنی شکل و صورت کو دیکھا تب آپکے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت ادا نہ کرسکتا اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ہاتھوں نو کھوٹے سکوں میں فروخت کرا دیا دوسری دفعہ جب آپکو بازار مصر میں فروخت کیا گیا۔ آپکو نہلا دھلا کر اچھا لباس پہنا کر جب منڈی غلاماں میں بٹھایا گیا تو ان کے مالک نے پوچھا کہ اے یوسف تمہاری کیا قیمت ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری قیمت تو ایک کھوٹا روپیہ بھی نہیں ہے پھر عزیز مصر آپ کی شہرت سن کر بازار مصر میں آیا اور آپ کو دیکھا اور آپکی قیمت دریافت کی۔ آپ کے مالک نے (منہ مانگی قیمت) اپنی سمجھ کے مطابق زیادہ سے زیادہ بتلائی۔ عزیز مصر نے کہا کہ اتنا خوبصورت غلام اور اتنی کم قیمت پھر عزیز مصر نے کہا کہ اس قیمت کو نو گنا کیا جائے۔ عزیز مصر نے نو گنی قیمت ادا کرکے آپکو خرید لیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عجب شان ہے جب آپ نے خود اپنی قیمت کے بارے میں خیال کیا تو آپکو نو کھوٹے روپوں میں فروخت کرا دیا اور جب آپ نے اپنی قیمت کم سے کم تر خیال فرمائی تو آپ کی قیمت اتنی گراں کردی کہ وہم و گمان سے باہر تھی۔

ابلیس کی قید حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس کو قید کردیا آپ نے اسے ایک کمرے میں مقید کردیا۔ اس کے بند کرنے سے شہر کی تمام رونقیں ختم ہوگئیں بازار سنسان ہوگیا۔ تمام شہر قبرستان کے موافق ہوگیا اس روز آپکی تیار کردہ زنبیل بھی فروخت نہ ہوسکی۔ بازار بے رونق اور اجاڑ تھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی باری تعالیٰ یہ کیا معاملہ ہے ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے کوئی رونق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دنیا کہ رونقیں جس چیز سے ہیں اس کو تو آپ نے مقید کردیا ہے ذرا اس کو چھوڑ دو پھر

تماشا دیکھ پس آپ نے ابلیس کو آزاد کیا اور اس کے چھوڑتے ہی بازار کی رونق لوٹ آئی ہر طرف بھاگ دوڑ شروع ہوگئی بازار کی خرید و فروخت پھر جاری ہوگئی ۔ ارشاد فرمایا کہ دنیا کی رونقیں سب شر سے ہیں شر بند ہوا تو رونقیں ختم ہو گئیں ۔ اسوقت سلسلہ شریف کے ایک آدمی نے جگر مراد آبادی کا یہ شعر پڑھا تو آپ قبلہ عالم مسکرائے اور اثبات میں "ہاں" باانداز مخصوص فرمایا۔

یہ فتنے جس سے اک دنیا ہے نالاں
ان ہی سے گرمئ بازار بھی ہے

بیت المقدس کی تعمیر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا کام جنات سے لیا اور جنات کو عمارت کا پورا نقشہ طرز تعمیر ہدایت کی اور آپ بذات خود شیشے کے مکان میں دروازہ بند کرکے کھڑے ہو کر ان کی تعمیر کی نگرانی فرماتے اسی طرح بیت المقدس کا کام جاری تھا آپ کا وصال ہو گیا اور آپ ایک عصا سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑے رہے جب مسجد بن گئی اور تعمیر کا کام مکمل ہو گیا تب پتہ چلا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے ۔ خداوند کریم کی یہی مرضی تھی کہ جنات کو آپ کے وصال کی خبر نہ ہونے دی ورنہ وہ کام چھوڑ کر چلے جاتے اور تعمیر نامکمل رہ جاتی ۔

تخت بلقیس حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کا تخت سونے کا تھا اور ۳۰ گز لمبائی تھی ۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملنے کیلئے روانہ ہوئی تو اس نے اپنا تخت اپنے مکان کے ساتویں کمرے میں رکھوایا اور سات دروازوں میں سات تالے لگوائے اور چابیاں اپنے پاس رکھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا کہ ملکہ بلقیس میرے پاس آنے والی ہے ۔ کون ہے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے ۔ ایک جن نے کہا کہ میں لے آؤں گا آپ نے اس سے پوچھا کتنی دیر میں؟ جن نے کہا کہ جتنی دیر میں آپ اپنی جگہ سے اٹھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے بھی جلدی چاہیے تو اس جگہ آدمی آصف بن برخیا بیٹھا تھا جو "ولی اللہ" تھا اس نے کہا کہ آپ ادھر سے ادھر دیکھیں اتنی دیر میں لے آؤں گا آپ نے فرمایا کہ وہ "ولی اللہ" تھا جس نے "تصرف نور" سے تیس گز لمبا اور تیس گز چوڑا

تخت لے آیا آپ نے فرمایا کہ جب اولیاء اللہ نور سے تصرف کرتے ہیں وہ چیز نور بن جاتی ہے اور قوت ارادی سے جس شکل میں بھی چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا نوری تھا قوت ارادی سے اژدھا بن جاتا تھا۔

شیشے کا فرش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کی آمد کی راہ پر آپ کے تخت گاہ کے سامنے آپ نے ایک حوض بنوایا اور اس میں پانی بھروایا اور حوض کے اوپر شیشہ کا فرش لگوایا اور اس پانی میں مچھلیاں چھوڑ دیں جب ملکہ بلقیس آئی تو اس نے پانی کو دیکھا اور اپنا لباس سنبھالا جیسے کہ پانی میں گزرنے کیلئے سنبھال لیتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام سامنے تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ یہ تو شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کا وقت آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ ایک غار میں تشریف لے گئیں وہیں پر آپ کی پیدائش ہوئی۔ چونکہ نمرود کا بھی حکم تھا کہ جو بچہ پیدا ہو اسے قتل کردیا جائے آپ کی والدہ آپ کی ولادت کے بعد غار میں چھوڑ کر گھر واپس آگئیں شام تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا بڑا کردیا کہ آپ چلنے پھرنے لگے کچھ دنوں ہی میں نو دس سال کے معلوم ہونے لگے پھر آپ کی والدہ گھر لے آئیں۔ قتل کا حکم تو ایک سال یعنی اس سال یعنی اسی سال کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ نمرود کے زمانہ میں ایک میلہ لگتا تھا شہر کے لوگ میلے میں شہر سے باہر چلے جاتے ہیں ایک روز جبکہ تمام اہالیان شہر میلے میں شرکت کیلئے گئے تھے تو آپ نے ان کے بت خانے میں جا کر تمام بت توڑ دیئے اور کلہاڑا اس بت خانے میں جو سب سے بڑا تھا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب سب لوگ واپس ہوئے اور اپنے بتوں کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئے سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شک و شبہ کرنے لگے جب آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس بڑے بت نے توڑ دیئے ہوں گے انھوں نے کہا کہ وہ نہ سنتا ہے اور نہ ہی حرکت کر سکتا ہے اس نے کیسے توڑ دیئے آپ نے فرمایا کہ جو معبود سن نہیں سکتا اور نہ چل پھر سکتا ہے تو وہ تمہیں بھی کیا نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جب یہ معاملہ نمرود کے دربار میں پیش ہوا تو نمرود نے بھی آپ سے پوچھا کہ اے ابراہیم تو کس خدا کو مانتا ہے حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو مانتا ہوں جو مارتا ہے اور جلاتا ہے نمرود نے کہا کہ یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا سورج مشرق سے نکالتا ہے تو پھر تو اس کو مغرب سے نکال ۔ تب وہ حیران ہو گیا۔

عجیب کام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ بڑے عجیب کام کراتے ہیں ۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کیلئے لکڑیاں اکٹھی کی گئیں یہ لکڑیاں لوگوں کی منتوں سے اکٹھی ہوئیں تھیں ۔ کسی کے سر میں درد ہوا اس نے منت مانی کہ میرا درد دور ہو جائے میں لکڑی کا گٹھا دوں گا اس کا درد چلا گیا اور وہ لکڑیاں لا کر ڈال دیتا تھا۔ اسی طرح سے تمام ایندھن میں اکٹھا ہوا اس طرح کثیر تعداد میں لکڑیاں جمع کی گئیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر والد "اپنی خصوصی قدرت کاملہ" سے پیدا فرمایا ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک سیب جنت سے لا کر حضرت بی بی مریم کو دیا اس سیب کے کھانے سے آپ حاملہ ہو گئیں اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو ایک نیک بخت فرزند کی بشارت دی ۔ حضرت بی بی مریم علیہ السلام نے کہا کہ میں تو کنواری (بغیر شادی شدہ) ہوں اور مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ ہی میں گنہ گار ہوں ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ فکر مند نہ ہوں ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ہر قسم کی قدرت حاصل ہے وہ بغیر باپ کے بیٹا دے سکتا ہے ۔ اس کی قدرت میں کسی کو دخل نہیں وہ جو چاہے سو کرے آپ نے فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھا لئے گئے آپ نے اٹھ جانے کے بعد آپ کے حواریوں نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا لوگ ان حواریوں کو طعنہ دیتے کہ ہم ایسے نبی کا مذہب کیوں اختیار کریں جس کا باپ نہ ہو حواریوں نے یہ بات بنائی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ اللہ ہے پھر خوب لوگ عیسائی مذہب میں داخل ہوئے حالانکہ آپ قدرت خدا سے پیدا ہوئے ۔

کتے کی تخلیق حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا بت بنایا ۔ روئے زمین پر فرشتے اس بت کا طواف کرتے تھے ۔ عزرائیل کو یہ ماجرا دیکھ کر چڑ ہوتی تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دفعہ اسے موقع ملا اور اس نے آپ کے

جسم پر تھوک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ عزرائیل نے آدم کے جسم پر تھوک دیا ہے اس تھوک والی جگہ سے مٹی اٹھا کر پھینک دو فرشتوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس تھوک والی مٹی سے ایک جانور جیسے کہ میں بتاؤں تیار کرو۔ ملائکہ نے اس مٹی سے کتے کی شکل کا بت بنایا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں جان ڈال دی پھر وہ کتا بن گیا۔ عزرائیل کو آدم علیہ السلام کے بت سے بھی عداوت تھی اس لئے گھوڑوں کو یہ تربیت دیتا تھا کہ اس بت کو توڑ دو اگر یہ پیدا ہو گیا تو یہ تم پر سواری کرے گا گھوڑے عزرائیل کے کہنے پر اس بت کو توڑ جاتے اور ملائکہ پھر اس بت کو تیار کرتے۔ بار بار ایسا کرنے پر ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے کتے کو پیدا کیا۔ جب کتے کے جسم میں جان پڑ گئی تو اپنے سامنے آدم علیہ السلام کے بت کو دیکھا اور یہ سمجھا کہ یہی میرا مالک ہے اسی وجہ سے کتا انسان سے محبت کرتا ہے پھر وہ آدم علیہ السلام کے بت کے سامنے بیٹھ رہا۔ رات کو گھوڑے آئے بت توڑنے کی غرض سے تو کتے نے بھونک کر ان پر حملہ کر دیا اور گھوڑے خوف کی وجہ سے وہاں سے بھاگ گئے اس زمانے میں ان گھوڑوں کے پر ہوا کرتے تھے اور بہت تیزی کے ساتھ وہ اڑتے تھے۔

پوشیدہ مرض کا اظہار حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا بت سوکھ کر تیار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں جان ڈال دی حضرت آدم علیہ السلام عالم وجود میں آئے پھر اللہ تعالیٰ نے عزرائیل کے چھپے ہوئے مرض کو کھولا اور حکم فرمایا کہ تمام ملائکہ معہ عزازیل حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تمام فرشتے آپ کے سامنے جھک گئے مگر عزازیل اکڑ کر کھڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عزازیل سے پوچھا کہ تجھے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے کس نے روکا تو عزازیل نے کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے کہ بنایا گیا ہے اسے خاک سے اور میں آگ سے پیدا ہوں۔ کیونکہ عزازیل نے نافرمانی کی اور تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے اسے لعنتی قرار دے کر اپنے دربار سے نکال دیا اور مردود ہوا۔ ابلیس متکبر اور بے ادب و بے خوف ہے اس نے غرض کو سامنے رکھ کر عبادت کی اور نامراد ہوا۔

سجدہ ثانی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ملائکہ نے اللہ کے حکم سے آدم

علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا اور ابلیس کھڑا رہا تب ملائکہ سجدہ کرکے اٹھے تو دیکھا کہ اوپر سے لعنت کا طوق آہستہ آہستہ نیچے اتر رہا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گئے اور خوف خداوندی سے دوبارہ سجدہ میں گر گئے ابلیس جوں کا توں اکڑا کھڑا رہا اور وہ طوق لعنت اس کے گلے میں پڑ گیا۔

گھوڑے پکڑنے کا حکم حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے زمانہ میں گھوڑوں کے پکڑنے کی کوشش کی گئی آپ نے جنات کو ان گھوڑوں کے پکڑنے کا حکم فرمایا لیکن یہ گھوڑے جنات کے قابو میں بھی نہیں آتے تھے یہ اپنی تیز رفتاری اور اڑنے کی وجہ سے جنات کے قابو سے بھی باہر تھے۔ جب جنات ان کو نہ پکڑ سکے تو انہوں نے حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے سامنے ایک تجویز پیش کی اور کہا کہ افریقہ میں میٹھے پانی کی ایک جھیل ہے یہ گھوڑے رات کے وقت وہاں پانی پینے کیلئے اترتے ہیں اگر آپ حکم دیں تو ہم اس پانی کو ختم کرکے اس جھیل میں شراب بھر دیتے ہیں اس کو پینے سے یہ گھوڑے مدہوش ہو جائیں گے اور ہم ان کو پکڑ لیں گے اور آپ کی خدمت میں لے آئیں گے آپ نے اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ جھیل شراب سے بھر دی گئی گھوڑے رات کو پانی پینے کیلئے جھیل پر آئے۔ حسب معمول گھوڑوں نے پانی پیا جو اصل میں شراب تھی شراب پیتے ہی وہ مدہوش ہو گئے اس طرح جنات نے انہیں قابو کرلیا اور پھر ان کو حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اب آپ نے اس بات پر غور فرمایا کہ اب ان کا کیا کیا جائے اور اسی غور و غوض کی وجہ سے آپ کی ایک نماز بھی قضا ہو گئی پھر آپ نے ان گھوڑوں کے پر کاٹ دینے کا حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کے پر کاٹ دیئے گئے پھر پہلی دفعہ ان پر انسان نے سواری کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو کہ گھوڑے پیدا کیے وہ بغیر پر کے پیدا کیے ان گھوڑوں کی بغلوں میں جہاں نشان ہے اس وقت وہاں ان کے پر ہوا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ایک بڑھیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بوڑھی عورت کچھ آٹا لئے اپنے گھر جارہی تھی کہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور بڑھیا کا تمام آٹا لے اڑا وہ عورت فریاد لیکر حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا احوال پیش کیا اور درخواست کی کہ میں ضعیف ہوں غریب ہوں میری حلال روزی ہوا کیوں اڑا لے

گئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے آٹے کا وزن پوچھا اور اس سے دوگنا آٹا اس بوڑھی عورت کو دیا اور وہ اس جگہ سے رخصت ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام ابھی بچہ تھے۔ اور باہر تشریف فرما تھے آپ نے بڑھیا کا حال پوچھا بڑھیا نے اپنی تمام روئیداد آپ کو سنائی اور بتایا کہ آپ کے والد نے مجھے دوگنا آٹا عطا فرمایا ہے آپ نے اس بڑھیا سے کہا کہ تم واپس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ میرا عدل فرمائیں چنانچہ وہ بڑھیا آپ کے فرمان کے مطابق دوبارہ حاضر ہوئی اور اپنی فریاد پیش کی اس دفعہ پھر دوگنا آٹا دیا اور ضعیف عورت واپس روانہ ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام سے پھر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تم پھر واپس جاؤ۔ بڑھیا پھر لوٹ کر حاضر ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے دیکھا کہ ضعیف عورت تیسری بار فریادی ہے۔ آپ نے پوچھا تم چلی جاتی ہو باہر سے تمہیں کون ہدایت کرتا ہے جو پھر واپس ہو کر فریاد کرتی ہو۔ بڑھیا نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات کا احوال عرض کیا۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور پوچھا کہ تم کس طرح کے عدل کے خواہشمند ہو۔ انہوں نے گذارش کی کہ آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ دربار میں حاضر ہو اور وجہ بیان کرے کہ وہ غریب اور ضعیف عورت کا آٹا کیوں اڑا لے گئی۔ آپ نے ہوا کو طلب فرمایا اور اس سے وجہ پوچھی۔ ہوا نے عرض کی کہ یا نبی اللہ سمندر میں ایک جہاز ہے جس کے اندر سوراخ ہو گیا ہے اور جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہوا۔ جہاز کے مالک نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اور منت مانی کہ اگر میرا جہاز صحیح سلامت کنارے لگ گیا تو جہاز میں موجود نصف سامان تیرے نام پر دے دوں گا۔ مجھے حکم فرمایا کہ آٹے سے جہاز کا سوراخ بند کردو۔ مجھے نزدیک ہی یہ بڑھیا آٹا لئے ہوئے دکھائی دی اور میں نے اس کے آٹے سے جہاز کا سوراخ بند کردیا۔ اب وہ جہاز صحیح سلامت کنارے کی طرف آرہا ہے ہوا نے اپنی روداد بیان کرکے رخصت چاہی۔ ہوا کے رخصت ہونے کے بعد سیدنا داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اب آپ کا کیا مطالبہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ اب ہم ساحل سمندر کی طرف چلتے ہیں اور اس جہاز کے مالک سے یہ معاملہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ مان گیا تو ہم اس جہاز کے مالک سے اس کا نصف مال اس بڑھیا کو دلانا پسند کریں گے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام ساحل پر تشریف لے گئے۔ جہاز وہاں موجود تھا۔ مالک جہاز سے اس کا تمام احوال دریافت فرمایا جس سے "ہوا" کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ جہاز کے مالک نے اپنے مال کا نصف حصہ آپ علیہ السلام کے حوالے

کیا آپ علیہ السلام نے وہ تمام سامان بڑھیا کو دے دیا غریب اور ضعیف عورت آپ علیہ السلام کے انصاف سے بہت خوش ہوئی اور دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے رخصت ہوئی۔

فرعون کو خواب حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فرعون بادشاہ مصر نے ایک خواب دیکھا کہ وہ کھڑا ہے اور اس کے سامنے دو پودے زمین سے برآمد ہوئے اور اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑے ہوتے گئے اور تمام مصر پر چھا گئے۔ اس نے نجومیوں کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر دریافت کی انہوں نے غور و غوض کے بعد فرعون کو بتایا کہ تمہارے ملک میں دو بچے پیدا ہونگے اور تمہارے سامنے جوان ہو نگے اور تیری حکومت پر چھا جائیں گے اسکے بعد فرعون نے ایک فرمان جاری کیا کہ جو بچہ پیدا ہو اسکو قتل کردیا جائے ہزاروں بچے قتل کئے گئے۔ جس سال فرعون نے یہ حکم جاری کیا اسی سال حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انہیں دشمن کے گھر میں پرورش کیا۔ دوسرے سال اس کے وزیروں نے مشورہ دیا کہ اگر اس طرح بچے قتل ہوتے رہے تو ملک ویران ہو جائے گا۔ پہلے لوگ بوڑھے ہو جائیں گے اور اس طرح نسل ختم ہو جائے گی لہٰذا اس سال بچوں کے قتل کرنے کا حکم بند کیا اسی سال حضرت ہارون علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

بی بی زلیخا کا خواب حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز کی بات ہے عام لوگوں کو ایسی باتوں کی ہوا بھی نہیں لگی کہ معاملات کیا ہیں فرمایا زلیخا بی بی کی شادی عزیز مصر کیساتھ ہوئی جب انہوں نے اپنے شوہر کو دیکھا تو حیران ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ یا باری تعالیٰ یہ تو وہ شخص نہیں ہے جسے تو نے مجھے خواب میں دکھایا تھا۔ مجھے وہی جوان عطا فرما جسے کہ میں خواب میں دیکھ چکی ہوں اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کیلئے بی بی زلیخا کی ہم شکل ایک جن عورت پیدا کی جو کہ عزیز مصر کی خلوت میں مستعمل رہی۔ عزیز مصر کو بھی یہ بات معلوم نہ ہو سکی اس طرح حضرت بی بی زلیخا کو اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کی دست برد سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ عزیز مصر فوت ہو گیا بالآخر زلیخا نے اپنے خواب کی تعبیر پائی اور حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے منسوب ہوئیں۔

استقبال سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک

طویل مفارقت کے بعد جس روز حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے ملنے کیلئے تشریف لائے اس دن سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد محترم کا نہایت شاندار استقبال کا انتظام فرمایا بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ کے استقبال میں شرکت کی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ آج حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات اور جشن تم بھی دیکھو روئے زمین پر اس سے بڑا استقبال کسی کا نہ ہو گا۔

بادشاہ یونان مکہ میں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تبع حمیری بادشاہ ملک یونان "مکہ شریف" میں آیا حسب دستور لوگ اس کے استقبال کو نہ آئے اس نے اہالیان مکہ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم لوگ میرے استقبال کو نہیں آئے لوگوں نے اسے بتایا کہ یہاں پر خانہ خدا ہے اس مقدس جگہ پر کسی کا استقبال نہیں کیا جاتا یہاں پر شاہ و گدا سب ایک ہیں یہ بات سن کر اسے سخت غصہ آیا اور اپنے دل میں ارادہ کیا کہ کیوں نہ اس خانہ خدا کو تباہ کردوں۔ ابھی اس نے ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ ایک موذی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اسکے منہ اور ناک سے بدبو دار فاسد مادہ کا اخراج ہونے لگا۔ شاہی طبیبوں نے اس کا علاج معالجہ کیا مگر حالت دن بدن خراب ہونے لگی اسکے ہمراہیوں سے دانا لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہ بیماری معلوم نہیں ہوتی یہ تو کوئی قہر خداوندی معلوم ہوتا ہے انہوں نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی بے ادبی یا گستاخی تو نہیں کی۔ تبع حمیری نے اپنی غلطی کا اقرار کیا کہ مجھ سے واقعی ایک غلطی سرزد ہوئی ہے میں نے خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ کیا تھا۔ علماء لوگوں نے کہا کہ تم توبہ کرو اور اس خیال فاسد سے باز آؤ تب اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی اور منت مانی کی صحتیاب ہونے پر کعبۃ اللہ پر پہلی مرتبہ غلاف چڑھایا اور مکہ شریف کے ہر فرد کو ایک لباس بھی بنوا کر دیا پھر وہاں سے مدینہ شریف پہنچا تو اس بادشاہ کے علماء نے کہا کہ ہمیں یہاں پر "نبوت" کی خوشبو آرہی ہے کچھ لوگوں نے اسے اپنا مسکن بنالیا۔ تبع حمیری بادشاہ یونان وہاں سے رخصت ہوا اور ان لوگوں کو کہا بے شک تم لوگ یہاں پر آباد ہو جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر میری ایک امانت پیغمبر آخری الزماں کے حضور پہنچا دینا۔ تبع حمیری نے تانبے کی ایک تختی پر یہ الفاظ کندہ کرا کر انکے حوالے کئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری بخشش کیلئے دعا فرمادیں۔ وہ سلیٹ مدینہ میں پشت بہ پشت وراثتاً چلتی رہی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ

منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس تبع حمیری کی کوئی نشانی ہے ۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلعم ضرور ہے چنانچہ وہ تختی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے دعا فرمائی ۔

واقعہ اصحاب فیل حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب محافظ خانہ کعبہ تھے اور معزز خاندان کے فرد تھے اس زمانہ میں ابرہہ نامی بادشاہ تھا جو یمن کا رہنے والا تھا اس نے ایک مکان بنوایا اور اسے کعبہ قرار دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ میرے بنائے ہوئے مکان کی زیارت کو آئیں اور بیت اللہ شریف کے حج سے باز رہیں ۔ لوگ دور دور سے مکہ معظمہ کی زیارت کو آتے لوگوں کی اس آمدورفت سے اسے تکلیف ہوتی بس اس نے ایک فرضی کعبہ بنایا اور سب لوگوں کو اس کعبہ میں آنے کی حکماً دعوت دی ۔ لیکن وہاں کوئی نہیں جاتا ۔ ایک دفعہ مکہ کا ایک آدمی اس مکان میں گیا اور رات کے وقت اس مکان میں ٹٹی پیشاب کر کے بھاگ گیا ابرہہ کو بہت غصہ آیا اور اپنے ساتھیوں کی فوج لیکر مکہ پر چڑھائی کی وادئی مکہ میں اسوقت حضرت عبدالمطلب کے اونٹ چر رہے تھے وہ بھی اس نے قابو کر لئے ۔ جب حضرت عبدالمطلب کو یہ معلوم ہوا تو آپ اونٹ چھڑانے کیلئے ابرہہ کے پاس گئے ۔ ابرہہ بادشاہ کی فوج میں ایک ہاتھی تھا جس نے آپ کو سجدہ کیا ۔ ابرہہ بادشاہ نے حضرت عبدالمطلب سے حاضری کا مقصد دریافت کیا آپ نے کہا کہ میں تو اپنے اونٹ لینے کے لئے آیا ہوں ۔ بادشاہ نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں تمہارے کعبہ کو مسمار کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ مجھے تو میرے اونٹ واپس دے دو ۔ باقی رہا کعبہ کا معاملہ ۔ کعبہ جانے اور کعبہ والا جانے ۔ کعبہ کی حفاظت اس کا کام ہے ۔ ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کردیئے اور عزت و تکریم کے ساتھ رخصت کیا اور اللہ تعالیٰ نے ابابیل بھیج کر ابرہہ کے لشکر کو تباہ کردیا ۔

شہزادہ سلیم کی پیدائش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ شہزادہ سلیم مغل بادشاہ اکبر کا بیٹا تھا جو بعد میں جہانگیر کے نام سے مشہور ہوا ۔ ابتداء میں اکبر بادشاہ ہند کے کوئی

نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ میرے بعد میری اتنی بڑی سلطنت کا وارث کون ہو گا۔ اس وقت چشتیہ سلسلہ کے ایک بڑے بزرگ سلیم چشتی تھے یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اولاد نرینہ کیلئے التماس کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو ہمارے گھر بھیج دینا۔ جب اجودہ بائی زوجہ اکبر بادشاہ آپ کے گھر حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اپنی زوجہ مبارکہ کے ساتھ پشت سے پشت لگا کر بیٹھنے کا فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے اوپر اپنی چادر پاک ڈال دی کچھ دیر بعد آپ نے اجودہ بائی کو رخصت عطا فرمائی۔ کچھ عرصہ کے بعد اجودہ بائی کے بطن سے ایک شہزادہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت سلیم چشتی کے نام پر شہزادے کا نام سلیم رکھا گیا۔ یہ بچہ بڑا ہو کر بادشاہ اکبر کے تخت و تاج کا وارث ہوا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلیم چشتی کی زوجہ مبارکہ کے شکم میں دو بچے تھے آپ نے قوت تصرف سے ایک بچہ کو اجودہ بائی زوجہ اکبر بادشاہ کے شکم میں منتقل کردیا اور اس کی پیدائش بادشاہ اکبر کے محل میں ہوئی۔

عذاب قبر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کیلئے قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ گناہ گار انسان کو جس قدر عذاب قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دنیا والوں کو معلوم ہو جائے تو لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔ آپ کے پاس ایک اسٹیشن ماسٹر کمیونسٹ خیال کا آیا اس نے کہا کہ مسلمان جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قبر میں اتنا بڑا عذاب ہو گا فرشتے آکر سوال کریں گے یہ اڑھائی گز کی قبر میں کیسے ممکن ہے آپ نے فرمایا کہ تو اڑھائی گز کی چارپائی پر ہوتا ہے اور رات کو خواب میں بہت سے کام کرتا ہے گاڑیوں کو چلتے دیکھتا ہے پہاڑوں کو دیکھتا ہے جب یہ سب کچھ چارپائی پر پڑے ہوئے دیکھ لیتا ہے کیا "عذاب" قبر میں ناممکن ہے۔

تین آدمیوں کی بخشش نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو معاف نہیں فرمائیں گے۔ نمبر(۱) بادشاہ وقت ہو اور جھوٹ بولے آپ نے فرمایا کہ بادشاہ کو کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی بادشاہ کو اختیارات ہوتے ہیں فوج سپاہ ہوتی اس کو جھوٹی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ غریب آدمی اپنی جان کے خطرہ یا اور کسی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ بول لیتا ہے مگر بادشاہ کا جھوٹ چہ معنی دارد اس لئے بادشاہ کا جھوٹ بولنا ناقابل معافی ہے۔ جھوٹ امیر غریب سب کیلئے لعنت ہے مگر بادشاہ کو اس فعل کی معافی نہیں (۲) غریب ہو کر

تکبر کرے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے فرمایا کہ ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں میں ایک نہایت غریب پٹھان رہتا تھا اس کا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اور اس نے اس لباس کو سینے کی بجائے گانٹھیں لگا رکھی تھیں اور ہمارے سامنے ہندوؤں سے روٹی مانگ کر ایک پلی پر بیٹھا کھا رہا تھا مگر تکبر کی یہ حالت تھی کہ وہاں پر موجود ایک شریف آدمی کو دھمکی دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ فلاں نمبردار کو میں جانتا ہوں وہ میرے سامنے کیا چیز ہے میرا نام بھی "زر گل خان" ہے (۳) بوڑھا ہو اور زناء سے باز نہ آئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک زناء ایک فعل قبیح اور کھلی بے حیائی ہے مگر جو آدمی بوڑھا ہو کر بھی اس فعل کو نہیں چھوڑتا تو ایسے بد کردار بوڑھے کیلئے میرے دربار میں ہرگز بخشش نہیں ہے۔

بھوکے فرعون حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ یہاں ہمیں ہر گاؤں میں تین یا چار بھوکے فرعون نظر آتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک ایک فرعون سے الجھتے رہے اس فرعون کے پاس دولت اور فوجی طاقت اور جسمانی طاقت بھی تھی مگر یہاں پر یہ عالم ہے کہ کھانے کیلئے کچھ نہیں مگر اکڑ لازمی ہے اگر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام آج یہاں تشریف لے آئیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو جائیں گے کہ ان کو یہاں پر فرعون ہی فرعون نظر آئیں گے۔

جب مرید کانٹے میں پھنس جاتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید اپنے پیرو مرشد کے کانٹے میں پھنس جاتا ہے تو پھر جب وہ آگے بڑھتا ہے تو سر دینا پڑتا ہے اور پیچھے بھاگتا ہے تو اس کے پر کاٹ دیے جاتے ہیں اور وہ بے بس ہو کر رہ جاتا ہے بالآخر اپنی اصلاح پر توجہ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جب کسی آدمی کو مرید کرتے ہیں تو اسے عشق اور تکلیف میں ڈال دیتے ہیں اور یہ تکلیف اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کی مکمل اصلاح نہیں ہو جاتی۔ ہمارے حضرت امام اولیاء سیدنا ہادی علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرما گئے ہیں کہ مرید کو مشکل سے یکدم نہیں نکالنا جب تک اس کی اصلاح نفس نہ ہو جائے ورنہ اس کی اصلاح نہیں ہو گی۔

مرنے سے پہلے مرنا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فعل حضرات اولیاء

اللہ کا ہے یہ لوگ اس دنیا میں رہتے ہیں اپنے نفس کو مار دیتے ہیں اور خواہشات نفسی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں حتیٰ کہ یہ آہستہ آہستہ ہلاک ہو جاتی ہے نفس عالم کی حیثیت رکھتا ہے اور حکم چلاتا ہے اور حکم دینا بند کر دیتا ہے مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

اعجاز حسن حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا اعجاز تھا کہ مصر کی عورتیں پھل کاٹتے ہوئے اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں اور انہیں اس وقت درد اور اپنے ہاتھوں کے کٹنے کا احساس تک نہ ہوا۔ وہ عورتیں حسن یوسف علیہ السلام کو دیکھنے میں مستغرق رہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ حسین ہے ان کے حسن پر قربان ہونے کا کیا کہنا۔

مرید کا سر پیر کی چوکھٹ پر حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید پیر کے طفیل میں راہ سلوک میں ترقی کرتا ہے اور اگر مرید آسمان پر بھی چلا جائے تو اس کا سر پیر کی چوکھٹ پر رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر پیر و مرشد کا آستانہ دور ہو اور آمدورفت مشکل ہو تو اپنے پیر بھائیوں سے ملتے رہنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیر و مرشد ایک مرید کی زبان پر کلام کر کے دوسرے مرید کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔

رفتار انبیاء اولیاء حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جتنے وقت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ سے زمین پر پہنچ سکتے ہیں اس سے بہت تھوڑے وقت میں انبیاء اور اولیاء کی روح عرش تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ ایک راز کی بات ہے جس کا ملائکہ کو بھی علم نہیں۔

جماعت اسلامی کا مولوی حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا جماعت اسلامی کا ایک مولوی دربار میں آیا۔ حضرت قبلہ عالم کی کافی گفتگو اس کے ساتھ ہوئی عالم آدمی تھا۔ طریقت کے اسرار رموز سے ناواقف سطحی ذہن کا مالک تھا کسبی علم ذہن میں ٹھنسا ہوا تھا اسے علم پر ناز تھا کہ مغرب کا وقت ہوا آپ نے فرمایا کہ مولانا نماز پڑھاؤ مولوی صاحب نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ حضرت قبلہ عالم نے مولوی صاحب سے اپنی پسندیدہ آیت بذریعہ تصرف پڑھوائی۔ مولوی صاحب نے قرائت شروع کی اور نماز کی پہلی رکعت میں قرآن کریم کی صورت بقرۃ کی پہلی آیات تلاوت

گیں جب مولوی صاحب سلام پھیر چکے تو حضرت قبلہ عالم نے مولوی سے فرمایا کہ مولانا تم نے تو
ردو میں کلام قرآن پڑھا ہے مولوی بولا وہ کیسے فرمایا کہ تم نے ا ۔ ل ۔ م پڑھا ہے یہ تو اردو کے
الفاظ ہیں عربی میں تو الف زبر آ ۔ لام زبر لا ۔ میم زبر ما پڑھا جاتا ہے ۔ عربی زبان کا "قائدہ" دیکھ
لو ۔ مولوی یہ بات سن کر لاجواب ہوا اور کوئی جواب بن نہ پڑھا آپ نے فرمایا کہ اس بات کا
جواب تم تو کہاں تمہارے علماء بھی نہیں دے سکتے ۔ بے شک تم ان سے دریافت کر لینا۔

مخالف بے بس ۔ جس دوران حضرت قبلہ روحی فداہ کوئٹہ میں مقیم تھے ایک رئیس آدمی
ایک مخالف ہو گیا۔ اس نے آپؒ کی محفل سماع بند کرانے کے لئے ایک عیسائی جادوگر کو سو روپے
دیئے اس کو کہا کہ ایسا تعویز کرو کہ پیر صاحب کی محفل سماع بند ہو جائے۔ عیسائی جادوگر نے تعویز کر کے
دیئے اور رئیس سے کہا جب ان کی محفل سماع شروع ہو تو پیر صاحب کی مسند کے نیچے رکھوا دینا جس سے
قوالوں کے ساز بند ہو جائیں گے اس رئیس نے محفل سماع کے دن وہ تعویز کسی کو دیئے کہ کسی کو علم نہ
ہو وہ پیر صاحب کی مسند کے نیچے رکھ دو۔ محفل سماع جاری رہی تعویزوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت قبلہ
روحی فداہ نے محفل سماع کے بعد وہ تعویز مسند شریف کے نیچے سے نکالے اور ایک آدمی کو دیئے یہ اس
کو (رئیس) دے دینا اور اس سے کہنا کہ تعویزوں نے کوئی اثر نہیں کیا اپنے ایک سو روپے عیسائی سے
لے لینا۔ پھر اس رئیس نے تھانہ میں حضرت قبلہ روحی فداہ کے خلاف رپٹ درج کرائی کہ پیر صاحب
رات بھر محفل کراتے ہیں جس سے اہل محلّہ کے آرام میں خلل ہوتا ہے۔ تھانے دار نے حضرت قبلہ
روحی فداہ کو تھانے میں طلب کیا آپ تھانے میں تشریف لے گئے آپؒ نے نگاہ تھانے دار کی طرف ڈالی
وہ آپؒ کی نگاہ کی تاب نہ لا سکا اور لرزنے لگا۔ جسم بے قابو ہو گیا اور حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت
میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ ولی اللہ ہیں میں تو اس رئیس کے بہکاوے میں آ گیا اور
معافی چاہی آپؒ نے معاف فرمایا۔ اور آپؒ واپس تشریف لے آئے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

تجھے کیا خبر او بے خبر تیری اک نگاہ میں ہے کیا اثر
غضب میں آئے تو قہر ہے، رحم میں آئے تو قرار ہے

خواب حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو خوابات دیکھتے ہیں یہ روح کو دکھائے جاتے ہیں مرید ہوتے ہی اکثر لوگ کو خوابات میں بزرگان دین کی زیارت اور دنیا میں رونما ہونے والے حالات دکھائی دیتے ہیں۔ فرمایا یہ کوئی مرتبے کی بات نہیں یہ تو مرید کا دل بھلانے کیلئے ہوتے ہیں تاکہ ثابت قدمی سے اللہ کے راستے پر چلتا رہے فرمایا کہ تین بار جو خواب متواتر آئے اس پر عمل کیا جائے لیکن خواب شرع کے خلاف نہ ہو حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس خوابوں میں دھوکہ دیتا ہے لیکن پیر کی صورت میں نہیں۔ آپکے ایک مرید نے خواب دیکھا کہ وہ ایک مشہور بزرگ کے قدموں پر گرے ہوئے ہیں اور بزرگ انکو توجہ دے رہے ہیں لیکن ان بزرگ کی شبیہ نہ دیکھی دل میں خیال ہو رہا ہے کہ یہ فلاں بزرگ ہیں۔ جب صبح بیدار ہوئے انکی عجیب کیفیت ہو گئی۔ وہ حضور قبلہ کے پاس آئے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ابلیس نے خواب میں دھوکہ دیا ہے اور توجہ دی ہے آپکی صحبت میں کچھ وقت وہ مرید رہے ابلیس کے اثرات جاتے رہے آپ کے ایک مرید کو بہت "الٹے سیدھے" خواب آتے تھے آپ نے اسکی حالت کا جائزہ فرما کر حکم دیا کہ تمہارا پیٹ خراب ہے جلاب لے لو۔ اس نے ایسے ہی کیا اور خواب بند ہو گئے۔

مسلک و مقصد حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ منکرین جماعت کا مسلک اور ہے اور مقصد اور ہے۔ ظاہر یہ اللہ و رسول کا نام لیتے ہیں کہ آؤ دین کی باتیں کریں جب آدمی پھنس جاتا ہے پھر اسکو انبیاء و اولیاء کے خلاف کرتے ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ان سے عقیدت بیکار ہے۔ فرمایا کہ ایمان کا تعلق نبی علیہ السلام سے ہے جب تک نبی سے محبت نہ ہوگی چاہے اللہ اللہ کرتے رہو ایمان نہیں ملے گا۔

آبشار سے شور پیدا ہوتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آپکے ایک مرید نے عرض کی کہ میں نے پڑھا ہے کہ حضرت سلطان باہو ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے سات جوگی آپکے سامنے سے گزرے آپ نے ان پر توجہ دی وہ تمام ولی اللہ بن گئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں آبشار گرتی ہے تو شور ہوتا ہے جب دریا میں مل جائے تو سکون مل جاتا ہے

آپ نے فرمایا کہ ابتداء میں بزرگوں کی روح ذات میں گرتی ہے تو ایک شور پیدا ہوتا ہے ایسے کام ہوجاتے ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں جب ذات میں فنا ہوجائے تو سکون پیدا ہوتا ہے۔

نامکمل آیت سے دھوکہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ منکرین لوگ عوام کو قرآن شریف کی آدھی آدھی آیتیں سنا کر گمراہ کرتے ہیں مثلاً" قرآن شریف میں ہے۔ یشفع کون کرسکتا ہے شفاعت کسی کی۔ یہ بات سناتے ہیں لیکن آگے کا حصہ نہیں سناتے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کون کر سکتا ہے شفاعت میرے دربار میں اور آگے "الا باذنہ" جس کو میں اجازت دوں گا یعنی جس کو شفاعت کرنے کی اجازت دوں گا شفاعت کرے گا تم کر سکتے ہو شفاعت میرے دربار میں وہی کرے گا یہ ایسے ہی ہے منکرین لوگ دنیا میں پہلا وہابی شیطان ہوا ہے اب یہ پیدا ہوئے ہیں یہ تمام چکر ہیں جھوٹی بات کرتے ہیں اور جھوٹی دلیلیں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا کہ وسیلے کے ساتھ عبادت کرو تاکہ فلاح پاؤ اس اصل وسیلے کا تو نام ہی نہیں لیتے نبی آدم علیہ السلام کے بعد جتنے پیغمبر آئے ہیں۔ وہ سب انسان کا وسیلہ ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی دروازہ بند ہو گیا۔ ولایت کا دروازہ کھلا ہے۔ انسان ہی انسان کا وسیلہ ہے ایک آیت سے تو حکم دیا جا سکتا ہے اور قرآن مجید میں جگہ جگہ آیتیں موجود ہیں جیسے اللہ نے فرمایا کہ وسیلے کے ساتھ عبادت کرو اور آگے پندرھویں سپارے میں فرمایا کہ میں تم کو قیامت کے دن تمہارے اماموں کے ساتھ بلاؤں گا۔ حشر کے میدان میں امام کے ساتھ بلاؤں گا بالکل یہ خلاصہ اور کھلی بات ہے ہر بات کا ایک جھوٹا چکر دیا جاتا ہے امام کیلئے معتقد ہونا شرط ہے ان کے ہم معتقد نہیں ہیں جو نماز پڑھاتے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صادق لوگوں کے ساتھ رہو۔ صادقین کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اللہ تعالیٰ نے ولایت اور نبوت کی مثال شجر سے دی ہے کہ یہ درخت ہدایت کے درخت کی خوبیاں پھل میں منتقل ہو جاتی ہیں جو کچھ درخت میں ہو گا وہ پھل میں خوبیاں پیدا ہو جائیں گی۔

حضرت علی علیہ السلام کو دیکھنا عبادت ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھنا عبادت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت پر معمور ہوئے تو آپ اکثر و بیشتر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ انور کو دیکھتے رہتے تھے اور صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ علی علیہ السلام کے چہرے کو اکثر کیوں دیکھتے رہتے ہو آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائیو کیا تم نے نہیں سنا کہ سرکار

دو عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔

اقسام نبوت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر (۱) نبی مطلق نمبر (۲) نبی غیر مطلق۔ نبی مطلق وہ (رسول) ہے جس کا کلمہ اور کتاب ہے اور غیر مطلق نبی مطلق نبی کے حکم کے تحت لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام مطلق نبی (رسول) تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام نبی غیر مطلق (حضرت علی علیہ السلام نائب نبی ہیں) منبع ولایت تحت کلمہ آپ کے مددگار و معاون ہیں یہاں نبوت ختم ہے اللہ تعالیٰ نے امت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فیض پہنچانے کیلئے ولایت کا دروازہ کھولا ہے آپ مظہر العجائب ہیں نئی چیز کے ظاہر کرنے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب علی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے نائب ہارون علیہ السلام تھے۔

قرآن ناطق بولنے والا قرآن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن ناطق ہیں۔

قرآن ساکت خاموش قرآن لکھا ہوا قرآن، قرآن ساکت ہے۔ ولایت چونکہ ظل نبوت ہے اس لئے ولایت بھی قرآن ناطق ہے دونوں کو بلا وضو نہیں چھونا چاہیے۔

بتوں کے بارے میں آیات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بے ادب اور گستاخ مولوی لوگوں نے قرآن کریم میں جو بھی آیتیں بتوں اور کفار کے حق میں نازل ہوئیں ان سب کو اولیاء اور انبیاء پر لگا دیتے ہیں۔ اولیاء انبیاء اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں غیر نہیں ہے مگر ان لوگوں نے سب دوستوں کو غیر مقرر کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے حق میں اس آیت کا نزول فرمایا ہے کہ بے شک نہ ہی کوئی غم ہے اور نہ ہی حزن = اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے (ترجمہ) بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (سورۃ یونس)۔

جان پر اللہ کا قبضہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے تبلیغ کا کام لیتے ہیں تو اس کا انتخاب کرکے اس کے دل و جان پر قبضہ کر لیتے ہیں اس کی حرکت و سکنات سب اللہ تعالیٰ کا اپنا فعل ہو گا اس کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کا فعل ہو گا اور وہ فعل، فعل بندگی

نہیں ہوگا اور نہ اس فعل پر گرفت ہو گی جیسے حضرت خضر علیہ السلام کا ایک بچے کو قتل کرنا اگر یہ فعل ان کا ذاتی ہوتا تو گرفت ہوتی یہ اللہ تعالیٰ کا فعل تھا گرفت نہ ہوئی ۔ کیونکہ یہ فعل بندگی نہیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے ہاتھ پاؤں زبان خود بن جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے فعل پر کیسی گرفت ؟۔

حکایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک درویش نے اپنی بیوی کو بلا کر کہا کہ تم روٹی پکا کر دریا کے اس پار جاؤ وہاں دوسرے کنارے پر ایک درویش ملے گا ۔ ان کو کھانا دے کر آجاؤ ۔ اس نے عرض کی میں دریا پار کیسے جاؤں گی جبکہ پل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ دریا سے کہنا کہ مجھے اس درویش نے بھیجا ہے جس نے آج تک اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط نہیں کیا مجھے اس درویش کی حرمت میں راستہ دے بس اس نے کھانا پکایا اور خاموشی کے ساتھ روانہ ہوئی اور دریا پر جا کر اپنے شوہر (درویش) کا پیغام دیا دریا نے راستہ دے دیا اور وہ دریا سے گذر کر دوسرے کنارے پر پہنچی اور اس درویش کو کھانا کھلایا جب وہ درویش کھانا کھا چکا اور وہ واپس ہوئی تو اس نے عرض کی کہ میں دریا میں سے کیسے گزروں گی ؟ آپ نے پوچھا کہ تو کس طریقہ سے آئی تھی ؟ اس نے اپنے خاوند کا پیغام جو اس نے دریا کو دیا تھا ۔ بتایا اب اس درویش نے کہا کہ جاؤ اور دریا سے کہہ دو کہ مجھے اس درویش نے بھیجا ہے جس نے آج تک کھانا نہیں کھایا ہے اس کی حرمت میں مجھے راستہ دے دو چنانچہ اب وہ واپس ہوئی اور دریا پار کر کے اپنے گھر واپس آئی اور اپنے خاوند سے کہا کہ تم دونوں نے جھوٹ بولا ہے تمہارے تین چار بچے ہیں اور تم کہتے ہو کہ میں نے اپنی زوجہ سے آجتک اختلاط نہیں کیا مجھے یہ بھی علم ہے آپ نے مجھ سے کتنی صحبتیں کیں ہیں اور اس درویش نے میرے سامنے کھانا کھایا ہے اور پھر بھی یہ کہتا ہے کہ میں نے آج تک کھانا نہیں کھایا میں اس بات سے سخت حیران ہوں کہ دریا نے بھی مجھے راستہ دے دیا ۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آتی ۔ اس کے خاوند (درویش) نے کہا کہ ہم دونوں کی باتیں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں اور تیرا مشاہدہ بھی غلط نہیں ہے ۔ یہ فقط ایک راز کی بات ہے ۔ کہا کہ مجھے اپنے رب العزت کی قسم ہے کہ میں نے آج تک اپنے نفس کی خواہش سے تمہارے ساتھ اختلاط نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے حکم اور حق زوجیت کی وجہ سے میں تیرے پاس آیا اور اس درویش نے آجتک اپنے نفس کی خواہش سے ہرگز کھانا نہیں کھایا تعمیل حکم خداوندی اور حقوق جسم کے

لئے کھانا کھایا ہے آپ نے فرمایا حضرات اولیاء اللہ کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی مرضی اور خوشنودی کیلئے ہوتا ہے نہ کہ اپنی نفسی خواہشات کی تکمیل کیلئے۔

دولت کی گرمی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جسے دولت دیتا ہے اس سے اپنا منہ پھیرلیتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دولت و دنیا کی قدر میری نظر میں مکھی کے پر کے برابر بھی نہیں۔ اگر دولت میری پسندیدہ ہوتی تو میں اپنے دوستوں کو دیتا فرعون کا ایک پسندیدہ مخصوص لباس تھا اس کو دیمک کاٹ گئی ایک دن اس نے اس لباس کو پہننے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فوراً ہی اس کا لباس ٹھیک کردو اس کا منہ میری طرف ہی نہ ہو تاکہ اس کے دل کو ذرا سی بھی تکلیف نہ پہنچے ولی رنج سے گناہ جھڑتے ہیں۔ یہ بندھا بندھایا میرے پاس سزا پانے آئے۔ فرمایا کہ جب شر دل سے نکل جائے تو دولت نقصان نہیں دے سکتی جب تک قلب میں شر ہو دولت نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ دنیاوی کام دولت روپیہ پیسہ کے بغیر نہیں چلتے۔ ضروریات زندگی کیلئے روپیہ پیسہ بہت ضروری ہے لیکن اس کی ایک حیثیت ہے جیسا کہ کشتی پانی کے بغیر نہیں چل سکتی پانی ہو گا تو کشتی چلے گی لیکن اگر یہی پانی کشتی کے اندر داخل ہو جائے تو کشتی ڈوب جائے گی۔ دولت دنیا کی مثال بھی ایسے ہی ہے۔ فرمایا کہ اسلام دولت سے نہیں پھیلا اگر ایسی بات ہوتی تو دولت سب سے زیادہ انبیاء علیہ السلام کے پاس ہوتی اگر کوئی بزرگ مالدار ہوجائے تو وہ مخلوق ہی کی خدمت کرتے ہیں جیسے انبیاء علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام حکمران ہوئے اور ساتھ ان کو نبوت بھی تھی۔ مال و دولت بھی اللہ نے عطا کیا دنیا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکی جب تک قلب میں شر ہے دنیا غالب ہو سکتی ہے آپ نے ایک حکایت فرمائی۔

حکایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک نائی (حجام) ایک بادشاہ کی حجامت کررہا تھا۔ بیٹھے بیٹھے نائی نے کہا کہ بادشاہ میں ایک بات آپ سے کروں بادشاہ نے اجازت دی۔ اب نائی نے بادشاہ سے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اگر آپ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے لڑکے سے کردیں تو کوئی بڑی بات نہیں بادشاہ یہ سن کر حیران ہوا کہ نائی کو یہ بات کہنے کی جرائت کیسے

ہوئی؟ بادشاہ عقلمند آدمی تھا۔ مصلحتاً خاموش ہو گیا اور نائی حجامت سے فراغت پا کر رخصت ہوا اب بادشاہ نے نائی کی بات پر غور کرنا شروع کیا بادشاہ نے اپنے وزیروں کو بلایا اور انھیں بتایا کہ آج ایسی بات ہوئی ہے کیا وہ نائی پاگل ہو گیا ہے اگر ایسی بات ہے تو اس کا علاج کراؤ لیکن مجھے حیرانی اس بات پر ہے اس کو یہ بات کرنے کیلئے کیسے ہمت و جرائت ہوئی جبکہ وہ ہمیں بادشاہ سمجھتا ہے۔ وزیر اور داناؤں نے تفصیلی احوال سنا اور اس جگہ کا ملاحظہ کیا جس جگہ پر بادشاہ نے بیٹھ کر حجامت بنوائی اور اس نتیجے پر پہنچے جس جگہ نائی بیٹھا تھا اس کمرے کی قالین وغیرہ اٹھا کر زمین کی کھدائی کرائی جائے جب زمین کھودی گئی تو وہاں سے ایک بہت بڑا خزانہ برآمد ہوا۔ خزانہ نکالنے کے بعد اس زمین کو برابر کردیا اور فرش لگوا دیا گیا اس کے بعد بادشاہ نے وہیں بیٹھ کر حجامت بنوائی اور اس نائی سے کہا کہ اگلے دن والی بات کا جواب دو۔ نائی نے عرض کی حضور کون سی بات؟ بادشاہ نے کہا کہ اگلی دفعہ تم نے ہم سے ہماری لڑکی کا رشتہ اپنے بیٹے کیلئے مانگا تھا۔ نائی یہ بات سن کر خوفزدہ ہو گیا اور قدموں پر گر گیا اور کہا کہ حضور میں تو ایک غریب حقیر انسان ہوں اور آپ کا غلام ہوں میری اور آپکی کیسی برابری ہو سکتی ہے ذرہ کو آفتاب سے کیا نسبت فرمایا کہ وہ نائی نہیں بول رہا تھا بلکہ وہ دولت بول رہی تھی کہ میں کیا بادشاہ سے کہوں؟ نائی کو اس خزانے کی گرمی چڑھی ہوئی تھی جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ دولت کی گرمی نائی کے دماغ کو چڑھ گئی وہی بول رہی تھی۔

علامہ اقبال حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے علامہ اقبال کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا۔ علامہ محمد اقبال صاحب بزرگ آدمی تھے ان کو مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض تھا آپ شعر و شاعری معرفت سے کہتے تھے۔

قلب قرآن پڑھتا ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اب تو ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ تہجد کے وقت ہمارا دل قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے اور ہم سنتے رہتے ہیں۔

صاحبزادگان حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ پیر کے وصال کے بعد مریدوں پر حق ہے تو پیر کی اولاد کا حق ہے۔ صاحبزادگان سے ادب اور محبت لازمی کیجائے آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کی اولاد اللہ کے راستے پر چلے تو دوسروں کی نسبت جلد کامیاب ہو جاتی ہے۔ حضور نبیؐ

نے فرمایا کہ میں تم سے اسلام کا معاوضہ نہیں چاہتا ہوں لیکن اہل بیعت کی محبت چاہتا ہوں۔ حضرت روحی فداہ نے فرمایا ہمارے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اولوالعزم بزرگ ہو گا۔

ارشادات حضرت قبلہ روحی فداہ کے کسی خلیفہ کے مرید نے حضرت قبلہ روحی سے مرید ہونے کا اظہار کیا آپ نے فرمایا کہ میں مرید نہیں کروں گا میرے خلفاء کے پاس بھی میری ہی نسبت ہے آپ نے فرمایا کہ خلفاء پر بھی میرا ہاتھ ہے اور انکے مریدوں کی نگہبانی بھی میں ہی کرتا ہوں اگر ہم ہاتھ کھینچ لیں تو یہ خلفاء بے بس ہو کر رہ جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم خلافت دیتے ہیں لیکن مرید حوالے نہیں کرتے مریدوں کیلئے ہم خود کافی ہیں حاجی عبدالمجید صاحب نے عرض کی کہ عرس کے دوران آپ کے خلفاء کو بھی عام آدمیوں کے ساتھ کھانا کھلاتا ہوں آپ نے فرمایا حاجی صاحب تم ٹھیک کرتے ہو۔ پیر کے دربار میں کوئی خلیفہ پیر نہیں یہاں تو سب برابر ہیں آپ نے فرمایا کہ پیر کے دربار میں بلند آواز سے بولنا اور اپنے آپ کو امتیاز میں رکھنا پیر کے آستانہ کی بے ادبی ہے۔ حاجی اسلم صاحب کوئٹہ والے سے حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ پچھلے عرس پر ہم نے کچھ لوگوں کو خلافت دی ہے۔ یہ لوگ ابھی کامل اکمل نہیں ہیں۔ ہم نے سوچا چلو یہ لوگ دوسرے لوگوں کو بھی (یعنی جو لوگ ان سے مرید ہوں گے) اللہ اللہ کروائیں گے اور خود بھی اللہ اللہ کریں گے ایک وقت میں ثابت قدمی سے چلنے پر کامیاب ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ذوق اور خوف سالکین کے دو پر ہیں اس کے بغیر پرواز نہیں ہو سکتی ان میں ایک کی کمی بھی سالک کو گمراہ کر سکتی ہے۔ محمد نواز صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان فرما کر رو رہے تھے۔ پھر اچانک فرمایا کہ نواز ابھی ابھی اللہ کی طرف سے کلام نازل ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کے لئے بنایا تھا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ پہلے وقتوں میں جاہلیت کی گمراہی تھی اب علم کی گمراہی ہے علم سے چکر دے کر لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا جو لوگ ہمیں نذر نیاز دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے ہم تو اوپر والے کو دیکھتے ہیں جس نے بھیجا ہے۔ ایک بار کسی مولوی صاحب نے حضرت قبلہ سے عرض کی مجھے اپنے مریدوں میں تقریر کرنے کی اجازت دی جائے آپ نے فرمایا کہ مریدوں کیلئے ہم خود کافی ہیں جو ہم خامی سمجھتے ہیں اس کو بیان کر دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بچوں کو باتیں سکھائی نہیں جاتی بلکہ پرورش کی جاتی ہے جب وہ بڑا

ہو گا تو باتیں خود کرنے لگے گا ایک بار آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت قبلہ عالم امام اولیاء نے فرمایا کہ احمد میاں تم زبان سے تبلیغ کرو یا نہ کرو جن لوگوں کا تم سے تعلق ہے وہ ضرور تمہارے مرید ہوں گے آپ نے فرمایا کہ بات چیت تو ہم مریدوں کا دل بہلانے کیلئے کرتے ہیں مرید کی روحانی ترقی تو تصرف باطنی سے ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کے پاس لوگ بننے کیلئے آتے ہیں لیکن بزرگوں کا مٹنے کا راستہ ہے آپ نے فرمایا انبیاءؑ اور اولیاء لوگوں کی نفسی خواہش بند کرنے کیلئے آتے ہیں لیکن لوگ خواہشات دنیاوی کیلئے آتے ہیں ایک دفعہ فرمایا ہمارے پاس خدا کے راستے کیلئے دو ہی آدمی آئے ۔ ایک بار حضرت قبلہ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر حاضر ہوئے ۔ فرمان الٰہی ہوا ہے کہ نعلین اتار کر آؤ تاکہ تمہارے قدم کوہ طور سے مس ہوں تمہیں فضیلت ملے ۔ حضور پاک کو جو معراج ہوئی تو فرمان ہوا نعلین سمیت آؤ تاکہ عرش کو فضیلت ملے ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو تو ہمارے خلفاء بھی نہیں پہچان سکے فرمایا کہ اس دور سے تو پیغمبر پناہ مانگتے رہے اس دور میں ایمان بچانا بھی بڑا مشکل ہے ۔ ہمیں تو اپنے خلفاء پر بھی اعتبار نہیں کہ کب ابلیس ان کو بہکاوے ۔ فرمایا ۔ بزرگوں کی اولاد کے وہ قول وفعل جو پیران عظام کے مطابق نہ ہوں تو ان کی پیروی نہیں کرنی چاہئے ۔

توبہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی کو مرید کرتے ہیں اور "توبہ" کراتے ہیں (جیسے کہ حضرت مرید کرتے وقت اقرار لیتے ہیں مرید ہونے والے سے) کہ توبہ کرتے ہیں ہم اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہماری اس توبہ کو قبول فرمائے اور اس توبہ پر قائم رکھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے گویا اس وقت تائب ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ روز قیامت "تائب" توبہ کرنے والے کی اور کلمہ پڑھنے کی تصدیق بھی ہم کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو تصدیق کریں گے اس بندے نے ہمارے سامنے ہمارے ہاتھوں پر توبہ کی اور کلمہ شہادت پڑھا ۔ قرآن کریم میں ہے کہ توبہ کرنے والے گروہ میں ہو جاؤ ۔

حکایت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ توبہ سے پہلے لوگوں کو سود پر رقم دیا کرتے تھے وہ قرض خواہوں کے گھر پر جاتا اور کہتا کہ تم میری رقم واپس کرو سخت تقاضا کرتا سود میں آٹا گوشت سبزی وغیرہ لاتا اس طرح وہ ہر قرض خواہ سے چیزیں

مار لاتا سبزی والے سے سبزی۔ لکڑی والے سے لکڑی۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے بکرا ذبح کیا ہے اس کے پاس جا کر کہا کہ آج میری بیوی کا دل بکرے کی (سری) کھانے کو چاہتا ہے اور اس نے مجھے بکری کی سری لانے کو کہا ہے آپ میری رقم واپس کردیں تاکہ میں بازار سے (سری) خرید لاؤں اس آدمی نے واپسی رقم سے معذوری ظاہر کی اور بکرے کی سری اٹھا کر اس کے حوالے کر دی وہ سری لے کر گھر آیا اور پکانے کیلئے چولہے پر رکھ دی ایک سائل آیا تو اسے کچھ نہ دیا اس کے بعد بیوی نے ہانڈی میں چمچہ ڈال کر دیکھا تو ہانڈی لہو سی بھری ہوئی تھی اور سری کے گوشت کا نام و نشان ہی نہ تھا اس نے اپنے خاوند کو دکھایا اس کی بیوی کہنے لگی ہم تو لہو اور مردار کھاتے رہے ہیں ایک تو رقم دے کر سود وصول کرتا اور انکی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کھانے پینے کی چیزیں بھی مار لینا وغیرہ اس سود خور کو بہت خوف طاری ہو گیا اگلے روز اس نے منادی کرائی جن لوگوں کو میں نے رقم بطور قرض دی ہوئی ہے وہ میری اصل رقم کو واپس کر کے اپنا رہن شدہ زیور لے جائیں لیکن کوئی بھی آدمی نہیں آیا پھر اس نے اعلان کیا کہ میری رقم واپس نہیں کر سکتے تو اپنی امانتیں ہی واپس لے جاؤ مگر پھر بھی لوگ نہیں آئے تیسرے دن وہ خود لوگوں (قرضہ داروں) کے گھر گیا اور انکے زیورات ان کے گھروں میں پہنچائے واپس آکر اپنی بیوی سے کہا کہ اب یہاں پر بدنامی ہو چکی ہے۔ ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے آخر وہ میاں بیوی وہاں سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے آگئے اور وہاں پر اپنی جھونپڑی ڈال دی اس کی بیوی نے کہا کہ تم شہر جا کر کچھ کما لیا کرو تاکہ ہماری دال روٹی چلتی رہے وہ آدمی گھر سے روانہ ہوا اور شہر میں آکر حضرت خواجہ حسن بصری کی خانقاہ میں آکر بیٹھ گیا۔ تمام دن بیٹھا رہا آپ نے بھی اس سے دریافت نہیں فرمایا کہ تو کون ہے اور کس لئے آیا ہے؟ شام کو واپس اپنی جھونپڑی میں آگیا اس کی بیوی نے پوچھا کہ کچھ کما کر لائے اس نے کہا "ہاں" مزدوری تو کی ہے اجرت بھی مل جائے گی میاں بیوی نے رات فاقہ سے گذاری دوسرے روز پھر وہ آپ کے دربار میں آکر بیٹھ گیا اس دن پھر حضرت حبیب عجمی صاحب کو اس نے کچھ نہیں پوچھا شام کو پھر واپس گیا بیوی نے پھر دریافت کیا کیا کچھ کما لائے ہو اس نے کہا کہ میرا مالک خداترس آدمی ہے بہت اچھا ہے انشاء اللہ جلد ہی مزدوی مل جائے گی دوسرے رات بھی فاقہ سے گذاری تیسرے دن وہ بہت کمزور اور ناتواں ہوگیا اور بڑی مشکل سے چل کر دربار میں پہنچا سارا دن بیٹھا رہا آج بھی

آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا شام کو لاٹھی کے سہارے اپنی جھونپڑی کی طرف روانہ ہوا جب وہ اپنی جھونپڑی کے قریب پہنچا تو اسے کھانے کی خوشبو آئی اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی گوشت اور روٹی دسترخوان پر لگا رہی ہے اس نے پوچھا کہ یہ کون دے گیا ہے اس نے حلیہ بتایا اور کہا کہ تمہارا مالک جس کی تم نے مزدوری کی تھی ایک بوری آٹا اور گوشت دے کر گیا ہے اور فرما گئے ہیں تم فکر نہ کرنا جب یہ ختم ہو جائے گا تو اور بھیج دیں گے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص حضرت حسن بصری بغدادی رحمتہ اللہ کی صحبت میں رہ کر بہت بڑی بزرگی پر گئے ۔

کلمہ ایک خزانہ ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ ذات ہے اور ذات نور کا خزانہ ہے حدیث قدسی ہے (ترجمہ) میں مخفی خزانہ تھا فرمایا کہ کلمہ ایک خزانہ ہے کلمہ لا الہ الا اللہ جو کتابوں میں لکھا ہے لیکن خزانچی سے ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کو خزانہ عطا کیا ہے اور دینے کیلئے اختیارات بھی دیئے ہیں کلمہ کے ساتھ نبی کا نام ہے ''محمد الرسول اللہ'' اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خزانچی ہیں نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ولایت کا دروازہ کھولا ہے ولایت ظل نبوت ہے ولایت کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ذریعے سے یہ خزانہ عطا کیا ہے اور دینے (اس خزانہ کی تقسیم) پہ اختیارات بھی دیئے جس وقت اولیاء اللہ کسی کو کلمہ پڑھاتے ہیں تو ساتھ میں خزانہ بھی دیتے ہیں فرمایا روپیہ روپیہ پکارنے سے یا خزانہ خزانہ کہنے سے خزانہ نہیں ملتا خزانہ تو خزانچی کی تحویل میں ہے مانگنے پر حسب قانون و ضابطہ ہی ملے گا۔ لا الہ الا اللہ کوئی نہیں معبود مگر ہے اللہ ۔ ہر چیز کی نفی کرنی ہے دل میں اللہ کی ذات کو قائم کرنا ہے حدیث شریف میں آیا ہے جس نے دل کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ داخل ہوا جنت میں بغیر حساب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ اپنے رب کا ذکر کرو صبح و شام (ترجمہ) ذکر اللہ کی یاد ہے تم اپنے رب کو یاد کرو گے وہ بھی تم کو یاد کرے گا ذکر کرتے کرتے ذاکر و مذکور ایک ہو جاتا ہے یہ ذکر جو سانس کے ذریعے کیا جاتا ہے اس عبادت کو فرشتے نہیں لکھتے یہ ذکر ذاکر اور مذکور کے درمیان ہے اس عبادت کا تعلق رب کی اپنی ذات سے ہے اور اس کا سلسلہ اللہ تعالیٰ مذکور کو اس دنیا میں عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ذاکر کو پاک کر کے برگزیدہ بنا دیتا ہے خود اس کے ہاتھ پاؤں زبان کان بن جاتے ہیں جب ذکر کا راز دلوں پر کھلتا ہے تو انسان مقدس اور پاکیزہ ہو جاتا ہے عبادت و ریاضت کا مسئلہ تو قیامت پر چلا جاتا ہے اور قیامت کو کس نے

دیکھا ہے ذاکر اسی دنیا میں کامیاب اور برگزیدہ ہو جاتا ہے ہندوستان میں ایک بہت بڑے بزرگ حضرت عبداللہ نامی ہوئے ہیں آپ نے اپنے خطاب میں لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی طرف ایک سانس کے عوض اللہ تعالیٰ چالیس ہزار گناہ معاف فرماتے ہیں پانچ دس منٹ مسلسل ذکر کرنا سو سال کی عبادت بے ریا سے افضل ہے۔ قرآن شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (ترجمہ) اے ایمان والو ذکر کرو اللہ کا کثرت سے۔ کثرت کے ساتھ ذکر سانس ہی سے ہو سکتا ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس آتے ہیں جس آدمی کا کوئی سانس ذکر سے خالی نہ جائے چوبیس گھنٹوں میں اس کا ذکر چوبیس ہزار مرتبہ ہو گا یہ دن اور رات کا مکمل ذکر ہے یعنی ذاکر کا کوئی لمحہ (سانس) ذکر اور یاد اللہ سے خالی نہیں۔ چلتے پھرتے سوتے جاگتے کوئی وقت اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہا کثرت کے معنی یہ ہیں کہ جس میں کوئی گنجائش باقی نہ رہے اس کی مثال ایسے ہے ایک برتن جو کہ لبالب پانی سے بھرا ہوا ہے اب اس میں مزید پانی کی گنجائش نہیں ہے یعنی اس برتن کو اتنا بھر دیا جائے کہ ایک قطرہ پانی ہی ڈالنے سے پانی بہنے لگے تو اس کو "کثرت" کہیں گے جس میں ایک بوند پانی کی گنجائش بھی نہ رہی اس ذکر کو "ذکر کثیر" کہا جائے گا کلمہ تو قلب کے حجاب کو توڑ دیتا ہے کلمہ سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ جب آدمی ہمارے پاس آتا ہے تو اس کا دل مردہ ہوتا ہے اور جب ہم اسے کلمہ پڑھاتے ہیں تو قلب فوراً زندہ ہو جاتا ہے دل کو ایک نئی زندگی مل جاتی ہے قلب ذاکر ہو جاتا ہے۔ آج کل کلمہ زبان سے پڑھنے والے مردہ پھر رہے ہیں چلتے پھرتے ہیں لیکن مردہ کے موافق ہیں کلمہ نے تو مردوں کو زندہ کر دیا ہے یہ منکری لوگ جسے کلمہ پڑھاتے ہیں پہلے وہ مردہ ہوتا ہے اور کلمہ پڑھتے ہیں مردار ہو جاتا ہے فرمایا کہ ایک شخص شہر سے میرے پاس آیا میں نے اسے کہا کہ تم تو لکھا ہوا کلمہ لوگوں کو پڑھاتے ہو اور ہم یہ کلمہ دلوں کو پڑھاتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ حضور کیا دل بھی کلمہ پڑھتے ہیں فرمایا کہ کوئی پڑھنا چاہے تو ہم اس کے دل کو کلمہ پڑھا دیتے ہیں اس نے کہا حضور میرے دل کو بھی آپ کلمہ پڑھا دیں بس کلمہ پڑھتے ہی لوٹ پوٹ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ کافر ہو یا مسلمان مشرک ہو یا کسی دیگر مذہب سے تعلق رکھنے والا۔ ہر آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ رکھی ہے جس میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جب اس آدمی کا تعلق کسی مرد کامل (نبی یا ولی) سے ہو گا تو وہ دل حق کو قبول کر لے گا اور اللہ کی راہ میں کامیاب ہو جائے گا آپ نے فرمایا کہ اسم اعظم یہی ہے

"اللہ" اسم اعظم کے معنی ہیں کہ اللہ کا بڑا نام ۔ اسم اعظم کے معنی ہیں بڑا ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور باقی سب صفاتی نام ہیں اسلئے یہ نام کلمہ کے ساتھ ہے اس (ذاتی نام) کی تعریف اللہ نے کی ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کی ہے (ترجمہ) اے ایمان والو اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور اس کلمہ سے اللہ تعالیٰ انسانوں کے قلوب کو پاک کرتے ہیں یہی ذکر پیغمبروں کا کلمہ ہے اور پیغمبروں کے نام کے ساتھ امت کو اس کلمہ کی تعلیم کی ہے جن لوگوں کو پیغمبروں نے کلمہ کی تعلیم کی وہ لوگ عین الیقین ہو گئے ۔ مخلوق کے دل پر دو کے قبضے ہیں اللہ کا قبضہ ہو گا یا ابلیس کا جب کہ ہم کسی کو کلمہ پڑھاتے ہیں تو دلوں پر سے ابلیس کا قبضہ ٹوٹ جاتا ہے اور اللہ کا قبضہ ہو جاتا ہے الا اللہ سے دل آباد ہو جاتا ہے سانس کے ساتھ ذکر قلب کی صفائی کرتا ہے وسوسات قلب جل جاتے ہیں قلب میں اللہ کے نور کا اظہار ہوتا ہے اور قلب عرش اللہ ہو جاتا ہے نہ میں آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ زمین میں میں اپنے بندے مومن کے دل میں سما سکتا ہوں یہ کثرت ذکر نفی اثبات ہی سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ سے ایک شخص نے اللہ ھو کے ذکر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ ھو لاہوت کا ذکر ہے جب روح کا مقام لاہوت ہو جائے گا تو خود بخود زبان پر اللہ ہو کا ذکر ہوتا ہے اگر ابتداء میں اس ذکر کی تعلیم دی جائے گی تو ذاکر پاگل ہو جائے گا جب ذاکر اور مذکور ایک ہو جائے گا تو پھر ذکر اللہ خود بخود جاری ہو جاتا ہے بلکہ ذات کا اپنا ذکر ہے ۔ ذکر اللہ ہو کی تعلیم نہیں دی جاتی ۔

مراقبہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نفسوں میں ظاہر ہوتی ہے جیساکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (ترجمہ) میں تمہارے نفسوں کے اندر ہوں کیوں نہیں دیکھتے اسی جگہ ارشاد فرمایا (ترجمہ) میں تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہوں نیز فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی جاؤ اللہ کو پانے کا مسئلہ ہے ۔ راہ عرفان طے کرنا ہے روح کو اللہ کی معرفت ہے جب روح کو عرفان حاصل ہو گا تو ذات باری تعالیٰ کو پالے گی قربت الٰہی کا درجہ نصیب ہو جائے گا ۔ رواہیت باری تعالیٰ و مشاہدہ جمال حق حاصل ہو جائے گا ۔ انسان فرشتوں کو بھی دیکھے گا مشاہدہ جمال خداوندی دل کی آنکھ روحانی بصیرت سے ہوتا ہے ظاہری "سر کی آنکھوں سے نہیں" کیونکہ ظاہری آنکھیں محدود ہیں ۔ محدود چیز لامحدود کا مشاہدہ نہیں کر سکتی ۔ چشم باطن سے مشاہدہ میسر

آتا ہے باطنی آنکھیں لامحدود ہیں لامحدود کو لامحدود کا ادراک حسب استعداد ممکن ہے یہ تمام باتیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان میں قربت خداوندی اور معرفت حق کے بلند مراتب کی جانب اشارہ کیا گیاہ اپنے نفسوں میں پروردگار کی پہچان کرنی ہے عبادت اللہ ہی کی کرنی ہے۔ دیکھنا رہبر کو ہے تم اپنے راستہ دکھانے والے یعنی رہبر کو دیکھتے دیکھتے اللہ تک پہنچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) جس طرف دیکھو اللہ ہی اللہ ہے ۔ جیسے کوئی پانی میں ڈوب جائے تو ہر طرف سوائے پانی اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور ہے سب مخلوق اللہ کی نور میں چلتی پھرتی ہے عبادت بے نشانہ کوئی معنی نہیں رکھتی توحید کے میدان میں بے نشانہ گھوڑا دوڑانا فضول ہے نشانہ کے بغیر منزل نہیں ۔ اعلان نبوت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں مراقبہ فرماتے تھے آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں جاکر خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے اور جب ذات خداوندی کا مکمل اظہار آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو چکا تو نزول وحی ہونا شروع ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی عبادت وغیرہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کچھ پڑھتے تھے حضور پاک کی زبان مبارک سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے ''کہ میں امی ہوں'' اللہ تعالیٰ کا دیکھنا بذات خود ایک عبادت ہے آپ غار حرا میں مراقبہ (مشاہدہ جمال ذات کبریا) میں مصروف رہتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں ولایت اور نبوت کی صورت پہلے خود اختیار فرماتے ہیں۔ تصور شیخ مرید ان کو اس وقت دیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پیر و مرشد کی شکل و صورت خود اختیار فرما لیتے ہیں اور اس تصور سے مریدین کی حفاظت کی جاتی ہے ولایت و نبوت کی شکل و صورت کو ابلیس نہیں اختیار کر سکتا۔ پیر کا ولی ہونا شرط ہے مرید پیر کے ساتھ تعلق کرنے سے خدا کو پالیتا ہے ۔ جو پیر کو نہیں پا سکتا وہ خدا کو بھی نہیں پا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو پا کر پیر کی پہچان نصیب ہوتی ہے یہ ایک راز کی بات ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو سکے وہ پیر کو بھی نہیں پاسکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے یعنی اول پیر کی شکل میں بھی وہی اور آخر میں بھی وہی ہے جیسا کہ حافظ شیرازی کا یہ کلام ہے کہ میں نے جدھر دیکھا ذات کو دیکھا اور خود کو دیکھا تو ذات کو دیکھا۔ ڈھیلا پانی میں گر کر پانی ہو جاتا ہے جسم خاکی نور میں مل کر نور بن جاتا ہے ۔

بصورت آدم دیدار خداوندی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

کا دیدار دو طرح سے ہوتا ہے۔ نور کی صورت میں اور آدم کی صورت میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ میں نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدم کی صورت میں دیدار خداوندی ہوا بیٹھنے کا طریقہ بھی یہی تھا جیسا کہ نماز میں تشہد کی صورت میں جب قلب عرش الٰہی ہو جاتا ہے تو قلب پر انوار کی بارش ہوتی ہے اور کلام بھی اپنے آپ ہی ہوتا ہے حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں کہ عرش پر میں احد ہوں آسمانوں میں احمد زمین پر محمد اور تحت الثریٰ میں میرا نام محمود ہے مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی مثال ''کپاس'' کی سی ہے۔ یہ کئی شکلیں تبدیل کرتی ہے اور اس طرح ذات بھی بھیس بدل کر آتی رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو بھی پیر ہی کی شکل میں دکھاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی پیر ہی کی شکل میں ہوتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اللہ تعالیٰ نے اختیار کر لی دراصل اللہ تعالیٰ جسکے ہاتھ پاؤں زبان بنتا ہے اس کا چہرہ بھی خود اختیار کر لیتا ہے وہ شکل و صورت بھی خود اختیار کرتا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام ''زلیخا'' کے چنگل میں پھنس گئے مگر اس خلوت اور تنہائی میں ایک صورت نمودار ہوئی۔ وہ صورت حضرت یعقوب علیہ السلام کی تھی۔ صورت دیکھتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام کو امن و سکون میسر ہو گیا۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا اشارہ یوں ہے کہ یوسف پر اپنی دلیل آ گئی انبیاء اور اولیاء کرام بھی رب کی دلیل ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابلیس اولاد آدم کا ازلی دشمن ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ برزخ شیخ (مراقبہ) ابلیس کیلئے ننگی تلوار ہے۔ مراقبہ شیخ حقیقت میں اللہ کو دیکھنا ہے یعنی پیر کی شبیہہ میں اللہ کا تصور۔ ایک وقت میں جا کر مرید تصور شیخ سے فنافی الشیخ ہو جاتا ہے پھر مرید کی روح کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح سے قربت ہو جاتی ہے اور فنافی الرسول ہونے کے بعد مرید کی روح اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مرید فنافی اللہ ہو جاتا ہے یہ وہ مقام ہے جس کے متعلق حدیث قدسی ہے کہ جب بندہ میرا ہو جاتا ہے میں اسکے ہاتھ پاؤں زبان بن جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا فنافی الشیخ کی یہ نشانی ہے کہ بعض وقت مرید کو چلتے ہوئے اور گفتگو کرتے یہ صحیح گمان ہونے لگتا ہے مجھ سے یہ سب کچھ شیخ کی طرف سے ہو رہا ہے۔

تحقیق پر اعتبار آپکا ایک مرید گھریلو معاملہ میں شک و شبہات رکھتا تھا آپ نے اسے ایک حکایت سنائی حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ایک بادشاہ نے وزیروں سے کہا کہ کیسے اعتبار کیا جائے ایک وزیر نے جواب دیا نہ کان پر نہ زبان نہ آنکھ پر صرف تحقیق پر یقین کیا جائے یہ بات سن کر ناراض ہو گیا بادشاہ نے کہا چلو کان اور زبان تو جھوٹی ہو سکتی ہے جب آنکھ سے دیکھ لے پھر تو اعتبار کرے وزیر اس بات کو نہ مانا کچھ عرصہ بعد بادشاہ کو ایک واقعہ پیش ہوا۔ ایک غلام بادشاہ کی خواب گاہ میں داخل ہوا بادشاہ کے آرام کیلئے بستر بچھایا کمرے میں بادشاہ کی ایک پوشاک پڑی تھی۔ اس کے دل نے چاہا پوشاک پہن کے دیکھ لوں کہ میں کیسا لگتا ہوں پوشاک پہن کر آئینہ میں دیکھا تو وہ بہت خوش ہوا کہ میں بادشاہ لگ رہا ہوں پھر بادشاہ کے بستر پر لیٹ گیا۔ لیٹتے ہی اس پر نیند غالب آگئی۔ اتنے میں ملکہ اپنی سہیلیوں سے فارغ ہو کر خواب گاہ میں آئی اس نے حسب دستور بادشاہ کو سوتے دیکھ کر اسکے ساتھ سو گئی۔ کچھ دیر بعد بادشاہ نے مجلس برخاست کی اور سونے کیلئے اپنی خواب گاہ میں گیا دیکھتا ہے کہ ملکہ اور غلام دونوں اکٹھے سوئے ہوئے ہیں۔ اس نے دونوں کو قتل کرنے کیلئے تلوار نکالی پھر یہ سوچ کر ہٹ گیا کہ وزیر کہتا تھا کہ آنکھ پر بھی اعتبار نہیں اس جھوٹے کو بھی ان کے ساتھ ملا کر قتل کیا جائے بادشاہ نے وزیر کو بلایا اور کمرے میں لے گیا اور دکھایا پھر کہا کہ اب بتا وزیر نے کہا کہ مجھے تحقیق کر لینے دو پھر آپ ہم تینوں کو قتل کروینا بادشاہ نے اجازت دے دی وزیر نے بادشاہ کو اس کمرے میں چھپا دیا اور خود پلنگ کے نیچے چھپ گیا اس نے پہلے ملکہ کو نیچے سے سوئی چبھوئی ملکہ تکلیف سے اٹھی پھر نوکر کو سوئی چبھوئی نوکر اٹھا ملکہ نے غلام کو بادشاہ کے لباس میں دیکھا تو ملکہ غصہ میں آگئی اور جوتی سے اسکی خوب پٹائی کی غلام نے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ ایسے ایسے ہو گیا خدارا معافی دیجئے گا۔ ملکہ نے معاف کر دیا اور غلام کو بھگا دیا پھر وزیر پلنگ کے نیچے سے نکلا اور بادشاہ سے کہا اب بتایئے آپ کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ تو صحیح کہتا ہے کہ تحقیق پر اعتبار کرنا چاہیے تحقیق کرنے سے تین جانیں بچ گئیں فرمایا کہ ابلیس شام کو اپنے چیلوں کیساتھ مجلس کرتا ہے اور سب سے پوچھتا ہے آج تم نے کیا کیا کوئی کہتا ہے قتل کروایا۔ زنا کروایا وغیرہ ایک چیلہ کہتا ہے کہ میاں بیوی کا تنازعہ کروایا۔ ابلیس یہ سن کر بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے بڑا کام کیا ہے یہ بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔

مسجد علی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار میں بذریعہ بس پشاور جارہا تھا راستے میں ایک پرانی مسجد ہے جسکا نام مسجد علی مشہور ہے کہ حضرت علیہ کرم اللہ وجہہ یہاں تشریف لائے تھے اور یہاں ایک مسجد بنائی جو آپکے نام سے مشہور ہے فرمایا کہ اسی سفر کے دوران ایک ہندو میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مسلمانوں کے علی یہاں تک جہاد کرتے آگئے اس سے آگے جانے کی ہمت نہ ہوئی آپ نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام کو آگے جانے کی کیا ضرورت تھی جب کہ آپ کے غلام بعد میں آگے پہنچ گئے فرمایا یہ تو عوام میں ایسے ہی مشہور ہیں حضرت علی کرم علیہ وجہہ عرب سے باہر کہیں تشریف نہ لے گئے ہندو بہت شرمندہ ہوا۔

غیبت نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مبلغ لوگ اگر گمراہ کرنے والے لوگوں کی برائیاں بیان نہ کریں تو عام لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا اور غیبت میں شمار نہیں ہے۔

جنات کا سایہ آپ کے پاس جنوں کے سایہ والے مرد آتے اور عورتیں آتیں آپ ان کو پانی دم کرکے دے دیتے اور کبھی کبھی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان سے زنبور سے پکڑتے اور جنوں کو ڈانٹتے کہ کیوں ان کو تنگ کر رکھا ہے جنوں والے مریض ٹھیک ہو جاتے تو فرماتے کہ اس زمانے میں جیسے انسان سرکش ہو گیا ہے جنات بھی سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس جنوں کی سایہ والی مریضہ (عورتیں) بھی آتیں اگر سایہ ہوتا تو پانی دم کردیتے آپ فرماتے تھے کہ کچھ کنواری عورتوں کو مرض ہسٹیریا ہوتا ہے جس سے بخارات رحم سے اٹھتے ہیں اور دماغ پر چڑھ جاتے ہیں اور عورت کا سایہ والے جیسی کیفیت ہو جاتی ہے یہ مرض اکثر کنواری عورتوں کو ہوتا ہے اس کا علاج شادی کرنا ہے اور لوگ خواہ مخواہ تعویزوں والوں کے پاس بھاگتے ہیں روپیہ پیسہ ضائع کرتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ شادی کردیں۔

سادگی کا راستہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راہ مستقیم سیدھے سادھے لوگوں کا راستہ ہے۔ ہوشیار چالاک اس راستے پر نہیں چل سکتے اور زیادہ خراب ہو جاتے ہیں ابلیس کی مثال سامنے ہے۔ کوا چالاک ہوتا ہے اور غلاظت پر بیٹھتا ہے اور کھاتا ہے۔

سیرت برسوں میں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ صوفیوں جیسی صورت ایک

ہفتے میں بن جاتی ہے اور صوفیوں جیسی سیرت میں برسوں لگتے ہیں۔

دنیا کے طالب حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دنیاوی کاموں کی دعا کیلئے بزرگوں کے پاس آتے ہیں اگر بزرگوں کی دعا سے دنیاوی کام ہو جائے تو تب بھی یہ لوگ بھاگ جاتے ہیں اگر کام نہ ہو تب بھی بھاگ جاتے ہیں۔

منہ پر تعریف نہ کرنا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ پیر صاحبان اپنے مریدوں کو مکھن پالش لگاتے ہیں کہ تو ولی ہو گیا بزرگ ہو گیا یہ سب باتیں مریدوں کو خراب کرنیوالی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آپ کی تعریف کی شبلی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ نے مولانا شبلی کو برا بھلا کہا تو ایسا ہے' تو ایسا ہے' اور نکل جاؤ۔ جب شبلی باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے شبلی کی منہ پر تعریف کر کے اسکی گردن مارنا چاہی ہم نے آگے ڈھال رکھ دی۔

ہر علم پر گفتگو حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگان دین ہر علم پر گفتگو کر سکتے ہیں کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں پڑتی جیسا سائل آئے اس کے سوالوں کے جواب بے شمار دل میں اللہ کی طرف سے آجاتے ہیں' قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے اور زبان کلام کو ادا کرتی ہے۔ سوچنا کچھ نہیں پڑتا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کی صحبت میں لوگوں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ جب تاریخ بیان فرماتے تو اہل علم حیران ہو جاتے کہ بڑے بڑے تاریخ دان ایسا کلام اور جواب نہیں دے سکتے چاہے سیاست ہو چاہے سائنس یا کہ جغرافیہ ہو یا مذہب۔

ہوا کا خزانہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہوا جو روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا خزانہ سمندر کے نیچے ہے جتنی اللہ تعالیٰ ہوا زمین پر پھیلانا چاہتے ہیں ہوا سمندر سے نکل کر زمین پر پھیل جاتی ہے۔

عروج کو زوال حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان کسی معاملے پر ترقی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکا توڑ پیدا کرتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کے وجود کو سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو گروں کا زور تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ

عطا کیا جس سے جادو گر فیل ہو گئے جادوگروں نے رسیاں پھینکیں تو سب سانپ بن گئے ۔ آپ نے عصا پھینکا تو وہ عصا اژدھا بن گیا اور سب سانپوں کو کھا گیا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دور میں جو حکماء کو عروج تھا ۔ حکیم لوگ تمام امراض پر قابو پالیتے تھے آپکو ایسا معجزہ عطا ہوا کہ آپ پھونک مارتے تو مردے بھی زندہ ہو جاتے اور اندھے ٹھیک ہو جاتے تھے یہ ایسا کرنا حکماء کے بس میں نہ تھا ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں شاعروں اور کاہنوں کا عروج تھا جو زمین کی خبریں دیتے تھے آپکو قرآن کریم ایسا عطا ہوا کہ شاعر لوگ قرآن کریم جیسی عبارت نہیں لکھ سکے اور آپ نے قیامت تک کی خبریں دیں ۔ جو حرف بہ حرف پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں ایسے ہی اب سائنس کو عروج ہے اسکا توڑ اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کو دیں گے آپ مسلمانوں کی زبوں حالی کے دور میں وارد ہونگے اور مسلمانوں کے پاس کوئی خاص اسلحہ نہ ہوگا جبکہ کفار جدید اسلحہ سے لیس ہونگے لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ تصرف بخشے گا جس سے کفار کی سائنس فیل ہو جائے گی آپ ارادہ فرمائیں گے تو سائنسی آلات ناکام ہو جائیں گے ایسے ہی حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وزیر و مشیر صاحب نسبت لوگ ہوں گے اور ہمارے ہی سلسلہ عالیہ کے لوگ ان کے مصاحب و معاون ہوں گے ۔ آپ نے فرمایا کہ اب دنیا بالکل قیامت کے قریب ہے آخر زمانے کی اکثر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ امام صاحب کے دور میں قحط پڑے گا خوراک نہیں ملے گی جو لوگ صاحب نسبت ہونگے ۔ انکو بھوک پیاس نہیں لگے گی بس ذکر و فکر انکی خوراک ہو جائے گی ۔ جو لوگ نسبت سے محروم ہیں وہ دجال کے ساتھ مل جائیں گے جو غائبانہ قوت مؤثرہ سے انکو روٹیاں دے گا ۔

غم کی بارش حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کو خمیر تیار کیا جارہا تھا اس مٹی کو گوندھنے کیلئے ۴۰ دن غم کی بارش ہوتی رہی صرف ایک دن خوشی کی بارش ہوئی ۔ تب مٹی کو گوندھ کر آپکا بت تیار کیا گیا ۔ فرمایا کہ اولاد آدم کو غم اس لئے زیادہ ہیں ۔

دنیا رکاوٹ نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے کام اور معاشرت، طریقت میں رکاوٹ نہیں پیغمبروں نے دنیا کے کام کئے اور بیوی بچے رکھے پیغمبروں نے دنیا کے کام صداقت سے کئے اور صحابہ کرام نے بڑی بڑی تجارتیں اور حکومت کے نظام سنبھالے ہیں اور

اللہ تعالیٰ کا ان سے بڑا تعلق تھا فرمایا بس دنیا کی دل میں محبت نہیں ہونی چاہیے بس گزارہ کرنا ہے جیسے کشتی پانی کے اوپر تو چل رہی ہے۔ اگر پانی کشتی میں آگیا تو کشتی ڈوب جائے گی ایسے ہی دنیا کا طریقہ رہا ہے کہ ایک آدمی تارک الدنیا ہو گیا اس نے بیوی سے کہا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں مجھے اللہ کا عشق ہو گیا بیوی نے کہا آپکی مرضی۔ طلاق دینے کے بعد اس نے فقیروں کا لباس پہن کر مانگنا شروع کر دیا دن بھر مانگ کر کھاتا اور رات کو اللہ اللہ کرتا تھا اور اسکی بیوی نے کہیں دوسری جگہ شادی کر لی وہ مانگتے مانگتے اس عورت کے دروازے پر پہنچ گیا اور دروازے پر دستک دی کہ اللہ کے نام پر کچھ دو خیرات دینے عورت آئی اور پہچان لیا کہ یہ تو وہی مرد ہے جس نے مجھے طلاق دی تھی۔ عورت نے کہا کھانا قبول کرو تو تیار کر دوں مگر ایک مسئلہ پوچھوں گی۔ فقیر نے کہا ٹھیک ہے پوچھ لینا کھانا کھلانے کے بعد اس عورت نے مرد سے کہا کہ کیا دنیا میرا ہی نام تھا کہ مجھے طلاق دی یہ کاسے میں جو آٹا پیسا رکھا ہوا ہے کیا دنیا نہیں ہے۔ فرمایا "دنیا میں رہ کر دنیا کی برائیوں سے بچنا یہ بہت بڑی بزرگی ہے اور جہاد بالنفس ہے"۔

عقیدت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عقیدت دل کا دروازہ ہے جب تک کوئی شخص کسی کامل پر عقیدت نہیں لائے گا۔ فیض قلب میں داخل نہیں ہو گا۔

عقل حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگ جیسے جیسے بوڑھا ہوتا جاتا ہے اسکی عقل و فراست زیادہ ہو جاتی ہے اور عام لوگ جیسے جیسے بوڑھے ہوتے ہیں انکی عقل ختم ہو جاتی ہے اور سٹھیا جاتے ہیں۔

وجد کی لذت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ "وجد ہزار سال کے بے ریا عبادت سے بہتر ہے" سلسلہ عالیہ میں جو وجد واقع ہوتا ہے اسکی لذت اتنی ہے جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں فرمایا رونا بھی وجد ہے۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا کہ کوئی ہزار سال سجدے میں پڑا رہے وہ ہمارے مرید کے ایک لمحہ کے وجد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کو گاہے بگاہے محفل سماع میں رقص و وجد ہوتا تھا اور وجد کی حالت میں حضور قبلہ روحی فداہ یکے بعد دیگرے ایک ہاتھ اوپر اٹھاتے اور دائرے کی شکل میں وجد ہوتا۔ کبھی کوئی کلام پسند آتا تو حضور قبلہ روحی فداہ ہاتھ اٹھا کر اللہ اللہ کا نعرہ بلند کرتے اور کبھی مجلس میں اگر کوئی صاحب بزرگوں کے کلام

سناتے تو حضور قبلہ روحی فداہ کی آنکھوں مبارک سے آنسو ڈھلک جاتے

پنجہ صاحب حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حسن ابدال میں پنجہ صاحب ہے سکھ ہر سال وہاں آتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ پنجہ صاحب ایک بزرگ کے ہاتھ کے نشانات سے تراشا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک زمیندار تھا اسکے پیر صاحب نہایت ضعیف تھے وہ پتھر پر ہاتھ رکھ کر اٹھے۔ ہاتھ کا نشان پتھر پر چھپ گیا۔ جب ان بزرگوں کو پتہ چلا انہوں نے حسن سے فرمایا کہ تم نے یہ غلطی کی ہے ایک وقت میں یہ نشانی کفر کا سبب بن جائے گی۔ سکھوں نے جب حسن ابدال پر قبضہ کیا تو حسن کی اولاد یہاں کی حاکم تھی انہوں نے وہ ہاتھ کا نشان پیش کر کے کہا کہ یہاں تمہارے گرو نانک صاحب آئے تھے ان کے ہاتھ کا نشان یہ ہے یہ رکھ لو اور ہم سے صلح کرلو۔ سکھ بہت خوش ہوئے اور صلح کرلی اور اس نشان کو چشمے پر نصب کردیا۔

علامہ کا شعر ایک شخص نے حضرت قبلہ روحی فداہ سے عرض کی کہ علامہ اقبال نے گرونانک کی تعریف کی ہے علامہ صاحب کا ایک شعر ہے کہ جسکا مفہوم ہے چشتی نے لا الہ الا اللہ پڑھایا نانک نے توحید رچایا۔ اس شعر سے تو گرونانک کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علامہ اقبال اتنے بڑے بزرگ تو نہیں تھے جو اللہ تعالیٰ انکو آگاہ کرتا کہ گرو نانک ناپاک فقیری رکھتے تھے۔ علامہ اقبال کو ان کا علم نہ ہوا۔

وسواسات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک قلب میں وسوسات آتے رہتے ہیں اس شخص پر اعتبار نہیں کب ابلیس کے چکر میں آجائے۔

ذات پات حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں ذات کی تفریق نہیں یہ تفریق ہندوؤں میں ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ میں نے تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے آپس کی پہچان کیلئے تم میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو پرہیز گار ہے۔

مجذوب کی صحبت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مجذوب بے پھل درخت ہے ان سے روحانی فیض جاری نہیں ہوتا دنیاوی کام ہو جاتے ہیں انکی صحبت کی ممانعت ہے۔ بعض اوقات مجذوب کی توجہ سے آدمی مجذوب ہو جاتا ہے مجذوبیت بزرگی نہیں اگر یہ اتنی بڑی بزرگی ہوتی تو پیغمبر بھی مجذوب ہوتے۔

خواہش کی عبادت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ خواہش نفس کی عبادت کفر ہے۔ عبادت صرف رضائے الٰہی کیلئے ہونی چاہیے۔ ابلیس نے خواہش کی عبادت کی جو کسی کام نہ آئی۔

فساد حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فساد ابلیس کی طرف سے ہے قرآن کریم میں ہے کہ (ترجمہ) اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں۔ سورۃ البقرہ پارہ اول انبیاء اولیاء کی حیات اور وصال کے بعد ابلیس فساد پھیلاتا ہے انہیں کے گروہ سے اپنے آدمی چن لیتا ہے ابلیس کا اس میں مقصد یہ ہے کہ یہ ہدایت کے گروہ کو نقصان سے منتشر کردے لیکن اس ہدایت کے گروہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور فساد کرنے والے لوگ آخر ختم ہو جاتے ہیں

حضرت روحی فداہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروان کو کاتب وحی کا عہدہ دیا جب سورۃ العمران نازل ہوئی تو اس نے آل عمران کی جگہ آل مروان لکھا تاکہ میری عظمت قائم ہو جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے اس فعل سے بہت ناراض ہوئے اور اس کو مدینہ سے پچاس میل دور رہنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں پچاس میل اور دور رہنے کا حکم دیا۔ خلیفہ دوئم نے اپنے دور خلافت میں پچاس میل اور دور کردیا خلیفہ سوئم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مروان اب تو بوڑھا ہو چکا ہے کیا فساد پھیلائے گا۔ آپ بہت رحمدل تھے آپ نے مروان کو مدینہ شریف میں آنے کی اجازت دے دی مروان نے مدینہ میں داخل ہوتے ہی فتنہ پھیلانا شروع کردیا مروان ہی کے فتنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور مسلمانوں میں نا اتفاقی پیدا ہوئی۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ دادا حضرت کے ہاں گارڈن ٹاؤن میں عرس تھا رات کو محفل سماع کے بعد دو خلفاء کسی معاملہ میں لڑپڑے ایک خلیفہ صاحب ادبا" خاموش رہے دوسرے خلیفہ صاحب ان کو برا بھلا کہتے رہے ادب کا لحاظ نہ کیا۔ یہاں تک کہ دادا حضرت نے بھی انکی بات سن لی آپ باہر تشریف لائے زیادتی کرنے والے خلیفہ کو فورا" دربار سے نکل جانے کا حکم دیا آپ نے فرمایا کہ تم نے فتنہ کھڑا کیا ہے تمہیں لائق نہیں کہ یہاں دربار میں رہو اسی وقت آدھی رات کو ان خلیفہ کو دربار سے نکل دیا گیا۔

درویش کے غلط ارادے پر گرفت حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ درویش کے قلب میں غلط ارادہ پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ گرفت کر لیتے ہیں عرب میں ایک بزرگ تھے ان کو ایک تاجر امانت کے طور پر لونڈی دے گیا۔ لونڈی بہت حسین تھی تاجر نے کہا کہ جب میں واپس آؤں گا اسے لے لوں گا۔ ایک دن اس بزرگ نے لونڈی کو دیکھا تو دل میں فتور پیدا ہو گیا اسی وقت اللہ تعالیٰ نے منصب ولایت ان سے چھین لیا وہ بزرگ اپنے پیر کے پاس گئے تمام احوال عرض کیا ان پیر صاحب نے فرمایا تم حضرت ذولنون مصری قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس چلے جاؤ اور ان سے دعا کرو ان کی دعا سے تمہاری خطا معاف ہو جائے گی وہ بزرگ حضرت ذولنون کی درگاہ میں پہنچے اور احوال عرض کیا آپ نے دعا فرمائی اس بزرگ کی خطا معاف ہو گئی پھر اس بزرگ نے حضرت ذولنون سے پوچھا کہ کی لال پانی کی صراحی اور لڑکا آپ اپنے ساتھ کیوں رکھتے

ہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص مجھے امانت دار سمجھ کر لونڈی نہ رکھ دے پھر فرمایا کہ اس صراحی میں پانی لال رنگ کا ہے اور یہ لڑکا میرا بھانجا ہے۔

ہمہ اوست حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ اپنے مریدوں کو ہمہ اوست یعنی سب کچھ اللہ کی ذات ہے مسئلہ سمجھا رہے تھے ان بزرگ کا ایک مرید مسئلہ سن کر اس پر عمل پیرا ہوا وہ مرید کہیں جارہا تھا۔ سامنے سے ایک ہاتھی آرہا تھا اور ہاتھی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے اس مرید سے کہنا شروع کیا کہ راستے سے ہٹ جا یہ ہاتھی شریر ہے کہیں ہلاک نہ کردے اس مرید نے کوئی پروا نہ کی وہ سمجھا کہ جب پیر صاحب نے سمجھا دیا ہے کہ ہمہ اوست (سب کچھ وہی ہے) بس جو ہو گا قدرت سے ہوگا جب ہاتھی اس مرید کے پاس آیا اس ہاتھی نے سونڈ سے مرید کو اٹھا کر دور پھینک دیا مرید مرنے سے تو بچ گیا لیکن اس کو چوٹیں بہت آئیں جب حالت سنبھلی تو اپنے پیر کے پاس گیا اور عرض کی آپ کے ہمہ اوست کے مسئلہ نے میری ہڈیاں توڑ دیں ہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ہاتھی پر جو آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے تجھے خبردار کردیا تھا کہ ہاتھی کے آگے سے ہٹ جا اس آدمی کو ہمہ اوست کے مسئلے میں کیوں نہیں لایا یہ تیری اپنی ناقص عقل کا نتیجہ ہے۔

علماء سے گفتگو نہیں کی ننکانہ صاحب میں ایک بار کچھ منکرین علماء آپ سے بحث کرنے آگئے۔ انہوں نے بہت سے مسائل کئے آپ بالکل خاموش رہے وہ آپ کے گروہ کو گمراہ کہتے رہے اور چلے گئے۔ کچھ مریدوں نے عرض کی کہ حضرت آپ نے کچھ جواب نہ دیا آپ نے جواب دیا میں اپنی طرف سے نہیں بولتا جب اللہ تعالیٰ بلوائے تو بولتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دینا چاہتا ہو گا۔

وہابیت بھاگ رہی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے وہابیت بھاگ رہی ہے دوسری جگہوں سے بھی وہابیت ختم ہو جائے گی سعودی حکومت پر بھی انقلاب آئے گا وہاں تبدیلی ہو گی۔

اصلاح مرید حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پیر بھائی جناب امیرالدین شاہ صاحب جن کو اجازت و خلافت تھی انہوں نے حضرت قبلہ سے عرض کی کہ میرے مرید اصلاح

نہیں پکڑتے ان میں کوئی روحانی تبدیلی نہیں آتی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید میں کوئی خرابی ہو تو پیر کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے پیر کے اثرات خود مریدوں میں منتقل ہو جائیں گے درخت کی خوبی پھلوں پر کھلتی ہے۔

مصیبت فرمایا بعض اوقات جو مصیبت آتی ہے چھوٹی مصیبت بڑی مصیبت کا ازالہ ہو جاتی ہے۔

خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار پر تبصرہ ایک شخص نے حضرت قبلہ سے عرض کی کہ خواجہ فرید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک شعر ہے

اتھ میں مسھی نت جان بہ لب
سوہنڑاں خوش وسدا وچ ملک عرب

اس شخص نے عرض کی اس شعر سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر نہیں سمجھتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ خواجہ صاحب کے ابتدائی حالات کا کلام ہے جب عشق کی ابتداء تھی جب محبوب کو پالیا پھر آپ نے یہ کلام کہا۔

خلقت کوں جیندی گول اے
ہر دم فرید دے کول اے

استقامت حق آپ روحی فداہ کے پاس جماعت اسلامی کا ایک امیر آیا آپ روحی فداہ سے عرض کیا حضرت آپ سڑکوں پر نکلیں جلسے جلوس میں شرکت کریں۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا ایک ہی صوفی (امام حسین) نکلے تھے تم لوگ ہی ان کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ ہم بھی نکلے تو سر دے دیں گے مگر تم اب بھی ساتھ چھوڑ جاؤ گے۔ ہم کونے میں بیٹھ کر وہ کام کریں گے جو تم سڑکوں پر نکل کر بھی نہیں کر سکتے۔

پیر سپاہی حضرت قبلہ روحی فداہ سے پیر سپاہی کی مقبولیت کے بارے میں پوچھا گیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ وقتی استدراج غالب ہے۔ اس لئے لوگ کھینچے چلے آتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ بعد استدراج ختم ہو جائے گا پھر اسے کوئی نہیں پوچھے گا۔ پیر سپاہی کا انجام ایسا ہی ہوا

کہ واقعی اسے کوئی نہیں پوچھتا تھا۔

اسراف ایک خلیفہ صاحب جو بعد میں اپنی بے ادبیوں اور نفس پرستی کی وجہ سے خراب ہو گئے تھے انہوں نے اپنے لڑکے کی شادی کے موقع پر لڈوؤں میں روپیہ کا سکہ رکھ کر لوگوں کو دیئے جو کہ ایک پیر بھائی کو بھیجے گئے انہوں نے یہ نئی بدعت اور نفس پرستی جو کہ درویشوں کا حق نہیں ہے۔ اس کو برا خیال کیا اور دربار عالیہ عرض کرا بھیجا کہ یہ درویشی نہیں بلکہ نفس پرستی ہے آپ نے سن کر فرمایا کہ یہ تو نہایت ہی غلط روایت اور نفس پرستی ہے آپ نے ایک واقعہ ارشاد فرمایا کہ ایک وائسرائے ایک علاقہ کے گورنر کے پاس آیا تو انہوں نے وائسرائے کیلئے نوٹ کرنسی جلا جلا کر چائے پکائی جب وائسرائے کو معلوم ہوا کہ اس نواب گورنر نے کرنسی نوٹوں سے چائے پکائی انہوں نے اس کو نہایت ناپسند کیا اور کہا کہ یہ نااہل ہے حکومت کے قابل نہیں ہے اسے معذول کردیا گیا۔

آزار پیر

مرید کے وہ قول و فعل جن سے پیر کو دکھ پہنچے مرید کے روحانی فیض سلب ہونے کا موجب بن جاتے ہیں۔ حضرت روحی فداہ کے ایک خلیفہ نے اپنے ایک خلافت یافتہ پیر بھائی اور انکے مرید اور چند دیگر پیر بھائیوں کو اپنا معتقد بنالیا۔ آئین طریقت سے ہٹ کے قول و فعل ان کا طریقہ کار ہوگیا۔ عرصہ دراز کے بعد چچا حضرت ملک صاحب کا ان کے ہاں جانا ہوا۔ آپ سے انہوں نے گستاخانہ رویہ رکھا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ان خلیفہ صاحب اور ان کے متعلق اپنے مریدوں سے سخت ناراض ہوئے اور اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ اس خلیفہ کے ہاں مت جانا تمہارا تعلق ہم سے ہے۔ اور اپنے مریدوں سے فرمایا ہم نے تمہیں بھیڑیئے کے منہ سے نکالا ہے اگر اب پھنسوگے تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ ان کی خلافتیں بھی سلب کیں درگزر بھی فرمایا سیدنا ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کے مریدوں میں ایک شخص جو صاحب اجازت تھے الیکشن کے دوران ایک گمراہ لیڈر کے ہمنوا بن گئے وہ لیڈر حضرت قبلہ روحی فداہ کو اسلام دشمنوں کی وجہ سے سخت ناپسند تھا وہ کہتا پھرتا تھا کہ اس لیڈر کو میں نے اپنی دعاؤں سے جتوایا ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کو جب علم ہوا آپ سخت ناراض ہوئے۔ فرمایا درویش کی دعا سے اگر

کوئی غلط کام ہوجائے تو درویش کی دعا سے کام تو جائے گا لیکن اس کی گرفت ہوجائے گی۔ جیسے بلعم باعور کا واقعہ ہے۔ پھر فرمایا جن لوگوں نے اس لیڈر کا ساتھ دیا ہے ان کا قیامت میں حشر بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کے مریدوں میں ایک مرید صاحب اجازت تھے ان سے کچھ امیر لوگ مرید ہوئے وہ صاحب اجازت مرید اپنے مریدوں کے گھر بمعہ بچوں کے گئے ان سے بہت اخراجات کرواتے کچھ عرصہ تو وہ مرید ان کی ہر فرمائش پوری کرتے پھر وہ بد عقیدہ ہوگئے یہاں تک کہ انہوں نے اس صاحب اجازت مرید کو مارنے اور گھر سے نکالنے کا پروگرام بنالیا۔ اچانک چچا حضرت ملک صاحب کا ان کے ہاں جانا ہوا آپ نے اپنی نور بصیرت سے حالات کا جائزہ فرمایا اور اس صاحب اجازت مرید کو فرمایا تم نے اپنی تمام روش بزرگوں کے خلاف رکھی ہے یہ مرید تمہیں ماریں گے اب تو جتنی جلدی ہوسکے نکل جا۔ وہ صاحب اجازت مرید فورا" سمجھ گیا جلد وہاں سے نکل گیا اور خواری سے بچ گئے تمام صاحب اجازت بھائیوں اور دیگر پیر بھائیوں کو اپنے بزرگوں کی روش نہیں چھوڑنا چاہیے ورنہ دونوں جہانوں میں خواری و ذلت ہی ملے گی۔

راہنمائے اولیائے کے اقوال حسنہ

دل اللہ کے نور سے پاک ہوتا ہے اور جسم پانی سے۔

جس کا ظاہر ناپاک ہے اس کا باطن بھی ناپاک ہے۔

بے عمل عالم جاہل درویش دونوں جہنم کے دروازے پر کھڑے ہیں۔

دل اللہ تعالٰی نے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔

نبوت اور ولایت انتخاب ہے کسب نہیں۔

پارس لوہے کو سونا بنا دیتا ہے بانس کو نہیں۔

ولایت ظل نبوت ہے۔ نبی کا نائب ولی ہے۔

کوئی نبی مجذوب اور شاعر نہیں ہوا۔

نبی کو اپنی نبوت اور ولی کو اپنی ولایت میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ نبوت کا دعویٰ ہے ولی دعویٰ ولایت نہیں کر سکتا۔

بڑا خوش نصیب ہے وہ امیر جو درویش کے دروازہ پر جھکے بڑا بد نصیب ہے وہ درویش جو امیر کے دروازے پر جھکے۔

درخت کی خوبی اس کے پھلوں پر کھلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبوت و ولایت کو شجر سے تشبیہہ دی ہے۔

معرفت خداوندی کے بغیر مسائل حل نہیں ہوتے۔

بے ادبی اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

کبر اللہ تعالیٰ کا لباس ہے۔

کلمہ حجاب قلب توڑ دیتا ہے۔

ولایت سینے کی پیدائش ہے۔

عشق کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

عشق کی پیدائش قلبوں میں ہوتی ہے۔

محبوب کی پوجا کی جاتی ہے۔

پیر کا فرمان خدا کا فرمان ہے۔

عبادت سے قلب پاک نہیں ہوتا۔

غضب اور رحمت اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا وہ عبادت ناپاک ہو گئی۔

شیطان بھی اپنے نبی ولی بناتا ہے۔

روئے زمین پر پہلا "وہابی" ابلیس ہوا ہے۔

ادب شیطان کی گردن پر تلوار ہے۔

اسلام غریبوں میں اٹھا اور غریبوں ہی میں رہے گا۔

انبیاء علیہم اجمعین کی تمام زندگی آزمائش میں گذری۔

اللہ تعالیٰ جس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اس کی مدد نہیں کرتے۔

ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی نہ کہ بتوں سے۔

تبلیغ سخت مشکل کام ہے ورنہ کروڑوں مخلوق میں ایک نبی نہ آتا ہر بستی میں ایک نبی آتا۔

اللہ تعالیٰ اسلام میں سبز باغ نہیں دکھاتے۔

آزمائش اس لئے ہے کہ نفس سرکش نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو مصیبت میں اس لئے رکھا ہے کہ ناپاک لوگ اس میں ہاتھ نہ ڈال سکیں
مرنے کے بعد مرید کو علم ہوتا ہے کہ پیر کیا چیز ہے۔
اللہ تعالیٰ جسے اپنے سے دور کرتے ہیں اس کو دولت و دنیا میں غرق کر دیتے ہیں۔
ترک دنیا یہ ہے کہ علائق دنیا سے علیحدہ ہو جائے۔
نبوت پر جس نے سب سے پہلے تنقید کی وہ ابلیس ہے۔
چودھویں صدی کے منکرین نے ادب کا نام شرک اور بے ادبی کا نام توحید رکھ دیا ہے۔
دولت اور عورت سے ایمان تو خریدا جا سکتا ہے دیا نہیں جا سکتا۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں جھکتا اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔
اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بغیر شیخ کی پہچان مشکل ہے یعنی اللہ کو پانے کے بعد پیر کی پہچان ہوتی ہے۔
ولایت دلوں کو نبوت کا فیض دیتی ہے۔
نور نسبت سے دلوں میں انقلاب پیدا کیا جاتا ہے۔
مردہ دل نسبت سے زندہ ہو جاتے ہیں۔
نسبت ہی اللہ کی رسی ہے۔
ولایت قرآن ناطق ہے۔
اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پاؤں بن جاتا ہے وہ غیر اللہ نہیں۔
نبوت و ولایت ایک منصب ہے۔
جس منصب کو اختیار نہیں وہ منصب ہی نہیں۔
قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہو سکتا۔
امام کیلئے معتقد ہونا شرط ہے۔
نبی اور ولی اللہ کے خزانچی ہیں۔
جو کلمہ پڑھاتا ہے وہ خزانہ بھی دیتا ہے۔
کلمہ پڑھانا نبوت اور ولایت کا کام ہے۔
بادشاہ کے خانگی معاملات میں انتظام کرنے والے "خواجہ" کہلاتے ہیں۔
عبادت و ریاضت مزدوری ہے جنت اور دوزخ صلہ ہے۔

مزدور کو صلہ مل جائے گا دوست نہیں بنے گا۔

ذکر قلبی وہ عبادت ہے جسے فرشتے نہیں لکھتے۔

شہیدوں کی ارواح فرشتے نہیں قبض کرتے۔

رہبر کو دیکھتے دیکھتے انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔

خزانہ خزانہ کہنے سے خزانہ نہیں ملتا خزانچی سے خزانہ ملے گا۔

ایک ترازو میں ہر ایک کو تولا نہیں جا سکتا۔

مجذوب لوگ بے پھل درخت ہیں جو اپنا وزن بھی نہیں اٹھا سکتے۔

آگ میل کو کھا جاتی ہے۔

وہا آگ میں ڈالنے سے آگ ہو جاتا ہے۔

روح اللہ کے نور میں فنا ہو کر نور ہو جاتی ہے۔

بت پرست اور نفس پرست دونوں غیر اللہ پرست ہیں۔

ایک نفس کی پوجا ستر شیاطین کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ بال بچے نہیں رکھتا۔ دوست رکھتا ہے۔

قلب سے حجت نکل جائے فعل بندگی پورا ہو جاتا ہے۔

دجال کیساتھ امیر لوگ اور عالم لوگ معلق ہوں گے۔

دولت مند آدمی اور بہت بڑے عالم کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔

گستاخی اور بے ادبی ابلیس کا فعل ہے۔

وصال کے بعد انبیاء و اولیاء زندگی سے زیادہ قربت خداوندی میں ہوتے ہیں۔

کام تو اللہ خود کرتا ہے نام بندے کا کرتا ہے۔

ایمان کی تکمیل عشق اور عشق کی تکمیل رضا سے ہوتی ہے۔

نبوت اور ولایت نہ کسی کے علم کے محتاج ہیں اور نہ کسی کی دولت کے۔

پیر کی صحبت اللہ اور رسول کی صحبت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ذات اور قبیلے بنائے تاکہ مخلوق کو آپس کی پہچان کیلئے اور انبیاء اولیاء بنائے اپنی پہچان کیلئے۔

ہمارا ایک دن کا مرید آج کل کے پیروں سے بدرجہا افضل ہے۔ ہم جن کو مرید کر رہے ہیں بڑھاپے تک پہنچتے پہنچتے برگزیدہ ہو جائیں گے۔

پہلو بدلنے والا آدمی ناقص ہے۔

جو قوم آپس میں جھگڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم کی مدد نہیں کرتے۔

جو قلب رازدار نہ ہو اس کو راز نہیں دیا جاتا۔

راہ طریقت ذریعہ نجات ہے۔ ذریعہ معاش نہیں۔

روح کو اللہ کی معرفت ہے اور روح سے ہی پرسش اعمال ہے۔

جو شخص دنیا فریب سے کماتا ہے اس کے دین میں بھی فریب ہے۔

مرید کی غلاظت پیر کی طرف دوڑتی ہے' پیر کو اپنی صفائی بھی کرنی پڑتی ہے جیسے برتن صافی سے صاف کیا جاتا ہے اس برتن کی میل صافی کو بھی لگ جاتی ہے پھر صافی کو صاف کرنا پڑتا ہے۔

قدرت کاملہ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ سب سے بڑی قدرت یعنی قدرت کاملہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا کر دوبارہ لکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حکموں پر قادر ہیں۔ تقدیر پر قادر ہونا اس بڑی طاقت کا نام ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں اپنی روح پھونکی اور حضرت آدم علیہ اٹھ بیٹھے تو آپؑ کو چھینک آئی اور آپؑ کی ناک سے ایک لعاب نکلا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس لعاب کو جنت میں ایک سیب کے درخت کی جڑ میں ڈال دو پھر وقت گزرنے پر اس سیب کے پودے کو جو پھل لگے گا ان پھلوں سے ایک سیب حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم خداوندی حضرت بی بی مریم علیہ کے پاس لائے اسے کھانے سے آپؑ حاملہ ہو گئیں۔

نماز حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا اس دور میں کچھ پیر لوگ اپنے مریدوں کو نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ فرمایا حضورؐ کے پاس ایک قبیلہ آیا اس نے اس شرط پر اسلام اختیار کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دین میں نماز نہیں اس میں خیر نہیں۔ ان کی یہ شرط منظور نہ فرمائی آخر اس قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا اور نماز اختیار کی۔ فرمایا ہمارے سیدنا عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز کا ارشاد سیرۃ فخر العارفین میں درج ہے کہ فرض، عبادات ترک کر کے نفلی عبادات کرنا ایسا ہے کہ جیسے عورت کے پیٹ میں حیض اکٹھا ہو رہا ہو جس کا کچھ معلوم نہیں کہ حمل ہے یا حیض۔ ایک بار فرمایا جس کا سر اللہ کے آگے نہیں جھکتا اس سے ہمارا کیا واسطہ۔

ایک بار آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آتے ہی کہا (اسی نا نیتی اے نہ قضا کیتی اے) حضرت قبلہ روحی نے فرمایا ابلیس بھی جب سے راندہ درگاہ ہوا ہے نا اس نے نیت کی نا اس کی قضا ہوئی ہے۔

تبلیغ زندہ بزرگوں کا کام ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ جب بزرگ لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو تبلیغ رک جاتی ہے۔ یہ زندہ بزرگوں کا کام ہے۔ لوگوں کو مزارات سے دنیاوی و روحانی فیض پہنچتا ہے جب اہل مزارات دین کے فیض کیلئے کسی سائل پر کرم کرتے ہیں تو زندہ بزرگ کے پاس بھیج دیتے ہیں آپ کے ایک مرید سعید میاں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے راہبر کی ضرورت تھی میں بابا صاحب کے مزار پاک پٹن شریف میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ مجھے کامل پیر ملائیں میں نے خواب دیکھا کہ بابا صاحب مجھے فرمارہے ہیں ان سے مرید ہو جاؤ۔ وہ شکل میں نے دیکھ لی کچھ مہینوں بعد حضرت قبلہ اپنے مریدوں کے ہمراہ شجاع آباد تشریف لائے تو میں بھی انکا سن کر زیارت کیلئے گیا میں نے حضرت قبلہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں اور فوراً مرید ہو گیا۔ محمد اسلم جج صاحب بھی بیان کرتے تھے کہ میں حضرت شہباز قلندر کے دربار پر حاضری دیا کرتا تھا کہ کامل ولی مل جائے چندماہ ہی ہوئے تھے کہ میں حضرت قبلہ سے بیعت ہو گیا آپ کے ایک مرید سید صفدر حسین شاہ جو اولاد حضرت ابوالفتح دریا قدس اللہ سرہ العزیز متو مبارک رحیم یار خان

بیان کرتے ہیں کہ میں جب مرید ہوا اپنے کنبہ کو بھی مرید ہونے کو کہا تو انہوں نے کہاکہ ہم آل رسولؐ ہیں اور پیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں کیا ضرورت پڑی کہ کسی کے مرید ہوں ۔ تو میرے کنبہ کے ایک فرد نے خواب میں دیکھا کہ سید جلال الدین بخاری رحمت اللہ علیہ اوچ شریف فرمارہے ہیں کہ تم احمد میاں کے مرید کیوں نہیں ہوجاتے وہ تو کافروں کو مسلمان کرتے ہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا فیض کے لئے بیعت ہونالازمی ہے بیعت کے بغیر فیض نہیں ملتا کسی ولی کا بیٹا بھی مرید نہ ہو تو وہ فیض سے محروم ہو جاتا ہے۔

پسر نوح بابداں بنشست خاندان بنوتش ختم شود
سگ صحاب کہف بانیکاں گوفت مردم شود
کلام شیخ سعدی شیرازیؒ

اعزاز محمدؐ بنیامین صاحب سکنہ رحیم یار خان بیان کرتے ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا: سوہنے کے اگلے دو دانتوں کے درمیان جو وقفہ ہے اوپر کے دانتوں میں ایسی علامت والا بادشاہ یا اولوالعزم بزرگ ہوتا ہے میرے دانت بھی سوہنے کے دانتوں کی طرح ہی تھے۔

حصہ سوم

کرامات

حضرت قبلہ روحی فداہ سے بے شمار کشف و کرامات کا اظہار ہوا اگر لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے اس لئے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

جان کنی میں نزول بزرگان دین حاجی عبدالمجید صاحب خلیفہ معظم سکنہ کوئٹہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی صاحب عبدالرحمان صاحب اچانک وفات پا گئے میں وسوسوں کا شکار ہو گیا کہ ان کو توبہ کی توفیق بھی نہ ہوئی ایک رات میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حاجی میاں کو تو ہم لینے آئے تھے اس خواب کے بعد میرا وسوسہ ختم ہو گیا اس طرح کے کئی واقعات اور بھی سننے میں آئے ہیں نزع کے عالم میں کچھ بھائیوں نے کہا کہ حضرت تشریف لائے ہیں یہ کہتے ہوئے فوت ہو گئے۔

آپ کی محفل میں نزول بزرگان دین حضرت قبلہ روحی فداہ سکھر شریف میں اپنے حضرت سیدنا دادا حضور کا عرس شریف کرا رہے تھے کہ محفل سماع میں ایک حکیم بابا عبدالکریم صاحب جن کی عمر تقریباً 80 سال تھی اس نے دیکھا کہ مقام محفل سماع کے اوپر چھت جواہرات اور ہیروں کی ہے اور اوپر سے سفید گھوڑوں پر سفید لباس میں بزرگان دین تشریف لا رہے ہیں زمین پر اترنے کے ساتھ گھوڑے غیب ہو جاتے تھے اور وہ بزرگان دین محفل میں داخل ہونے کے ساتھ غائب ہو جاتے تھے۔ محفل سماع کے اختتام پر حکیم صاحب نے حضور قبلہ روحی فداہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے ایسے دیکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم خوش نصیب ہو اور تیری عقیدت خوب ہے کہ تم نے ظاہر آنکھوں سے دیکھ لیا ہے یہ ہماری محفلوں میں ہمارے سلسلہ عالیہ کے پیران عظام تشریف لاتے ہیں۔

روح نے حکم دیا صوفی محمد نواز صاحب چک عباس نے فرمایا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ چارپائی پر سو رہے تھے اور میں آپ کی چارپائی کے ساتھ سو رہا تھا۔ اسی عالم میں مجھے خواب آیا کہ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ محمد نواز ہمارے پاؤں دباؤ اور نماز کے وقت پر ہمیں جگا دینا۔ میں اٹھ گیا اور ادب کی وجہ سے پاؤں نہ دبائے کہیں نیند خراب نہ ہو جائے پھر میں سو گیا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ اٹھ گئے اور فرمایا کہ بھائی اٹھو نماز کا وقت جا رہا ہے ہم نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ جماعت ہو چکی تھی۔ واپسی پر میں نے اپنی خواب حضور کو عرض کی کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری روح نے تم کو بتا دیا تھا مگر تم نے عمل نہیں کیا۔

لاعلاج مریض دست مبارک لگانے سے شفایاب ہو گیا امام دین صاحب سکھر والے کی بیوی کو گلے کا مرض ہو گیا اور گلے کے ہنجیر جلن کے ساتھ ہوتی جاتی تھی۔ مریضہ قریب المرگ ہو گئی مریضہ کو ڈاکٹروں اور حکماء سے دیکھایا گیا اور علاج معالجہ بھی کر لیا گیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ایک مشہور حکیم ابراہیم صاحب نے کہا کہ یہ لاعلاج مرض ہے اگر اس کے حق میں کوئی بزرگ کامل دعا فرما دیں تو اسکی جان بچ سکتی ہے ورنہ ہلاکت یقینی نظر آتی ہے ڈاکٹروں کا کہنا یہ تھا کہ آپریشن ہوتا تو ممکن ہے مگر اس میں زیادہ تر مواقع موت کے ہی نظر آتے ہیں خال خال آدمی بچتا ہے۔ بچنے یا نہ بچنے کا ذمہ ہم نہیں لیں گے۔ امام دین صاحب نے حاضری دے کر عرض کی یا تو مجھے 2000 روپے عنایت فرمائیں تاکہ اس کا آپریشن کرایا جائے اور پھر بچنے کی امید بھی کم ہے یا پھر خدا ترسی فرما کر دعا فرما دیں تاکہ اس مہلک مرض سے خلاصی ہو پھر آپ نے مریضہ کو دیکھا اور اپنی انگل مبارک گردن پر جہاں گانٹھیں تھیں مس فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہو جائیں گی وہ مریضہ بالکل صحت یاب ہو گئی۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
گر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

برائی سے بچالیا ایک مرید جسے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ابھی تقریباً" ۳-۲ ماہ ہوئے تھے جو حضرت قبلہ روحی فداہ سے مرید ہوا تھا۔ غفلت کی وجہ سے اس نے اپنے گاؤں کی ایک عورت سے بدکاری کرنے کا وعدہ کیا اور مقررہ وقت پر جب عورت وہاں پہنچی تو آپ کے مرید کو اجرائے قلب ہو گیا اس قدر ذکر فکر عشق و محبت ذوق و مستی پیدا ہوا کہ تمام کچھ بھول بھال کے دربار شریف کی طرف بھاگنا شروع کیا جبکہ دربار شریف جائے مقام بدکاری سے تقریباً" ۱۰ میل کے فاصلہ پر تھا پیدل وہاں سے بھاگ کر دربار عالیہ پہنچا اس رات محفل سماع ہو رہی تھی حضرت قبلہ روحی فداہ کے قدموں پر آ کر گر پڑا اور اپنے ناپاک ارادے پر نادم ہوا۔

دنیا دار عارف بن گیا حضرت قبلہ روحی فداہ کے پیر بھائی جناب حضرت محمد اسماعیل صاحب جو کہ حضرت قبلہ روحی کے خدمتگاروں میں تھے اور کوئٹہ مقیم تھے انہوں نے اپنے خاندان کا چوہدری عبدالکریم جو دنیادار آدمی تھا۔ کاروباری نشیب و فراز ہی سے گزر رہے تھے۔ دین سے بالکل بیگانہ تھے۔ اسے مرید کرانا تھا محمد اسماعیل صاحب نے حضرت روحی فداہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو چائے نوش کرنے کیلئے پیش کی آپ چائے پیتے رہے۔ محمد اسماعیل صاحب نے عرض کی حضرت ایک آدمی کو سیدھا کرنا ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ بلاؤ کون ہے۔ جناب محمد اسماعیل صاحب نے جناب عبدالکریم صاحب دنیا دار کو لا کر پیش کر دیا۔ آپ نے ان کو صرف ایک توجہ دی جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور اسی ذوق و مستی میں رہے۔ ہوش میں آنے کے بعد مرید ہو گئے بعد میں صاحب اجازت و خلافت بھی ہوئے۔ آپ ہمیشہ محویت اور تصور شیخ میں رہے عجب حالات کا آپ سے اظہار ہوتا تھا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی طبیعت معصوم ہو گئی ہے۔

نسبت اعصائے موسوی حضرت قبلہ روحی فداہ کے اکثر مریدوں پر مؤکلی پیروں اور جادوگروں نے قوت مؤثرہ ڈالی زیر اثر کرنے کیلئے لیکن ان کی اپنی قوت مؤثرہ سلب ہو گئی اور اکثر یہ مؤکلی فقیر اور جادوگر تسلیم کرتے کہ آپ لوگوں پر کسی ولی کامل کا ہاتھ ہے اس طرح کا واقعہ غلام رسول صاحب سکنہ حیدر آباد بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست مجھے اپنے پیر کے پاس لے گیا جو کہ عملیات میں بہت مشہور تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جاتے ہی حضرت قبلہ روحی فداہ کا تصور کیا جس سے اس مؤکلی فقیر کی ناپاک قوت ختم ہو گئی اور وہ اپنے مرید تنہائی میں لے جا کر کہنے لگا تم اس شخص کو کیوں لائے ہو میری قوت ختم ہو گئی ہے۔ واقعی اولیاء اللہ کی نسبت اعصائے موسوی کی طرح کام کرتی ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا ندیم (رحیم یار خان) نے دیکھا روضہ اطہر میں حضور پاک ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے پیرو مرشد کو ہمارا سلام کہنا اور ہماری طرف سے یہ عصا دے دینا اور کہنا اس عصا سے ان منافقین کی خبر گیری فرمائیں۔ آپ ؒ منافقین سے نرمی برت رہے ہیں حضرت قبلہ ؒ نے ارشاد فرمایا یہ عصا گمراہ حاکمین کے لئے دیا گیا۔ اور فرمایا یہ عصا آپ ﷺ نے مجھے عالم روحانیت میں دیا ہے۔

مردہ زندہ ہو گیا ایبٹ آباد میں آپ کی بیکری تھی بیکری میں ایک لڑکا فوت ہو گیا آپ بہت پریشان ہوئے کہ اس کی وارث کیا سوچیں گے۔ آپ قبلہ روحی نے لڑکے کی لاش پر اپنا رومال ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور استدعا کی لڑکے کے بدن میں حرکت پیدا ہو گئی اور دوبارہ لڑکا زندہ ہو گیا۔ دنیا کی کوئی طاقت مردوں کو زندہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے نزدیک ممکن چیز ہے حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہے جو مردے کو پھونک مار کر زندہ کردے اور مردہ دل کو زندہ کردے۔

گناہ سے بچالیا حضور قبلہ روحی فداہ کے ایک مرید بیان کرتے تھے کہ عالم شباب میں ایک حسین عورت مجھ پر مائل ہو گئی تنہائی پاکر عریاں حالت میرے پاس آگئی۔ میرے دل میں خلل پیدا ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ روحی اچانک غصے کی حالت میں کھڑے ہیں حالانکہ اس وقت ۷۰۰ میل میرے گھر سے دور تھے اور اپنی جھلک دکھا کر غائب ہو گئے۔ اور مجھ پر ایک لرزہ اور خوف طاری ہو گیا۔ اور وہ عورت یہ حالت دیکھ کر چلی گئی اور آپ کے وسیلے سے عظیم گناہ سے محفوظ ہو گیا۔ قرآن شریف میں ہے کہ یوسف علیہ السلام پر اپنے رب کی دلیل آگئی۔

آپ کا فیصلہ عدالت کا فیصلہ آپ کے دو ہمسائیوں میں زمین کا تنازعہ تھا آپ نے دونوں کو بلا کر فیصلہ دیا کہ تم آپس میں مت لڑو اور زمین کا نصف رکھ لو لیکن ان میں سے ایک فریق نہیں مانا آپ نے مدعا علیہ کو اجازت دی کہ تم عدالت میں دعویٰ دائر کرو عدالت نے وہی فیصلہ دیا جو حضرت قبلہ روحی نے دیا کہ نصف نصف رکھ لو ورنہ قانوناً" ایک فریق ہی مالک ہوتا۔

آپ کے غصے سے ایک پیر ہلاک ہو گیا صادق آباد میں ایک پیر صاحب لاہور سے آئے بہت لوگ ان کے مرید تھے حضرت قبلہ روحی کے مریدین بھی ان پیر صاحب نے گفتگو میں اپنے مریدوں سے پیش گوئی کی کہ پاکستان پر عنقریب روس قبضہ کر لے گا۔ اس وقت افغانستان میں روسی فوج داخل ہو رہی تھی حضرت قبلہ روحی فداہ کے مریدوں نے یہ بات حضرت قبلہ سے عرض کی کہ فلاں پیر صاحب یہ پیش گوئی کرتے ہیں آپ یہ بات سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا وہ پیر بکواس کرتا ہے اس کو اپنی موت کا علم بھی نہیں وہ پیر اپنے مریدوں سے ہو کر گھر

پہنچتے ہی ہلاک ہو گئے ۔

تخت پر دیکھا گلاب احمد صاحب مرحوم خلیفہ مجاز سکنہ ایبٹ آباد نے کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ حضرت قبلہ کچھ بزرگوں کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں تخت اڑا جارہا ہے اور اس کے بعد تخت آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ بات حضرت قبلہ روحی کے گوش گزار کی آپ نے فرمایا وہ ہم نہیں تھے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے گلاب احمد صاحب کو ہماری شبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے ہیں آپ اپنی امت پر دورہ لگاتے ہیں ۔

باکسنگ جیت گیا ملک منظور احمد مرحوم سکنہ راولپنڈی بیان کرتے تھے کہ میں آرمی میں ملازم تھا اپنی یونٹ کی طرف سے باکسر تھا میرے مدمقابل کو اس کے پیر صاحب نے تعویز دیئے کہ تم جیت جاؤ گے میں نے حضرت قبلہ روحی فداہ سے عرض کہ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا مقابلہ ہو ہمارا تصور کرلینا میرا مدمقابل طاقتور اور باکسنگ کا ماہر تھا لیکن وہ ہار گیا۔

طوائف راہ راست پر آگئی ایک شخص جس کی لڑکی طوائفوں کے گروہ میں شامل ہو گئی تھی ۔ اس شخص نے حضرت قبلہ روحی سے عرض کی اگر لوگوں کو علم ہو گیا تو میں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہوں گا۔ آپ کرم فرمائیں کہ وہ ہدایت پر آجائے آپ نے فرمایا کہ اچھا ہم خیال کریں گے ۔ اس طوائف نے خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ نے اسے اٹھا کر پھینکا اور ڈانٹا کہ اگر تو باز نہیں آئی تو تیری جان نکال دیں گے ۔ اس دہشت سے وہ اٹھی تو وہ چارپائی سے دور پڑی تھی اس کے بعد وہ تائب ہو گئی اور اس نے باعزت زندگی اختیار کی ۔

شیطان نے ورغلایا جلال الدین صاحب سکنہ کوئٹہ کی زوجہ نے بیان کیا کہ حضرت قبلہ روحی کے سکھر قیام کے دوران عرس شریف کے دن قریب تھے میں اپنے خاوند سے کہا کہ عرس شریف میں نہیں جائیں گے جب تک حضرت قبلہ ہمیں خط نہ لکھیں اس کے بعد ہمیں خط مل گیا ۔ ہم عرس شریف میں حاضر ہوئے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ جلال کو خط لکھ دو اس کی بیوی کو شیطان نے ورغلایا ہے اس کے بعد ہم نے توبہ کی ہمیں خط ملے یا نہ ملے عرس شریف میں حاضری دیں گے۔ اس طرح دوسرا واقعہ جلال الدین اور اسکی بیوی کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوئٹہ شہر سے چلتن مارکیٹ چھاؤنی میں محفل میں شرکت کیلئے آیا

کرتے تھے۔ ایک دفعہ محفل کے بعد گھر جانے کیلئے سڑک پر آئے تو بہت اندھیرا اور ویرانہ تھا بہت خوف محسوس ہوا اس وقت غائبانہ روشنی نمودار ہوئی جس سے سڑک روشن ہوگئی اور گھر تک ہم بے خوف و خطر چلے گئے۔

آپکی دعا سے اولاد آپکی دعا سے بے شمار مایوس اور لاعلاج لوگوں کے ہاں اولادیں ہوئیں بالترتیب تحریر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے ماسٹر محمد افضل صاحب سکنہ رحیم یار خان کہتے ہیں کہ میری اور میری ہمشیرہ کہ کوئی اولاد نہ تھی بہت عرصہ شادی کو گزر گیا آخر حضرت قبلہ روحی فداہ کا علم ہوا حاضر ہوئے عرض کی اولاد کیلئے دعا کریں آپ نے فرمایا کہ دعا کریں گے اس کے فورا" بعد میرے اور ہمشیرہ کے ہاں اولاد ہوگئی اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔

آپ کے دم میں اثر صوفی محمد اصغر صاحب سکنہ رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ میرے سسر کو زہریلے سانپ نے ڈس لیا جو احمد پور شرقیہ میں رہتے تھے مجھے اطلاع پہنچائی گئی کہ ان کی حالت ابتر ہے میں حضور قبلہ کہ خدمت میں حاضر ہوگیا عرض کی آپ نے مجھ پر دم کیا مریض کو وہاں فائدہ ہوگیا میں پانی پی لیا اس کے بعد میں سسر صاحب کے ہاں احمد پور شرقیہ چلا گیا ۔ ان کی طبیعت بحال ہو چکی تھی میں نے پوچھا کب سے آرام ہوا ہے انہوں نے کہا کہ صبح دس بجے سے آرام ہے میں نے جب دم کیا ہوا پانی پیا تھا اس وقت صبح کے ٹھیک دس بجے تھے ۔ حضرت قبلہ روحی کی خدمت میں بہت سے سانپ ڈسنے والے اور باؤلے کتے کے کاٹ ہوئے آتے آپ پانی دم فرماتے مریض فورا" تندرست ہو جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ سانپ اور باؤلے کتوں کے اثرات زائل کرنے کا دم قندھار (افغانستان) کے ایک بزرگ کی طرف سے بخشش ہے۔

مجذوب نے آپ کا احترام کیا بابا اکبر علی شاہ ایک مجذوب آدمی تھے حضرت قبلہ روحی کے وطن میں ایک پہاڑ کی گھاٹی پر برہنہ رہتے تھے۔ اور عام لوگ ان سے اپنی حاجات کرانے کیلئے ان کی پاس حاضر ہوا کرتے اور مخلوق کے کام ان کی دعاؤں سے انجام پاتے ایک دفعہ آپ اکبر علی شاہ مجذوب کے قریب پہنچے تو جیسے ہی اکبر علی شاہ مجذوب کی نظر آپ پڑی تو وہ فورا" اوبا" کھڑا ہوگیا اور قریب کھڑے ہوئے آدمی سے چادر چھین کر اپنے برہنہ جسم کو فورا"

ڈھانپ لیا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ وہ مجذوب ہمارے احترام کیلئے کھڑا ہوا تھا کیونکہ اسکو ہماری بزرگی کا معاملہ سمجھ میں آگیا تھا اس لئے اسے احتراماً اٹھنا اور جسم ڈھانپنا پڑا۔

آپکے ارادے سے اولاد ہوئی حاجی عبدالرشید سکھر والے کی بیوی اماں حضرت کی تیمارداری کیلئے آئی تھی۔ اماں حضور کی دو جڑواں لڑکیاں پیدا ہوئیں حاجی عبدالرشید صاحب کی بیوی یہ دیکھ کر رونے لگی حضور قبلہ روحی گھر تشریف لائے آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہے اس نے کہا کہ آپکے ہاں دو لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں میری تو ایک لڑکی بھی نہیں ہے۔ آپ نے مراقبہ کیا کچھ عرصہ بعد آپکی لڑکیاں فوت ہوگئیں اس کے بعد عبدالرشید صاحب کے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

پتھر سے سونا عبدالعزیز صاحب سکنہ کوٹ سماہہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت روحی فداہ کے ساتھ ہری پور ہزارہ گیا آپ کسی مرید کی دعوت پر تشریف لے جارہے تھے راستے میں آپ نے کچھ چھوٹے چھوٹے پتھر اٹھائے فرمایا اس کو لے لو اس میں سونا نکلے گا میں نے لے لیا میں صراف تھا گھر آکر ان پتھروں کو پگھلایا صاف کیا تو اس میں سے سونا نکلا میں نے اس جگہ اور پتھر بھی اٹھائے لیکن سونا اسی میں سے نکلا جو پتھر حضرت قبلہ نے عنایت فرمائے تھے اس سفر کے دوران میرا کچھ مالی نقصان بھی ہوا اور دکان بھی بند ہوئی جو حضرت نے اس طرح پوری فرمادی۔

کتے نے کلام کیا سکھر قیام کے دوران آپ کی درگاہ عالیہ میں ایک کتا جو عرصہ سے رہ رہا تھا کچھ کتوں نے اس کتے کے کان زخمی کردیئے جس سے کتے کا زخم بڑھ گیا ایک دن کتا آپ کے پاس آیا اور مخاطب ہو کر عرض کی کثیر لوگ آپ سے شفاء پاتے ہیں میں آپ کا کتا ہوں اور تکلیف سے تڑپ رہا ہوں میرے لئے بھی کچھ کرو۔ آپ کو اس کی فریاد پر بہت رحم آیا آپ نے فوراً اس کتے کا علاج کروایا اور پانی بھی دم کردیا اس کے بعد کتا تندرست ہوگیا۔

حالت بدل گئی مولوی محمد حیات صاحب خلیفہ مجاز مرحوم سکنہ جہلم بیان کرتے تھے کہ ایک بار حضرت قبلہ روحی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ تنہا تشریف فرما تھے آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں مبہوت اس وقت آپ پر جلال تھا میں واپس آگیا حضورؒ نے فرمایا میرا ایک وہ وقت ہوتا ہے کہ اللہ ہی اللہ ہوتا ہے کسی نبی مرسل اور مقرب فرشتے کو بھٹکنے کی اجازت نہیں

ہوتی۔ (الحدیث نبوی صلعم) عرس کے موقع پر ایک مولوی صاحب سے دوران گفتگو آپ ؒ پر عجب کیفیت طاری ہوئی اپنا دایاں ہاتھ بلند فرماکر فرمایا مولوی کیا سمجھتا ہے۔ یہ ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے

نور کی بارش نذیر احمد صادق آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت قبلہ کی صادق آباد میں دعوت تھی جب آپ سواری سے اترے تو آپ پر ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی لیکن زمین پر تری نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد آستانہ شریف پر حاضر ہوا عرض کی کہ حضرت ایسے دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بارش نہیں تھی بلکہ نور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بار حضور صلعم کسی غزوہ سے واپس آئے تو آپ پر ہلکی بارش ہورہی تھی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ نے آپ کے کپڑے کو ہاتھ لگایا اور عرض کی آپ کے کپڑے سوکھے ہوئے ہیں آپ صلعم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ بارش نہیں ہے یہ نور ہے۔

مجذوب نے بھیجا حضرت قبلہ روحی کے سکھر قیام کے دوران کا واقعہ ہے کہ مجذوب قاضی بابا مستجاب الدعوات بزرگ تھے ان کے پاس بہت سے لوگ دعائیں کروانے کیلئے جاتے جو سکھر شہر میں مقیم تھے۔ ایک شخص قاضی بابا کے پاس گیا کہ دعا کریں کہ مجھے کوئی کامل ولی مل جائے تو قاضی بابا نے سندھی زبان میں کہا کہ "متھے حقوں پیر آہے" یعنی اوپر حقہ پیر ہے وہ شخص قاضی بابا کے ارشاد کے مطابق پیر کی تلاش کرتا رہا ایک دن حضرت قبلہ روحی کو آستانہ میں حقہ پیتے پالیا اور مرید ہو گیا۔

سینکڑوں میل سے کھینچ لیا حاجی عبدالرشید صاحب سکنہ سکھر بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا زاد بھائی کا ایک لڑکا تھا جو پیدائشی بہرا گونگا تھا جس کا نام محمد ریاض تھا۔ جسمانی طور پر وہ صحت مند تھا۔ ریاض کو کوئی شخص پکڑ کرلے گیا۔ کافی عرصہ گزر گیا کوئی پتہ نہیں چلا ایک دن حضرت قبلہ روحی اپنے پیرو مرشد کا فاتحہ کروا رہے تھے شب کو محفل سماع کے وقت ریاض کا والد حاضر ہوا اور عرض کی مجھے اپنے بیٹے کی جدائی برداشت نہیں میرا بیٹا ملنا چاہیے۔ حضرت قبلہ روحی نے اسی وقت مراقبہ کیا اور مراقبہ کے بعد محفل سماع کا حکم دیا۔ ادھر گلی میں شور مچ گیا کہ ریاض گلی میں کھڑا ہے اور اس کا والد شکر بجا لایا۔ اس واقعہ کے چند دن بعد حضرت قبلہ نے حاجی عبدالرشید صاحب سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ریاض کہاں تھا پھر خود ہی فرمایا کہ ریاض بلوچستان کی پہاڑیوں میں خرکاروں کے پاس تھا۔ وہاں سے ہم نے کھینچ لیا۔

لنگر سے شفاء حافظ محمد اقبال مرحوم سکنہ رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کو سخت تکلیف تھی میں اپنی والدہ کے ہمراہ دعا کیلئے سکھر حضرت قبلہ روحی کی خدمت میں حاضر ہوا میری والدہ کو معالج نے بڑا گوشت بند کیا ہوا تھا۔ لنگر میں بڑا گوشت پکا ہوا تھا۔ والدہ صاحبہ نے مجبوراً" کھالیا وہیں سے شفاء حاصل ہو گئی اور مرض بالکل جاتا رہا۔

باران رحمت ایک دفعہ رحیم یار خان میں موسم گرما میں بالکل بارش نہیں ہوئی تھی۔ انتہا کی گرمی تھی جمعہ کی نماز کے بعد لوگوں نے حضرت قبلہ سے عرض کہ کہ آپ دعا کریں کہ رحمت کی بارش ہو آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ابھی پندرہ ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ ایک بادلوں کا طوفان آیا اور بارش شروع ہو گئی حالانکہ اس وقت دور دور تک بادلوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ حضرت قبلہ کی دعا کا اثر تھا کہ کئی روز تک وقفے وقفے سے بارش ہوتی رہی۔

نظام حکومت میں روحانی تصرف 1977ء کو حکومت کے خلاف تحریک چلی تو عوام میں بہت قتل و غارت ہوئی نہتے عوام بے دردی سے قتل کیے جا رہے تھے۔ ۲۶ چاند کی تاریخ کو آستانہ عالیہ پر محفل سماع تھی سب حاضرین آپ کے قدموں میں گر گئے اور عرض کی کہ ہر طرف قتل و غارت ہے اور ملک کی بقاء کو بھی خطرہ ہے دعا کریں آپ نے دعا کی بعد میں آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اسلام اور اس ملک کا بھلا فرما۔ اور فرمایا کہ تم لوگ فکر مت کرو جو کچھ ہونے والا ہے ہم تمہیں پہلے بتا دیں گے۔ ۱۹۷۷ء مارشل لاء لگنے سے ۱۵ دن پہلے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھٹو کا اقبال گرا دیا ہے۔ روحانیت میں ہم نے فوج کو یہ حکم دیا کہ بھٹو اور اس کے وزراء کو گرفتار کر لو اور رات کے وقت ہم اس کے محل میں گئے یہ ہمارے سامنے اکڑا ہم نے گریبان سے پکڑ کر زمین پر دے مارا اور اس کا سر پھٹ گیا۔ فرمایا کہ بھٹو پر موت مسلط کر دی ہے اگر ضیاء الحق اسے چھوڑ بھی دے یہ اپنی موت مر جائے گا۔ مارشل لاء کے بعد لوگوں نے آپ سے عرض کہ کہ لیڈر لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ دوبارہ الیکشن ہوں آپ نے فرمایا کہ دس سال تو یہی حکومت رہے گی آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے نظام حکومت کے متعلق آپ نے بہت کچھ فرمایا از مصلحت تحریر میں نہیں لا رہے۔

اولیاء اللہ کا فرمان نذیر احمد سکنہ صادق آباد بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ روحی ہمارے

گاؤں میں دعوت میں تشریف لائے ایک شخص آپ سے ملنے کیلئے آیا آپ گفتگو فرما رہے تھے اس شخص نے اعتراض کیا کہ آپ کا یہ ارشاد قرآن و حدیث میں نہیں ہے آپ نے فرمایا اولیاء اللہ کا فرمان قرآن و حدیث میں نہ بھی ہو لیکن قرآن و حدیث کے مطابق ہوتا ہے جیسے ہم کہیں کہ اس گاؤں سے ہمارے جانے کے بعد مرگ ہو جائے گی اگر ہو جائے گی تو بات صحیح ہو گی لیکن قرآن و حدیث میں تو کہیں نہیں ہے اسی دن آپ کے جانے کے بعد گاؤں میں مرگ ہو گئی۔

خط واپس کر دیا محمد یار ندیم صاحب سکنہ رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ سکھر میں حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ایک کلاس فیلو جو سلسلہ عالیہ میں داخل تھا اس کا دستی خط پیش کیا جو آپ کو لکھا گیا تھا آپ نے ہاتھ میں لیتے ہی فرمایا کہ اس کو یہ خط واپس کر دینا اور کہنا کہ ہم مجازی عشق کی تکمیل کیلئے نہیں ہیں اگر اللہ اور اس کے رسول کا راستہ چاہتے ہو تو درست ہے بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے اپنی معشوقہ حاصل کرنے کیلئے دعا چاہی تھی جو حضرت قبلہ روحی نے خط پڑھے بغیر واپس کر دیا۔

فسادی انجام کو پہنچ گیا حضرت قبلہ روحی فداہ کے وصال کے بعد عرس مبارک کے موقع پر ایک بدمعاش آیا اس نے زائرین کیساتھ بہت دنگا فساد کیا ازراہ ادب زائرین نے خاموشی اختیار کی کچھ ماہ بعد کسی جرم میں پولیس کے ہاتھوں قتل ہو گیا اور وہ اپنے انجام کو پہنچا۔

خواب میں علاج کا حکم دیا محمد سبحان خان صاحب سکنہ گھوٹکی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قبلہ روحی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھے اسی دوران مجھے خارش کی شکایت ہو گئی انتہائی علاج کے باوجود افاقہ نہ ہوا میرے دل نے چاہا کہ اب خودکشی کر لوں ایک رات خواب میں حضرت قبلہ روحی کی زیارت ہوئی اور مجھے حکم دیا کہیں سے دوائی لے لو تم ٹھیک ہو جاؤ گے میں نے سوچا کہ علاج تو بہت کروایا ہے چلو بحکم پیرومرشد دوائی لے لیتا ہوں ایک ڈاکٹر سے رجوع کیا اس نے مرہم دی کہ جسم پر ملنی ہے اسی دن افاقہ شروع ہو گیا اور خارش سے بالکل نجات مل گئی۔

مومن آئینہ جمال جہاں ہے ایک دفعہ حضرت قبلہ روحی فداہ کی درگاہ میں کچھ افسران سوال پوچھنے کیلئے آئے آپ کلام فرماتے رہے اور وہ سنتے رہے آپ نے ان کے تمام

سوالوں کے جوابات دے دیئے وہ حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ حضرت آپ نے ہمارے تمام سوالات کے جوابات جو دل میں لے کر آئے تھے بغیر بتائے دے دیئے۔ حضرت قبلہ روحی نے فرمایا کہ مومن آئینہ جمال جہاں ہوتا ہے جو کچھ اس کے سامنے آئے وہ سب شیشے کی طرح آجاتا ہے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔

امی آدمی حقہ پینے سے عالم ہو گیا ایک دفعہ حضرت قبلہ روحی فداہ حاصل پور تشریف لے گئے اور حافظ غلام سرور کے مکان میں تشریف فرما تھے آپ حقہ پی رہے تھے آپ کے پاس ایک امی دیہاتی مرید بھی بیٹھا ہوا تھا آپ کے پاس تین عالم سوال پوچھنے کیلئے آئے آپ نے حقہ اپنے امی دیہاتی مرید کو دیا اور فرمایا کہ اس کو پیو امی مرید حقہ پیتا رہا اور ان عالموں کے جواب بھی دیتا رہا امی مرید نے ایسے جواب دیئے کہ علماء لوگ دنگ رہ گئے۔

جنوں نے آپ کی بیعت کی ایک دفعہ حضرت قبلہ روحی فداہ سکھر میں تشریف فرما تھے رات کو دستک ہوئی آپ باہر تشریف لے گئے دیکھا تو دو آدمی آئے ہوئے ہیں ایک بوڑھا دوسرا جوان تھا آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم جن ہیں ہم نے آپ کی شہرت سنی ہے اور آپ کے مرید ہونا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم بیٹھک میں جا کر بیٹھ جاؤ ہم ابھی آتے ہیں آپ تشریف لائے اور آپ نے جنوں سے فرمایا کہ ہاتھ دو جن لڑکے نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیئے لیکن بوڑھے جن نے ہاتھ دینے کی بجائے پاؤں دینا چاہا آپ نے بوڑھے جن کو مارا وہ بھاگ گیا جن نوجوان لڑکا آپ کا مرید ہو گیا ایک دفعہ جب آپ کوئٹہ میں تشریف فرما تھے شہر میں ایک بہت بڑا مکان کرائے کیلئے خالی تھا لیکن کرائے پر کوئی شخص نہیں لیتا تھا کیونکہ اس میں جنات رہتے تھے آپ نے وہی مکان کرائے پر لیا رات کو جنات نے دروازہ کھٹکھٹایا اور حرکتیں کیں آپ نے اپنا عصا لیکر انہیں خوب مارا دوسری رات دروازہ پر دستک ہوئی آپ باہر تشریف لائے ایک بوڑھا اور اس کے پیچھے کافی تعداد میں آدمی تھے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو بوڑھے جن نے عرض کی میں ان کا سردار ہوں یہ تمام جن ہیں بوڑھے جن نے کہا کہ ہم آپ سے صلح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اس مکان میں رہیں اور ہم بھی رہیں گے. آپ نے جواب دیا کہ اس مکان میں انسان ہی رہیں گے وہ جنات پھر اس مکان کو چھوڑ گئے۔

حضرت کو مدد کرتے ہوئے دیکھا عبدالغفور صاحب سکنہ رائے ونڈ نے فرمایا کہ میری ڈیوٹی محکمہ ریلوے میں بلوچستان کے ایک سنسان ریلوے اسٹیشن پر لگی ہوئی تھی میں کسی کام کے سلسلے میں دوسرے اسٹیشن گیا کام کرنے کے بعد واپس اپنے ریلوے اسٹیشن پر آنا تھا تمام لوگوں نے کہا کہ رات کو آپ اس وقت نہ جائیں تقریباً" چھ میل کا فاصلہ ہے پہاڑی اور خطرناک راستہ ہے آپ اس وقت نہ جائیں صبح چلے جانا میں نے کہا کہ میں نے اپنی ڈیوٹی پر لازمی پہنچنا ہے میں لائن پر چلتا رہا راستہ میں مجھے خوف ہونے لگا میں نے اسی وقت حضرت قبلہ روحی فداہ کو یاد کیا میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ میرے آگے آگے تقریباً" ایک فرلانگ پر چل رہے ہیں میں آپ کے پیچھے چلتا رہا جب ہم اسٹیشن کے قریب پہنچے تو حضور قبلہ غائب تھے۔

آپریشن کے بغیر علاج ہو گیا جس وقت حضرت قبلہ روحی فداہ ہسپتال میں داخل تھے ان دنوں محمد نواز کے والد صاحب کو بھی وہی تکلیف ہو گئی جو حضور کو تھی اور حضور قبلہ آپریشن سے صحت یاب ہوئے محمد نواز نے عرض کی کہ میرے والد کو پیشاب کی سخت تکلیف ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپریشن ہو گا میرے والد صاحب بوڑھے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہو جائیں گے آپ کی دعا سے ٹھیک ہو گئے محمد نواز نے اپنے والد صاحب کی دوائی حکیم سے لی اور ٹھیک ہو گئے

چہرہ دیکھنے سے علاج ہو گیا اللہ دتہ صاحب خلیفہ مجاز راولپنڈی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ جگر کا مرض ہو گیا اس وقت میں ملٹری میں تھا ملٹری کے ڈاکٹروں نے کافی علاج کیا آخر کار لاعلاج سمجھ کر مجھے ملازمت سے ڈسچارج کر دیا اختر علی شاہ صاحب مجھے قبلہ روحی کے پاس لے گئے آپ نے مجھے مرید کیا اور فرمایا کہ ہمارے پاس روزانہ آیا کرو اور ہمارا چہرہ دیکھا کرو چہرہ دیکھنے سے لاعلاج جگر کے مرض کا علاج ہو گیا۔

مرغ وجد میں آگیا محمد نواز سکنہ چک عباس نے بیان کیا کہ محفل سماع تھی ایک مرغ بھی دیوار پر بیٹھا ہوا تھا جب محفل سماع شروع ہوئی تو وہی مرغ گردن ہلانے لگا ساری محفل سماع میں اپنی گردن ہلاتا رہا۔ حضرت قبلہ روحی کا انسان تو انسان جانوروں پر بھی تصرف تھا۔

ہماری چار آنکھیں ہیں سید صفدر حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ رات کو

محفل سماع تھی حضور قبلہ فجر کی نماز کیلئے دیر سے تشریف لائے میرے دل میں وسوسے آرہے تھے کہ سورج طلوع ہونے والا ہے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ناشتہ کیا ناشتہ کرنے کے بعد حضور قبلہ روحی تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ صفدر ایک دفعہ حضرت سیدنا عبدالحی شاہ صاحب بھی فجر کی نماز میں دیر سے تشریف لائے۔ ان کا مرید بار بار پیچھے دیکھ رہا تھا کہ کہیں سورج طلوع تو نہیں ہو گیا سیدنا عبدالحیٔ نے فرمایا کہ ہماری چار آنکھیں ہیں۔ ہم پیچھے بھی دیکھتے ہیں۔

ایک مرید کو ظالم سے نجات دلائی سکھر قیام کے دوران آپ کے پاس ایک سندھی مرید آیا عرض کی کہ ظالم زمیندار نے میری زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے اور مجھے مکان بنانے نہیں دیتا آپ خاموش ہو گئے پھر دوبارہ اس نے عرض کی آپ نے فرمایا کہ ہم اس کا انتظام کرتے ہیں۔ انہی دنوں اس زمیندار نے کہیں جانا تھا اپنی گاڑی میں سوار ہو کر سکھر اسٹیشن پر پہنچا تو وہاں ایک یورپین عورت کھڑی تھی۔ زمیندار نے کہا کہ آپ میرے ساتھ گاڑی میں سوار ہو جائیں میں آپکو روہڑی اسٹیشن پر پہنچا دیتا ہوں کیونکہ گاڑی جو ابھی چلی گئی ہے وہاں زیادہ دیر ٹھہرے گی وہ عورت زمیندار کے ساتھ جیپ میں سوار ہو گئی ظالم زمیندار اس عورت کو اسٹیشن پر پہنچانے کی بجائے اپنے گھر لے گیا کچھ دن خود اور اس کے نوکر اس عورت کے ساتھ زیادتی کرتے رہے پھر اسے اسٹیشن پر چھوڑ گیا۔ اس عورت نے ایوب خان کو خط لکھا کہ تمہارے ملک میں غیر ملکی عورت کے ساتھ ایسا ظلم ہوا ہے ایوب خان نے فوراً اسے گرفتار کرنے کے بعد پھانسی کا حکم دے دیا۔ حضور قبلہ روحی نے اپنے مرید سے فرمایا کہ اب جتنے مکان بنانا چاہو بنالیں اب وہ نہیں آئے گا۔

ایک پیر کو بے ادبی کی سزا وطن قیام کے دوران جب آپکو خلافت ہوئی تو وہاں ایک پیر صاحب بھی تھے جس نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ کئی بار آپ سے بحث و مباحثہ بھی کیا۔ ایک دفعہ آپ نے اس سے کہا کہ حضرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تم زیارت کراؤ میں آپ کا مرید ہو جاؤں گا۔ ہم اگر آپکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائیں تو تم ہمارے مرید ہو جاؤ اس نے کہا کہ سوچ کر بتاؤں گا۔ پھر وہ دوبارہ واپس نہ آیا لیکن مخالفت کرتا رہا۔ آخر کار اس کے مریدین اسے چھوڑ گئے اور اپنے گھر کا پانی بھی خود لاتا تھا۔ جب وہ مرا اسکی قبر کھودی تو

آگے بڑا پتھر آگیا اس طرح تین مرتبہ قبر کھودی گئی ناکامی ہوئی آخر کار تین گاؤں کے لوگوں نے ملکر تھوڑے پتھر ہٹا کر اسے دفن کردیا۔

آپ کے دست مبارک سے شفاء محمد یعقوب صاحب مرحوم جو حضور قبلہ روحی کے گاؤں کے تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں گھر سے کراچی جارہا تھا۔ تیزرو گاڑی میں بہت رش تھا کسی کا دھکا لگنے سے میں نیچے گر گیا۔ تیز گاڑی جارہی تھی میرا بازو ٹوٹ گیا علاج صحیح نہ ہونے کی وجہ سے بازو اندر سے گل گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اسے کاٹنا پڑے گا۔ میں حضرت قبلہ روحی کے پاس گیا حضور اسوقت چلم میں آگ ڈال رہے تھے بہت رویا اور عرض کی کہ حضرت ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بازو کاٹنا پڑے گا آپ نے میرے بازو کو پکڑ کر اوپر اٹھایا اور فرمایا کہ بازو تو تمہارا ٹھیک ہے ڈاکٹر ایسے غلط کہتے ہیں اس دن سے میرا بازو آہستہ آہستہ ٹھیک ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ ملٹری میں داخل ہو جاؤ میں ملٹری میں داخل ہونے چلا گیا جب میں لائن میں کھڑا ہوا تو ملٹری کے بڑے ڈاکٹر نے کہا کہ یہ سب سے اچھا جوان ہے اسے پہلے چن لیا جائے حالانکہ میرا بازو مکمل اوپر بھی نہ اٹھتا تھا۔

سائل کی انتظار میں غلام محمد شاہ صاحب نے بیان کیا کہ میں بچوں کو قرآن مجید پڑھا رہا تھا۔ ایک بچے نے قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ جہاد کرو تاکہ تم آخرت میں فلاح پاؤ۔ اتنے میں غلام سرور صاحب تشریف لائے جو میرے دوست ہیں انہوں نے حضور قبلہ کے متعلق بتایا میں اور غلام سرور دونوں سکھر مرید ہونے کیلئے چلے گئے حضور قبلہ کا سامان باندھا ہوا تھا آپ کوئٹہ جارہے تھے آپ نے فرمایا غلام محمد ہم آپکی انتظار میں تھے آئت بچے سے تو ہم نے پڑھوائی تھی اس کے بعد شاہ صاحب حضور قبلہ روحی فداہ کے مرید ہوگئے۔

شیطانی وسوسہ کا ازالہ عبدالعزیز صاحب سکنہ کوٹ سمابہ نے بیان کیا کہ میں جب مرید ہوگیا۔ تو میرے دل میں شیطانی وسوسے آتے تھے کہ پیر صاحب تو سکھر میں رہتے اور فرماتے ہیں کہ مرید کے ہر حال دکھ و سکھ سے واقف ہیں اور پیر دور سے مدد کرتے ہیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ مجھے ایسے بے شمار وسوسے آتے رہتے تھے ایک دفعہ مجھے کوٹ سمابہ سے بذریعہ ٹرین کہیں

جانا تھا ٹرین جارہی تھی میں نے چلتی ٹرین میں چڑھنے کی کوشش کی اتفاقاً" میرے دونوں پاؤں پھسلے اور میں نیچے گر گیا میں گرتے ہی میرے نیچے حضور قبلہ روحی تھے آپ نے دونوں ہاتھوں سے مجھے پکڑ کر لائن کے ساتھ جو خالی جگہ ہوتی ہے اس پر لٹا دیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب ٹرین چلی گئی تو لوگوں نے شور مچایا کہ آدمی مر گیا جب آدمی میرے قریب آئے مجھے ہوش آیا تو میں صحیح سلامت تھا حالانکہ آپ روحی اسوقت سکھر میں تشریف فرما تھے مجھے یہاں موت کے منہ سے بچالیا اور میری مدد کی۔

طعام میں برکت جب دعوتوں اور دربار عالیہ میں جو بھی کھانا پکتا موجودہ آدمیوں کے مطابق پکتا تھا۔ کھانا کھاتے وقت یا بعد اچانک جتنے مہمان اور آجاتے تو وہی کھانا سب کیلئے پورا ہو جاتا اور نہایت لذیذ ہوتا اور لوگ خوب سیر ہو کر کھاتے دوبارہ کھانا نہیں پکتا تھا۔ جتنا کھانا پکا ہوتا سب کو پورا ہو جاتا۔ حضرت کے ایک خلیفہ مجاز بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کوئٹہ میں عرس کے موقع پر حضور قبلہ نے دو دیگ چاول پکوائے۔ اس کالونی کا چوہدری جس کالونی میں حضور قبلہ رہائش پذیر تھے آپ کا سخت مخالف تھا اس نے چوراہوں پر آدمی کھڑے کردیئے اور کہا کہ آج پیر صاحب کی دعوت ہے سب کھا کر جائیں۔ لوگوں کی بہت زیادہ تعداد کھانے کیلئے آئی۔ میاں عبدالرحمان صاحب نے عرض کی حضرت آدمی زیادہ ہیں اور کھانا کم ہے اب کیا کریں حضور قبلہ روحی نے فرمایا کہ دیگوں پر ہمارا رومال رکھ دو اور کھانا تقسیم کردو کھانے میں اتنی برکت ہوئی کہ تمام آدمیوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور شام ۵ بجے تک کھانا تقسیم ہوتا رہا۔ لوگ کھاتے رہے۔ جب میاں صاحب نے رومال اٹھا کر دیکھا تو کھانا ویسے کا ویسا تھا۔ حضور قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت کھانا ویسے کا ویسا ہے آپ نے فرمایا کہ کھانا گھروں میں تقسیم کردو غلام رسول سکنہ کراچی بیان کرتے ہیں کہ میں حضور قبلہ کے ساتھ نوشہرہ سلامت فاروق کے پاس گئے دو تین دن قیام کیا صبح ناشتہ کے وقت چائے پی رہے تھے کہ ہم نے دو دو چائے کی پیالیاں ہم تینوں نے پی لیں حضور قبلہ نے غلام رسول کے پیالہ میں چائے ڈال دی جو ساتویں پیالی بنتی تھی ہمیں تجسّس ہوا ہم دونوں نے آنکھ چرا کر کیتلی میں پانی ڈالا تو پوری چھ کپ پانی آیا تصرف کی برکت سے ٦ کی بجائے سات کپ چائے ہو گئی۔

سیاست دان کے غلط ارادہ کا ازالہ 1958ء سے پہلے کی بات ہے کہ ایک دفعہ

قبلہ روحی بذریعہ ٹرین سفر کر رہے تھے دوران سفر آپ کے ساتھ ٹرین میں سیاست دان بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ ہمارے ملک پر امریکہ قبضہ کرنے والا ہے امریکہ نے اپنی فوجی چھاؤنی بھی ہمارے ملک میں قائم کرلی ہے آپ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا اچھا آدمی بھیجے گا۔ پھر آپ نے ایک حکایت ارشاد فرمائی کہ جنگل میں ایک شیر رہتا تھا۔ بنیا کا نوکر گائیں چرا رہا تھا۔ شیر نے اسکی ایک گائے شکار کرلی نوکر نے بنیا سے کہا بنیا نے اپنے کھاتہ میں گائے درج کردی اور کہا کہ کسی دن شیر سے گائے کا حساب لوں گا کہ وہ کس کھاتہ میں لے گیا۔ ایک دن بنیا اپنا حساب کا کھاتہ ساتھ لے کر شیر کے پاس گیا اور دکھایا کہ میری گائے کس کھاتہ میں لے گئے ہو۔ شیر غرایا اور بنیا اپنا کھاتہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور بنیا نے کہا کہ اس حساب میں تو گائے کھا سکتا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جب یہاں کوئی شیر غرائے گا تو امریکہ بھی چلا جائے گا۔ اس کے چند ماہ بعد ایوب خان نے مارشل لاء لگا دیا امریکہ اپنی سازش میں ناکام ہو گیا۔

فالج سے شفاء روشن دین صاحب سکنہ سکھر بیان کرتے ہیں کہ فالج کا مرض ہوگیا حضرت قبلہ روحی کے ہاں سماع تھی۔ میں نے بھائیوں سے حضور قبلہ عالم راہنمائے اولیاء قدس سرہ کی محفل میں پہنچانے کو کہا۔ حضرت قبلہ روحی کی محفل سماع مبارک میں مجھ پر وجد طاری ہوا۔ اعضاء کھل گئے ایک بار وجد میں آنے سے فالج سے چھٹکارا ہو گیا۔

مُردوں کا آپ سے مرید ہونا غلام رسول سکنہ لاہور بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضور قبلہ روحی فداہ کی زیارت کی ہوئی تھی لیکن بیعت نہیں ہوئے۔ والد صاحب وفات کے بعد خواب میں ملے اور کہا "مجھے سکھر لے جاؤ اور اپنے پیر سے بیعت کراؤ" غلام رسول صاحب جب حاضر خدمت ہوا تو خواب عرض کیا۔ آپ قدس اللہ سرہ نے کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا "غلام رسول! آپ کے والد کا کام ہو گیا" اسطرح جتوئی کے پیر بھائی سوہانرے خان نے عرض کہ حضور! میرا چچا (مرنے کے بعد) خواب میں آیا اور کہا کہ "مجھے اپنے حضرت قبلہ و کعبہ قدس سرہ سے مرید کرادے" سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے سنکر فرمایا "مرنے والے اس وقت کے بلند پایہ بزرگ کا عالم برزخ میں چرچا سنتے ہیں پھر وہ اپنے لواحقین سے کہتے ہیں ہمیں بھی اپنے حضرت سے مرید کرا دو"

موت سے بچالیا محمد بشیر صاحب سکنہ پنو عاقل پر کسی دشمن نے سخت جادو کیا اتنی شدید تکلیف تھی کہ موت یقینی نظر آرہی تھی ۔ کسی نے ہمدردی کی اسے حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا ۔ وہ اتنا شدید حملے کا شکار تھا کہ اس کا بچنا محال تھا ۔ آپ قدس اللہ سرہ نے حضرات میں پیش کیا کہ اب یہ دربار میں آگیا ہے (اسکی حفاظت ہونی اور جان بچنی چاہیے) اسے پناہ ملنی چاہیے اس کے جانی دشمن مؤکلوں نے حضور قبلہ عالم روحی فداہ پر بھی جان لیوا حملہ کیا ۔ اگرچہ اولیاء کرامؒ ایسی مخلوق کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں تھی مگر آپ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کو اللہ کی جانب سے خاص اجازت ملی ۔ آپ نے ایک اشارہ سے ہی ان بلاؤں کا خاتمہ کردیا اور حضرت قبلہ عالم نے ایک جان کو موت کے منہ سے نکالا ۔

روحانی تسخیر روس جس دوران روس افغانستان پر قابض ہوا اور اس کی فوجیں آگئیں (۱۹۷۷ء میں مارشل لاء لگا تھا) تو چند پیر بھائیوں نے عرض کی کہ روس بڑی طاقت ہے پاکستان کو بھی ہڑپ کرلے گا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا ۔ روس کو یہاں سے جانا ہوگا روحانیت میں افغانستان کے ایک بزرگ پیش ہوئے ۔ اور عرض کہ کہ اے حضرت روسی ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ انھیں مارو ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم نے چالیس ابدال لگادیئے ہیں جو مجاہدین کی مدد کررہے ہیں روس منہ کی کھائے گا چاہے ساری زندگی لڑکر دیکھ لے ۔ آپ نے روحانی طور پر روس کی سرحد تک جاکر افغانیوں کو ہدایت بھی دیں ۔ اس بزرگ نے آخر میں یہ عرض کی حضور آپ ہماری اولادوں کو بھی مرید فرمالیں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ روس کے گلے میں افغانستان (نوالے کی طرح اٹک گیا ہے نہ یہ اسے نگل سکتا ہے اور نہ ہی اسے باہر نکال سکتا ہے) آخر کار روس کو منہ کی کھانا پڑی اور رسواء ہوکر افغانستان سے نکلنا پڑا جس نے اپنی سرحدوں پر لکھا ہوا تھا کہ ہم نے چالیس سال سے خدا کو اپنی سرحدوں سے نکال دیا ہے اب اس نے اپنے ملک میں پرانی مساجد بھی کھلوادیں اور خود بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ۔

وجود پاکستان حضرت قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ روحانیت میں پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہورہی تھی تو اس کی سرحد ہم نے کھینچی ایک درویش نے اعتراض کیا کہ بہت کشت و خون ہوگا ۔ تو حضرت نے فرمایا کہ قربانی تو دینی پڑتی ہے ۔ جھگتیں

گے اور فرمایا کہ ایک دبلے پتلے شخص کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا حضور نے پچھ اسے ہدایات دیں۔ اس کے بعد اخبارات میں چرچا آنے لگا کہ مسلم لیگ کے صدر محمد علی جناح ہو گئے ہیں۔ اس کی تصویریں اخبارات میں آنے لگیں اور ہم نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کچھ علماء نے اعتراض کیا کہ یہ کیا کام کرے گا جو اسلام سے ناواقف ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے کام لے لیا وہ علماء اسے مسلمان بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اور ان علماء کو اللہ نے راندہ درگاہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس (قائداعظم) کی ایک ہی (پہلو نہ بدلنے والی) خوبی پسند آئی۔ ان سے وہ کام لیا جو قرآن و حدیث جاننے والے علماء بھی نہ کرسکے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہندوستان کی حکومت اور ہندو مذہب بھی ختم ہو جائے اور یہ ایک ہی ملک ہو جائے دونوں طرف کے مالی و جانی نقصان بہت ہو گا مگر فتح مسلمانوں کی ہوگی حاجی عبدالمجید صاحب مرحوم خلیفہ اعظم کوئٹہ والوں نے دیکھا کہ ہم حضرت کی قیادت میں ہندوستان میں دہلی میں داخل ہوئے اور لال قلعہ پر جھنڈا گاڑا جس کی حضرت نے تصدیق فرمائی کہ اپنے وقت پر ایسا ہی ہو جائے گا۔

اسلام دشمنوں کا خاتمہ ہمارے آقا سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جن گمراہ لوگوں کو ختم کرتے ہیں پہلے روحانیت میں اولیاء سے ہلاک کروا دیتے ہیں پھر ظاہر بھی بعینہ ویسا کروا دیتے ہیں" فرمایا "گاندھی ہمارے پاس آیا۔ ہم نے پسٹل سے اس پر فائر کیا" چند دنوں بعد کسی نے ظاہری طور پر عملاً" پسٹل سے اسے ہلاک کردیا اندرا جب دوبارہ الیکشن میں کامیاب ہوئی تو کسی نے کہا اندرا پھر آگئی ہے آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا "گولی کھانے کیلئے آئی ہے" کچھ عرصہ بعد اسے گولی ہی لگی۔ جس رات شیخ مجیب الرحمان مع اہل و عیال ہلاک ہوا اسی رات عبدالستار صاحب سکنہ نزدیک محمد سوائے خان دربار شریف میں سوئے ہوئے تھے۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا کہ اس درخت کو جڑوں سمیت اکھیڑ دو۔ ایک اور درخت ساتھ ہی کھڑا تھا اس کے بارے میں فرمایا کہ "اسکا سرکٹ دو" صبح اٹھ اپنا خواب حضرت قبلہ سے عرض کیا تو حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء نے فرمایا کہ "کسی گمراہ کو ختم کردیا گیا ہے" اسی صبح یہ اعلان ہو گیا کہ مجیب الرحمان کو مع اہل و عیال ختم کردیا گیا دوسرا بھی اپنے وقت پر ختم ہی ہو گیا۔ ایسے بہت سے واقعات جو حضور قبلہ روحی فداہ نے بیان فرمائے وہ بعینہ پورے ہوئے جو کتب میں طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کئے جارہے ہیں۔

برطانیہ حکومت کا زوال آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہم "انگریزوں کو دیکھتے تو ہمیں

بہت غصہ آتا کہ ملک ہمارا ہے اور عمل دخل انکا ہے ۔ ہم عالم روحانیت میں لندن کے پارلیمنٹ ہاؤس میں گئے وہاں ہم نے انکو ڈانٹا ۔ اسکے بعد سے یہ کمزور ہو گئے ۔ جہاں سے یہ نکلے وہیں پہنچا دیئے گئے ۔ تمام ممالک آزاد ہو گئے ۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے مریدوں کو پسند فرمانا خلیفہ معظم حاجی عبدالمجید صاحب سکنہ کوئٹہ بیان فرماتے تھے کہ مجھے حضور رسول کریم کی زیارت ہوئی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی تم بہترین امت ہو میں نے حضور قبلہ کو خواب عرض کیا آپ نے فرمایا "تم نے ٹھیک دیکھا"

عقیدت درست کردی سلام الدین صاحب رحیم یارخان قوال کو ایک پیر صاحب سالانہ عرس میں اپنے ہاں بلاتے اور انہیں اچھے پیسے مل جاتے تھے ایک بار حضور قبلہ عالم روحی فداہ کے ہاں بھی محفل سماع تھی ۔ اسکی تاریخ میں دوسرے (دعوت دینے والے) پیر صاحب کے ہاں بھی عرس تھا ۔ سلام الدین صاحب کو خیال آیا کہ اس محفل میں تو ڈیڑھ دو سو روپے ملتے ہیں اور اس دوسرے پیر صاحب کے عرس میں دو اڑھائی ہزار روپے ملیں گے ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا "سلام الدین صاحب ! اس پیر صاحب کے عرس میں نہیں جانا ' ہمارے ہاں ہی محفل کرنا ۔ سلام الدین صاحب اور انکے بھائی امام الدین صاحب آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اگر حضرت قبلہ روحی فداہ اجازت دے دیتے تو اچھا ہی ہوتا ۔ واقعہ یہ بنا کہ سکھر کے جیل خانہ کے بڑے افسر کے ہاں ایک تقریب تھی ۔ اسے گانے والوں کی ضرورت تھی ۔ اسکا آدمی سلام الدین کو بلانے آیا ۔ انکی فرمائش پر تقریب میں ڈسکو گانے پر شامل افسروں نے دو ہزار روپے خوشی میں دیئے ۔ پھر قیدیوں کی درخواست پر اس خوشی میں گانا ہوا ۔ وہاں سے بھی پانچ سو روپے ملے ۔ قوالوں کو بہت خوشی ہوئی دربار عالیہ واپسی پر حضرت قبلہ روحی فداہ نے سلام الدین صاحب سے فرمایا "کہ تیرے پیٹ کا درد ٹھیک ہوا کہ نہیں" کرایہ خرچ کئے بغیر اتنی کثیر رقم حضرت قبلہ روحی فداہ کی دعا کی برکت سے گھر بیٹھے نصیب ہوئی ۔ سلام الدین نے اب تسلیم کیا کہ حضور قبلہ عالم دل کی بات بھی جانتے ہیں ۔ اسطرح میری عقیدت درست ہوئی ۔

گمراہ کی نشان دہی حضور قبلہ سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے وصال کے

پس خوردہ سے اولاد محمد صدیق صاحب چک ۹۹ پی رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ میرے کچھ گھر کے افراد حضرت قبلہ روحی فداہ سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ میں نے شیرنی پر فاتحہ کیلئے ٹافیاں رکھیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے دعائے فاتحہ دی سب کو ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے بھی ایک ٹافی لی اور دہن مبارک میں رکھی اس دوران میری والدہ نے عرض کی کہ حضرت قبلہ میرے بیٹے صدیق کے ہاں ۱۳ سال سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ دعا فرمادیں۔ آپ اس وقت ٹافی چوس رہے تھے۔ آپ نے ٹافی دہن مبارک سے نکالی اور مجھے دے دی۔ میں نے ٹافی چوس لی اس سے جسم پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی اس کے بعد میرے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی پیدائش ہوئی یہ سب آپ قبلہ روحی فداہ کی کرامت کی بدولت تھا۔

نابینا کو زیارت حاجی محمد بنارس مرحوم سکنہ واہ سیمنٹ فیکٹری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قبلہ روحی فداہ سے بیعت ہونے کیلئے حاضر ہوا تو عرض کی حضرت مجھے مرید کریں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے مرید فرمایا اور ذکر مراقبہ کی تلقین فرمائی تو میں نے عرض کیا سرکار میں مراقبہ کیسے کروں میں تو نابینا ہوں' میں تو آپ کو دیکھ نہیں سکتا۔ حضرت خاموش ہوگئے۔ پھر نابینا چند دن یہیں رہے ایک روز میں حضرت کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اچانک دیکھا آنکھوں میں روشنی پھیل گئی اور مجھے حضرت کی زیارت ہوگئی۔ آپ حقہ بیٹھے پی رہے تھے بعد میں نے حضرت کی گدی اور کمرہ کے متعلق جب پیر بھائیوں کو بتایا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ میں نے گدی کا رنگ بھی جامنی بتایا حضرت قبلہ کی کرامات سے نابینا کو زیارت ہوگئی۔

ہوالشکور

وفات حسرت آیات حضرت خواجہ **احمد میاں** مظہر نور خدا رہنمائے اولیاء قدس سرہ العزیز

مصدر صدق و صفا راہنمائے اولیاء احمد میاں　مخزن حلم و حیا احمد میاں

معدن جود و سخا احمد میاں　مظہر نور خدا احمد میاں

عاشق حسن محمد مصطفیٰ احمد میاں　عارف صاحب بقا احمد میاں

نیک صورت نیک سیرت نیک دل احمد میاں　چشمہ لطف و عطا احمد میاں

یادگار اولیاء اللہ کرام احمد میاں　تاجدار اصفیا احمد میاں

پہلے دل پھر درد دل پھر ہائے دل　حال کیا دل کا ہوا احمد میاں

بیکسوں کا والی و وارث ہے کون　غم زدوں کا آسرا احمد میاں

دینے والے اور دے کچھ اور دے　تیرا غم ہے کیمیا احمد میاں

جان من جانان من ارمان من　کیا غم دل کا دوا احمد میاں

یاد ہیں اب تک مقدس صحبتیں　ایک تھے ماہ و شماء احمد میاں

وہ امیر الدین وہ فیض الحسن　وہ فیروز الدین کیا احمد میاں

درد کی صورت تو اپنے دل میں ہے　تو نہیں دل سے جدا احمد میاں

وہ سدا شاداب باغ احمدی　سلسلہ در سلسلہ احمد میاں

ہم بھی مخلص ہیں سوہنے میاں کے　آپ فرمائیں دعا احمد میاں

یاد کرکے رو لیا کرتا ہوں کیف　جب سے روٹھے دلربا احمد میاں

محمد رمضان کیفؔ شکوری کوٹ سلطان (خلیفہ مجاز شاہ شکور)

قطعہ "تاریخ ارتحال" شاہ عالم فرید وقت

حضرت پیر احمد میاں صاحب نور اللہ مرقدہ قدس اللہ سرہ العزیز

راہ نمائے عظیم نادر روزگار نجم بخت
پیر پیراں رئیس الاولیاء نقیب وقت
ناخدائے بحر عرفان زینت بزم شہود
ساقئے مے خانہ تسلیم و رضا نجیب وقت
ماہ رمضان روز ہفتہ کر گئے پرواز شوق
عالم! مکاں سے سوئے لامکاں ھادی وقت
رحمان پور میں ہے "مظہر تجلیات" روضہ پاک
شاہ عالم احمد میاں! فرید وقت

آہ حضرت پیر احمد میاں راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز

معصیت کے دور میں اک نجم ثاقب تھا عیاں
جس کی ضو سے جگمگائے عاصیوں کے دل و جاں

آہ ماہ منور آہ ! وہ ماہ منیر
چھپ گیا وہ چاند رخشندہ تھا جس سے اک جہاں

وہ عظیم الشان انسان راز وحدت کا امین
چار سو چشمے ہیں جس کے فیض رحمت کے رواں

شہنشاہ صوفیا ! راہ طریقت کا امام
ناطق قرآن، حق آگاہ، خلق مومناں

عاشق حسن علی پروردہ نور نبیؐ
ابو العلائی قادری چشتی ولی احمد میاں

حسن میں جسکے ہیں پوشیدہ نظارے طور کے
جس نے دی مردہ دلوں کو کلمہ گوئی کی زباں

جسکے جلووں میں نظر آیا جمال کبریا
جس کی نظروں سے ملا بندوں کو وحدت کا نشاں

جس کی رحمت نے بدل ڈالے سیاہ بختوں کے بخت
مجرموں نے جس کے دروازہ سے پائی اماں

مے کدہ میں جس کے بٹتے ہیں پیالے نور کے
آستاں پر جس کے ہوتا ہے خدائی کا گماں

عاصیوں کو آشنائے راز یزداں کردیا
ہو فصیح تر اور کیا تیری کرامت کا بیاں

تھے ابھی تازہ "ملک صاحب" کی مجبوری کے زخم
آپ بھی داغ جدائی دے گئے احمد میاں

چشم بینا سے ہے پوشیدہ رخ زیبا مگر !
دل کی ہر دھڑکن سے وابستہ ہے تیری داستاں

زندگی بھر غم جدائی کا تیری تڑپائے گا
دکھ! ہر اک موسم میں ہوگا تیری یادوں کا جواں

تیری تربت پر برستی ہیں گھٹائیں نور کی
مہ جبیں مصباح دیں عرش آشیاں احمد میاں

مسند آرا ہے نیابت میں تیرا نور نظر
صاحب خلیل رحمان جنکا عرف ہے سوہنے میاں

جا نشینے بے ریا و دلکش ادا حسن وفا
مہتاب عبدالحئی ! لخت جگر احمد میاں

آسمان معرفت پر "بابا حضرت" کی طرح
ہمکو ستاروں کی طرح صاحب خلیل رحمان میاں

ناصر محمود محسن اتقیا کامل ولی
خلد میں بھی ساتھ ہیں تیرے "فضل احمد میاں"

عالم برزخ میں ظاہر قرب روحی ہے عجب
ملک فضل احمد میاں بادل جناب احمد میاں

تاریخ وصال پر ملال شہنشاہ فضیلت شیخ العالم حضرت شیخ **احمد میاں نور** اللہ مرقدہ سرہ العزیز

چھپا ہے آج وہ خورشید عظمت فروزاں جس سے تھی بزم طریقت
بتاتی ہے یہ خاموشی فضا کی کہ رخصت ہوگیا وہ ماہ طلعت
اداسی کے یہ گھرے گھرے سائے نمایاں کررہے ہیں اور وحشت
ہمیں بھی کاش اپنے ساتھ لیتے نہیں دنیا میں اب جینے کی لذت
کلیجے سے لگا رکھا ہے جس کو فقط ہے وہ تیری یادوں کی نعمت
ہر اک آہٹ پہ تیرا ہی گماں ہے نگاہوں میں بسی ہے تیری صورت
سہارا ہے تمہارے آستاں کا خدایا! تو اسے رکھیو سلامت
بہار گلشن شاہ جہانگیر سراج معرفت پیر طریقت
عطا کی جس نے افسردہ دلوں کو سکون قلب کی پر کیف لذت
وہ جس کو پاس تھا دین نبیؐ کا مجسم پیکر حسن شریعت
تھی جس کی گفتگو اللہ کی بات چھپی تھی جس کی خاموشی میں حکمت
وہ جس نے آبیاری کی دلوں کی سکھائے جس نے آداب نبوت
ہوا سال وصالش مظہر نور افتخار ساجداں شہنشاہ فضیلت
کہا رضواں نے ! مرحبا یاشیخ ہو مبارک ! دلربا یہ باغ جنت

واضح رہے کہ مولائی سیدی حضرت رہنمائے اولیاء مظہر نور خدا پیر احمد میاں شاہ قدس سرہ العزیز کو حضرات پیران عظام سے سات سلاسل شریف میں مرید کرنے کی اجازت تھی لیکن آپ سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ و ابو العلائیہ ہی میں بیعت فرماتے تھے اور مریدین کو شجرہ قادریہ شریف مرحمت فرماتے تھے۔ جن سلاسل میں بیعت کرنے کی اجازت سیرت فخر العارفین میں تفصیل سے درج ہیں یہاں صرف نام شریف متعارف کیلئے درج کئے جا رہے ہیں

۱۔ قادریہ شریف

۲۔ چشتیہ صابریہ قدوسیہ

۳۔ قادریہ رزاقیہ

۴۔ نقش بندیہ ابو العلائیہ

۵۔ چشتیہ قلندریہ

۶۔ فردوسیہ

۷۔ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

شجرہ قادریہ

اب بھی جو رہے پیاسا یہ اس کا مقدر ہے
تم نے تو بہادی ہیں نہریں مئے عرفان کی

ھو الشکور **اللّٰہ** ھو الھادی

شجرہ طیبۃ

اصلھا ثابت

وفدعھا فی السمآء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○

اللھم صلی علی سیدنا محمدن النبیے الامی و علی الہ و اصحابہ و اھل بیتہ و بارک و سلم ○ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین ؛ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و الاضالین ○ امین

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان سیدنا و مولانا محمد عبدہ و رسولہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا حضرت پیر **احمد شاہ** قدس اللہ سرہ العزیز
(یکم رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ رحمان پور شریف رحیم یار خان)

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام الاولیاء حضرت سیدنا **ہادی علی شاہ** قدس اللہ سرہ العزیز
(۲۶ رجب المرجب کانپور شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز رئیس العارفین تاج السالکین امیر الصابرین سید الشاکرین حضرت مولانا
شاہ **محمد عبدالشکور** قدس اللہ سرہ العزیز (۱۶، ۱۷ ذی الحجہ گارڈن ٹاؤن لاہور)

الٰہی بحرمت راز و نیاز سراج السالکین سلطان العاشقین حضرت شاہ **نبی رضا** قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۳ ربیع الثانی لکھنؤ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز فخر العارفین و العاشقین قطب عالم حضرت شاہ **عبدالحیؒ** قدس اللہ سرہ
العزیز (۱۷ ذوالحجہ ۱۳۳۹ھ موضع مرزا کھیل شریف چٹاگانگ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان العارفین و العاشقین وارث علوم النبین الفانی فی ذات سبحان حضرت
شاہ **مخلص الرحمٰن** قدس اللہ سرہ العزیز
(۱۲ ذی القعدہ ۱۳۰۲ھ موضع مرزا کھیل شریف چٹاگانگ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب العارفین سلطان الواثلین المسمی باسم المسعود نائب النبی وارث علوم المرتضوی حضرت شاہ امداد علی قدس اللہ سرہ العزیز

(۶ ذی القعدہ ۱۳۰۴ھ محلہ قاضی ولی بھاگل پور)

الٰہی بحرمت راز و نیاز موحدین محبوب ربانی حضرت شاہ محمد مہندی الفاروقی القادری قدس اللہ سرہ العزیز

(۶ جمادی الاول ۱۲۸۷ھ محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز عاشق رسولؐ الثقلین مقبول کونین و سلطانی الدارین حضرت شاہ مظہر حسین قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۳ ربیع الثانی محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان المعرفت حضرت مخدوم شاہ حسن دوست المقلب بشاہ فرحت اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

(۹ شعبان ۱۲۲۶ھ محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت مولانا مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۸ ربیع الاول ۱۲۲۴ھ محلہ خواجہ کلاں گھاٹ شہر پٹنہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام العارفین سلطان الواصلین حضرت مخدوم شاہ منعم پاکباز قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۲ رجب ۱۱۸۵ھ محلہ متین گیٹ شہر پٹنہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید خلیل الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۹ ذی القعدہ قصبہ باڑہ ضلع بہار)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید جعفر قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۳ ربیع الاول قصبہ باڑہ ضلع بہار)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید اہل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری شہر بہار شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۴ محرم محلہ نئی سرائے موصومہ گڑھ باغ بارہ دری)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر تقی الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمود قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں قدس اللہ سرہ العزیز

(۵ جمادی الثانی بارہ دری بہار شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ قطب الدین بینائی دل قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۵ شعبان ۹۲۵ھ محلہ عمن پورہ عقب قید خانہ جونپور)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ نجم الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۰ ذوالحجہ قصبہ تالچہ متصل گھاٹی ۹ نہر صوبہ مالوہ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید مبارک غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۲ ربیع الثانی ۶۴۲ھ شرق حوض شمسی دہلی)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(دہلی)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

(جمعہ غرہ محرم ۶۳۲ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی

قدس اللہ سرہ العزیز

(شب جمعہ ۹ یا ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز بو سعید ابن مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۵ محرم الحرام ۵۱۳ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابو الحسن علی الھنکاری العزیزی قدس اللہ سرہ العزیز

(۴ محرم الحرام ۴۸۶ھ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابو یوسف طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۵ ربیع الاول ۴۰۷ھ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی قدس اللہ سرہ العزیز

(۴ یا ۱۰ ذی القعدہ ۴۴۷ھ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ رحیم الدین عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

(محرم یا ۳ ربیع الاول ۳۸۷ھ)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ یا ۳۴۴ھ ہجری بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۶ رجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

(۳ رمضان ۲۵۳ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امعروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۰ محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام

(۹ صفر ۲۰۳ھ مشہد مقدس)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

(۱۵ رجب ۱۸۳ھ کاظمین شریف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا جعفر صادق علیہ السلام

(۱۸ رجب المرجب ۱۸۲ھ جنت البقیع)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام

(۱۰ ذی الحجہ ۱۱۰ھ جنت البقیع)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

(۸ محرم ۹۴ھ جنت البقیع)

الٰہی بحرمت راز و نیاز قرۃ العینی رسول الثقلین سیدنا امام حسین علیہ السلام

(۱۰ محرم ۶۱ھ میدان کربلا)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب مظہر العجائب مولانا و مولانا الکل سیدنا علی علیہ السلام

(۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ نجف اشرف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت العالمین سید الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین او ادنی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لمن صار

(۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ طیبہ)

تائبا علی یداضعف عباداللہ القوی الشیخ
قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری شکوری عفی اللہ عنہ فلقنتہ کلمتہ
التوحید و التوبہ و الا نابتہ الی اللہ تعالی و امتثال او امدہ و لاجتناب عن نواھیہ
اللھم وفقہ لمد ضیاتک و ثبت اقدامہ علی طاعتک و احفظہ عن الشرک و
المعاصی و اختم لہ بالایمان و الاسلام و احشدہ فبی زھدۃ مشائخنا العظام
بحرمت نبیک و رسولک شفیع الانام و صلی اللہ علیہ و الہ و اھل بیتہ و ازواجہ و
ذریاتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ○

شجرہ طیبہ سلسلہ قادری (منظوم)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حمد بے حد جناب کبریا کے واسطے ۔۔۔ تحفہ صلوات حبیب کبریا کے واسطے

پڑھ تحیہ اہل بیت اور چار یاروں کی ضرور ۔۔۔ پھر ادب سے ہاتھ اٹھا اپنے دعا کے واسطے

راہنمائے راہ عرفان اور گنج معرفت ۔۔۔ حضرت پیر احمد شاہ مظہر نور خدا کے واسطے

شمع راہ ہدایت عارفان را دستگیر ۔۔۔ اوس شاہ ہادی علی شاہ پیر ہدا کے واسطے

آفتاب دین و ملت حضرت عبدالشکور ۔۔۔ مہتاب صبر و تسلیم و رضا کے واسطے

ہو دعا قبول میری صدقہ لا تقنطو ۔۔۔ قبلہ دیں کعبہ ایماں رضا کے واسطے

مردہ دل کو زندہ کردے اے خداوند کریم ۔۔۔ قطب وقت عبدالحیٔ قبلہ نما کے واسطے

مجھ کو اپنی بارگاہ احدیث میں کر قبول ۔۔۔ مخلص الرحمان شاہ دلربا کے واسطے

کر مدد میری خدایا ہر گھڑی ہر حال میں ۔۔۔ شاہ امداد علی بحر عطا کے واسطے

مجھ کو اپنے ذکر و فکر و شغل میں مشغول رکھ ۔۔۔ شہ محمد مہدی نور الہدیٰ کے واسطے

نور کا تیرے ظہور ہو دل میں میرے اے خدا ۔۔۔ حضرت مظہر حسین حاجت روا کے واسطے

فرحت دے مجھے یارب نہ ہووے فکر غیر ۔۔۔ فرحت اللہ شاہ دین شمس الضحیٰ کے واسطے

حسن و خوبی سے خدایا میرے دل کو کر حسین ۔۔۔ حسن علی شاہ حسن ابر سخا کے واسطے

نعمت دارین سے کر یا الٰہی سرفراز ۔۔۔ شاہ منعم پاک باز اتقیا کے واسطے

رکھ شریعت اور طریقت میں مجھے ثابت قدم ۔۔۔ شاہ خلیل الدین سیدمہ لقا کے واسطے

نفس کی روباہ بازی سے خلاصی دے مجھے ۔۔۔ میر سید جعفر بدر الدجیٰ کے واسطے

دور کر مجھ سے خودی اور اہل دل کردے مجھے — سید اہل اللہ میر اہل صنعا کے واسطے

نظم کر میری قبول اے بادشاہ دوجہاں — شہ نظام الدین سید بے ریا کے واسطے

شہ تقی الدین کا صدقہ مجھے کر متقی — شہ نصیر الدین سید بے بہا کے واسطے

سید محمود و سید میر فضل اللہ شاہ — شاہ قطب الدین در درج فنا کے واسطے

شاہ نجم الدین اور سید مبارک غزنوی — شاہ نظام الدین سید شافیا کے واسطے

غنچہ دل کو کھلا میرے الہ العالمین — شہ شہاب الدین صاحب پر ضیا کے واسطے

قادر مطلق بس اپنا مجھ پہ کر لطف و کرم — قادر جیلاں قطب الاولیاء کے واسطے

از برائے بوسعید و بو الحسن یا ذوالجلال — رحم کر یوسف رحمت نما کے واسطے

مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کردے اے خدا — حضرت عبدالعزیز الفت رسا کے واسطے

شہ رحیم الدین و شہ بوبکر شبلی کا طفیل — فضل کر حضرت جنید پیشوا کے واسطے

شہ سری سقطی و شہ معروف کرخی کا طفیل — شہ امام الدین علی موسی رضا کے واسطے

موسیٰ کاظم کا صدقہ علم و عمل و حلم دے — جعفر و باقر شہ زین العبا کے واسطے

راہ میں تیری رہوں ثابت قدم اے بے نیاز — صبر دے مجھ کو شہید کربلا کے واسطے

معرفت کے نور سے دل کو مرے معمور کر — پیشوائے دین علی مشکل کشا کے واسطے

یاالٰہی میرے عصیاں مجھ کو شرماتے ہیں اب — بخش دے مجھ کو محمد مصطفیؐ کے واسطے

عشق دے مجھ کو محمد کا الہ العالمین — سیدہ معصومہ حضرت فاطمہؓ کے واسطے

یہ نیا تحفہ سخاوت شاہ کا مقبول ہو — انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

سلسلہ جہانگریہ کے اوراد و وظائف (درود شریف)

(الف) اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی و الہ و اصحابہ و بارک وسلم

(ب) درود شریف غوثیہ

اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی الطاھر الذکی صلوۃ تحل بھا العقد و تفک بھا الکذب صلوۃ تکون لک رضی و لحقہ اداۤء و الہ و اصحابہ و بارک و سلم ○

(ت) اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی سیدنا الغوث الاعظم○

"ذکر"

ذکر عربی لفظ ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں "یاد کرنا" اور صوفیائے کرام کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں "تمام عالم سے الگ ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور ایک دھیان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا" بمصداق آیۃ کریمہ واذکر اسم ربک و تبتل الیہ تبتیلا ○ (سورہ مزمل) یعنی اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے الگ ہوکر اسی کے ہو رہو۔

ذکر نفی اثبات لا الہ الا اللّٰہ کو ذکر نفی اثبات کہتے ہیں ہیں

ذکر پاس انفاس خفی کا طریقہ

جب سانس باہر آئے تب ذاکر تمام کائنات اور اپنے کو نفی کرے اور اس وقت لاالہ دل میں کہے اور جب سانس اندر جائے تب اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقی کو قائم اور باقی تصور کرکے قلب میں اس کا اثبات کرے اور اس وقت الا اللہ کو خیال کے زور سے قلب پر ضرب کرے سر یا کسی عضو کو نہ ہلائے یہ ذکر بھی خفی ہونا افضل ہے۔ تلفظ نہ ہونا چاہئے۔

مراقبہ

مراقبہ عربی لفظ ہے اس کے معنی ہیں "رقیب کرنا" یعنی "نگہبان ہونا" صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں غیر اللہ سے قلب کا نگہبان ہونا اور غیر اللہ کے جتنے خطرات ہیں ان سب کو

قلب سے بالکل دور کرنا اس لئے کہ وہ سب فانی ہیں ۔بمصداق آیت کریمہ کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذوالجلال و الاکرام ۝ (سورۃ رحمٰن) یعنی "سب کچھ فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی صرف اللہ کی ذات صاحب اکرام اور صاحب جلال" اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار اپنے باطن میں مشاہدہ کرنے کیلئے ایک دھیان اور ایک تصور میں بہ نشست قرفصا دوزانو بیٹھنا اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔

ابتدا میں طالب کو لازم ہے کہ بمصداق آیت کریمہ واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا ۝ (یعنی صبح و شام اپنے رب کو یاد کرو) فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کچھ دیر مراقبہ کرے اور ایک زمانہ تک اس کی مداومت کرے اگر ہوسکے تو ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر مراقب رہے مراقبہ کو روز بروز ترقی دے یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی قلب سے مراقبہ ساقط نہ ہونے پائے مبتدی ہر قسم کا مراقبہ مقام تاریک میں کرے۔ اگر روشن جگہ میں ہو تو چادر میں چھپ کر یا نقاب ڈال کر مراقب ہو۔ دونوں حالتوں میں بہتر ہے۔

مراقبہ برزخ شیخ کا طریقہ

طالب دو زانو بطریق نشست قرفصا (یعنی داہنے پشت پا کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھ کر) بیٹھے آنکھیں بند کرے اور بمصداق آیت کریمہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر پھروگے ادھر اللہ ہی اللہ ہے) برزخ شیخ کو چہرہ حقیقی سمجھ کے اور یقین کرکے صحیح ملاحظہ کے ساتھ مراقب رہے اس وقت طالب کے دل میں جو تجلی پیدا ہو اس کو وہاں قرار دے۔ وہ صورت کبھی سامنے، کبھی قلب کے اندر نظر موجود ہوگی اور کبھی غائب ہوجائے گی لیکن طالب کو چاہیے کہ وہ اپنے تصور سے برزخ شیخ کو ایک لمحہ بھی نہ اترنے دے۔ مراقبہ میں برزخ شیخ کے علاوہ اقسام طرح کے انوار و تجلیات ظاہر ہوں گے لیکن ان کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہونا چاہیے صرف برزخ شیخ ہی کو مطمع نظر رکھے اور اپنے قلب کے اندر مشاہدہ کرے اس کو طریقہ رابطہ بھی کہتے ہیں اس مراقبہ کی مداومت سے اور ظاہر میں متصف صفات شیخ ہونے سے شیخ کے جمیع کمالات مرید میں پیدا ہوجائیں گے

چوں خلیل آمد خیال یار من
صورتش بت معنی اوبت شکن
شکریزداں راکہ چوں اور شد بدید
در خیالش جاں خیال حق بدید

ایک علاج

کثرت ذکر کی وجہ سے اگر ذاکر کے دماغ میں بے انتہاء گرمی محسوس ہو یا مرض پیچش کی علامت نمودار ہو تو چند روز ذکر کو ترک کر کے فقط درود شریف پڑھا کرے۔ جب طبیعت میں اعتدال پیدا ہوجائے تو اپنی عادت کے موافق پھر ذکر شروع کردے اگر کثرت ذکر سے ذاکر کا بدن گھلنے لگے تو غذا سے پہلے دوچار لقمے کچے گھی کے ساتھ کھالیا کرے جس کی تعداد ایک چھٹانک ہو۔

ذکر

حضرت قبلہ راہنمائے اولیاء پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز اپنے مریدوں کو درود شریف اور ذکر نفی اثبات دو ضربی تصور شیخ کی تعلیم فرماتے تھے زیادہ ورد و وظائف کرنے سے دماغ گرم ہوجاتا ہے اکثر لوگ پاگل ہوجاتے ہیں نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے زبانی ذکر کرنے سے نیکیاں تو ملتی ہیں لیکن قلب زندہ نہیں ہوتا سوائے دو ضربی ذکر کے۔ بغیر نسبت کے ذکر بھی بے فائدہ ہے۔